پجاری

انوار صدیقی







ایک پراسرار
اور
طلسماتی
آپ بیتی

برہمچاری

انوار صدیقی

مکتبہ القریش، سرکلر روڈ، اردو بازار لاہور

ناشر	محمد علی قریشی
باہتمام	عبدالحفیظ قریشی
مطبع	نیر اسد پریس لاہور
سرورق	ذاکر
بار اول	نومبر 1997ء
قیمت	=/150 روپے

مکتبہ القریش اردو بازار لاہور

تعارف

"برہمچاری" عین عالم شباب میں مکتبہ القریش لاہور سے منظر عام پر آ رہا ہے۔

عالم شباب سے میری مراد یہ ہے کہ اس کی قسط وار اشاعت ماہنامہ "جاسوسی ڈائجسٹ" کراچی میں تقریباً" پچیس سال قبل شروع ہوئی تھی۔ کتابی صورت میں یہ پہلی بار آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے۔ اس کی اشاعت کے سلسلے میں سب سے پیشتر میں برادرم معراج رسول صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے "برہمچاری" کو کتابی شکل میں کسی دوسرے ادارے سے شائع کرنے کی اجازت دی۔ یوں بھی ان کے احسانات مجھ پر بے شمار ہیں۔

"برہمچاری" ---- جیسا کہ نام سے ظاہر ہے' ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جو پراسرار علم کے حصول میں تارک الدنیا تو نہیں ہوا لیکن اتنا طاقت ور ضرور ہو گیا کہ خود کو سب سے زیادہ قد آور اور حرف آخر سمجھنے لگا۔ انسان جب غرور اور تکبر کے نشے میں سرشار ہو تو پھر دوسری قوتوں سے ٹکرانا بھی اپنا پیدائشی حق سمجھنے لگتا ہے۔

یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک چلتا رہے گا۔ بڑائی کا دعویٰ کرنے والے فرعون ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے لیکن رحمانی قوتوں کے سامنے ان کی فرعونیت پانی کے بلبلے سے زیادہ ناپائیدار ثابت ہوئی' چیونٹی جسامت کے اعتبار سے اگرچہ فیل بدمست کے مقابلے میں بڑی حقیر ہوتی ہے لیکن قدرت کا ایک اشارہ اسی کو ہاتھی کی موت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

پراسرار اور ناقابل یقین کہانیوں کے پس منظر میں اگرچہ پڑھنے والوں کے ذوق اور شوق کے پیش نظر کچھ باتوں کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے لیکن ایک بات طے ہے کہ قانون قدرت میں تبدیلیاں لانے والے ہمیشہ ہولناک اور عبرتناک انجام کو پہنچے ہیں' فتح ہمیشہ حق و صداقت کی ہوتی ہے۔

آپ "انکا" ---- "اقابلا" ---- "سونا گھاٹ کا پجاری" ---- "غلام روحیں" ---- "امبر بیل" اور "خبیث" کے علاوہ بھی بہت سارے ایسے سلسلے پڑھ چکے ہیں جن کا نام آپ کی پسند کی ضمانت بن چکا ہے۔

مجھے قوی امید ہے کہ "برہمچاری" کے پراسرار ہنگامے اور ہولناک واقعات بھی آپ کو مایوس نہیں کریں گے۔

انوار صدیقی
کراچی

ناول : برہمچاری
مصنف : انوار صدیقی
سن اشاعت : ۲۰۰۷ء
قیمت : =/۳۵۰ روپے
مطبوعہ : قاسمی آفسیٹ پرنٹرس شاہدرہ دہلی-32
ناشر : کتاب والا 2794 گلی جھوت والی،
پہاڑی بھوجلہ دہلی-110006

ISBN : 81-89369-30-X

Barhamchari
By.: Anwar Siddiqui
Price : Rs350/=
Edition : 2007
KITAB WALA
2794, Gali Jhot Wali,
Pahari Bhojla, Delhi-110006.
Ph.: (O)2328 1499, 23240779 (R)22852249.

اس وقت جبکہ میں اپنی زندگی کی یہ عجیب و غریب داستان تحریر کرنے بیٹھا ہوں میری عمر ستر سال سے تجاوز کر گئی ہے۔ میرے قویٰ عمر کے ساتھ ساتھ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ لیکن میری چالاکی پر عمر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ذہنی طور پر اب بھی میں خود کو صحت مند اور توانا پاتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں ماضی کی اس داستان کو جس کا شیرازہ ماضی کے تہہ خانوں میں بکھرا ہوا ہے اتنی آسانی سے ترتیب نہ دے سکتا۔ پھر بھی میں قارئین سے درخواست کروں گا کہ اگر میری حیرت انگیز کہانی کے درمیان کوئی جھول نظر آئے تو اسے میرے بڑھاپے پر محمول کر کے فراموش کر دیا جائے۔ میں یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں بنیادی طور پر کوئی باقاعدہ ادیب یا کہانی نویس نہیں ہوں اس لئے میری زندگی کی اس پر اسرار داستان کو ادب کی کسوٹی پر نہ پرکھا جائے۔ میں سیدھے سادے انداز میں اپنی کہانی تحریر کر رہا ہوں۔ میں اپنی داستان کی سچائی کے سلسلے میں نہ تو قسم کھاؤں گا نہ کوئی بلند بانگ دعوے کروں گا البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر حقائق و دلائل اور شعور کی کسوٹی پر ان واقعات کو پرکھا جائے تو اس داستان کا ایک ایک لفظ صداقت پر مبنی نظر آئے گا۔ ان تمہیدی جملوں کے بعد اب میں اپنی کہانی شروع کرتا ہوں جس کا ایک ایک واقعہ اور حادثہ آج بھی میرے ذہن کے پردوں پر روز اول کی طرح محفوظ ہے۔

میرا تعلق یوپی کے ایک متوسط گھرانے سے ہے۔ میرے والد کوئی بہت بڑے آدمی نہ تھے۔ ایک نواب کے یہاں ملازم تھے۔ ہمارا خاندان کل چار افراد پر مشتمل تھا۔ میرے والد والدہ، میں اور میری بڑی بہن۔ ہماری رہائش کا بندوبست نواب کی شاندار حویلی سے ملحق ایک مختصر سے مکان میں تھا۔ نواب صاحب میرے والد پر بیحد مہربان تھے۔ تنخواہ کے علاوہ بھی اکثر و بیشتر انعامات سے نوازتے رہتے تھے۔ ذیل اسکول میں میرا داخلہ بھی نواب صاحب کے حکم پر ہوا تھا۔ میں نواب کی شخصیت کو اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لئے فرشتہ رحمت سمجھتا تھا لیکن فرشتوں کے گھر میں شیطان کا بھی ہونا کوئی عجب بات نہیں۔ نواب کا بیٹا لڑکا قمر الدین اخلاقی پستیوں کا شکار واقع ہوا تھا۔ اس کے گرد بیٹھے ہوئے چاپلوس اور خوشامدی مصاحبوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔ اس کی حرکتیں اس وقت تک کوئی چھپی نہیں

سال رہی ہو گی لیکن جسمانی اعتبار سے اور اپنے کرتوتوں کی بنا پر وہ اپنی عمر سے بہت زیادہ لگتا تھا۔ آئے دن فرید الدین کی بدقماشی کی کہانیاں سننے میں آتی رہتی تھیں۔ لیکن ان حوالوں کو حویلی کے اندر نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو نواب صاحب کی خصلت طبیعت شفقت پدری پر غالب آ کر فرید الدین کی غیر قانونی سرگرمیوں کی سرکوبی کے لئے یقیناً کوئی مثبت قدم اٹھاتی۔ بہرحال اب میں اختصار سے کام لے کر براہ راست اس واقعہ کی طرف آتا ہوں جو اس داستان کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

اس وقت میری عمر اکیس سال کے لگ بھگ تھی' میری بہن مجھ سے دو سال بڑی تھی۔ والد صاحب اور میری بوڑھی والدہ کو شب و روز اس بات کی فکر ستاتی رہتی کہ کسی طرح لڑکی کے ہاتھ پیلے کر دیئے جائیں اور اس بوجھ سے جو احسن و خوبی چھٹکارا حاصل کر لیا جائے" جو شریعت نے ان کے ناتواں کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ جس گھر میں حسن کا روزفت ہو وہاں فکر کا فطری بات ہے۔ میری بہن کے لئے متعدد رشتے آئے ہوئے تھے لیکن چھان بین کے بعد میرے والد بڑی خوبصورتی سے ان رشتوں کو ٹال دیتے" جس کی وجہ یہ تھی کہ میری بہن کا رشتہ مانگنے والے ہمارے خاندان کی شرافت سے کم اور میری بہن کے حسن خدا داد سے زیادہ متاثر نظر آتے تھے۔ آٹھ دس رشتے ایسے بھی آئے جن میں لڑکے والوں کی طرف سے میرے والد کو بھاری رقموں کا لالچ بھی دیا گیا لیکن والد صاحب نے ان رشتوں کو پہلے ہی دھتکار دیا۔ بہرحال خدا خدا کر کے ایک مناسب رشتہ آیا تو والد صاحب نے اللہ کا نام لے کر بات پکی کر دی۔

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ نواب صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے اپنا خدا ترسی کا ثبوت دیتے ہوئے والد صاحب کو ایک خاصی معقول رقم عنایت کر دی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس روز والد صاحب نے حویلی سے واپسی پر میری ضعیف ماں کو یہ خبر جانفزا سنایا اس روز میری ماں کی آنکھوں سے بے شمار آنسو اظہار عقیدت و تشکر کے طور پر بہہ نکلے۔ میری ماں نے گود پھیلا کر نواب صاحب کو ہزاروں دعائیں دی تھیں۔ رقم مل جانے کے بعد گھر کے ہنگاموں میں اور اضافہ ہو گیا۔ محلے کی لڑکیاں دن بھر ہمارے گھر میں ڈیرا جمائے رہتیں۔ ڈھولک کی تھاپ پر خوشیوں کے ترانے اور شادی بیاہ کے گیت گونجتے رہتے۔ رات گئے تک یہی ہنگامے رہتے پھر آس پاس والے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے۔

شادی میں جب تین دن باقی رہ گئے تو اچانک ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس نے ہمارے

بھرے گلشن کو خزاں کے حوالے کر دیا۔ ہماری خوشیاں دھندلا گئیں اور مسرتوں کا گھر ماتم کدہ بن گیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ اس رات تقریباً گیارہ بجے تک میں باہر رہا تھا۔ پھر میں جب نیند نے مجھے زیادہ پریشان کیا تو میں اپنی چارپائی مکان کے پچھلے حصے والے میدان میں ڈال کر سو گیا۔ گرمیوں کے دن تھے گھر کے ہنگامے کب ختم ہوئے مجھے اس کی کوئی خبر نہ ہوئی۔ البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ جب میرے والد نے مجھے سوتے سے جھنجوڑ کر اٹھایا اس وقت وہ خون میں لہو لہان تھے۔ اندھیرے کے سبب میں ٹھیک طور پر ان کی اصل حالت کا جائزہ نہ لے سکا لیکن میرے والد نے مجھے مخاطب کیا تو مجھے اس بات کا اندازہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ وہ شدید طور پر زخمی ہیں۔ میں تڑپ کر اٹھ بیٹھا اور گھبرا کر پوچھا۔

"ابا کیا بات ہے؟"

"شمیم بیٹے ـــــــ تو خاموشی سے ـــــــ بھاگ جا ـــــــ جلدی کر کہیں ـــــ وہ ظالم ـــــ ورنہ ـــــــ"

میرے والد صاحب اپنا جملہ پورا نہ کر سکے۔ ایک دو بار انہوں نے اپنا توازن سنبھالنا چاہا پھر زمین پر گر پڑے۔ میں بوکھلا کر اپنے والد سے لپٹا تو پہلی بار مجھے محسوس ہوا کہ ان کا پورا جسم خون سے لت پت ہے۔ میں نے والد صاحب کو دو تین بار آوازیں دیں لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ میرا ذہن ڈوب رہا تھا۔ میں اٹھ کر گھر کی طرف بھاگا تاکہ ماں کو حالات سے باخبر کروں لیکن وہاں جو منظر مجھے نظر آیا اس نے مجھ پر سکتے کی کیفیت طاری کر دی۔ میری بوڑھی ماں فرش پر چت پڑی تھی۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے باہر ابلی نظر آ رہی تھیں۔ شاید میری ماں کو گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا۔ ابھی میں ان خونچکاں حادثات کے پس منظر کو پورے طور پر سمجھ بھی نہ پایا تھا کہ دروازے پر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں نے گھوم کر دیکھا تو تین ہٹے کٹے نقاب پوش میری طرف لپک رہے تھے۔ میں سہم گیا۔ ان تینوں نے مجھے پکڑ کر پہلے میرے منہ میں کپڑا ٹھونس کر اس پر انگوچھا باندھا پھر مجھے باہر اٹھا کر لے گئے۔ وہ لوگ مجھے کہاں اور کیوں لے جا رہے تھے مجھے کچھ علم نہ تھا۔ اندھیرے اور گھبراہٹ کی وجہ سے میں سمت کا تعین بھی نہ کر سکا۔ منہ میں کپڑا ٹھنسا ہونے اور اوپر سے بندھا ہونے کے سبب میرا دم گھٹ رہا تھا۔ سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ میں خود کو اس مصیبت سے نجات دلانے کی خاطر ہاتھ پاؤں مار رہا تھا لیکن میری قوت برداشت ان ہٹے کٹے آدمیوں کے سامنے کارگر ثابت ہونے کے بجائے بتدریج گھٹتی جا رہی تھی۔ پھر

محسوس ہوا میرا ذہن تاریکی میں غوطے کھانے لگا۔ میں بیہوش ہو گیا تھا۔

دوبارہ جب میرا ذہن جاگا اور میں ہوش میں آیا تو میری نظر سب سے پہلے جس شخص پر پڑی وہ نواب صاحب کا بدقماش لڑکا فرید الدین تھا۔ اس وقت وہ نشے میں بری طرح دھت تھا اور مجھے قہر آلود اور حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے بائیں ہاتھ پر ایک لانبے قد کا صاحب موجود تھا جسے میں پہلے بھی بارہا دیکھ چکا تھا۔ جو بانکے تک میں فرید الدین کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتا رہا۔ پے در پے رونما ہونے والے سنگین حالات نے میری قوت گویائی سلب کر لی تھی۔ فرید الدین نے مجھے ہوش میں دیکھا تو اپنے صاحب کو جس کا نام بانکے خاں تھا مخاطب کر کے کہا۔

"بانکے مجھے اس کمبخت کے سلسلے میں تشویش تھی لیکن اب کوئی خطرہ نہیں۔ تم نے واقعی قابل انعام کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"

"چھوٹے سرکار یہ سب آپ کی نوازشوں کا سبب ہے۔" بانکے خاں زہر خند سے بولا۔ پھر میری سمت خطرناک نظروں سے دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا۔ "اگر حکم ہو تو اس کمبخت کو بھی ٹھکانے لگا دیا جائے۔"

"تمہیں یہی کہا ہے بانکے خاں مگر جلدی نہیں۔" فرید الدین نے کرخت آواز میں جواب دیا۔ "آج رات اس بدبخت کو اپنے آدمیوں کے ذریعے مہر ساہ لے جاؤ اور وہیں کسی ویرانے میں اسے ذبح کر کے دفن کر دو۔"

"مہ پارہ کے لیے سرکار کا کیا حکم ہے؟"

مہ پارہ کا نام سن کر میں چونکا۔ جس انداز اور لہجے میں بانکے خاں نے میری بہن کا نام لیا تھا اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا دشوار نہ تھا کہ ان ظالموں نے میری بہن کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا۔ میں فرید الدین کی بدکرداری کے قصے پہلے بھی سن چکا تھا لیکن اس وقت اس کی ناپاک زبان سے اپنی معصوم اور پاکباز بہن کا نام سن کر میرا خون کھول اٹھا۔ میں نے شدید غصے کی حالت میں اٹھنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ان درندوں نے پہلے ہی سے میری مشکیں کس رکھی ہیں۔ فرید الدین نے میری غضبناک نظروں کا مفہوم سمجھا تو شیطانی قہقہہ لگا کر بولا۔

"غصے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم مہ پارہ کا نام سن کر بہت غضبناک ہو گئے ہو۔ گھبراؤ نہیں یار میں تم کو بھی عنقریب تمہاری بہن کے پاس پہنچانے کا بندوبست کر رہا ہوں۔"

احتجاج کے طور پر میں ہاتھ پاؤں مارنے کے سوا کچھ اور نہ کر سکا۔ منہ میں کپڑا ٹھنسا

ہونے کے سبب میں بولنے یا منہ سے کوئی آواز نکالنے سے بھی قاصر تھا۔ میری نگاہ بائیں جانب مسہری پر پڑی تو مجھے شریانوں میں اپنا خون منجمد ہوتا محسوس ہوا۔ میں نے اپنی آنکھیں بڑے کرب کے عالم میں سختی سے بند کر لیں۔ وہ منظر میری گنہگار نظروں نے دیکھا اسے دوبارہ دیکھنے کی تاب مجھ میں نہ تھی۔ میں نے مسہری پر اپنی معصوم بہن کی برہنہ لاش دیکھی تھی۔ میری بہن کے ساتھ جو شیطانی کھیل کھیلا گیا ہو گا اس کے تصور ہی نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ میں ایسی اذیت ناک کیفیت سے دوچار تھا کہ فرید الدین کا قہقہہ ایک بار پھر میری قوت سماعت کو مجروح کر گیا۔

"بانکے خاں ———" فرید الدین کی آواز کمرے میں گونجی "پہلے میرا ارادہ تھا کہ مہ پارہ کے خوبصورت جسم کو دریائی جانوروں کی نذر کر دیا جائے مگر اب میں نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا ہے۔ تم اب مہ پارہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔ ان دونوں بھائی بہن کی لاشوں کو ایک ہی قبر میں ایک ساتھ دفن کر دینا ———"

میری بے بسی مجھے خون کے آنسو رلا رہی تھی۔ اگر اس وقت میرے ہاتھ پاؤں آزاد ہوتے تو میں تمام احتیاط اور مصلحت کو نظر انداز کر کے اپنی اور فرید الدین کی جان ایک کر دیتا۔ میرے دل پر اس وقت جو کچھ گزر رہی تھی اس کا اندازہ میرے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ میری بہن کی برہنہ لاش میرے سامنے پڑی تھی، اس کے معصوم جسم کو روندنے والا ڈاکو بھی میری نظروں کے سامنے موجود تھا لیکن میں بے دست و پا تھا، اس ظلم کے خلاف احتجاج کرنے سے بھی قاصر تھا۔

بانکے خاں، فرید الدین کا حکم سن کر آگے بڑھا۔ مجھے گھسیٹ کر میرے ہی قدموں پر کھڑا کیا پھر مجھے اپنے کندھے پر ڈال کر باہر لے گیا۔ ایک طرف مہ پارہ کا عبرتناک انجام مجھے خون کے آنسو رلا رہا تھا، دوسری طرف مجھے بانکے خاں کے جارحانہ رویے پر حیرت تھی۔ میرے والد کے اور اس کے تعلقات اچھے خاصے پرانے تھے۔ ایک موقع پر میرے مرحوم باپ نے اس کو نواب صاحب سے سفارش کر کے ملازمت سے برطرف ہونے سے بچایا تھا۔ آج وہی بانکے خاں احسان فراموشی، ایک جلاد کی صورت میں مجھ سے پیش آ رہا تھا۔

باہر لا کر مجھے ایک بند گاڑی میں ڈال دیا گیا۔ بانکے خاں واپس کمرے میں گیا تو آنے والے لمحات کے تصور سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھے اپنی موت کا قطعی خوف نہ تھا، اس بات کو سوچ سوچ کر میرا دل پھٹا جا رہا تھا کہ کچھ دیر بعد میری بہن کی لاش کو میرے قریب لا کر ڈالا جائے گا۔ میرا ذہن ماؤف ہو رہا تھا لیکن اچانک ایک ترکیب

مجھے سوجھ گئی۔ میں نے اپنے سر کو زور زور سے لوہے کے فرش سے ٹکرانا شرع کر دیا' مجھے اپنے ارادے میں ناکامی نہیں ہوئی۔ جلد ہی میرا ذہن گھپ اندھیروں کے اتھاہ سمندر میں ڈوب گیا' میرا خیال تھا کہ شاید اب میں دوبارہ کبھی ہوش میں نہیں آ سکوں گا' مجھے مرنے کی آرزو بھی تھی۔ میرے لئے اب دنیا میں رکھا بھی کیا تھا لیکن قدرت کو غالباً" میری حالت پر ترس نہ آیا۔ موت کی تمنا حسرت ناکام بن کر رہ گئی۔ مجھے حالات نے زندہ رہنے پر مجبور کر دیا۔

میں کتنی دیر بے ہوشی کی حالت سے دوچار رہا۔ مجھے کچھ علم نہ ہو سکا۔ دوسری بار ہوش آیا تو میں ایک ویرانے میں سخت اور ناہموار زمین پر پڑا تھا۔ میرے سر میں شدید ٹیس ہو رہی تھی' بانکے خاں میرے اوپر جھکا ہوا مجھے گھور رہا تھا۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر اس نے میرے منہ سے کپڑا نکال دیا۔ مجھے رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرنے لگا تو میں نے ڈوبتی آواز میں کہا۔

"بانکے خاں۔ جب تم مجھے ذبح کرنے کی ٹھان چکے ہو تو پھر آزاد کیوں کر رہے ہو؟"

"خاموش۔" بانکے خاں کی سرد آواز کسی زہریلے سانپ کی پھنکار کی طرح ابھری۔ "اگر منہ سے آواز نکالی تو اچھا نہ ہو گا۔"

میں نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ دل کی دھڑکنیں موت کے تصور سے ڈوب رہی تھیں' بانکے خاں نے مجھے رسیوں کی قید سے آزاد کر کے اٹھایا پھر کچھ دور لیجانے کے بعد بولا۔

"اب بولو۔ تم کیا بکواس کر رہے تھے؟"

"بانکے خاں۔" میں نے رحم طلب نظروں سے بانکے خاں کو گھورتے ہوئے رقت بھرے لہجے میں کہا "میں تم سے زندگی کی بھیک نہیں مانگتا لیکن اتنی درخواست ضرور کروں گا کہ مجھے علیحدہ قبر میں دفن کرنا۔ خدا تمہیں اس کا اجر ضرور دے گا بانکے خاں' یوں بھی تم کلمہ گو ہو' خود سوچو کہ بھائی بہن کو ایک ہی قبر میں۔"

"خاموش رہو شبیر۔" بانکے خاں کرخت لہجے میں غرایا۔ اس کی آنکھوں سے غیض و غضب کے عالم میں شعلے نکل رہے تھے۔ اس کی قہر آلود نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ چند ثانئے تک وہ غصے میں کھڑا اپنا نچلا ہونٹ چباتا رہا پھر بولا۔

"شبیر۔ کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے ماں باپ کو بھی موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔"

"ہاں۔" میں نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"مہ پارہ کو چھوٹے نواب نے اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر اسے بھی ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔" بانکے خاں خشک لہجے میں کہتا رہا۔ "اب تمہاری باری ہے' تم واحد ثبوت ہو جس کے ختم ہو جانے کے بعد معاملات ٹھنڈے پڑ سکتے ہیں' چھوٹے نواب نے تمہارے علاقے کے کچھ لوگوں کو خرید لیا ہے۔ وہ مہ پارہ کی بدکرداری کی گواہی نواب صاحب کے رو برو دیں گے' تمہارے والدین کی موت اسی سلسلے کی کڑی سمجھی جائے گی۔ تمہاری بہن کے لئے مشہور کیا جائے گا کہ وہ اپنے کسی آشنا کے ساتھ بھاگ گئی اور تم۔ تم موت کے خوف سے کہیں روپوش ہو گئے۔"

میں تصویر حیرت بنا کھڑا سب کچھ سنتا رہا' میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے' میں نے ایک بار پھر دل کڑا کر کے کہا۔

"قدرت کو جو منظور ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ میری صرف اتنی درخواست ہے کہ تم مجھے ______"

"بند رکھو اپنی زبان۔" بانکے خاں نے میرے منہ پر بھرپور طمانچہ مارتے ہوئے سرد آواز میں جواب دیا۔ "تم شاید سمجھ رہے ہو کہ اب تک جو کچھ ہوا یا ہوتا رہا ہے اس میں میرا ہاتھ بھی شامل ہے۔ نہیں! چھوٹے نواب نے میرے دل پر بھی نشتر چبھوئے ہیں' مجھے کسی مناسب وقت کا انتظار ہے شبیر! میں اس ننگ خاندان کو بڑی اذیتناک موت ماروں گا۔ خدا کی قسم شبیر میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کا ایک ایک لفظ صداقت پر مبنی ہے۔ مہ پارہ اگر تمہاری بہن تھی تو میری بیٹی بھی تھی۔"

بانکے خاں کی باتوں نے مجھ پر سکتہ طاری کر دیا۔ میں میٹھی میٹھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مجھے اپنی قوت سماعت پر شبہ ہو رہا تھا' میری رگوں میں گردش کرنے والا خون' نئے انداز سے جوش مارنے لگا۔ شاید اس لئے کہ موت کے تصور کے گھپ اندھیروں سے بانکے خاں کی شخصیت میرے لئے امید کی ایک کرن بن کر پھوٹ رہی تھی۔ بانکے خاں مجھے چند لمحے خاموشی سے دیکھتا رہا' پھر یکلخت اس نے مجھے سینے سے لپٹا کر بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"شبیر بیٹے ______! ہمارے غم مشترک ہیں۔ ہم دونوں کے دل زخم خوردہ ہیں۔ ان زخموں کے لئے ہمیں چھوٹے نواب کے خون کی ضرورت ہے۔ یہ زخم اسی صورت میں مندمل ہو سکتے ہیں شبیر!"

میں نے بانکے خاں کے لہجے میں صداقت محسوس کی اور اسے اپنا ہمدرد پایا تو میں بھی

بے اختیار اس سے لپٹ کر رونے لگا۔ خاندان کی بربادی اور والدین اور ہمشیرہ کی موت کا غم شدت اختیار کرتا جا رہا تھا میں سسکیاں لے لے کر روتا رہا۔ بانکے خاں کی کشادہ آغوش میرے لئے وا تھی۔ جب میری سسکیاں مدھم پڑیں تو بانکے خاں مجھے بازؤں سے پکڑا کر بولا۔

"سنو شبیر! میں نے مہ پارہ کی لاش کو پورے عزت و احترام سے دفن کر دیا ہے۔ اس خیال سے کہ یہ راز طشت از بام نہ ہو میں اپنے ہمراہ دوسرے آدمیوں کو نہیں لایا۔ تم میری بات غور سے سنو۔ میں تم کو خدا کے حوالے کر کے آزاد کرتا ہوں۔ تم یہاں سے سیدھے متھرا جاؤ وہاں میرا ایک دوست شبن مرزا رہتا ہے' میں نے اس کے نام خط لکھ دیا ہے۔ تم اس خط کو لے کر شبن مرزا کے پاس جاؤ۔ مجھے قوی امید ہے کہ وہ تم سے محبت سے پیش آئے گا۔ ایک بات اور ذہن نشین کر لو۔ کچھ عرصے تک تمہیں پوشیدہ رہنا پڑیگا۔ اس کے بعد تمہیں ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا ہے۔ نئی زندگی! جس کا ایک مقصد ہمیشہ پیش نظر رکھنا' تمہیں چھوٹے نواب سے انتقام لینا ہے۔ اپنے بوڑھے والدین اور اپنی مرحوم بہن کا انتقام۔ اس کے لئے تمہیں طاقت کی ضرورت ہو گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں میرے بیٹے کہ اگر عمرنے میرے ساتھ وفا کی تو میں اس انتقام کا موقعہ تمہیں ضرور فراہم کروں گا۔"

بانکے خاں مجھے نصیحتیں کرتا رہا۔ آئندہ کیلئے ضروری مشوروں سے نوازتا رہا پھر اس نے مجھے ایک بند لفافہ دیا جس پر شبن مرزا کا پتہ درج تھا۔ بعد ازاں اس نے آخری بار مجھے سینے سے لگا کر روتے ہوئے خدا حافظ کہا تو میں ایکبار پھر رو پڑا۔ بڑی دیر تک سسکتا رہا پھر رندھی ہوئی آواز میں بولا۔

"بانکے خاں۔ جہاں تم نے میرے ساتھ اتنی مہربانی کی ہے وہاں ایک کرم اور کرو۔ مجھے مہ پارہ کی قبر تک لے چلو اگر میں نے بہن کی قبر پر فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی روح مجھ سے شاکی رہے گی۔"

بانکے خاں نے نہ جانے کن مصلحتوں کی بنا پر تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے ساتھ میری درخواست منظور کر لی اور مجھے ساتھ لے کر اس جگہ پہنچا جہاں ویرانے میں ایک ت[illegible] بڑی حسرت بھری نظروں سے میری آمد کی راہ تک رہی تھی' قبر کے قریب پہنچ کر فاتحہ پڑھی پھر دیوانہ وار اپنی مرحوم بہن کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ بانکے خاں نے [illegible] سمجھا بجھا کر فوری طور پر سرحد عبور کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے کسی اندرونی [illegible] کے تحت' بہن کی قبر کی تھوڑی سی مٹی اٹھا کر اپنی جیب میں رکھی اور قبر پر آخ[illegible]

حسرت بھری نظر ڈالتا' بانکے خاں کے ساتھ ہو لیا۔ اس وقت مجھ پر کیا گزر رہی تھی یہ میرا دل ہی بہتر جانتا ہے۔ بانکے خاں میرا بازو تھامے تیز تیز قدم بڑھا رہا تھا۔ ایک سچے دوست اور ہمدرد کی طرح وہ گزرے ہوئے اور آنے والے حالات کے بارے میں سمجھا رہا تھا۔ تقریباً" دو فرلانگ تک وہ میرے ساتھ رہا پھر کچے راستے پر پہنچ کر رک گیا اور بولا۔

"شبیر بیٹے! یہ راستہ تمہیں متھرا تک پہنچا دے گا۔ میں نے جو نصیحتیں تمہیں کی ہیں ان کا خیال رکھنا۔ جذبات سے کھیلنے کی کوشش کبھی نہ کرنا۔ ہر کام کیلئے ایک وقت مقرر ہے۔ جلد بازی کرنے والے مایوسیوں کا شکار بن جاتے ہیں۔ تمہیں بڑے صبر و ضبط سے کام لینا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم نے میری باتوں پر عمل کیا اور موقع شناسی کا ثبوت دیا تو کامرانیاں تمہارے قدم ضرور چومیں گی۔"

مجھے وہ دن اور وہ لمحات آج بھی یاد ہیں جب بانکے خاں نے آخری بار مجھے اپنے سینے سے لپٹا کر خدا حافظ کہا تھا۔ بانکے خاں بڑے دل گردے اور انتہائی سخت جان کا مالک تھا لیکن مجھے رخصت کرتے وقت اس کی آنکھیں بھی نمناک ہو گئیں۔ آنسوؤں کا سمندر اس کی نظروں کے پیچھے موجزن تھا' جنھیں روکنے کیلئے وہ اپنے ہونٹوں کو بڑی سختی سے بھینچے ہوئے تھا۔ میں نے رندھی ہوئی آواز میں اسے خدا حافظ کہا اور کچے راستے پر ہو لیا۔ میرے سامنے ہر سو تاریکی تھی۔ مجھے ان تاریکیوں کا سینہ چیر کر آگے بڑھنا تھا!



متھرا پہنچ کر شبن مرزا کا مکان تلاش کرنے میں مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ راستے کی صعوبتوں نے مجھے نڈھال کر دیا تھا' اس بات کا خطرہ بھی لاحق تھا کہ اگر مجھے نواب فرید الدین کے کسی آدمی نے دیکھ لیا تو نہ صرف مجھ پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے گا بلکہ بانکے خاں کی بھی شامت آ جائے گی۔ لیکن خدا شکر ہے کہ ایسی کوئی مشکل مجھے پیش نہیں آئی۔ شبن مرزا نے بانکے خاں کا خط پڑھ کر مجھے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ متھرا میں وہ دو کمروں کے ایک مختصر سے مکان میں رہتا تھا' جس کے آگے پیچھے بڑے بڑے دالان تھے۔ پچھلی سمت خاصا بڑا صحن تھا جس میں بیک وقت دس بارہ پلنگ بہ آسانی آ سکتے تھے۔ رہائش کے لئے بس دو کمرے تھے۔ ایک میں شبن مرزا نے اپنی بیٹھک بنا رکھی تھی۔ دوسرے کمرے میں اس کی نوجوان لڑکی نعیمہ تن تنہا رہتی تھی۔ شبن مرزا کی بیوی کو مرے تین سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ نعیمہ کے ضمن میں مجھے شبن مرزا نے بڑے درد بھرے لہجے میں بتایا کہ اس کی شادی گیارہ ماہ پیشتر ایک مقامی تاجر کے لڑکے سے ہوئی تھی لیکن بعد میں

معلوم ہوا کہ وہ لڑکا پہلے ہی سے شادی شدہ تھا۔ دو ماہ تک حالات ڈانواں ڈول رہے پھر شبن مرزا نے نعیمہ کو طلاق دلا کر گھر بٹھا لیا۔ اس کے بعد سے شبن مرزا نے متعدد اچھے رشتے تلاش کئے لیکن نعیمہ پہلی شادی کے نتائج کے بعد سے کچھ ایسی دل برداشتہ ہو گئی تھی کہ اس نے صاف طور پر شادی سے انکار کر دیا۔ شبن مرزا بیٹی کو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی عزیز رکھتے تھے اس لئے انھوں نے نعیمہ کے انکار کے بعد اس پر زور نہیں دیا۔

نعیمہ کی عمر اس وقت یہی کوئی اٹھارہ سال رہی ہو گی۔ صدمے اور تنہائی کے ملے جلے احساسات نے اسے بہت کم سخن بنا دیا تھا لیکن نقش و نگار کے اعتبار سے اسے خوبصورت کہا جا سکتا تھا۔ شبن مرزا نے نعیمہ سے میرا تعارف کرایا تو نعیمہ نے ایک اچٹتی سی نظر میرے اوپر ڈالی پھر نظریں جھکائے واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔ میں شبن مرزا کو اپنی رو داد سنانے لگا۔ شبن مرزا بڑی سنجیدگی اور توجہ سے میری داستان سنتے رہے جب میں چپ ہوا تو وہ ٹھنڈی سانس لیکر بولے۔

"بانکے خاں نے اچھا کیا جو تمہیں میرے پاس بھیج دیا۔ تم اب اسے اپنا گھر سمجھو۔ آرام سے رہو۔ البتہ ایک مشورہ میں ضرور دونگا۔ حالات کے پیش نظر تمہیں کافی عرصے تک روپوش رہنا پڑے گا۔ فرید الدین کے کچھ زر خرید غلام یہاں متھرا میں بھی موجود ہیں جو آئے دن یہاں سے بھولی بھالی لڑکیوں کو اپنے سنہری جال میں پھنسا کر لیجاتے ہیں اور ان کی زندگیاں برباد کر دیتے ہیں۔ اگر تم یہاں دیکھ لئے گئے تو پھر بانکے خاں بھی فرید الدین کے عتاب سے محفوظ نہیں رہ سکے گا"

"میرا اپنا ارادہ بھی یہی ہے مرزا صاحب لیکن ------" میں اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔ میری آواز حلق میں پھنس کر رہ گئی۔ میری آنکھوں میں آنسو چھلکے تو شبن مرزا نے جلدی سے کہا۔

"شبیر بیٹے ------! میں نے دنیا دیکھ رکھی ہے۔ زمانے کے سرد و گرم نے مجھے بھی نازک احساسات سے نوازا ہے۔ جو کچھ تمہارے اوپر گزری ہے اور جو تم محسوس کر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں لیکن میرے بچے حالات کبھی یکساں نہیں رہتے۔ تمہیں کسی قسم کی مایوسی کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔ اگر تم نے مجھے اپنا سمجھا تو مجھے خوشی ہو گی۔"

شبن مرزا کی ہمدردانہ گفتگو سن کر میرا دل اور بھر آیا۔ میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"میرے بزرگ، یہ میری خوش قسمتی اور بانکے خاں کی مہربانی ہے جو مجھے آپ جیسا

شفیق آدمی مل گیا، ورنہ نہ جانے کیا حالات پیش آتے۔ میری رگوں میں شریف ماں باپ کا خون موجود ہے، میں تازیست آپ کا یہ احسان فراموش نہیں کروں گا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری وجہ سے آپ پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔"

"اوہ۔ تو تم یہ سوچ رہے تھے۔" شبن مرزا نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر میرے سر پر بڑی محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔ "میرے بیٹے! انسان وہی ہے جو وقت پر دوسرے کے کام آئے، تم اپنے دل میں ان باتوں کو کوئی جگہ نہ دو، اگر تم نے خود کو میرے لئے خدا کی رحمت کے بجائے بوجھ سمجھا تو مجھے شدید صدمہ ہو گا۔"

حالات نے مجھے بے بسی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ میرے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ میں شبن مرزا کی بات پر سر تسلیم خم کر دوں، یوں بھی شبن مرزا میرے لئے فرشتہ رحمت سے کم نہ تھا۔ میں نے خدا کا نام لے کر خود کو حالات کے سپرد کر دیا۔!!



ڈیڑھ سال تک میری کیفیت اس مجرم جیسی رہی جسے نظر بند کر دیا گیا ہو۔ اس طویل عرصے میں، میں نے خود کو شبن مرزا کے مکان کی چار دیواری کی حدود کے اندر مقید کر لیا تھا۔ شبن مرزا نے اس عرصے میں جس خلوص، محبت، اور اپنائیت کا ثبوت دیا، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ نعیمہ شروع شروع میں مجھ سے کھنچی کھنچی رہی لیکن جلد ہی بے تکلف ہو گئی۔ ہمارے درمیان اب کوئی حجاب مانع نہ تھا۔ وہ مجھ سے ہمیشہ بڑی محبت سے پیش آتی۔ یوں جیسے ہم دونوں ایک دوسرے سے جنم جنم سے واقف ہوں۔ شبن مرزا متھرا کے ایک ہندو سیٹھ کے ہاں ملازم تھے۔ صبح آٹھ بجے نکلتے تو شام چھ بجے گھر واپس لوٹتے، اس وقفے میں نعیمہ اور میں بیٹھے دنیا جہان کی باتیں کرتے رہتے، ایک دو بار میں نے نعیمہ کو شادی کی ناکامی کے سلسلے میں کریدنا چاہا لیکن نعیمہ بڑی خوبصورتی سے میری بات ٹال گئی۔ میں نے اس کے نجی معاملات کو زیادہ کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔ البتہ کچھ دنوں سے میں محسوس کر رہا تھا کہ نعیمہ مجھ میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔ حالات کے پیش نظر، میں نعیمہ کے سلسلے میں بڑا محتاط رہتا تھا کہ کہیں نادانستگی میں مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو مجھے اس مقام سے گرا دے جو میں نے بڑی مشکلوں کے بعد شبن مرزا کی نگاہوں میں پیدا کیا تھا، اس احساس نے مجھے اس درجہ محتاط کیا کہ میں دیدہ دانستہ نعیمہ سے کترانے لگا۔ کچھ دنوں تک وہ میری دوری اور الگ تھلگ رہنے کو نظر انداز کرتی رہی لیکن ایک روز جب شبن مرزا کے جانے کے بعد میں ان کے کمرے میں بیٹھا ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا تو

نعیمہ میرے پاس آئی اور قدرے سنجیدگی سے بولی۔

"شبیر ------- ! میں محسوس کر رہی ہوں کہ آجکل تم مجھ سے کچھ کھنچے کھنچے سے رہتے ہو۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے؟"

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔ آؤ بیٹھو۔" میں نے کتاب بند کر کے رکھی اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

نعیمہ ڈیڑھ سال کے عرصے میں خاصی صحت مند ہو گئی تھی' اس کا حسن پہلے کے مقابلے میں بیحد نکھر آیا تھا۔ پتہ نہیں یہ میری رفاقت کا نتیجہ تھا یا کوئی اور بات تھی' بہر حال اس وقت میری بات پر عمل کرنے کے بجائے وہ اپنے جگہ خاموش کھڑی جن نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی ان میں شکایت بھی تھی اور بے پناہ اپنائیت کا جذبہ بھی تھا۔ میرے لئے ان نگاہوں کی تاب لانا مشکل ہو رہا تھا۔ اس کی خمار آلود نگاہیں۔میرے جذبات کو گدگدا رہی تھیں' میں نے پلکیں جھپکائیں اور مسکرا کر کہا۔

"نعیمہ۔ اگر اب میں کہوں کہ آجکل تم مجھ سے دور دور رہتی ہو تو تمہارا جواب کیا ہو گا۔"

"میرا جواب۔" نعیمہ بدستور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے بولی۔ "کیا تم جواب چاہتے ہو؟"

نہ جانے نعیمہ کی نظروں میں وہ کیسا سحر تھا کہ میں خود کو اس وقت اس کے سامنے قطعی بے بس سمجھ رہا تھا۔ اس دن سے پیشتر میں نے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا تھا' پھر؟ اچانک مجھے کیا ہو رہا تھا؟ ابھی میں اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ نعیمہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی میرے نزدیک آئی' میں گھبرا کر اٹھ گیا' کچھ کہنا چاہا لیکن آواز میرے حلق میں پھنس کر رہ گئی' مجھے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"تم میرا جواب سننا پسند کرو گے شبیر۔" نعیمہ کا لہجہ بڑا مترنم تھا۔

میں بدستور خاموش رہا تو وہ بولی۔

"تم نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے شبیر۔ ہاں' میں نے طے کر لیا تھا کہ اب کسی مرد کو اپنا نہیں کہوں گی لیکن تم ------- تم نے میری سوچ کے زاوئے بدل دیئے ہیں' میں محسوس کرتی ہوں جیسے میری زندگی تمہارے بغیر نا مکمل ہے' میں تمہارے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔"

نعیمہ میرے احتیاط برتنے سے اس قدر اچانک اتنی جذباتی ہو جائے گی' میں نے کبھی

ایسا سوچا بھی نہ تھا۔ ایک لمحے تک میں سکتے کی حالت سے دو چار رہا پھر دبی زبان میں بولا۔

"نعیمہ تم میری محسنہ ہو' میں تمہاری بڑی عزت -------"

"نہیں شبیر نہیں۔" نعیمہ نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا "تم مجھے محسنہ سمجھنے کے بجائے اپنی کنیز بنا لو تو مجھے زیادہ مسرت ہو گی' مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت ہے شبیر!"

اور ------- قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا نعیمہ بے اختیار مجھ سے لپٹ کر سسکنے لگی۔ میری حالت غیر ہو رہی تھی' ایک جوان جسم کے قرب نے مجھے ہیجانی کیفیت سے دو چار کر دیا تھا۔ میرے لئے یہ تجربہ بالکل نیا اور انوکھا تھا' میری شریانوں میں جیسے خون کی بجائے بجلی گردش کر رہی تھی۔ یہ وقت بڑی آزمائش کا تھا' میں نعیمہ کو دھتکار کر احسان فراموشی کے الزام سے بچ سکتا تھا۔ دوسری طرف اس کا قرب مجھے بے چین کر رہا تھا' میں اس کشمکش سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا لیکن زندگی کے اس تجربے نے مجھے تسخیر کر لیا' میں نعیمہ کو خود سے الگ نہ کر سکا' اسکو خود سے اتنا قریب کر لیا کہ ہمارے دلوں کی دھڑکنیں آپس میں مدغم ہونے لگیں' لمحے طویل ہونے لگے' منتشر منتشر سانسوں کی رفتار تیز ہونے لگی' میں بہک رہا تھا کہ یکلخت میرا ضمیر جاگ اٹھا' میرے دل سے آواز آئی۔

"سنبھلو شبیر ------- تم غلط راستے پر جا رہے ہو' نعیمہ تمہارے محسن کی بیٹی ہے' تم اپنے محسن کے اعتماد کو دھوکہ دے رہے ہو' اگر ایک بار تمہارے قدم ڈگمگا گئے تو پھر تم کبھی نہ سنبھل سکو گے۔"

اچانک میں جیسے اندھیرے سے روشنی میں آ گیا۔ میں نے آہستہ سے نعیمہ کو خود سے علیحدہ کیا اور بولا۔

"نعیمہ ------- جذبات کی رو میں بہہ جانا گناہ ہے۔ ہمیں اس ضمن میں اپنے بڑوں سے گفتگو کرنی چاہئے۔ جو کچھ ہوا ہے اس پر مجھے افسوس ہے۔ خدا ہم دونوں کو معاف کرے۔"

"محبت گناہ نہیں ہے شبیر!" نعیمہ نے شرمائی شرمائی نظروں سے مجھے گھورتے ہوئے جواب دیا۔" مجھے امید ہے کہ ابا جان میری خوشیوں سے کبھی انکار نہیں کریں گے۔ تم نے ویسے بھی انھیں اپنا بنا رکھا ہے۔"

"یہ سب خدا کا کرم ہے نعیمہ۔ ورنہ مجھے تو اپنی زندگی سے مایوسی ہو چکی تھی۔"

"اور اب -------" نعیمہ نے شرارت بھرے لہجہ میں مجھ سے سوال کیا' پھر خود

ہی لجا کر دوسرے کمرے کی سمت بھاگ گئی۔

مجھے شبن مرزا کے گھر میں خود کو نظر بند کئے پورا ڈیڑھ سال گزر چکا تھا۔ میرا دل زندگی کی اس یکسانیت سے اکتا چکا تھا۔ میرے پیش نظر ابھی بہت کچھ تھا۔ میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر اپنا مستقبل بنانا چاہتا تھا۔ مجھے ابھی اپنے والدین کے قاتلوں سے اپنا انتقام بھی لینا تھا' ان کاموں کے لئے جدوجہد بھی ضروری تھی۔ ڈیڑھ سال میں میری ہیئت بھی خاصی بدل چکی تھی۔ شبن مرزا کی محبت نے میرے غموں کے بوجھ کو بڑا ہلکا کر دیا تھا۔ ایک روز میں نے موقع پا کر شبن مرزا پر اپنی خواہشات کا اظہار کر دیا۔ شبن مرزا نے میری بات بڑی توجہ سے سنی پھر بولے۔

"بیٹے ---- تمہیں اب ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب تمہارے باہر آنے جانے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایک بات کا ضرور خیال رکھنا' تم اپنا اصلی نام کسی پر ظاہر نہیں کرو گے۔"

"میں اس کی اہمیت سمجھتا ہوں مرزا صاحب' بانکے خاں نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا تھا۔" میں نے بڑی سعادت مندی سے جواب دیا پھر بولا۔ "اس وقت میں آپ سے ایک اور اہم بات کے سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا تھا۔ اگر آپ مجھے اپنے اثرو رسوخ سے کہیں ملازمت دلوا دیں تو بڑی نوازش ہو گی۔"

"اتنی جلدی کیا ہے میرے بیٹے! میرا خیال ہے کہ تم ملازمت کے بجائے اپنی پڑھائی کا سلسلہ از سر نو شروع کر دو تو زیادہ بہتر ہو گا' ڈیڑھ دو سو کی ملازمت سے بھلا کیا حاصل ہو گا۔"

"میں پڑھائی کا سلسلہ بھی جاری رکھوں گا لیکن ملازمت بہرحال ضروری ہے۔" میں نے دبی زبان میں کہا۔

شبن مرزا میرے اصرار پر اس بات کے لئے رضا مند ہو گئے کہ وہ جلد ہی میرے لئے ملازمت کا کوئی معقول بندوبست کر دیں گے ان کے کام پر چلے جانے کے بعد' اس روز میں نے ڈیڑھ سال بعد پہلی بار گھر کی دہلیز سے باہر قدم نکالا۔ مجھے بڑا عجیب سا لگ رہا تھا جیسے میں کسی نئی دنیا میں آ گیا ہوں۔ لیکن آزادی کے احساس نے میرے جسم میں ایک نئی امنگ پیدا کر دی' اس روز میں مختلف سڑکوں اور بازاروں کے بلا معنی چکر لگاتا رہا۔ شام گئے واپس لوٹا تو شبن مرزا اور نعیمہ دونوں میرے لئے پریشان تھے' نعیمہ نے دبی زبان میں کہا۔

"ابا حضور' ان کو سمجھا دیجئے کہ ابھی یہ اس شہر کے لئے نئے ہیں' زیادہ دیر تک باہر

رہنا مناسب نہیں۔"

"شبیر بیٹے نعیمہ ٹھیک کہہ رہی ہے' مجھے خود بھی تشویش تھی کہ تم کہاں چلے گئے؟"

میں نے شبن مرزا سے وعدہ کیا کہ آئندہ جلدی واپس آ جایا کروں گا اس کے بعد میں ہاتھ منہ دھونے کی غرض سے باہر صحن کی طرف چلا گیا۔

شبن مرزا نے مجھ سے ملازمت دلانے کا وعدہ تو کر لیا تھا لیکن ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا تھا۔ بیس بائیس روز تک میں نے خاموشی سے انتظار کیا پھر ذاتی طور پر بھی ملازمت کی تلاش میں لگ گیا۔ متھرا کے سلسلے میں مجھے کچھ زیادہ معلومات نہ تھیں البتہ اتنا ضرور سن رکھا تھا کہ یہ شہر ہندوؤں کے لئے بڑا مقدس ہے' جہاں دور دراز کے ملک سے پنڈت اور پجاری' تیرتھ یاترا اور مندروں کی شان و شوکت دیکھنے کی غرض سے آیا کرتے ہیں۔ مگر مجھے ان پنڈت اور پجاریوں سے زیادہ سروکار اپنی ملازمت تلاش کرنے سے تھا۔ جہاں بھی مجھے کوئی دفتر یا بڑی دکان نظر آتی' میں بے دھڑک وہاں جا کر اپنا مدعا کہہ دیتا لیکن جواب ہمیشہ نفی میں ملتا' اکثر لوگ مجھ سے میرے اور میرے خاندان کے بارے میں پوچھتے اور پرانا تجربہ دریافت کرتے تھے۔ مگر جب میں انھیں یہ بتاتا کہ ملازمت کے سلسلہ میں میرا سابقہ تجربہ کچھ نہیں تو وہ مجھے ٹکا سا جواب دیکر بھگا دیتے۔ میں مایوس ہونے کے بجائے قسمت آزمائی کی خاطر دوسرے دروازے کا رخ کر لیتا تھا۔ آٹھ دس روز تک میں یونہی شہر میں ملازمت کے حصول کی خاطر چکر لگاتا رہا لیکن مجھے کامیابی نہ ہوئی۔

ایک روز میں ملازمت ہی کے حصول کے سلسلے میں ایک ہندو جوہری کی دکان میں گیا' جہاں ایک جانب تخت پر ایک نیم پاگل اور ننگ دھڑنگ بوڑھا شخص بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر ایک لنگوٹی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ سر کے بال جھاڑ جھنکار کی طرح بڑھ رہے تھے۔ جسم پر میل کی تہیں جمی نظر آ رہی تھیں۔ بڑی بڑی آنکھوں سے لاپرواہی مترشح تھی۔ عمر ستر کے لگ بھگ نظر آتی تھی۔ سینے کے لمبے لمبے سیاہ بال چکنی مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔ صورت و شکل کے اعتبار سے وہ کوئی پنڈت یا پجاری ہی نظر آتا تھا۔ تخت پر بچھی ہوئی اجلی چادر اس کے بیٹھنے سے گندی ہو چکی تھی۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ تھی کہ جس دکان پر وہ بیٹھا تھا وہاں کا ہندو جوہری بڑے کروفر کے لباس میں تھا مگر اس وحشی نما انسان کے سامنے فرش پر ہاتھ جوڑے بیٹھا کہہ رہا تھا۔ "مہاراج۔ تمہاری بڑی کرپا جو تم نے بالک کو درشن دیئے' تمہارے پوتر چرن اس دکان پر آ گئے مہاراج' میں کتنا بھاگوان ہوں اب میری کٹھنائیوں کا سمے بیت جائے گا مجھے تمہارے آشیرواد کی بھکشا چاہئے مہاراج۔"

میں دروازے کے قریب کھڑا حیرت سے دکان کے مالک کو دیکھ رہا تھا جو تخت پر بیٹھے ہوئے اس دیوانے کے سامنے بار بار ہاتھ جوڑ کر ڈنڈوت کر رہا تھا لیکن ابھی تک اسے اپنی کسی بات کا جواب نہیں ملا تھا' تخت پر بیٹھا ہوا بوڑھا اسے یوں گھور رہا تھا جیسے دکان کے مالک کی کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ دکاندر خاصی دیر تک بوڑھے کے قدموں میں سر جھکائے رہا پھر ہاتھ جوڑ کر سر اٹھاتے ہوئے بڑی عقیدت سے بولا۔

"مہاراج مجھے نراش مت کرنا' تمہارے اس سیوک کو تمہارے آشیر واد کے سوا اور کچھ نہیں چاہئے۔"

"دھکاری (ملعون)! کالا بیوپار کرنے والے کبھی اپنی آشاؤں میں سپھل نہیں ہو سکتے۔ تیرا سب کچھ ن شٹ ہو جائے گا۔ دیوتاؤں اور دھرماتماؤں کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔"

"ایسا نہ کہو مہاراج۔ بھگوان کیلئے ایسا نہ کہو۔" جوہری بوکھلا کر گڑگڑایا۔ "مجھے نراش مت کرو مہاراج۔ میں تمہارے چرن چھوتا ہوں' مجھے سراپ (بد دعا) نہ دو مہاراج۔"

"اپرادھی" بوڑھا بڑی حقارت سے بولا۔ "جس منش کے من میں پاپ بھرا ہو وہ جیون میں کبھی سکھی نہیں رہتا۔ تیرے بھاگ میں جو لکھا ہے وہ اوش پورا ہو گا۔ تیری دھن دولت تیرے کسی کام نہ آئے گی۔ ایک دن تو کتوں کی موت مرے گا۔"

میں نے دیکھا کہ جوہری کے چہرے کی رنگت اچانک زرد پڑ گئی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے بوڑھے کو دیکھ رہا تھا۔ بوڑھے کی باتوں نے جیسے اس پر سکتہ طاری کر دیا تھا۔ پھر قبل اس کے کہ وہ اور کچھ کہتا بوڑھا بڑی لاپرواہی سے تخت سے اتر گیا۔ میں ابھی تک ششدر سا کھڑا تھا۔ بوڑھا میرے قریب آکر ایک لمحے کیلئے رکا۔ اس نے مجھے سرتاپا بڑے غور سے گھورا پھر دیوانوں کی طرح ہنستا ہوا دوکان سے نیچے اتر آیا۔ شام تک چار پانچ جگہ قسمت آزمائی کی لیکن ملازمت کی امید کہیں نظر نہ آئی' میں مایوس ہو کر واپس گھر کی جانب چل دیا۔ پے در پے ناکامیوں نے مجھے اس روز بڑا دل برداشتہ کر دیا تھا' میرا ذہن منتشر ہو رہا تھا۔ میں شبن مرزا پر اب مزید بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ میں نے طے کر لیا کہ اب متھرا کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاؤں گا۔ نعیمہ کی جدائی کے خیال نے مجھے پریشان کر رکھا تھا' میں اپنے پریشان خیالات میں منہمک کسی تھکے ہوئے مسافر کی طرح گردن جھکائے نظریں نیچی کئے ایک فٹ پاتھ سے گزر رہا تھا کہ بے خیالی میں کسی آدمی سے ٹکرا گیا' چونک کر نظریں اٹھائیں تو دیکھا کہ وہی دیوانہ بوڑھا میرے سامنے کھڑا مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نہ جانے کیا جادو تھا کہ مجھے جھرجھری آ گئی۔ میں نے جلدی سے کہا۔

"معاف کرنا مہاراج۔ میں نے تمہیں دیکھا نہیں تھا۔"

"آنکھیں رکھتے ہوئے بھی خود کو اندھا کہہ رہا ہے۔ مورکھ!" بوڑھے نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ مجھے اس کا جملہ گراں گزرا لیکن میں نے اس سے الجھنا مناسب نہیں سمجھا۔ خون کا گھونٹ پی کر کترا کر آگے بڑھنا چاہا تو بوڑھے نے میرا ہاتھ پکڑ لیا' میں اس کی یہ حرکت برداشت نہ کر سکا' تلملا کر بولا۔

"کیا بات ہے مہاراج؟ کیا تم مجھ سے جھگڑنا چاہتے ہو؟"

بوڑھا میری بات کا جواب دیئے بغیر ایک ثانئے تک مجھے گھورتا رہا پھر بڑے نرم لہجے میں بولا۔

"بالک۔ یہ دھرتی ایک گورکھ دھندا ہے۔ بلوان' کمزور پر انیائے (ظلم) کر کے خوش ہوتا ہے' پرنتو وجے اسی کی ہوتی ہے جو دھیرج سے کام لے۔ سمے بدلتے دیر نہیں لگتی۔"

بوڑھے کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی' نہ جانے کیوں مجھے اس کی شخصیت سے کراہیت محسوس ہو رہی تھی' میں نے جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور نفرت بھرے انداز میں کہا۔

"اپنی راہ لو مہاراج۔ مجھے تمہاری نصیحتوں کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"مورکھ۔ ابھاگی (بد قسمت)!" یکلخت بوڑھا کرخت آواز میں بولا "تو میرا اپمان کر رہا ہے۔ تجھے کھرے اور کھوٹے کی پہچان نہیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ اس سمے تو کس کے سامنے کھڑا ہے؟"

"مجھے یہ جاننے کی ضرورت نہیں بڑے میاں!" میں نے بھی درشت لہجے میں جواب دیا۔ "تم خواہ مخواہ میرے سر کیوں ہو رہے ہو"؟

بوڑھے کی بڑی بڑی آنکھیں اچانک انگاروں کی مانند دہک اٹھیں' وہ سرتاپا غیض و غضب کی حالت میں کانپ رہا تھا۔ اس کے تیور خطرناک تھے لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر برقرار نہ رہی۔ جلد ہی وہ اپنی اصل حالت پر آ گیا اور ہونٹ چباتے ہوئے بولا۔

"لڑکے۔ جا دفع ہو جا پرنتو اتنا اوش یاد رکھنا کہ تو نے کسی یوگی کی شکتی کا مذاق اڑایا تھا۔ سمے تجھے بتائے گا کہ میں کون ہوں۔ جا۔ دور ہو جا میرے سامنے سے۔"

میں نے حقارت سے ایک اچٹتی ہوئی نظر بوڑھے پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔ تمام راستے وہ عجیب و غریب اور مضحکہ خیز بوڑھا میرے ذہن پر مسلط رہا' میں نے متعدد بار کوشش کی کہ اسے اپنے ذہن سے نکال پھینکوں لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک آدھ بار تو

مجھے ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے وہ پر اسرار یوگی میرا پیچھا کر رہا ہے' میں نے پلٹ کر دیکھا تو مجھے اپنے آپ پر ہنسی آگئی۔ میں غالباً" خود اپنے وہم سے خائف تھا۔ میں نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ گھر پہنچ کر میں نے حسب دستور شبن مرزا سے اپنی ملازمت کے بارے میں دریافت کیا لیکن روز کی طرح جواب نفی میں ملا۔

رات کے کھانے کے بعد میں نے کچھ دیر نعیمہ سے بات چیت کی پھر باہر سائبان میں صحن کی جانب جا کر اپنے پلنگ پر لیٹ گیا۔ ملازمت کی طرف سے مایوسیوں نے مجھے بڑا نڈھال کر دیا تھا۔ جب تک میں مجبوری کی حالت میں گھر کی چہار دیواری میں محدود رہا اس وقت تک کی اور بات تھی لیکن اب جبکہ آزادی سے میں ہر جگہ آ جا سکتا تھا اور گھوم پھر سکتا' مجھے ملازمت کی شدید فکر تھی۔ میں احسانوں کے اس بوجھ کو ہلکا کرنا چاہتا تھا جو شبن مرزا اور نعیمہ کی عنایتوں نے مجھ پر ڈال رکھا تھا۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ نعیمہ میرے سلسلے میں زیادہ سنجیدگی اختیار کرتی جا رہی ہے' موجودہ حالات میں' میں بھلا نعیمہ کو کس طرح اپنا سکتا تھا۔ مزید برآں مجھے شادی سے پہلے اور بہت کچھ کرنا تھا۔ بانکے خاں کی طرف سے ڈیڑھ سال کے عرصے میں کوئی خیر خیریت کی اطلاع نہیں موصول ہوئی تھی مجھے اس کی فکر بھی لاحق تھی ان باتوں کے علاوہ ابھی مجھے اپنے والدین اور معصوم بہن کا انتقام بھی لینا تھا۔ پریشان خیالات کا ایک ہجوم تھا جو میرے ذہن کو منتشر کر رہا تھا۔ ان ہی خیالات میں گم ہو کر نہ جانے مجھے کب نیند آگئی۔ میں کتنی دیر تک سویا مجھے کچھ یاد نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ دوسری بار میں انسانی ہاتھ کا بوجھ اپنے بازو پر محسوس کر کے ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔

صحن اور سائبان میں ہر سو گھپ اندھیرا طاری تھا پھر بھی میں نے ایک انسانی سائے کو اپنے قریب کھڑا دیکھ لیا' میرا خیال فوری طور پر نعیمہ کی جانب گیا۔ دو ایک بار پہلے بھی وہ رات کو مجھے دیکھنے آ چکی تھی۔ میں نے دبی زبان میں پوچھا۔

"کون ہے؟"

"میں یوگی ماراج کا ایک سیوک ہوں۔ مہاراج کی آگیا پر اس سمے تمہارے پاس آیا ہوں۔"

میں تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا' میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں' میں نے کنکھیوں سے صحن کے دروازے کی جانب دیکھا جو بند تھا' نعیمہ کے کمرے کا دروازہ بھی بند تھا' میں نے اطمینان کا سانس لیا لیکن اس سے پیشتر کہ میں کچھ کہتا نو وارد نے کڑک کر

مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"سنو بالک۔ تم نے یوگی مہاراج کا اپمان کر کے اچھا نہیں کیا۔ مکتی کا کیول ایک ہی اپائے ہے' تمہیں مہاراج کے آگے ہاتھ باندھ کر بنتی کرنی ہوگی۔ پرنتو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پچھتاؤ گے۔"

میری آنکھیں اب اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں' میں نے اپنے سامنے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھا جس کے پورے جسم پر بھبھوت ملا ہوا تھا۔ لانبے قد اور چھریرے بدن پر سیاہ گھنیرے بالوں کی بہتات نے اسے بڑا خوفناک بنا دیا تھا۔ اس کے لمبوترے چہرے پر بڑی بڑی انگاروں کی مانند دہکتی ہوئی آنکھیں' بڑی پراسرار اور دہشتناک معلوم ہو رہی تھیں۔ سر انڈے کے چھلکے کے مانند صاف و شفاف تھا' میں نے بہت غور سے اس کا جائزہ لیا۔ جسمانی طور پر میں کسی طرح خود کو اس سے کم طاقتور سمجھنے کو تیار نہ تھا۔ چنانچہ میں نے ہمت کی اور قدرے تیز لہجے میں بولا۔

"تمہیں بلا اجازت اندر داخل ہونے کی جرات کیسے ہوئی۔"

"اجازت ———" چھریرے بدن والا معنی خیز انداز میں مسکرایا پھر یکلخت کسی زہریلے سانپ کی طرح پھنکارا۔ "مورکھ۔ تو یہ کیوں بھول رہا ہے کہ میں یوگی مہاراج کا سیوک ہوں' دھرتی کی کوئی شکتی' کیول مہاراج کی آگیا کے ہمارے راستے کی دیوار نہیں بن سکتی۔"

"مگر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ فوراً" یہاں سے باہر چلے جاؤ۔"

"لڑکے!" اچانک چھریرے بدن والا غرایا۔ "تو اپنی اوقات کو بھول رہا ہے۔ اگر تو نے مہاراج کی آگیا کا پالن نہ کیا تو تجھے سارا جیون کشٹ اٹھانا پڑے گا۔"

میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔ میں بے اختیار اس پر جھپٹ پڑا لیکن دوسرے ہی لمحے جو کچھ ہوا وہ میرے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے بہت کافی تھا۔ چھریرے بدن والا یکلخت میری نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ میں نے سہمے سہمے انداز میں صحن کا ایک ایک کونا چھان مارا' بیرونی دروازے کو دیکھا جو بدستور اندر سے بند تھا' میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ خوف اور دہشت کے مارے میرا برا حال تھا' میں نے سوچا کہ شبن مرزا کو جگا کر انھیں حالات سے باخبر کر دوں لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے اس واقعے کو میری پریشانیوں اور منتشر ذہن کی اختراع سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے' میں نے شبن مرزا کو جگانے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور خاموشی سے دوبارہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ ۔۔۔ مل گیا' مجھے

جاگ کر گزاری بار بار میں چونک کر آنکھیں کھولتا اور اطراف کا جائزہ اس خیال سے لینے لگتا کہ کہیں وہ چھریرے بدن والا پراسرار شخص دوبارہ نہ آ جائے۔ صبح ہوتے وقت میری آنکھ لگ گئی۔ دوبارہ میں جاگا تو دن خاصا چڑھ آیا تھا۔ شبن مرزا اپنے کام پر جا چکے تھے۔ نعیمہ باورچی خانے میں تھی۔ میں نے جلدی سے اٹھ کر ہاتھ منہ دھویا۔ اتنی دیر میں نعیمہ میرے لئے ناشتہ تیار کر چکی تھی۔ میں ناشتہ کرنے بیٹھا تو نعیمہ نے مجھے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"آج تم خلاف توقع دیر تک سوتے رہے۔ کیا رات کو نیند نہیں آئی؟"

"ہاں۔ آں! کچھ ایسی ہی بات تھی۔" میں ٹالنا چاہا۔

"کسی کا خیال پریشان کر رہا تھا۔ کیوں؟" نعیمہ نے شوخی سے سوال کیا۔ اس کی نظریں بدستور میرے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"یوں ہی سمجھ لو ـــــــــ"

"کون ہے وہ لڑکی ـــــــــ" نعیمہ نے دبی زبان میں دریافت کیا۔

میں ابھی تک رات کو پیش آنے والے واقعے سے پریشان تھا۔ ایک دل کہتا تھا کہ میں نعیمہ کو اپنے رات والے پراسرار راز کا شریک بنا لوں لیکن دوسرا دل مجھے منع کر رہا تھا چنانچہ میں نے فی الوقت ٹالنے کے ارادے کو ترجیح دی اور بولا۔

"نعیمہ ـــــــــ میں ملازمت کے سلسلہ میں بہت پریشان ہوں' جب تک ملازمت نہیں ملتی میرا ذہن منتشر رہے گا۔"

"کیا تمہیں یہاں کوئی تکلیف ہے؟" نعیمہ یک لخت سنجیدہ ہو گئی۔

"غلط مت سمجھو نعیمہ!" میں نے جلدی سے کہا۔ "جب تک میں اپنے پیروں پر نہیں کھڑا ہو جاتا' میرے .... خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتے۔"

"کیا بہت خواب دیکھ رکھے ہیں؟" نعیمہ نے مترنم لہجہ میں کہا۔

"ہاں ـــــــــ ! لیکن سب سے حسین خواب میرے لئے تم ہو نعیمہ۔"

میں نے نعیمہ کا دل رکھنے کو کہہ دیا۔ میری بات سن کر وہ شرما گئی۔ بڑی محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھا پھر زبان چڑھا کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی! میں ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ رات والا معاملہ بدستور میرے ذہن میں انتشار پیدا کر رہا تھا۔ یوگی اور اس کے پراسرار سیوک کا مسئلہ میرے لئے ناقابل حل تھا' ان پراسرار واقعات نے مجھے بری

اس روز میری طبیعت پر دن بھر اداسی اور تھکن طاری رہی' میں ایک منٹ کیلئے بھی گھر سے باہر نہیں گیا۔ مجھ پر ان جانے خدشات کا غلبہ طاری تھا' بڑی صاف گوئی سے عرض کروں کہ میں یوگی اور اس کے سیوک سے بری طرح خوف زدہ ہو گیا تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر میں باہر نکلا تو پھر کسی حادثے کا شکار ہو جاؤں گا۔ نعیمہ مجھ سے دل بستگی کی باتیں کرتی رہی۔ میں نے اسے سر درد کا بہانہ کر کے مطمئن کر دیا تھا۔ شام کو شبن مرزا کام سے واپس لوٹے تو خلاف توقع کچھ بجھے بجھے نظر آ رہے تھے۔ میں نے فوری طور پر کچھ دریافت کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ایک گھنٹے بعد جب وہ آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں آئے تو میں نے دبی زبان میں پوچھا۔

"مرزا صاحب! آپ آج کچھ زیادہ ہی تھکے تھکے نظر آتے ہیں۔"

"ہاں بیٹے۔" مرزا صاحب نے سرد آہ بھر کر کہا۔ "کام اب میرے بس کا بھی نہیں رہا۔"

"اگر میری ملازمت کا بندوبست ہو جاتا تو میں آپ کو کبھی محنت نہ کرنے دیتا۔ میری آرزو ہے کہ میں بھی آپ کی خدمت کروں۔" میں نے سعاد تمندی سے کہا تو مرزا صاحب کچھ اور ملول ہو گئے چند ثانئے خاموش رہے پھر مدھم آواز میں بولے۔

"شبیر بیٹے! تمہاری ملازمت کی فکر اب مجھے کرنی ہی پڑے گی۔ اس لئے نہیں کہ خدا نخواستہ میں تمہاری تنخواہ پر عیش کروں' اب تمہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہئے۔ میں تمہیں زندگی میں پھلتا پھولتا اور خوش دیکھنا چاہتا ہوں' میری زندگی کا اب کوئی بھروسہ نہیں' نہ جانے کب آنکھ بند ہو جائے۔"

"مرزا صاحب!" میں جلدی سے بولا۔ "خدا نہ کرے جو آپ کو کچھ ہو' آج آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟"

"بیٹے ـــــــــ اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ نعیمہ سے کچھ نہ کہو گے تو میں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

"آپ مجھ پر اعتماد کر سکتے ہیں۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا "میں آپ کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں لگنے دوں گا۔"

مرزا صاحب نے دوبارہ ٹھنڈی سانس لی' کچھ لمحے خلاء میں گھورتے رہے پھر دبی زبان میں کہا۔

"شبیر بیٹے! میں جس جگہ ملازمت کر رہا تھا آج مجھے وہاں سے جواب مل گیا' مجھے

ملازمت جانے کا کچھ اتنا زیادہ ملال نہیں ابھی میرے ہاتھ پاؤں چل رہے ہیں' دوسری ملازمت کل مل سکتی ہے لیکن مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ پورن چند نے مجھے کسی اور کے کہنے پر ملازمت سے سبکدوش کیا ہے' اسے خود بھی مجھے جواب دیتے وقت افسوس ہو رہا تھا' میں ایک زمانے سے اس کی خدمت کر رہا تھا۔ پورن چند اتنا اعتماد اپنے لڑکوں پر نہیں کرتا جتنا مجھ پر کرتا تھا۔ نہ جانے وہ کیوں مجبور ہو گیا؟"

"کیا پورن چند نے آپ کو کوئی وجہ نہیں بتائی کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف ایسا قدم کیوں اٹھانے پر آمادہ ہو گیا؟" میں نے بدستور سنجیدگی اختیار کئے ہوئے سوال کیا۔

"پورن چند نے تو یہاں تک کہا ہے بیٹے کہ میں گھر بیٹھے پوری تنخواہ تمام زندگی اس سے لیتا رہوں لیکن میرے ضمیر نے اس بات کو گوارا نہیں کیا۔" مرزا صاحب نے کسمساتے ہوئے کہا۔ "رہا اس کی مجبوری کا مسئلہ تو اس نے مجھے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کے مذہب کے کسی بڑے بزرگ نے اسے ہدایت کی تھی کہ مجھے علیحدہ کر دیا جائے۔ دوسری صورت میں اس مہان یوگی نے پورن چند کی بربادی کی پیشین گوئی کی تھی؟"

"مہان یوگی ------" میں چونک اٹھا' میرے ذہن میں اس بوڑھے پجاری کا تصور ابھر آیا جس نے سر راہ مجھے روک کر الٹی سیدھی باتیں کی تھیں' اسی کے کسی پراسرار سیوک نے رات کو مجھ کو یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ اگر میں نے یوگی سے معافی نہ مانگی تو میری زندگی کو تکالیف سے دو چار کر دیگا' پھر وہ کسی چھلاوے کی طرح غائب ہو گیا۔ میں ایک لمحے کے لئے سر تاپا لرز اٹھا' شبن مرزا کی بات سنکر مجھے یقین آ گیا تھا کہ ان کی ملازمت سے برطرفی میں بھی یقیناً اسی یوگی کا ہاتھ ہو گا جو مجھے نہ جانے کیوں اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔ چند ثانئے تک حیرت بھری نظروں سے شبن مرزا کو تکتا رہا پھر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ کیا آپ اس یوگی سے واقف ہیں جس نے پورن چند کو آپ کے خلاف بھڑکایا ہے؟"

"ہاں ------ ایک دوبار میں نے اس گندے بوڑھے کو سڑک پر ننگ دھڑنگ پھرتے ضرور دیکھا ہے' اس کے ساتھ اکثر کچے عقیدے رکھنے والے ہندو' پنڈت پجاریوں کا مجمع لگا رہتا ہے' کچھ لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ بوڑھا پراسرار اور حیرت انگیز قوتوں کا مالک ہے' اس کی زبان میں ایسی تاثیر ہے کہ جو کہتا ہے پتھر کی لکیر بن جاتا ہے لیکن میں ان باتوں کا قائل نہیں ہوں۔" شبن مرزا نے سرسری طور پر مجھے یوگی کے بارے میں بتایا پھر بولے۔ "تم فی الحال نعیمہ کو میری ملازمت کے سلسلے میں کچھ نہ بتانا ورنہ وہ پریشان ہو گی'

خدا نے چاہا تو دو ایک روز میں مجھے کوئی دوسری ملازمت ضرور مل جائے گی۔"

"مرزا صاحب!" میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اپنی جگہ پورن چند کے یہاں مجھے ملازمت دلوا دیں۔"

"میں نے اس سے کہا تھا لیکن اس نے یہ کہہ کر میری بات رد کر دی کہ یوگی نے اسے بڑی سختی سے منع کیا ہے کہ آئندہ وہ کسی مسلمان کو اپنے یہاں ملازم نہ رکھے۔"

"آپ کتنے عرصے سے ملازمت کر رہے تھے پورن چند کے یہاں؟" میں نے یونہی سوال کر ڈالا۔

"بارہ تیرہ سال کا عرصہ بیت گیا۔ لیکن تم پریشان مت ہونا' مجھے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ ہے' دو چار روز کے اندر مجھے کوئی دوسری ملازمت ضرور مل جائے گی۔"

میں نے شبن مرزا کو اس سلسلہ میں زیادہ کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔ ویسے یوگی کے مسئلے نے مجھے الجھا ضرور دیا تھا۔ یہ بات میرے لئے تشویش کا باعث بن رہی تھی کہ آخر وہ پراسرار بوڑھا میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے؟ وہ مجھ سے کیا چاہتا تھا؟ میں نے اس ضمن میں جتنا سوچا اتنا ہی میرا ذہن اور الجھ گیا۔ رات آئی تو میری پریشانی دو چند ہو گئی' میں بچپن ہی سے نڈر اور بے خوف واقع ہوا ہوں لیکن اس روز ورانڈے میں سوتے ہوئے مجھے خوف لگ رہا تھا' میں نے سوچا کہ کیوں نہ اپنا پلنگ اندر کمرے میں کر لوں لیکن میں ایسا بھی نہ کر سکا شبن مرزا کے کمرے میں پلنگ کر لینے میں کوئی حرج نہ تھا لیکن وہ سوتے میں لمبے لمبے خراٹے لینے کے عادی تھے جن سے مجھے شدید وحشت ہوتی تھی۔ نعیمہ کے کمرے میں میرا سونا یوں بھی کچھ مناسب نہ تھا اس لئے مجھے "مجبوراً" ورانڈے میں سونے کے لئے جانا پڑا۔ نعیمہ نے سونے سے پہلے حسب دستور اپنے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔

میں بڑی دیر اپنے بستر پر پڑا کروٹیں بدلتا رہا۔ پراسرار بوڑھے کا خوفناک تصور مجھے خوفزدہ کر دیتا۔ میں بار بار صحن کی جانب دیکھنے پر مجبور ہو جاتا۔ لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی' ہرچند کہ میری بھی کوشش تھی کہ محتاط رہوں اور جاگتا رہوں لیکن ایک بار نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ میں دنیا و مافیہا سے بےخبر ہو گیا۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ دوبارہ میری آنکھ اس وقت کھلی جب میں نے محسوس کیا کہ کوئی میرا بازو پکڑے مجھے زور زور سے جھنجھوڑ رہا ہے۔ میں بوکھلا کر اٹھ بیٹھا۔ خوف کے مارے میرا برا حال تھا پچھلی رات کے تجربے نے مجھے بزدل بنا دیا تھا۔ میں نے ہمت کر کے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تو میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج کم ہونے لگیں۔ مجھے جس شخصیت نے جگایا وہ نعیمہ تھی۔

اتنی رات گئے نعیمہ کو اپنے قریب پا کر مجھے بڑی تقویت ہوئی' ایک لمبی جماہی لے کر میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے نعیمہ۔ کیا نیند نہیں آ رہی ہے؟"

"میرا نام نعیمہ نہیں سریتا ہے۔" نعیمہ نے گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔ وہ غالباً مجھ سے مذاق کر رہی تھی' نعیمہ کے سلسلے میں میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی تھیں' اس کے جسم پر پوشاک بھی وہی تھی جو میں نے رات کو سونے سے پہلے دیکھی تھی البتہ اس کا لہجہ بدلا بدلا سا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے پریشان کرنا چاہتی ہے' میں نے مسکرا کر کہا۔

"تم سریتا کے بجائے اگر کوئی نام اور بھی رکھ لو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

"میں تجھ سے مذاق کرنے نہیں آئی ہوں مورکھ۔ مجھے مہان یوگی مہاراج نے تیرے پاس بھیجا ہے۔" نعیمہ نے بدستور بدلے ہوئے لہجے میں بڑی روکھائی سے جواب دیا۔ "جانتا ہے میرے آنے کا کارن کیا ہے؟"

یوگی مہاراج کا نام سن کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ میں پھٹی پھٹی نظروں سے نعیمہ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"خدا کے لئے نعیمہ یہ مذاق ختم کر دو۔ تم نے اگر میرا راز کسی ذریعہ سے پا لیا ہے تو اسے اپنے ہی تک محدود رکھنا۔"

"لڑکے۔ تیری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔" نعیمہ نے مجھے خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں جواب دیا پھر بڑی سرد آواز میں بولی۔ "سن مورکھ۔ میں نعیمہ نہیں بلکہ سریتا ہوں! مجھے یوگی مہاراج نے تیرے پاس ایک سندیس دیکر بھیجا ہے۔ مہاراج کا کہنا ہے کہ اگر اب بھی تو نے ان کی آگیا کا پالن نہ کیا اور ہاتھ باندھ کر شا کی بھکشا نہ مانگی تو مہان مہاراج تیرا جیون نشٹ کر دیں گے۔ ان کا سراپ تجھے سارا جیون بیاکل رکھے گا' پرنتو اگر تو نے مہان مہاراج کا کہنا مان لیا تو یہ دھرتی تیرے لئے سورگ سمان (جنت کی مانند) ہو گی' تیری ہر آشا مہاراج پوری کریں گے' تو یوگی مہاراج کا مہان سیوک کہلائے گا۔"

میری حالت ابتر ہو رہی تھی' میرا دل ڈوبا ہا تھا' میں بت بنا بیٹھا سہمی سہمی نظروں سے نعیمہ کو گھور رہا تھا' جو اس وقت سریتا بنی ہوئی تھی۔ پے در پے رونما ہونے والے اسرار نے مجھے گونگا بنا دیا۔ میں ان باتوں کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر تھا' میرا حلق خشک ہو

رہا تھا' میں بولنا چاہتا تھا لیکن بولنے سے قاصر تھا' میری زبان پر جیسے تالے ڈال دیئے گئے تھے۔ میں صرف سن رہا تھا۔

"کل رات مہان یوگی مہاراج نے تجھے مکتی کا راستہ دکھانے کے کارن تیرے پاس اپنے ایک سیوک شیام لال کو بھیجا تھا پرنتو تو اس سے الجھنے کے لئے جھپٹ پڑا۔" نعیمہ کی بدلی ہوئی کھردری آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ "سن مورکھ۔ جو منش سمے سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ ودھوان نہیں بدھو کہلاتا ہے۔ شکتی پراپت کے بنا تیرے سپنے سدا ادھورے رہیں گے۔ مہان یوگی مہاراج تیری سہائتا کرنے کو تیار ہیں' ایک سچے سیوک کی طرح اگر تو نے مہاراج کے چرن چھو کر شا مانگ لی تو پھر تو بلوان بن جائے گا۔ تیرے لئے کیول یہی ایک راستہ ہے۔ میں اب جا رہی ہوں پرنتو اتنا یاد رکھ کہ اگر تو نے مہاراج کی آگیا کا پالن کرنے سے منہ موڑا تو پھر یوگی مہاراج تجھے تباہ و برباد کر دیں گے۔"

اپنا جملہ مکمل کر کے نعیمہ نے جو اس وقت سریتا کے روپ میں تھی' مجھے لال لال آنکھوں سے گھورا پھر اس دروازے کی جانب قدم اٹھانے لگی جو نعیمہ کے کمرے میں کھلتا تھا' میں بت بنا سب کچھ دیکھتا رہا' میری نبض کی رفتار مدھم پڑتی جا رہی تھی' میرا جسم پسینہ سے شرابور ہو رہا تھا' میری خوفزدہ نظریں نعیمہ پر جمی ہوئی تھیں' جو آہستہ آہستہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے ایک بار پھر گھوم کر میری طرف دیکھا پھر کمرے میں داخل ہو گئی۔

مجھ پر سکتہ کی سی کیفیت طاری تھی۔ میں نعیمہ کے دروازے پر نظریں جمائے اپنے دل کی دھڑکنوں کو گن رہا تھا۔ کئی لمحے بیت گئے۔ پھر یکلخت میں مشینی انداز میں آہستہ سے اٹھا اور پنجوں کے بل نعیمہ کے کمرے کے کھلے دروازے کی سمت بڑھنے لگا۔ میں اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے بے چین تھا کہ وہ لڑکی کون تھی؟ نعیمہ یا سریتا ———!!



میں نے نعیمہ کے کمرے کے قریب پہنچ کر اندر جھانکا تو میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ لالٹین کی مدھم روشنی کے باوجود میں نعیمہ کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔ سامنے دیوار پر بنے ہوئے طاق میں جہاں عام طور پر متفرق چیزیں رکھی ہوتی تھیں مجھے کسی دیوی کی پتھر کی بنی ہوئی مورتی نظر آ رہی تھی اور نعیمہ اس مورتی کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ اس کا انداز پجارنوں جیسا تھا۔ تقریباً" دس منٹ تک نعیمہ پتھر کی مورتی کے سامنے کھڑی عقیدت سے بار بار اپنا سر جھکاتی رہی اس کے بعد اس نے مورتی کو طاق سے اٹھا کر اپنے صندوق میں رکھا پھر بستر پر لیٹ گئی۔

میں عجیب کیفیتوں سے دو چار رہا' میرا دل چاہ رہا تھا کہ اسی وقت جا کر نعیمہ سے پوچھوں کہ آخر یہ سب کچھ کیا چکر ہے؟ لیکن نہ جانے کیوں مجھے نعیمہ کے قریب جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ میں واپس اپنے بستر پر آ گیا۔ جو پراسرار باتیں میں نے دیکھی تھیں انھوں نے مجھے اس قدر خوفزدہ کر دیا تھا کہ میں اس رات ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سو سکا۔

میرے ذہن میں متعدد سوالات ابھر رہے تھے' میں سوچ رہا تھا۔

آخر پراسرار یوگی اچانک میرے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گیا؟

شیام لال کون تھا؟ وہ میری نظروں کے سامنے سے اچانک کس طرح اوجھل ہو گیا؟

سریتا کا کیا چکر ہے؟

کیا سریتا اور نعیمہ ایک ہی شخصیت کے دو مختلف اور متضاد روپ ہیں؟

شبن مرزا کی ملازمت ختم کرانے سے یوگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

اور

مہان یوگی مہاراج مجھے کس لئے اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر رہا ہے؟

تمام رات میرا ذہن الجھتا رہا حتیٰ کہ صبح ہو گئی' میں جاگ رہا تھا لیکن رضائی کے اندر منہ کئے پڑا تھا' میں دیکھنا چاہتا تھا کہ نعیمہ آج مجھ سے کس طرح پیش آتی ہے میں نے طے کر لیا تھا کہ خواہ نتیجہ کچھ بھی نکلے میں نعیمہ کو کریدنے اور اصل وجہ جاننے کی کوشش ضرور کرونگا' میرے پاس ایک ٹھوس ثبوت دیوی کی مورتی تھی جسے میں نے خود اپنی آنکھوں سے

نعیمہ کو صندوق میں چھپاتے دیکھا تھا ------------!

میں رضائی میں منہ کئے باہر کی سن گن لیتا رہا' کچھ دیر بعد شبن مرزا کی آواز میرے کانوں میں گونجی' وہ نعیمہ سے پوچھ رہے تھے۔

"کیا شبیر رات دیر سے سویا تھا جو ابتک نہیں جاگا؟"

"میں نے ایسی کوئی بات محسوس نہیں کی ابا حضور۔" نعیمہ اپنی اصلی آواز میں بولی "اگر آپ کہیں تو جگا دوں؟"

"نہیں! سونے دو میں اب کام پر جا رہا ہوں۔"

شبن مرزا کے قدموں کی آواز دور ہوتی گئی' پھر مجھے بیرونی دروازے کی کنڈی کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں اس کے بعد نعیمہ میرے قریب آئی' میں نے اس کے قدموں کی آہٹ کو پلنگ کے قریب تک محسوس کیا تھا' میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں' چند لمحے خاموشی سے گزر گئے پھر نعیمہ نے مجھے آہستہ سے آواز دی۔

"شبیر ---------- شبیر' اٹھو۔ دن نکل آیا ہے۔"

میں بدستور دم سادھے پڑا رہا۔ نعیمہ نے مجھے دو ایک بار آواز دی پھر میرا بازو تھام کر ہلکے سے ہلایا تو میں کسمسا کر اٹھ بیٹھا۔ نعیمہ کو باور کرانے کے لئے کہ میں حقیقتاً سو رہا تھا' میں نے پلکیں جھپکائیں پھر ایک لمبی جماہی لیکر کہا۔ "صبح بخیر نعیمہ!"

"جیتے رہو۔ خوش رہو۔" نعیمہ نے بڑی شوخ مسکراہٹ اپنے خوبصورت لبوں پر بکھیرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔ "کب تک آرام کرنے کا ارادہ ہے حضور کا۔ ابا حضور کام پر جا چکے ہیں اور تم ابھی تک لمبی تانے سو رہے ہو۔"

"رات مجھے نیند نہیں آئی تھی اس لئے دیر تک سوتا رہا۔" میں نے نعیمہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جواب دیا۔ میرا خیال تھا کہ جو کچھ رات ہوا ہے اس کے پیش نظر نعیمہ ضرور چونکے گی لیکن اس کے چہرے پر مطلق کوئی تاثرات نہیں ابھرے۔ شرارت بھرے لہجہ میں بولی۔

"کیا بات ہے؟ یہ آجکل تمہیں رات کو نیند کیوں نہیں آتی۔"

میں مسکراتا ہوا اٹھا اور نعیمہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا غسل خانے کی طرف چلا گیا۔ نعیمہ اسی شوخ انداز سے مجھے گھورتی ہوئی باورچی خانے کی جانب چلی گئی! میں جتنی دیر غسل خانے میں رہا میرا ذہن نعیمہ کی شخصیت میں الجھا رہا۔ ایک دل کہتا کہ نعیمہ ایسی نہیں جیسی تم سمجھ رہے ہو لیکن دوسرا دل کہتا کہ نعیمہ بھی ایک حسین فریب ہے۔ اس کی

شخصیت پراسرار اہمیت کی حامل ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ رات کو نعیمہ سے سریتا کیسے بن گئی تھی؟ اس نے مسلمان ہوتے ہوئے کسی دیوی کی پتھر کی مورتی کے سامنے سر کیوں جھکایا تھا؟ مورتی کو اپنے صندوق میں چھپانے کی کیا ضرورت تھی؟

غسل خانے سے نکل کر میں کمرے میں گیا تو نعیمہ میرا ناشتہ تیار کر چکی تھی' مجھے دیکھ کر بڑی اپنائیت سے بولی۔

"آپکی وجہ سے آج میں نے بھی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔"

"کیا رات تمہیں بھی نیند نہیں آئی تھی؟" میں نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے دبی زبان میں کہا۔

"جی نہیں۔ میں آپ کی طرح رات رات بھر خیالی پلاؤ پکانے کی عادی نہیں ہوں۔"

مجھے ایک بار پھر تعجب ہوا۔ نعیمہ کا چہرہ کسی قسم کے جذبات کی ترجمانی سے یکسر عاری تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی معصوم لگ رہی تھی۔ ناشتے کے دوران میں اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔ پھر اٹھ کر خاص طور پر نعیمہ کے بستر پر آ کر نیم دراز ہو گیا اور چہرے پر ایسے تاثرات طاری کر لئے جن سے نعیمہ کو تشویش ہونی لازمی تھی۔ ناشتے کے برتن رکھ کر جب وہ واپس آئی اور مجھے اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا دیکھا تو سنجیدگی سے بولی۔

"شبیر -------- میں دیکھ رہی ہوں کہ تم آج کل کچھ پریشان رہتے ہو۔ کوئی خاص وجہ؟"

"وجہ تو ہر بات کی ہوتی ہے نعیمہ۔ لیکن ابھی تک میں خود اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں یا محسوس کر رہا ہوں اسے زبان تک لاؤں یا خاموش رہوں۔"

"میں سمجھی نہیں شبیر --------" نعیمہ نے حیرت سے مجھے گھورتے ہوئے پوچھا " کیا تمہیں میری کوئی بات بری لگی ہے' یا پھر ابا حضور نے تمہاری کوئی دل شکنی کی ہے۔ اگر میری کوئی بات گراں گزری ہے تو میں معافی مانگنے کو تیار ہوں۔"

نعیمہ نے جس صاف گوئی اور خلوص دل سے وہ بات کہی اس نے مجھے اور الجھا دیا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ رات والے حیرت انگیز واقعے کی تصدیق کس طرح کروں؟ کچھ توقف کے بعد مجھے یکلخت ایک ترکیب سوجھ گئی' میں نے نعیمہ سے کہا۔

"ذرا اپنے صندوق میں تو دیکھنا' میری ایک قمیص دو روز سے نظر نہیں آ رہی۔"

"بات مت ٹالو شبیر!" نعیمہ سنجیدہ ہو گئی۔ "تمہیں مجھے بتانا ہو گا کہ تم کیا دیکھ اور

محسوس کر رہے ہو' اگر بات ابا حضور کی ہے تو تمہیں اس کی سزا مجھے نہیں دینی چاہئے لیکن اگر میرا قصور ہے تو مجھے ضرور بتاؤ میں کوشش کروں گی کہ تمہارا دل کم از کم میری طرف سے صاف ہو جائے۔"

نعیمہ کے جواب نے ایک بار پھر مجھے الجھن میں ڈال دیا۔ میں اس کی باتوں میں کسی قسم کا تصنع یا بناوٹ نہیں محسوس کر رہا تھا۔ لیکن جو کچھ میں اپنی نظروں سے دیکھ چکا تھا وہ بھی درست تھا۔ نعیمہ کو پہچاننے میں میری نظریں کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتی تھیں' کچھ دیر تک میں نے حالات پر غور کیا پھر ایک آخری فیصلہ کر کے سنجیدگی سے بولا۔

"نعیمہ -------- نہ تو مجھے تم سے کوئی شکایت ہے اور نہ ہی مرزا صاحب نے کوئی ایسی بات کی ہے جس سے میری دل شکنی ہو البتہ کچھ پراسرار واقعات ایسے ضرور رونما ہو رہے ہیں جنھوں نے مجھے بری طرح الجھا دیا ہے۔"

"کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ واقعات کس نوعیت کے ہیں؟" نعیمہ بدستور سنجیدگی اختیار کئے ہوئے بولی۔

"پہلے تم میرے کچھ سوالوں کا جواب دو پھر میں تمہیں تفصیلات سے آگاہ کر دوں گا لیکن اس شرط پر کہ تم ان باتوں کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھو گی۔ مرزا صاحب سے بھی کوئی تذکرہ نہیں کرو گی۔"

نعیمہ نے صدق دل سے وعدہ کر لیا تو میں نے پوچھا "کیا تم سریتا نامی کسی لڑکی سے واقف ہو؟"

"سریتا --------" نعیمہ نے حیرت سے جواب دیا۔ "یہ نام آج میں پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہی ہوں۔"

"کیا کل رات تم کسی وقت اپنے کمرے سے باہر نکلی تھیں؟" میں نے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں -------- کیوں؟" نعیمہ نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات عیاں تھے' غالباً" میری بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"اب میں تم سے ایک اور سوال دریافت کروں گا۔" میں نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "کیا اس مکان میں کبھی تم نے کسی دیوی یا دیوتا کی پتھر کی مورتی دیکھی ہے؟"

"کیسی دیوانوں کی سی باتیں کر رہے ہو شبیر!" نعیمہ نے تیزی سے جواب دیا۔ "کسی مسلمان کے گھر میں بھلا پتھر کی دیوی دیوتاؤں کی مورتی کا کیا کام؟"

"نعیمہ --------" میں نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ "کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں تمہارے صندوق میں رکھی ہوئی اشیاء کو ایک نظر دیکھ سکوں؟"

نعیمہ میرا جواب سن کر تلملا اٹھی' ایک ثانئے تک مجھے وضاحت طلب نظروں سے گھورتی رہی پھر قدرے غصہ سے اٹھی اور بولی۔

"شبیر۔ کیا تم میری ذات پر کسی قسم کا شبہ کر رہے ہو؟"

"مجھے غلط مت سمجھو نعیمہ!" میں نے جلدی سے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ یہ سب کس کی شرارت ہے لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو میں قبل از وقت نہیں بتا سکتا۔"

نعیمہ جو بدستور مجھے بگڑے ہوئے تیوروں سے گھور رہی تھی' میری بات سن کر آگے بڑھی پلنگ کے نیچے سے صندوق نکالا اور ایک جھٹکے سے اسے کھول دیا مگر دوسرے ہی لمحے وہ اس طرح چونکی جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ میری نظریں پتھر کی اس مورتی پر جمی تھیں جسے رات میں نے طاق پر دیکھا تھا' وہی مورتی نعیمہ کے صندوق میں موجود تھی' میں نے کنکھیوں سے نعیمہ کو دیکھا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو رہا تھا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے مورتی کو دیکھ رہی تھی یوں جیسے اس پر سکتے کی حالت طاری ہو۔ پھر وہ یکلخت مشینی انداز میں پلٹی اور میرے قریب آ کر سہمے ہوئے انداز میں بولی۔

"شبیر۔ خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے؟ یہ پتھر کی مورتی میرے صندوق میں کیسے آ گئی؟"

نعیمہ کی حالت اس وقت قابل دید تھی' خوف اور دہشت کے مارے اس کا برا حال تھا' میں نے اسے تسلی دی باہر صحن میں لیجا کر پانی پلایا' جب اس کی حالت سنبھلی تو میں نے حسب وعدہ اسے شروع سے لے کر آخر تک کے تمام واقعات تفصیل سے سنا دیئے' نعیمہ پھٹی پھٹی نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی' جب میں اپنی داستان سنا چکا تو بولی۔

"شبیر -------! میری مانو تو تم کسی بزرگ سے ملو' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پراسرار یوگی تمہیں کسی غلط چکر میں پھنسا دے۔"

"میرا اپنا ارادہ بھی یہی ہے لیکن متھرا میرے لئے نیا شہر ہے' مجھے کسی بزرگ کا پتہ نہیں معلوم' بہرحال جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے وہ تم اپنی ذات تک ہی محدود رکھنا' اگر مرزا صاحب کو حالات کا علم ہوا تو وہ اور پریشان ہوں گے۔"

"اس مورتی کا کیا بنے گا۔" نعیمہ نے کہا۔ "خدا کے لئے شبیر تم اسے کہیں لیجا کر دفن

کر آؤ۔ نہ جانے ہمارے اور تمہارے اوپر کیا آفت آنے والی ہے۔"

"گھبراؤ نہیں نعیمہ۔" میں نے نعیمہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "خدا پر بھروسہ رکھو وہ جو کچھ کرے گا ہماری بہتری کے لئے کریگا۔"

دیوی کی مورتی کا نعیمہ کے صندوق سے برآمد ہونا اس بات کی دلیل تھی کہ جو کچھ میں نے رات اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ خواب نہیں حقیقت تھی' لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکی کہ نعیمہ اچانک سرپتا کیسے بن گئی۔ کچھ دیر تک میں نعیمہ کے ساتھ باہر صحن میں کھڑا باتیں کرتا رہا پھر اس خیال سے دوبارہ کمرے میں چلا گیا کہ اس پتھر کی مورتی کو صندوق سے ہٹا کر باہر کہیں میدان میں دفن کر آؤں لیکن اس وقت میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے مورتی کو غائب پایا۔ گھبراہٹ میں' میں نے کمرے کی ایک ایک چیز الٹ کر رکھ دی لیکن مورتی کا کوئی سراغ نہ ملا' نعیمہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بھی بری طرح بوکھلا گئی۔ میری عقل دنگ تھی کہ یہ پراسرار اور ناقابل یقین واقعات کیونکر اور کس لئے رونما ہو رہے ہیں' بچپن میں' میں نے اپنے والدین کی زبانی جادو ٹونے اور سفلی علوم کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن اس وقت میں یہی سوچتا تھا کہ وہ باتیں مجھے ڈرانے کے لئے کی جاتی تھیں' ذاتی طور پر جب میں ویسے حالات سے دوچار ہوا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے' نعیمہ الگ پریشان تھی۔

ابھی ہم مورتی کی پراسرار گمشدگی کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی' میں دوسرے کمرے کی طرف لپکا تو نعیمہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

"اللہ رحم کرے --------- شبیر......! میرا دل جیسے ڈوبا جا رہا ہے۔"

"ہمت سے کام لو نعیمہ۔" میں نے اسے سمجھایا پھر دوسرے کمرے میں آ گیا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر میں نے کنڈی کھولی اور باہر نکلا تو میرے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔ چار آدمی باہر کھڑے ہوئے تانگے سے شبن مرزا کو اتار رہے تھے جو خون میں بری طرح لہو لہان تھے۔ میں لپک کر آگے بڑھا اور دھڑکتے ہوئے دل سے دوسرے آدمیوں کی مدد سے شبن مرزا کو اندر لے آیا' ان کی حالت خطرناک نظر آ رہی تھی' پیشانی اور منہ سے خون یوں رس رہا تھا جیسے اندرونی طور پر کوئی شدید چوٹ آئی ہو۔ نعیمہ نے جو دوسرے کمرے میں تھی' جب مرزا صاحب کو خون میں لت پت دیکھا تو پردے کا خیال کئے بغیر دیوانوں کی طرح بھاگ کر آئی اور باپ سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگی' میں نے باقی آدمیوں کو باہر نکالا اور صورت حال دریافت کرنے کی خاطر خود بھی باہر چلا گیا' ایک ادھیڑ

عمر والے شخص نے جو تانگے کے ساتھ آیا تھا مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"جس وقت مرزا صاحب کو حادثہ پیش آیا اس وقت میں انکے قریب ہی موجود تھا' شبن مرزا اچھے خاصے سڑک پر جا رہے تھے کہ یکلخت ان پر مرگی کا دورہ پڑ گیا' سڑک پر گر کر لوٹنے اور تڑپنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے حلق اور پیشانی سے خون جاری ہو گیا۔ ہم لوگوں نے انھیں تانگے میں ڈال کر ہسپتال لے جانا چاہا لیکن راستے میں انھیں ہوش آیا تو ہاتھ جوڑ کر درخواست کی کہ انھیں ہسپتال کے بجائے گھر پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ ہم یہاں آ گئے۔"

شبن مرزا پر مرگی کا دورہ پڑنے کی اطلاع نے میرے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے' مرزا صاحب کو مرگی کا دورہ تو کیا کبھی ایک چھینک بھی نہیں آئی تھی۔ صحت کے معاملے میں قدرت نے شبن مرزا کو نواز رکھا تھا۔ میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ میں شبن مرزا کو پیش آنے والے حادثے کو بھی پر اسرار یوگی کی مکروہ شخصیت سے منسوب کرتا' جو لوگ شبن مرزا کو لائے تھے ان کا شکریہ ادا کر کے اور رخصت کر کے میں دوبارہ گھر میں واپس آ گیا۔ نعیمہ' باپ کے سینے سے لپٹی دھاڑیں مار رہی تھی۔ شبن مرزا بے ہوش پڑے تھے۔ میں نے نعیمہ کو سمجھا بجھا کر الگ کیا اور شبن مرزا کے قریب بیٹھ کر ان کے چہرے سے خون صاف کرنے لگا۔ نعیمہ سرہانے بیٹھی سسکیاں بھر رہی تھی۔ میرے ہوش و حواس ایسے خبط ہوئے کہ ڈاکٹر کو بلانے کا دھیان ہی نہ رہا' کچھ دیر بعد شبن مرزا نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں' نعیمہ جلدی سے اٹھ کر باپ کے سامنے آ گئی' رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

"ابا حضور۔ یہ اچانک آپ کو کیا ہو گیا؟"

شبن مرزا اپنا نچلا ہونٹ چبانے لگے' میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ بڑے ضبط سے کام لے رہے ہیں' معاً مجھے ڈاکٹر کا خیال آ گیا' اٹھتے ہوئے کہا۔

"نعیمہ۔ تم مرزا صاحب کا خیال رکھو' میں ڈاکٹر کو لیکر آتا ہوں۔"

"شبیر۔ بیٹے!" مرزا صاحب نے لڑکھڑاتی آواز میں مجھے روکا۔ "اب ڈاکٹر کو لانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ میں کوئی دم کا مہمان ہوں' تم کہیں نہ جاؤ مجھے تم سے ضروری باتیں کرنا ہیں۔"

"ابا حضور ......" نعیمہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی "خدا کے لئے آپ ایسی باتیں نہ کریں' مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اچھے ہو جائیں گے۔"

"نعیمہ۔ یہ سب دلاسے کی باتیں ہیں! تم نہیں سمجھ سکو گی کہ میں کن حالات کا شکار

ہوا ہوں۔" شبن مرزا نے رقت بھری آواز میں جواب دیا پھر میری طرف دیکھ کر بولے۔ "شبیر بیٹے ---------- ! نعیمہ کو اب میں تمہیں سونپ رہا ہوں۔ اس کا خیال رکھنا اور ---------- کوشش کرنا کہ تم پر اسرار یوگی .... گگ ..... گی ....."

شبن مرزا جو کچھ یوگی کے بارے میں کہنا چاہتے تھے وہ کہہ نہ سکے ایک شدید ابکائی کے ساتھ ان کے منہ سے ڈھیروں خون ابل پڑا بستر پر ان کا جسم اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے ان کو بجلی کے جھٹکے لگ رہے ہوں' پھر یکلخت وہ ساکت ہو گئے۔ آنکھوں کے پپوٹے اوپر چڑھ گئے' شبن مرزا کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی' میں ہکا بکا کھڑا مرزا صاحب کی موت کا اذیت ناک منظر دیکھ رہا تھا' نعیمہ پر سکتے کی سی کیفیت طاری تھی' چند لمحوں تک وہ کسی ستون کی طرح کھڑی پھٹی پھٹی نظروں سے مرزا صاحب کو گھورتی رہی' میں نے جب سفید چادر سے لاش کو ڈھانکا تو وہ یکلخت جیسے ہوش میں آ گئی۔ "ابا حضور!" کہہ کر چیخی پھر باپ کے لاشے سے لپٹ کر بین کرنے لگی ---------- !



مرزا صاحب کی موت سے جہاں نعیمہ کی حالت پر اثر پڑا وہاں میری ذمہ داری بھی بڑھ گئی جو کچھ تھوڑا بہت روپیہ پیسہ موجود تھا' وہ مرزا صاحب کے کفن دفن پر خرچ ہو گیا۔ کچھ روپے جو پڑوسیوں نے از راہ ہمدردی دیئے تھے ان سے گھر کا خرچ بمشکل چل رہا تھا۔ میں نے ایک طرف نعیمہ کو سنبھالا اور دوسری طرف ملازمت کی کوشش اور تیز کر دی لیکن قسمت مہربان نہ تھی جہاں بھی جاتا مایوسی میرا مقدر بن جاتی' مرزا صاحب مرتے وقت پر اسرار یوگی کے بارے میں کیا نصیحت کرنا چاہتے تھے میں نے اس پر بہت غور کیا لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔

شبن مرزا کی موت کو ایک ماہ گزر گیا' اس عرصے میں' میں نے ملازمت کی خاطر کس قدر خاک چھانی' یہ کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ نعیمہ کی حالت قدرے سنبھل ضرور گئی تھی لیکن باپ کی موت کا صدمہ اس کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوا تھا' ہرچند کہ وہ خود کو میری خاطر بہت لئے دیئے رکھتی' لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی صحت روز بروز گرتی جا رہی ہے' گھر میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی' پاس پڑوس والوں نے کچھ دنوں ساتھ دیا پھر ایک ایک کر کے کنی کترا گئے یہاں تک کہ فاقوں کی نوبت آ گئی۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ جس روز سے شبن مرزا کا انتقال ہوا تھا اس روز سے پر اسرار واقعات رونما ہونے بند ہو گئے تھے۔ میرا خیال تھا کہ اب یوگی اور اس کی پر اسرار قوتوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا ہو گا

لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔

ایک روز میں دن بھر ملازمت کی تلاش کے بعد، مایوسی کا شکار ہو کر جب تھکا ہارا گھر پہنچا تو نعیمہ کو دیکھ کر میرا دل کسی انجانے خطرے سے دھڑک اٹھا، اس روز صبح جب میں گھر سے نکلا تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی لیکن واپسی پر میں نے اسے شدید بخار میں مبتلا پایا، بخار کی تپش سے اس کا سارا جسم تپ رہا تھا، فاقے کی وجہ سے اس کا پھول جیسا چہرہ خزاں رسیدہ ہو کر رہ گیا تھا لیکن اس نے مجھے دیکھ کر زبردستی اپنے مرجھائے ہوئے ہونٹوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے پوچھا۔

"ملازمت کا کیا رہا شبیر ———— کہیں کام بنا؟"

"ہاں نعیمہ ———— مجھے ملازمت مل گئی ہے۔" میں نے اس کا دل رکھنے کی خاطر جھوٹ بولا۔

"خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔" نعیمہ کا چہرہ ایک لمحہ کے لئے کھل اٹھا مگر پھر دوسرے ہی لمحے وہ برسوں کی بیمار نظر آنے لگی۔ میں نے اسے سہارا دیکر بستر پر لٹا دیا اور ڈوبتے ہوئے دل کو سنبھال کر بولا۔

"تمہیں بہت شدید بخار ہے نعیمہ۔ میں ابھی جا کر تمہارے لئے دوا لاتا ہوں۔ جس شخص نے مجھے ملازمت پر رکھا ہے، بہت خدا ترس اور نیک آدمی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے کچھ روپے پیشگی ضرور دے دیگا۔"

نعیمہ نے مجھے حسرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے آہستہ سے سر کو اثبات میں جنبش دی۔ میرا دل تڑپ رہا تھا میں نے اس وقت محض نعیمہ کو خوش کرنے کے لئے ملازمت کی جھوٹی اطلاع دی تھی، مجھے قطعاً امید نہ تھی کہ مجھے کوئی پھوٹی کوڑی بھی دے گا لیکن نہ جانے کیا سوچ کر میں نے نعیمہ کو تسلی دی اور اٹھ کر گھر سے باہر آگیا۔ میرے ذہن میں اس وقت آندھیاں چل رہی تھیں، یوں ہی میرے قدم کسی منزل کا تعین کئے بغیر اٹھ رہے تھے، میں سوچ رہا تھا کہ نعیمہ کا علاج نہ ہوا تو وہ بھی (خدانخواستہ) جاں بحق ہو جائے گی۔ یہ احساس مجھے خون کے آنسو رلا رہا تھا کہ جس کے مرحوم باپ نے مجھے طویل عرصے تک سہارا دیا اور اولاد کی طرح اپنے گھر میں پناہ دی، آج وقت پڑنے پر میں اس کی اولاد کیلئے کچھ بھی کرنے کے قابل نہ تھا، مجھے اپنی بدنصیبی پر رونا آ رہا تھا۔

ابھی میں اپنے خیالات میں مستغرق تھا کہ اچانک کسی کا سرد ہاتھ اپنے بازو پر محسوس کر کے یوں چونک پڑا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے اچانک میری آنکھ کھل گئی ہو۔

میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں، پراسرار یوگی میرے سامنے کھڑا مجھے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ اس منحوس شخصیت کا خاتمہ کر دوں جس نے نہ صرف مجھے شدید الجھنوں سے دوچار کر دیا تھا بلکہ میری ہی وجہ سے میرے محسن کا گھر بھی برباد کر دیا تھا مگر اس وقت میرے اندر اتنی طاقت نہ تھی، میں قطعی بے بس اور لاچار تھا۔ میرے سامنے سب سے بڑا مسئلہ نعیمہ کی جان بچانے کا تھا۔ نعیمہ کی خاطر میں اپنی جان کی بازی بھی لگانے کو تیار تھا چنانچہ میں نے پراسرار یوگی سے کچھ نہ کہا البتہ اسے حقارت بھری نظروں سے ضرور گھورنے لگا۔

"اتنے دھیان سے کیا دیکھ رہے ہو بالک۔ کیا پہچانا نہیں مجھے؟" یوگی نے مجھے سر تاپا تکتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔

"میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں مہان یوگی جی مہاراج!" میں نے زہرخند سے جواب دیا۔ "تم نے میرے اوپر بڑی کرپا کی ہے۔ بھلا میں اور تمہیں بھول جاؤں!"

"مورکھ ———— نادان۔" یوگی زیرلب مسکرایا پھر یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔ "میرا خیال تھا کہ تیری کھوپڑی ابتک ٹھکانے آ چکی ہو گی۔ پرنتو ابھی ایسا نہیں ہوا۔ تجھے ابھی کچھ اور چمتکار دکھانے ہوں گے۔"

میرا خون بری طرح کھول رہا تھا لیکن میں نے خود کو آپے سے باہر نہیں ہونے دیا۔ مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں میری وجہ سے وہ پراسرار یوگی نعیمہ کو کسی مزید تکلیف سے دوچار نہ کر دے، مسئلہ اگر صرف میری ذات کا ہوتا تو میں یقیناً اس سے ٹکرا گیا ہوتا، یوں بھی تو حالات نے مجھے زندہ درگور کر رکھا تھا۔ غرضیکہ نعیمہ کا خیال ملحوظ خاطر رکھ کر میں نے مدھم مگر ٹھوس آواز میں کہا۔

"آخر تم مجھ سے چاہتے کیا ہو؟"

"میں چاہتا ہوں تجھ جیسے مورکھ کو اپنی تھوڑی سی شکتی بھکشا سمان دان کر دوں۔ پرنتو اس کے لئے تجھے میرے سامنے دامن پھیلانا ہو گا۔" یوگی نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے خشک آواز میں کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تیری من پسند ناری پھر سے اپنی سندرتا اور تندرستی پراپت کرے اور جیون میں سکھی رہے، پرنتو اس کے لئے تجھے میرے چرن چھونے ہوں گے، میں تجھے اتنا بلوان بھی بنا سکتا ہوں کہ تو اپنے دشمنوں سے اپنے ماتا پتا (ماں باپ) کا بدلا لے سکے اور ان راکھششوں کا جیون نشٹ کر سکے جنھوں نے تیری بہن کو اپنی ناپاک خواہشات کا نشانہ بنایا تھا، پرنتو اس کے لئے تجھے میرا سیوک بننا پڑیگا۔ تجھے اپنے دھرماتماؤں

کی سوگند کھا کر اس بات کا وچن دینا ہو گا کہ تو کبھی میرے ساتھ دھوکہ نہیں کرے گا' جو میں کہوں گا وہی کرے گا۔"

یوگی نے میری دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھا تھا' میں اس وقت اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا' مجھے وہ وقت یاد آگیا جب میری آنکھوں نے اپنی بہن کو برہنہ حالت میں دیکھا تھا' اپنے باپ اور ماں کی لاشوں کو بے گور و کفن چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ مجھے وہ لمحہ بھی یاد آگیا جب میں نے آخری بار اپنی بہن کی قبر پر فاتحہ پڑھی تھی اور دل میں اس بات کا عہد کیا تھا کہ اگر کبھی حالات ساز گار ہوئے تو میں اپنے دشمنوں سے اس کا انتقام ضرور لوں گا۔

میرا ذہن الجھ رہا تھا' مرزا صاحب کی ملازمت کا جانا' ان کی موت اور پھر نعیمہ کی بیماری اور فاقے۔ یہ سارے واقعات مجھے پریشان کر رہے تھے' میں نے کچھ سوچ کر یوگی کی سمت دیکھا اور بولا۔

"اگر میں تمہارا سیوک بننے اور تمہارے چرن چھونے سے انکار کر دوں تو تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟"

"تجھے پچھتانا پڑے گا۔" یوگی نے غصہ سے جواب دیا۔ "تیری من پسند ناری دنیا سے روٹھ جائے گی' تو بھوکوں مرے گا' میں تجھے ایسا کشٹ دوں گا کہ دھرتی کا سینہ بھی تھرا جائے گا۔"

"میں سب کچھ ماننے کو تیار ہوں یوگی جی' لیکن ایک شرط میری بھی ہے۔" میں نے حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوئے کہا۔ "تم مجھ سے کوئی ایسا کام نہیں لو گے جو میرے مذہب اور میرے ایمان پر اثر انداز ہو۔"

"بالک ــــــــ ! تو مجھ سے سودا بازی کر رہا ہے۔ مورکھ! کیا تو نے میری شکتی کے سارے تماشے بھلا دیئے' کچھ اور چمتکار دکھاؤں تجھے؟"

"تم جو چاہو کر سکتے ہو' لیکن میں اپنے مذہب اور ایمان سے کبھی نہیں پھر سکتا؟" میں نے فیصلہ کن انداز میں جواب دیا۔

پر اسرار یوگی ایک لمحے کے لئے آگ بگولا ہو گیا' اس کی سرخ آنکھوں سے مجھے شعلے پھوٹتے محسوس ہو رہے تھے' وہ مجھے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے مجھے کچا چبا جائے گا۔ لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر برقرار نہ رہی' جلد ہی وہ خود پر قابو پا کر بولا۔

"مجھے تیری شرط منظور ہے' پرنتو سے بدلتے دیر نہیں لگتی ــــــــ ! تو نے ابھی

دھرتی کی سندر تاؤں کو قریب سے نہیں دیکھا' دھن دولت اور ناریوں کے چکر نے تو بڑے بڑے سورماؤں کو اپنا غلام بنا لیا ہے۔"

"یوگی مہاراج۔ ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔"

یوگی میرا جواب سن کر معنی خیز انداز میں مسکرایا' اس کی مسکراہٹ بڑی مکروہ تھی لیکن میں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا۔ ذاتی طور پر میں نے حالات سے سمجھوتہ ضرور کیا تھا لیکن یہ میرا اٹل فیصلہ تھا کہ میں زندگی میں کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاؤں گا جو مجھے میرے مذہب سے بھٹکا دے۔ اس وقت میں نے یہی فیصلہ کیا تھا لیکن آج جب میں اپنے پراسرار ماضی کی سمت نگاہ ڈالتا ہوں تو میری آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں' مجھے اپنا دم سینے میں گھٹتا محسوس ہوتا ہے' سرتا پا لرز جاتا ہوں' اپنے گناہوں سے توبہ کرنے لگتا ہوں' سوچتا ہوں کہ انسان اپنی خواہشات کے آگے کتنی جلدی ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ بہرحال ان واقعات کا ذکر میں آگے چل کر کرونگا۔ فی الحال میں اس داستان کے تسلسل میں خلل ڈالنا نہیں چاہتا۔

یوگی چند لمحوں تک مجھے مسکراتی نظروں سے دیکھتا رہا' پھر یکلخت سنجیدہ ہو کر بولا۔

"شبیر۔ تم نے مجھے وچن دیا ہے کہ جو میری آگیا ہو گی تم اس کا پالن اوش کرو گے اور خود کو میرا سیوک سمجھو گے۔"

"ہاں۔ لیکن اس وقت تک جب تک تم میری شرط کا خیال رکھو گے۔" میں نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔

"ایک بات کا دھیان اور رکھنا۔" یوگی میری بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔ "میری طرف سے کبھی تمہارے من میں کھوٹ نہیں آنا چاہئے۔ اگر ایسا ہوا تو تمہیں سارا جیون پچھتانا ہو گا۔"

"میں اس کا وعدہ کر چکا ہوں مگر تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ مجھے تمہارے لئے کیا کرنا ہو گا۔"

یوگی میرا جواب سن کر ایک بار پھر مسکرا دیا' چند ساعت تک مجھے یوں گھورتا رہا جیسے کوئی بزرگ بچے کی کسی غلطی پر اسے سرزنش کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہو' پھر ہنس کر بولا۔

"تم ــــــــ اور میرے لئے کچھ کر سکو گے؟ ابھی سے کا انتظار کرو بالک اور گرو اور چیلے کا فرق سمجھنے کی کوشش کرو' سمے تمہیں خود بتا دیگا کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں

---------- فی الحال عیش کرو۔"

جس انداز میں پر اسرار یوگی نے مجھ سے عیش کرنے کو کہا تھا اس سے یہی ظاہر ہوا تھا جیسے اس نے قارون کا خزانہ میرے لئے کھول دیا ہو لیکن میں جانتا تھا کہ میری جیب میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے' میں نعیمہ سے جھوٹ بول کر گھر سے نکلا تھا' میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد اس کے لئے دوا لے کر لوٹوں گا۔ نعیمہ کے خیال ہی کے باعث میں نے یوگی کی کڑوی کسیلی باتوں کو بھی برداشت کر لیا تھا۔ میں یوگی کی بات کا جواب دیئے بغیر اسے وضاحت طلب نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ کچھ لمحے یوں ہی خاموشی سے گزر گئے پھر یوگی نے مجھے محبت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"بالک! میں تمہارے چہرے پر گھور اندھیارے دیکھ رہا ہوں۔ پرنتو اب یہ اندھیارے چھٹ جائیں گے۔ تمہارا برا سمے بیت چکا ہے' اب تمہارے چاروں اور (طرف) اجیالے ہوں گے' جاؤ اور دھرتی کا سکھ چین لوٹو' گرو کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔"

"مہاراج ----------" میں نے زہر خند سے جواب دیا "تم مجھے عیش کرنے اور مزے لوٹنے کی تلقین کر رہے ہو لیکن کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ میرے پاس اسوقت ایک کوڑی بھی نہیں"

"مجھے سب خبر ہے مورکھ۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تو نے نعیمہ سے جھوٹ بولا ہے' میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس سمے کونسی چنتا تجھے بیاکل کر رہی ہے؟ پرنتو اب تجھے ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان نہیں کرنا چاہئے۔" اتنا کہہ کر پر اسرار یوگی نے ایک لمحے کے لئے آسمان کی سمت گھور کر دیکھا' پھر مجھے مخاطب کر کے بولا۔ "آج سے تم اسے اپنا متر سمجھو گے۔"

میں پوچھنے والا تھا کہ کسے اپنا دوست سمجھوں لیکن دوسرے ہی لمحے میں نے محسوس کیا جیسے اچانک کوئی شخص میرے بائیں ہاتھ پر نمودار ہوا ہے' گھوم کر دیکھا تو شیام لال کو اپنے برابر کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہی شیام لال جس نے پہلی بار مجھے پراسرار یوگی کا پیغام دیا تھا۔ لیکن جب میں اس سے برسرپیکار ہونے کے لئے لپکا تو وہ اچانک غائب ہو گیا تھا' ابھی میں شیام لال کو حیرت بھری نظروں سے گھور رہا تھا کہ یوگی مہاراج نے بڑی کرخت آواز میں شیام لال کو مخاطب کر کے کہا۔

"سنو شیام لال ---------- آج سے تم میرے اس نئے سیوک کے متر بن کر رہو گے' میں کچھ دنوں کے لئے تمہیں شما کر رہا ہوں' اگر مکتی چاہتے ہو تو پھر کسی چھل کپٹ سے

کام مت لینا' اگر تم نے ایسا کیا تو جانتے ہو کیا ہو گا۔ میں تمہاری آتما کو بھی چتا کی دہکتی آگ میں جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

شیام لال لپک کر آگے بڑھا اور یوگی کے قدموں میں گر کر بولا۔

"مہان مہاراج۔ مجھے شما کر دو' مجھ سے بھول ہوئی تھی' میں دیوی کو سوگند کھا کر تمہیں وچن دیتا ہوں کہ اب کبھی اپنے من میں کھوٹ نہیں آنے دوں گا' تمہارا سچا سیوک بن کر سارا جیون تمہارے چرنوں میں بتا دوں گا۔ مجھ پر دیا کرو مہاراج' مجھے شما کر دو۔"

شیام لال پراسرار یوگی کے قدموں میں پڑا گڑگڑا کر نہ جانے کیا کیا کہہ رہا تھا' مجھے حیرت اس بات پر تھی کہ سڑک پر راہ گیر بھی آ جا رہے تھے لیکن کسی ایک نے بھی وہاں رک کر اس حیرت انگیز تماشے کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی' ایک دو نے بس میری طرف دیکھا تھا اور گزر گئے تھے۔ شیام لال بڑی دیر تک منت سماجت کرتا رہا پھر یوگی کے اشارے پر اٹھا اور ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"میری آگیا ہے شیام لال کہ تم میرے نئے سیوک کی سیوا پورے تن من اور دھن سے کرو۔ جو یہ کہے اسے پورا کرنا تمہارا فرض ہو گا۔"

"میں تیار ہوں مہاراج!" شیام لال نے یوگی کا حکم سن کر سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا۔

"ایک بات کا دھیان اور رہے۔ جب تک میری آگیا نہ ملے تم اپنے اصلی روپ میں سوائے میرے نئے سیوک کے کسی اور کے سامنے ظاہر ہونے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

یوگی بدستور شیام لال سے مخاطب تھا اور میں خاموش کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر تک یوگی مہاراج' شیام لال کو میرے سلسلے میں ضروری ہدایات دیتا رہا پھر میری طرف دیکھ کر بولا۔

"بالک۔ جا اور عیش کر شیام لال تیری ہر آشا کو پوری کرنے کی شکتی رکھتا ہے' اب تجھے دھن دولت کی چنتا بیاکل نہیں کرے گی' جو تو چاہے گا وہی ہو گا' پرنتو اس کا دھیان رہے کہ تو نے مجھے کیا وچن دیا تھا اور کیا شرط لگائی تھی۔"

"میں مسلمان ہوں یوگی مہاراج اور مسلمان کبھی اپنے کئے ہوئے وعدے سے منحرف نہیں ہوتا"

"ذات پات کو بیچ میں مت لاؤ بالک۔ سچا منش وہی ہے جو دھرم کے کارن اپنا جیون بلیدان کر دے۔" یوگی مہاراج نے سپاٹ لہجے میں کہا پھر بڑی سنجیدگی سے بولے۔ "بھگوان

کے ہزاروں روپ ہیں بالک' پرنتو سیوک وہی ہے جو اپنے دھرم کے انوسار اپنے پرمیشور کی پوجا پاٹ اور عبادت میں پورے دھیان گیان سے کام لے' اپنا جیون تیاگ دے لیکن اس دھرتی پر ایسے منش بہت کم ہیں جو اپنے من کو مارنے کی شکتی رکھتے ہوں' یہ دھرتی ایک گورکھ دھندا ہے۔ یہاں منش کا ثابت قدم رہنا بڑا مشکل ہے' دھن دولت کی چمک دمک نے تو بڑے بڑے دھرماتماؤں کے قدم ڈانواں ڈول کر دیئے ہیں' سندرتا میں بڑی کشش ہے۔ بالک!"

"تم ٹھیک کہتے ہو یوگی مہاراج لیکن وقت انسان کو ہر سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔" میں نے یوگی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا پھر کچھ دیر تک اس مسئلے پر گفتگو کرنے کے بعد کہا۔ "مہاراج۔ کیا میں اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ لے سکوں گا ------- ؟ کیا میں اپنے والدین اور اپنی بہن کی روحوں کو تسکین پہنچا سکوں گا؟"

"دھیرج سے کام لو بالک۔ لگن سچی ہو تو مٹی بھی سونا بن سکتی ہے پرنتو اس کے لئے بھی انسان کو بڑے پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں۔ تم ابھی نعیمہ کی دیکھ بھال کرو' شیام لال تمہارے ساتھ ہے' دیوی دیوتاؤں کی کرپا سے تمہاری آشائیں اوش پوری ہوں گی۔ جاؤ سدھارو۔"

میں شیام لال کے ہمراہ گھر کی طرف چل دیا' یوگی کی اس وقت کی باتوں نے مجھے ایک طرح کا سکون بھی دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک الجھن میں بھی ڈال دیا تھا' اس نے مجھے عیش کرنے کی دعا دی تھی۔ اپنے ایک سیوک کو میری خدمت پر مامور کر دیا تھا مگر کیوں؟ کیا وہ مجھے صرف خوش دیکھنے کی خاطر میرے پیچھے لگا تھا؟ کیا اس نے محض میری مسرتوں کی خاطر شبن مرزا کی لگی بندھی ملازمت چھڑا دی تھی اور بعد ازاں انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا؟ کیا اسے میری خوشیاں اس قدر عزیز تھیں کہ اس نے نعیمہ کو بستر مرگ تک پہنچا دیا؟ مجھے اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا' میری مجبوریوں' میری بے بسی اور میری غربت کا مذاق اڑایا اور آخرش مجھے خوش رہنے کی دعا دی تھی۔!!

میرا دل پراسرار یوگی کی باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا' یقیناً اسے مجھ سے کوئی اہم کام ہو گا جو اس نے مجھے اپنا دست نگر بننے پر مجبور کیا ورنہ بلا کسی مقصد کے اسے میرا پیچھا کرنے کی کیا ضرورت تھی اور ایسی صورت میں جبکہ میں مسلمان تھا' خدا اور رسول کا نام لیوا اور وہ ہندو مذہب کا پیروکار تھا' پتھر کے بھگوان اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنے والا۔ لیکن ان باتوں کے باوجود میں یوگی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہو گیا' میں ایسا کرنے پر مجبور تھا' کل کیا ہونے والا ہے اس کے بارے میں' میں نے جتنا غور کیا میرا ذہن الجھتا گیا۔

اپنی سوچوں میں گم میں گھر کی طرف تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔ شیام لال میرے ساتھ ساتھ تھا' گھر قریب آیا تو میں کچھ سوچ کر رک گیا' میں نے شیام لال سے پہلی بار مخاطب ہو کر پوچھا۔

"شیام لال ------- کیا نعیمہ اپنی کھوئی ہوئی صحت دوبارہ پا لے گی؟"

"میرے دوست جب مہان یوگی مہاراج کی کرپا تمہارے ساتھ ہے تو تمہیں کسی بات پر نراش نہیں ہونا چاہئے۔" شیام لال نے با ادب کہا۔ "تم گھر چلو میں ڈاکٹر کو پلک جھپکتے میں لیکر آتا ہوں۔"

"لیکن میرے پاس ---------"

میں ابھی اپنا جملہ مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ شیام لال نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا دیا جس میں نوٹوں کی گڈی موجود تھی۔ میں ایک ثانیئے کے لئے جھجکا پھر میں نے نوٹوں کی گڈی اپنی مٹھی میں دبا لی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے نوٹوں کی اس بے جان گڈی نے میرے جسم میں ایک نئی اور تازہ روح پھونک دی ہو۔ میں اپنے خون میں اب حرارت محسوس کر رہا تھا۔ شیام لال جانے کے لئے پلٹا تو میں نے اسے روک کر کہا۔

"شیام لال۔ نعیمہ تمہارے لئے نا محرم ہے اور تم میری اجازت کے بغیر اندر نہیں آؤ گے۔"

"جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا میرے دوست۔" شیام لال برا ماننے کے بجائے مسکراتا ہوا چلا گیا۔

میں تیز تیز قدم اٹھاتا گھر میں داخل ہوا تو نعیمہ میری منتظر تھی۔ اس کا چہرہ ابھی تک بخار کی شدت سے تپ رہا تھا۔ میں نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف بڑھا کر ایک بار پھر جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

"یہ لو۔ اسے سنبھال کر رکھو۔ جس سیٹھ نے مجھے ملازم رکھا ہے' میں اس سے ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ لے آیا ہوں۔"

"یہ رقم تو بہت ساری ہے شبیر۔" نعیمہ نے نوٹوں پر ایک نظر ڈالکر مجھے حیرت سے گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں ہر ماہ اتنی ہی رقم ملا کریگی؟"

"ہاں نعیمہ ---------" میں نے نعیمہ کو پیار سے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ "قدرت جب دینے پر آتی ہے تو دونوں ہاتھوں سے دیتی ہے۔ اب ہمارے برے دن بیت چکے ہیں نعیمہ' اب ہم ہمیشہ سکھ اور چین سے رہیں گے' اب تمہیں کوئی طاقت مجھ سے دور نہیں کر

سکے گی۔"

"شبیر ------" نعیمہ کی آنکھیں فرط مسرت سے نمناک ہو گئیں' بے اختیار آگے بڑھ کر وہ میرے سینہ سے لگ گئی اور بولی۔ "اب تمہارے سوا میرا دنیا میں اور ہے بھی کون؟"

نعیمہ کی بات سن کر میرا دل بھی بھر آیا۔ میں نے اسے سینہ سے لگا کر تسلی دی اور یقین دلایا کہ زندگی کی آخری سانسوں تک کبھی اسے خود سے علیحدہ نہیں کروں گا' نعیمہ بدستور میرے سینے سے لگی کھڑی رہی پھر کچھ دیر بعد جب بیرونی دروازے پر دستک ہوئی تو میں نے اسے بستر پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"شاید ڈاکٹر آ گیا"

میرا خیال غلط نہیں تھا' میں ڈاکٹر کو ساتھ لئے اندر آیا' ڈاکٹر نے بغور نعیمہ کا معائنہ کیا اور دوا لکھ کر چلا گیا۔ میں اسی وقت بازار گیا اور دوا بنوا لایا۔ شیام لال دروازے کے باہر ٹہل رہا تھا' مجھے دوا کی شیشی ہاتھ میں لئے دیکھ کر وہ مسکرایا اور کہا۔

"میرے دوست' تم نعیمہ کی طرف سے کوئی چنتا نہ کرو' مہاراج نے چاہا تو وہ صبح تک بھلی چنگی ہو جائے گی' یوگی مہاراج کی مہان شکتی تو مردوں میں بھی جان ڈال سکتی ہے' دھیرے دھیرے تم سب سمجھنے لگو گے۔"

میں اس وقت جلدی میں تھا اس لئے شیام لال کی بات کا جواب دیئے بغیر گھر کے اندر چلا گیا لیکن جو کچھ اس نے کہا تھا وہ غلط نہیں ثابت ہوا۔ دوسری صبح جب میں نے نعیمہ کو دیکھا تو دنگ رہ گیا' وہ پہلے کی طرح بھلی چنگی اور صحتمند نظر آ رہی تھی۔ اس کا چہرہ ایک ہی رات میں نکھر کر گلنار ہو گیا تھا' یہ سب کچھ یقیناً اسی پراسرار یوگی کی کرامات کا نتیجہ تھا ورنہ ڈاکٹر کی ایک خوراک دوا میں اتنی طاقت کہاں ہو سکتی تھی کہ وہ راتوں رات نعیمہ کی کھوئی ہوئی تندرستی اسے واپس دلا سکتی۔ میں نعیمہ کے شگفتہ چہرے پر نظر جمائے یوگی کی حیرت انگیز طاقت کے بارے میں سوچنے لگا۔ نعیمہ میری نظروں کی تاب نہ لا کر بولی۔ "کیا دیکھ رہے ہو اتنے غور سے' کیا پہلے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟" اس کی آواز میں بھی وہی پہلی جیسی شوخی اور تازگی تھی۔

"دیکھا تو بارہا ہے لیکن آج تم کچھ زیادہ حسین نظر آ رہی ہو۔"

میری بات سن کر نعیمہ کا چہرہ گلاب کے پھول کی مانند کھل اٹھا' مجھے شوخ نظروں سے دیکھتی ہوئی باہر دالان میں چلی گئی۔ میں نے اٹھ کر ہاتھ منہ دھویا' کپڑے تبدیل کئے ناشتہ

کیا اور نعیمہ کو دوا پینے کی تلقین کر کے باہر آ گیا۔ چلتے وقت میں نے اس سے یہی کہا تھا کہ کام پر جا رہا ہوں۔ مجھے بہر حال اپنے جھوٹ کو نبھانا تھا' مگر کب تک؟ یہ خدا ہی بہتر جانتا تھا!

○

ایک ماہ تک یہی سلسلہ جاری رہا' میں صبح گھر سے نکلتا دن بھر ادھر ادھر گھومتا پھرتا اور شام کو واپس آ جاتا' میرے پاس اب پیسوں کی کوئی کمی نہ تھی' شیام لال میری ضرورتیں کس طرح اور کہاں سے پوری کرتا تھا' یہ یا تو وہ خود جانتا تھا یا پھر یوگی مہاراج کو معلوم تھا' البتہ میں نے اس عرصے میں یہ اندازہ ضرور لگا لیا تھا کہ شیام لال کی شخصیت بھی یوگی سے کچھ کم پر اسرار نہیں تھی۔ سارا دن وہ میرے ساتھ گھومتا رہتا لیکن میرے سوا اسے کوئی اور نہیں دیکھ سکتا تھا' میں جس کام کیلئے اس سے کہتا شیام لال پلک جھپکتے میں اسے پورا کر دیتا۔ مجھے اس بات پر بھی تعجب تھا کہ ابھی تک یوگی مہاراج نے مجھ سے کوئی کام نہیں لیا تھا' نہ ہی وہ دوبارہ مجھ سے ملا تھا' لیکن اس کی پراسرار قوت سے میرے گھر کی حالت بدل چکی تھی' میں آسودہ حال ہو گیا تھا' نعیمہ میری فرضی ملازمت سے بیحد خوش تھی' اس غریب کو اصل حالات کا مطلق کوئی علم نہ تھا۔

ایک ماہ گزرنے کے بعد مجھے بانکے خاں کا خیال آیا۔ جب سے میں متھرا آیا تھا ابھی تک بانکے خاں نے اپنی کوئی خیریت نہیں بھیجی تھی۔ مجھے اب بڑی شدت سے فرید الدین سے اپنے والدین اور معصوم بہن کے انتقام کی سوجھ رہی تھی۔ کچھ دنوں تک میں اسی خیال میں گم رہا پھر ایک دن میں نے شیام لال سے کہا۔

"کیا تم مجھے بانکے خاں اور نواب فرید الدین کی بابت کچھ بتا سکتے ہو کہ وہ دونوں آج کل کہاں ہیں۔"

شیام لال میری بات کا کوئی جواب دیئے بغیر میری نظروں سے اچانک غائب ہو گیا' کچھ دیر بعد واپس لوٹا تو اس نے مجھے تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرے دوست! تمہارے متھرا پہنچنے کے دو روز بعد ہی فرید الدین کو اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ بانکے خاں نے تمہیں فرار ہونے کا موقع دیا ہے' بانکے خاں سے پوچھ گچھ ہوئی وہ اسی بات پر اڑا رہا کہ کسی نے اس کے خلاف کان بھرے ہیں' اور جھوٹی اطلاع دی ہے ورنہ اس نے فرید الدین کی ہدایت پر تم کو اور تمہاری بہن کو ایک ہی قبر میں دفنا دیا ہے۔ بانکے خاں کی بات کی تصدیق کی خاطر فرید الدین نے اپنی موجودگی میں

تمہاری بہن کی قبر کھدوائی تو بانکے خاں کا جھوٹ کھل گیا۔ فرید الدین نے بانکے خاں سے تمہارا پتہ دریافت کیا لیکن اس نے اپنی زبان بند رکھی چنانچہ فرید الدین کے حکم سے بانکے خاں کو قتل کرا کے اسی قبر میں دفنا دیا گیا جس میں تمہاری بہن دفن تھی ---------- فرید الدین کی عیاشیاں اسی طرح جاری ہیں جیسے پہلے تھیں۔"

مجھے شیام لال کی زبانی حالات کا علم ہوا تو میرا خون کھول اٹھا' یہ تصور مجھے دیوانہ بنائے دے رہا تھا کہ مرنے کے بعد بھی فرید الدین نے میری بے قصور بہن کی بے حرمتی کی اور بانکے خاں کو بھی اس کی قبر میں دفن کرا دیا غصے کی شدت سے میں لرز رہا تھا' انتقام کی آگ مجھے پھونکے ڈال رہی تھی۔ میں نے شیام لال سے کہا۔

"شیام لال! میں فرید الدین سے اپنی بہن کا انتقام لینا چاہتا ہوں' تم اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہو۔"

"جو تم چاہو گے وہی ہو گا میرے دوست! اگر تم حکم دو تو میں اسی سے اس راکھشش کو لا کر تمہارے چرنوں میں ڈال دوں اور اگر کہو تو اسے نرکھ میں جھونک دوں' جو تمہاری آگیا ہو۔"

"میں چاہتا ہوں کہ اس ذلیل انسان کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کروں' اسے اتنی اذیتناک سزا دوں کہ اس کی روح بھی لرز اٹھے۔" میں نے دانت پیستے ہوئے غصے کی حالت میں کہا۔

"میں ہر سیوا کیلئے تیار ہوں میرے دوست۔" شیام لال نے سنجیدگی سے کہا پھر بولا۔

"تم آج رات کو میرے ساتھ چلو' میں تمہیں فرید الدین کے اس کمرہ خاص تک پہنچا دوں گا جہاں وہ پاپ کے ناٹک کھیلتا ہے' آگے تمہاری مرضی۔"

میں نے شیام لال کی تجویز سے انکار نہیں کیا' رات آنے کا انتظار کرنے میں مجھے جس کرب اور اذیت ناک الجھن کا سامنا کرنا پڑا وہ میرا دل ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نعیمہ کو اپنی روانگی کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا چنانچہ اس کے سامنے میں نے خود کو لئے دیئے رکھا اور رات کو جب وہ سو گئی تو میں خاموشی سے اٹھ کر مکان سے باہر آ گیا۔ شیام لال میرا منتظر تھا۔ میں اس کے ساتھ تاریکی میں آگے قدم بڑھانے لگا' کچھ دیر تک شیام لال میرے ساتھ رہا پھر ایک سنسان مقام پر رک کر بولا۔

"میرے دوست اب تم اپنی آنکھیں بند کر لو اور ایک سچے سیوک کی طرح اپنے من میں مہان یوگی مہاراج کا شبھ نام لیکر قدم آگے بڑھاؤ' دیوی دیوتاؤں کی کرپا سے تمہارے

راستے کی تمام کٹھنائیاں دور ہو جائیں گی۔"

میں نے شیام لال کو گھور کر دیکھا' ایک لمحے کو میرے دل نے سوچا کہ میں شیام لال کی ہدایت پر عمل کرنے سے انکار کر دوں لیکن دوسرے ہی لمحے جب مجھے اپنی بہن کا خیال آیا تو میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ شیام لال کی ہدایت پر آنکھیں بند کیں اور یوگی مہاراج کا تصور ذہن میں بسائے قدم اٹھانے لگا۔ مجھے اس وقت کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ ہر چند کہ میرے قدم زمین سے لگ رہے تھے لیکن مجھے اپنا توازن سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ میں نے گھبرا کر آنکھیں کھولنی چاہیں لیکن میرے پپوٹے جیسے آپس میں جکڑ چکے تھے' مجھے الجھن ہونے لگی' میں اسی کیفیت سے دو چار قدم آگے بڑھاتا رہا۔ متعدد بار میں نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا' میری پریشانی بڑھ رہی تھی کہ شیام لال کی سرگوشی میرے کانوں میں گونجی۔

"اب آنکھیں کھول لو میرے دوست' تمہاری منزل آ چکی ہے۔"

میں نے شیام لال کی آواز سن کر آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو مجھے کوئی دشواری نہیں ہوئی مگر آنکھ کھولتے ہی مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے' مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آنکھیں بند کئے مجھے بہ مشکل دس منٹ گزرے تھے لیکن دوبارہ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو خود کو فرید الدین کی عشرت گاہ میں پایا جہاں وہ شیطان صفت انسان ایک خوبصورت لڑکی کو اپنی درندگی کا نشانہ بنانے میں اس قدر محو تھا کہ اسے میرے آنے کی خبر تک نہ ہوئی۔ لڑکی بار بار ہاتھ جوڑ کر اسے اس کے ناپاک ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن فرید الدین پر اسکی التجا کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے یہ سوچے بغیر کہ دس منٹ کے اندر میں نے طویل سفر کیسے طے کر لیا؟ غصے میں لرزتے ہوئے فرید الدین کو چیخ کر للکارا

"رذیل۔ کمینے۔ چھوڑ دے اس معصوم کو۔"

فرید الدین میری آواز سن کر اچھل پڑا۔ چند ثانئے تک مجھے حیرت سے گھورتا رہا' پھر بپھرے ہوئے لہجہ میں بولا۔

"تم ---------! بڑے وقت پر آئے ہو شبیر! مجھے ایک عرصے سے تمہاری تلاش تھی۔"

لڑکی فرید الدین کے ہٹتے ہی ہذیانی انداز میں چلاتی ہوئی ملحقہ غسل خانے میں گئی اور اندر سے دروازہ بند کر لیا' کمرے میں اب صرف میں اور فرید الدین باقی رہ گئے تھے' شیام

لال میرے قریب ہی کھڑا تھا لیکن میں اس کا شمار اس لئے نہیں کر رہا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ فرید الدین کو نظر نہیں آ رہا ہو گا۔

"فرید الدین --------- !" میں اپنا نچلا ہونٹ غصہ سے چباتے ہوئے بولا۔ "تم نے آج تک مجھ پر اور میرے خاندان والوں پر جو ظلم کیا ہے آج میں اس کا بدلا چکانے کی غرض سے آیا ہوں۔"

"تم --------- اور مجھ سے انتقام لینے آئے ہو؟" فرید الدین نے ایک فلک شگاف قہقہہ بلند کرتے ہوئے کہا پھر اچانک سنجیدہ ہو کر بولا۔ "تیری بہن کی قبر میں ابھی اتنی گنجائش باقی ہے کہ میں تجھے بھی اس میں دفن کر سکوں۔"

مجھے فرید الدین کا جواب سن کر ایسا لگا جیسے کسی نے پگھلتا ہوا سیسہ میرے کانوں میں انڈیل دیا ہو' میری قوت برداشت جواب دے گئی' میں بڑے خطرناک ارادے سے آگے بڑھا لیکن شیام لال نے میرا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے روکا اور کہا۔

"میرے دوست۔ تم اس پاپی سے مت گھبراؤ جب تک میں یہاں موجود ہوں یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا' جلد بازی سے کام نہ لو اگر تم نے اسے مار دیا تو تمہارا انتقام ادھورا رہ جائے گا' تمہارے ہردے کی آگ یوں سرد نہیں پڑے گی۔" شیام لال اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔ "اس پاپی کی بہن جوان ہے۔ میری مانو تو تم اس کی موجودگی میں اس کی بہن کو روند ڈالو' مجھے وشواس ہے کہ تمہاری بہن کی آتما کو چین مل جائے گا۔"

غصے کی شدت نے میرے سوچنے سمجھنے کی قوت کو سلب کر دیا تھا' میں طیش میں اندھا ہو رہا تھا' مجھے وہ منظر یاد آ گیا' جب میں بے بس تھا اور میری بہن کی برہنہ لاش میرے سامنے موجود تھی' اس وقت میں فرید الدین سے انتقام لینے کے قابل نہیں تھا' مجھے بے دست و پا کر کے ڈال دیا گیا تھا لیکن آج --------- ! میری آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے' میں نے شیام لال کی تجویز کو رد نہیں کیا' شیام لال نے مجھے رضا مند پایا تو جلدی سے بولا

"تم یہیں ٹھہرو میرے دوست' اس راکھشش سے گھبرانے کی ضرورت نہیں' میری شکتی نے اسے باندھ دیا ہے' جب تک تم نہ چاہو گے یہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکے گا۔"

شیام لال اتنا کہہ کر تیزی سے باہر چلا گیا' میں فرید الدین کو غضبناک نظروں سے گھورنے لگا جو اپنی جگہ کھڑا مجھے بڑی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا' غصے کے ساتھ ساتھ

اس کے چہرے سے کرب کے تاثرات بھی عیاں تھے' میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"فرید الدین۔ ایک روز تم نے مجھے بے بس کر کے میری غیرت کی دھجیاں اڑائی تھیں' آج میں تمہاری نظروں کے سامنے تمہاری عزت کے پرخچے اڑاؤں گا۔"

"میں تجھے چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا۔ حرام زادے۔" فرید الدین حلق کے بل چیخا لیکن اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکا' کسی غیر مرئی قوت نے جیسے اسے جکڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کی شعلہ بار نگاہوں سے بڑی شدید بے بسی کا اظہار ہو رہا تھا' میں نے اس کی تلملاہٹ کا مذاق اڑانے کی خاطر کہا۔

"کیا بات ہے نواب صاحب! آپ اپنی جگہ کیوں کھڑے ہیں' آگے بڑھیئے' چیونٹی آپ کے مقدس پیروں تلے مسلی جانے کے لئے بڑی بے چین ہے۔ کیا آپ اسے اس عزت افزائی کا موقع عنایت نہیں کرینگے۔"

فرید الدین کچھ جواب دینا چاہتا تھا لیکن یکلخت اس کی نظر دروازے کی سمت اٹھی' میں نے بھی اسی جانب دیکھا تو اس نوجوان لڑکی کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا جو خوابیدہ انداز میں کمرے میں داخل ہو رہی تھی' اس کی چال سے یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ جیسے وہ سوتے سے اچانک اٹھ کر آ رہی ہو۔ شب خوابی کے لباس سے اس کا مرمریں جسم جھلک رہا تھا۔ وہ مجسم شعلہ نظر آ رہی تھی' اس کے جسمانی اعضا اپنی مثال آپ تھے' میں اس کے حسن کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا' زندگی میں اتنی خوبصورت لڑکی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی یوں لگتا تھا جیسے قیامت نے کسی لڑکی کا روپ دھار لیا ہو۔ شیام لال اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ فرید الدین پھٹی پھٹی نگاہوں سے لڑکی کو دیکھتا رہا پھر زور سے چلایا۔

"فریدہ --------- تم یہاں کس لئے آئی ہو؟"

اور فریدہ یکلخت ہوش میں آ گئی' اس نے فرید الدین کو یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورنا شروع کر دیا جیسے اسے خود اس بات پر حیرت تھی کہ وہ اس وقت وہاں کیسے آ گئی۔ قبل اس کے کہ فریدہ کچھ کہتی فرید الدین گرجا۔

"مجھے پاگلوں کی طرح گھور کیا رہی ہے --------- جا! دفع ہو جا یہاں سے"

"ابھی سے تمہارے چہرے پر وحشت کیوں برس رہی ہے فرید الدین۔" میں نے حقارت سے کہا۔ "ابھی تو تمہیں اپنی نظروں سے بہت کچھ دیکھنا ہے! یاد ہے تمہیں وہ دن جب تم نے میری نگاہوں کے سامنے ایک شیطانی کھیل کا مظاہرہ کیا تھا۔"

فریدہ میری آواز سن کر دوبارہ چونکی' فرید الدین دیوانوں کی طرح چیخ چیخ کر اسے بھاگ

جانے کی ہدایت کر رہا تھا' فریدہ کو صورت حال کا احساس ہوا تو وہ یکلخت سہم کر دروازے کی طرف پلٹی لیکن میں اس سنہری موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا' مجھے اپنی بہن کی بے چین روح کو تسکین پہنچانے کا خیال دیوانہ بنا چکا تھا۔ لپک کر میں نے فریدہ کو پکڑ لیا پھر اچانک جیسے میں انسان سے درندہ بن گیا' فرید الدین ہذیانی انداز میں چلاتا رہا' فریدہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر مجھ سے رحم کی درخواست کرتی رہی لیکن میں کسی خون آشام بھیڑیئے کی طرح اس کے جسم کو جھنجھوڑتا رہا۔ جب یہ طوفان گزرا تو میں ہانپتا ہوا اٹھا اور فرید الدین پر نظر ڈالی جو سکتے کی حالت سے دو چار بے بس کھڑا فریدہ کے پامال جسم کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے اس وقت ایک انجانی روحانی مسرت کا احساس ہوا' میں فرید الدین سے بولا۔

"بے غیرت انسان --------- اس وقت جو کچھ تیرے دل پر گزر رہی ہے اس کا شکار میں بھی ہو چکا ہوں لیکن ابھی میرے انتقام کی آگ سرد نہیں ہوئی۔ ابھی مجھے تیرے نا پاک جسم کو بھی خاک میں ملانا ہے۔" میں اپنا جملہ مکمل کر کے آگے بڑھا' قریب رکھی ہوئی میز سے پھل تراش چاقو اٹھایا اور کسی بھوکے درندے کی طرح فرید الدین پر ٹوٹ پڑا۔

فرید الدین کی کربناک چیخیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں لیکن میں جیسے بہرا ہو گیا تھا' میرے ہاتھ اس وقت تک مشینی انداز میں چلتے رہے جب تک فرید الدین کا منحوس جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ٹھنڈا نہیں ہو گیا۔ اس کام سے فراغت کے بعد میں نے شیام لال سے کہا۔

"شیام لال' میرا انتقام پورا ہوا۔ اب اس کی لاش کو ٹھکانے لگانا تمہارا کام ہے۔"

"جو آگیا میرے دوست۔" شیام لال معنی خیز انداز میں مسکراتا ہوا بولا پھر اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں دوبارہ مہان یوگی مہاراج کا شبھ نام لیکر آنکھیں بند کر لوں اور وہاں سے رخصت ہو جاؤں۔

میرے لئے اب وہاں رکنا مناسب بھی نہ تھا۔ اس لئے میں نے شیام لال کے مشورے پر آنکھیں بند کر لیں اور یوگی مہاراج کا تصور دل میں بسائے دروازے کی سمت اندازے سے بڑھنے لگا' ایک بار پھر میں محسوس کر رہا تھا کہ میرا توازن بگڑ رہا ہے' مجھے حیرت تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے' میں نے واپسی کے دوران بھی گھبرا کر آنکھ کھولنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا' میری وحشت ہر لحظہ بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک پراسرار یوگی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"بالک۔ اب اپنی آنکھیں کھول لو۔"

میں نے جلدی سے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ متھرا میں اپنے گھر کے دروازے کے قریب کھڑا ہوں' پراسرار یوگی میرے سامنے کھڑا مجھے معنی خیز نظروں سے گھور رہا تھا' اس کے ہونٹوں پر بھی اس وقت ویسی ہی مسکراہٹ نظر آ رہی تھی جیسی میں نے فرید الدین کو قتل کرنے کے بعد شیام لال کے ہونٹوں پر دیکھی تھی۔ میں اس راز کو نہ سمجھ سکا اور یوگی کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھتا رہا۔

"کس وچار میں گم ہو بالک --------- ؟ کیا تمہارے من کی آشا پوری نہیں ہوئی؟" یوگی نے کچھ توقف کے بعد پوچھا۔

"مہاراج۔ میرا انتقام پورا ہو گیا۔" میں نے جواب دیا۔ "میں اس سلسلے میں تمہارا شکر گزار ہوں۔"

"شکتی پراپت کرنے کے بعد منش سب کچھ بھول جاتا ہے بالک۔ دھرم اور پرمیشور کا دھیان تو بس اسی سے تک رہتا ہے جبتک منش بے بس ہو۔" یوگی نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے میرا سیوک بننے سے کیا شرط رکھی تھی؟"

"مجھے یاد ہے۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "میں آج بھی اسی شرط پر قائم ہوں یوگی مہاراج۔ جس روز وہ سمجھوتہ ختم ہو گیا ہماری راہیں الگ الگ ہوں گی۔"

"مورکھ۔ اب تو کس منہ سے دھرم اور بھگوان کا نام لیگا۔" اچانک یوگی کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "کیا دھرم پاپ کی شکھشا (تعلیم) دیتا ہے' کیا بھگوان نے تجھے اسی کارن شکتی دی تھی کہ اپنے من کی اگنی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کسی کنواری کنیا کے کومل شریر کو اپنے پیروں تلے روند ڈالے۔ تیرا دھرم بھرشٹ ہو چکا ہے مورکھ۔ میں نے تجھے وچن دیا تھا کہ جب تک تو اپنے دھرم پر چلے گا میں تجھے کسی بات پر مجبور نہیں کروں گا' پرنتو اب تو میری مٹھی میں ہے' تجھے اب میری ہر آگیا کا پالن کرنا پڑے گا۔"

پراسرار یوگی کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ میں گنگ ہو گیا مجھے اس وقت اپنی غلطی کا بڑی شدت سے احساس ہو رہا تھا' فریدہ کی عصمت کو تار تار کر کے میں نے یقیناً گناہ کیا تھا' میں نے خود کو اپنی سطح سے گرا دیا تھا' اس شرط کو نظر انداز کر دیا تھا جو یوگی سے سمجھوتہ کرتے وقت طے ہوئی تھی' ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ یوگی کی بات کا کیا جواب دوں کہ وہ بدستور سنجیدگی سے بولا۔

"کس وچار میں گم ہو بالک؟ اب پچھتانے سے کیا ہو گا۔ اب تمہارے پاس کیول ایک

ہی راستہ ہے' مجھے اپنا گرو سمجھو اور میری آگیا پر آنکھیں بند کر کے چلتے رہو' اسی میں تمہاری مکتی ہے۔ میں ایکبار پھر تمہیں وچن دیتا ہوں کہ اگر تم نے میرا کہا مانا تو سدا سکھی رہو گے اور عیش کرو گے' پرنتو اگر تم نے ہوشیاری دکھائی تو پھر سے بھی تمہیں کبھی شما نہیں کریگا۔ ابھی تم نے پوری طرح میری شکتی کا تماشہ بھی نہیں دیکھا' شیام لال اور سریتا کے علاوہ اور بھی ہزاروں آتمائیں میری مٹھی میں ہیں' جو میرے اشارے پر ساری دھرتی کو الٹ پلٹ کرنے کو ہر دم تیار رہتی ہیں ---------! بولو! کیا تم اپنی مرضی سے میرے سیوک بننے کو تیار ہو یا مجھے تمہیں سیدھے راستے پر لانے کے لئے اپنے بیروں سے کام لینا ہو گا؟"

میں اب تک یوگی اور شیام لال کی قوت کا جو تماشہ دیکھ چکا تھا وہی میرے لئے بہت تھا' اس کی پراسرار قوتوں کو للکارنا میرے لئے موت کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا' یوں بھی میں اس کی باتوں سے انکار کر کے نعیمہ کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا تھا' دوسری ایک وجہ یہ بھی مجھے پریشان کر رہی تھی کہ اگر نعیمہ کو اصل حالات کا علم ہوا تو اس کا دل میری طرف سے کھٹا ہو جائے گا۔ میں چند لمحے الجھے الجھے خیالات میں پھنسا رہا' پھر میں نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے دبی زبان سے کہا۔

"میں تمہارا سیوک بننے کو تیار ہوں یوگی مہاراج!"

"ایک بات کا اور دھیان رکھنا' اگر تمہارے من میں کھوٹ آیا تو اچھا نہ ہو گا۔"

میں نے کوئی جواب نہ دیا تو یوگی قدرے نرم لہجہ میں بولا۔

"سنو بالک --------- جیون پیارا ہے تو دھرم کی اور (سمت) سے آنکھیں موند لو' یہ سب باتیں کیول اس منش کو شوبھا دیتی ہیں جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہو' تم ابھی جوان ہو' سندر ہو' تمہیں ابھی جیون میں بہت کچھ کرنا ہے' میری آگیا کا پالن کرتے رہے تو بڑے بڑے بلوان تمہارے چرنوں کی دھول کو پوتر جان کر آنکھوں سے لگائیں گے' دھن اور دولت تمہارے گھر کی لونڈی ہو گی۔ تمہارے من کی جتنی آشائیں ہیں سب پوری ہوں گی۔"

"مجھے تمہارا سیوک بننا منظور ہے مہاراج۔" میں نے اس بار ٹھوس آواز میں جواب دیا۔

"شیام لال اب تمہارے پاس نہیں رہے گا۔" یوگی نے سنجیدگی سے کہا۔ "پرنتو تمہیں کسی بات کی چنتا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' تم جب بھی سچے من سے مجھے یاد کرو

گے میرا کوئی نہ کوئی سیوک ہاتھ باندھے تمہارے سامنے موجود ہو گا۔ ایک بات اور۔ آج سے تمہارا نام صرف شبیر نہیں بلکہ شبیر منوہر ہو گا۔"

شبیر کے ساتھ منوہر کا اضافہ سن کر میں نے تیزی سے کچھ کہنے کے لئے زبان کھولنی چاہی لیکن یوگی یکلخت کسی چھلاوے کی طرح آن واحد میں میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ رات کی بھیانک تاریکی مجھے کاٹنے کو دوڑ رہی تھی' میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں میں سوچ رہا تھا کہ کل نہ جانے میرے ساتھ کیا ہو؟ مجھے کن حالات سے دو چار ہونا پڑے' پراسرار یوگی مجھ پر کیوں اتنا مہربان ہے؟ میں کچھ دیر تک گنگ سا کھڑا ان باتوں پر غور کرتا رہا پھر پریشان خیالات کا ہجوم سمیٹے پلٹا اور گھر کے دروازے کو' جسے میں روانگی کے وقت بھیڑ آیا تھا آہستہ سے کھول کر اندر داخل ہوا' مدھم روشنی میں کمرہ مجھے بالکل ویران اور سنسان نظر آیا' وہاں کا ساز و سامان سب غائب تھا' میں تیزی سے دوسرے کمرے میں گیا لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا' نعیمہ کو تلاش کرنے کی خاطر میں نے دیوانوں کی طرح پورے مکان کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن اس کا وہاں بھی کوئی پتہ نہ تھا' میرا دل ڈوبنے لگا' میری آنکھوں کے نیچے اندھیرے لپک رہے تھے۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میں چکرا کر گر پڑوں گا۔!!

کمرے کا سازو سامان غائب پا کر مجھے اتنا دکھ نہیں ہوا۔ جتنی نعیمہ کی غیر موجودگی مجھے دیوانہ کر رہی تھی۔ میرے دل کی دھڑکنیں معدوم ہو رہی تھیں۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میں چکرا کر گر پڑوں گا۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرے لپک رہے تھے۔ میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ یہ سب کچھ اسی پراسرار یوگی کا کیا دھرا ہے جس نے حالات سے فائدہ اٹھا کر مجھے ایک گناہ کا مرتکب کر دیا اور اب پوری طرح مجھ پر مسلط ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ نعیمہ کی گمشدگی میں یقیناً اسی کا ہاتھ تھا لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اتنی جلدی اس نے پورے گھر کے جمے ہوئے ساز و سامان کا صفایا کس طرح کر دیا۔ اس گھر سے تو ایسی ویرانی برس رہی تھی جیسے اسے برسوں سے کسی نے استعمال نہ کیا ہو۔ جیسے وہ بھوتوں اور آسیبوں کا مسکن رہا ہو۔ مجھے اس ماحول سے خوف محسوس ہونے لگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بیشمار پراسرار بدروحیں مجھے اندھیرے میں گھیر رہی ہوں۔ میں تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ لیکن اندھیرے میں نہ جانے کس شے سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل زمین پر آ رہا۔ میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ مجھے کچھ یاد نہیں کہ مجھ پر بے ہوشی کی وہ کیفیت کیونکر طاری ہوئی تھی۔

دوبارہ میں ہوش میں آیا تو میرے ذہن پر بدستور غنودگی طاری تھی۔ کوئی مجھے آہستہ آہستہ آوازیں دے رہا تھا۔ میں نے غنودگی کی کیفیت میں اسی آواز کو سن کر آنکھیں کھولی تھیں۔ میرے دماغ پر نشے کی سی کیفیت طاری تھی۔ میں نے ایک بیحد حسین عورت کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھا چند لمحے میں پلکیں جھپکاتا رہا۔ میں نے یہی محسوس کیا کہ میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں لیکن جب اس حسین عورت نے میرے بازو تھام کر ہلائے تو میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ سب خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی۔ عورت کے ہاتھوں کا لمس پا کر جیسے میں یکلخت ہوش میں آ گیا۔ پھر حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس عالیشان کمرے کی قیمتی چیزوں کا جائزہ لینے لگا جس میں اس وقت میں موجود تھا۔ کمرے کی سجاوٹ قابل دید تھی۔ وہاں کا ہر ساز و سامان نہایت اعلیٰ درجے کا اور قیمتی تھا۔ میں نے خود اپنی پوشاک پر نظر ڈالی تو حیرت سے اچھل پڑا۔ اس وقت میرے جسم پر شب خوابی کا مخملیں سوٹ موجود تھا۔

جس عورت نے مجھے آواز دے کر بیدار کیا تھا وہ میرے سامنے با ادب کھڑی تھی۔ انداز کنیزوں جیسا تھا لیکن حسن کے معاملے میں وہ اپنی مثال آپ نظر آتی تھی۔ میرا ذہن پھر چکرانے لگا ایک بار پھر مجھے خواب کا دھوکا ہوا۔ میں نے الف لیلوی داستان کے بیشمار قصے سن رکھے تھے لیکن اس وقت جو کچھ میرے ذہن پر بیت رہی تھی وہ الف لیلوی قصوں سے زیادہ حیرت انگیز اور ناقابل یقین تھا۔ میں نے اپنے بدن پر زور سے چٹکی بھری' درد کے احساس نے مجھے باور کرایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ میں نے اس حسین عورت کو گھور کر دیکھا اور سہمی سہمی آواز میں پوچھا۔

"تم ——— تم کون ہو؟ .... میں کہاں ہوں؟"

"آپ اپنے مکان میں ہیں مالک اور میں آپ کی داسی ہوں۔" خوبصورت عورت نے مترنم آواز میں جواب دیا۔

"تم ——— میری داسی ہو ———؟" میں نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں مالک ———!" عورت نے بدستور کنیزوں جیسے انداز میں کہا۔ "آپ ہی نے تو اس داسی کو ملازم رکھا تھا۔"

"تمہارا نام ———" میں محتاط ہو گیا۔ یقیناً حالات نے مجھے کسی سنہرے جال میں پھانس رکھا تھا۔

"میرا نام لاجونتی ہے مالک!"

"لاجونتی ———" میں نے آہستہ سے اس نام کو دہرایا پھر اسے گھور کر پوچھا "تم نے مجھے کس لئے بیدار کیا ہے؟"

"مالکن کی آگیا تھی سرکار کہ آپ کو جگا دیا جائے۔ وہ آپ کو اندر بلا رہی ہیں' اپنے کمرے میں۔"

میرے اوپر اس وقت کیا بیت رہی تھی' میرا دل ہی بہتر جانتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نعیمہ کو اس کے آبائی مکان میں سوتا چھوڑ کر شیام لال کے ہمراہ گیا تھا۔ میں نے نواب فرید الدین سے اپنے والدین اور اپنی بہن کا انتقام لیا تھا۔ میں نے اسے چاقو کے پے در پے وار سے قتل کیا تھا' میں نے اس کی بہن فریدہ کی عصمت کو تار تار کیا تھا۔ پھر شیام لال کو ——— فرید الدین کی لاش ٹھکانے لگانے کی ہدایت کی تھی۔ اس کے بعد جب میں متھرا واپس آیا تو نعیمہ کے مکان کے باہر یوگی سے میری ملاقات ہوئی تھی یوگی کی

کہی ہوئی ایک ایک بات میرے ذہن میں گونج رہی تھی۔ مجھے بخوبی یاد تھا کہ یوگی کے غائب ہو جانے کے بعد جب میں گھر میں گیا تو وہاں کا سارا ساز و سامان غائب تھا۔ میں نے نعیمہ کو تلاش کرنے کی خاطر گھر کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن وہ مجھے کہیں نہ مل سکی۔ پھر میں مکان کی ویرانی سے سہم کر باہر کی جانب لپکا تھا لیکن کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا تھا اور اب ہوش میں آنے پر نہ جانے کن آسیبی حالات سے دو چار تھا۔ میری عقل خبط ہو رہی تھی۔ میں اس عورت سے جس نے اپنا نام لاجونتی بتایا تھا بڑے محتاط انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے ان باتوں پر شدید حیرت تھی۔ میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے لاجونتی سے دوسرا سوال کیا۔ "تمہیں میں نے کب ملازم رکھا تھا؟"

"ایک سال سے اوپر کا عرصہ بیت گیا مالک!" لاجونتی نے تعجب خیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا ------- "کیا آپ کو یاد نہیں مالک کہ آپ نے مالکن کے کہنے پر مجھے اپنی حویلی میں جگہ دی تھی' اگر آپ نے مجھ پر دیا نہ کی ہوتی تو میں' نہ جانے کہاں در بدر کی خاک چھان رہی ہوتی۔"

"ہوں -------" میں نے بمشکل خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرا نام کیا ہے؟"

"آج آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں مالک؟" لاجونتی کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں تھیں مجھے متحیرانہ نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔ "بھلا میں اور آپ کا شبھ نام نہ جانوں گی' آپ ہی کی کرپا سے تو میں ......"

"فضول باتیں نہیں -------" میں نے قدرے تیز آواز میں کہا "میں نے تم سے اپنا نام پوچھا تھا۔"

"آپ کا نام ------- شبیر ہے مالک!" لاجونتی نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ ان پراسرار حالات کو سمجھنا میرے بس کی بات نہ تھی۔ میں نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے لاجونتی کو دوبارہ مخاطب کیا " تمہاری مالکن کا کیا نام ہے؟"

"نن ...... نا ...... نعیمہ۔" لاجونتی نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔ نہ جانے کیوں وہ اس وقت بری طرح کانپ رہی تھی۔

لاجونتی کی زبان سے نعیمہ کا نام سن کر میرا دل تیز تیز دھڑکنے لگا ------- میں

نے بے اختیار ہو کر پوچھا" کہاں ہے نعیمہ؟"

"اپنے کمرے میں۔ ان ہی نے مجھے آپ کو بلانے کے لئے بھیجا تھا مالک!" لاجونتی نے بدستور سہمے لہجے میں جواب دیا۔

میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ اس وقت میں جس مکان میں تھا وہ حقیقتاً کسی حویلی سے کم نہ تھا۔ وہاں کی ایک ایک شے اعلیٰ معیار کی تھی۔ لاجونتی مجھے ایک راہداری میں لے گئی۔ پھر ایک کمرے کے قریب جا کر وہ رک گئی۔ ایک بار پھر اس نے مجھے سہمی ہوئی مگر حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ پھر نظریں جھکا کر کچھ کہے سنے بغیر واپس چلی گئی میں نے اندازہ لگا لیا کہ جس کمرے کے سامنے مجھے چھوڑا گیا تھا وہ نعیمہ کا کمرہ ہو گا۔ میں حیرت میں ڈوبا کمرے میں داخل ہوا۔ میری حیرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے اس کمرے کو بھی رشک ارم پایا۔ دیواروں پر قیمتی فریموں میں خوبصورت تصاویر لٹک رہی تھیں۔ فرش پر دبیز قالین تھا۔ دو مسہریاں برابر برابر بچھی ہوئی تھیں چھت سے فانوس لٹک رہا تھا۔ ایک جانب قد آدم سنگھار میز رکھی تھی جس پر آرائش جمال کے تمام لوازمات بڑے قرینے سے سجے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ایک قیمتی صوفہ سیٹ تھا' جس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر آبنوسی لکڑی کی ایک خوبصورت الماری موجود تھی۔ غرضیکہ کمرے کی سجاوٹ اور وہاں کا قیمتی ساز و سامان قابل رشک تھا مگر میں اس ساز و سامان کے بجائے نعیمہ کو دیکھ رہا تھا' جو شب خوابی کے لباس میں ملبوس مسہری پر چت لیٹی کسی رسالے کی ورق گردانی کر رہی تھی۔ اس کے خوبصورت بال بکھرے ہوئے تھے' باریک لباس سے اس کا کندن جیسا جسم جھلک رہا تھا۔ میں نعیمہ کو اس حالت میں دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ معاً مجھے خیال گزرا کہ کہیں وہ سریتا تو نہیں جو ایک بار پہلے بھی نعیمہ کے جسم پر قبضہ کر چکی تھی۔ میں گنگ سا کھڑا نعیمہ کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے رسالہ رکھ کر ایک توبہ شکن انگڑائی لی پھر جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ تیزی سے اٹھ کر میرے قریب آئی اور شکایت بھرے لہجے میں بولی۔

"میں تو سمجھی تھی کہ آپ کسی دوست سے ملنے باہر گئے ہیں لیکن لاجونتی نے ابھی بتایا کہ جناب دیوان خانے میں آرام کر رہے ہیں؟"

وہ آواز سو فیصدی نعیمہ کی اپنی آواز تھی۔ میں نے بزرگوں سے سن رکھا تھا کہ اگر کوئی روح کسی کے جسم میں حلول کر جائے تو اس کی آواز بدل جاتی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر بھی اس بات کا تجربہ اس وقت ہو چکا تھا' جب سریتا نے نعیمہ کے جسم پر قبضہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود میں نعیمہ کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جس بیباکی سے اس نے مجھے

اس وقت مخاطب کیا تھا وہ میرے لئے حیران کن تھی اس کے علاوہ میرے سامنے وہ اتنے عریاں لباس میں پہلے کبھی نہ آئی تھی نعیمہ نے مجھے حیرت میں ڈوبا دیکھا تو تعجب سے بولی۔ "کیا بات ہے شبیر! کیا ابھی تک آپ نیند میں ڈوبے ہوئے ہیں؟"

"نعیمہ!" میں نے ہمت کر کے پوچھا۔ "یہ سب میں کیا دیکھ رہا ہوں؟"

"کیا؟" نعیمہ نے حیرت سے کہا۔ "آپ کس چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ میں سمجھی نہیں ------" نعیمہ کے لہجے میں ایسی بے ساختگی تھی کہ مجھے محتاط ہو جانا پڑا۔ میں نے پراسرار یوگی کے بارے میں سوچا۔ اس کی پراسرار قوتوں سے کچھ بھی بعید نہ تھا۔ یقیناً اس نے نعیمہ کا ذہن پلٹ دیا ہو گا اور ایک سال کی مدت کی باتیں اس کے معصوم ذہن میں بٹھا دی ہوں گی۔ وہ اس وقت بھی ان ہی باتوں کے زیر اثر مجھ سے مخاطب تھی۔ مجھے نعیمہ کی حالت پر رحم آ رہا تھا۔ میں نے اس سے مزید باز پرس کا ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا کہ مجھے شبہ تھا کہ ان باتوں کا اس کے ذہن پر برا اثر پڑے گا۔ ذاتی طور پر میں نے فیصلہ کیا کہ خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دوں اور دیکھوں کہ آئندہ کیا پیش آتا ہے؟ میں ان ہی خیالات میں غرق تھا کہ نعیمہ بولی۔ "کہاں کھو گئے آپ؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ میری آنکھ باہر کیسے لگ گئی۔" میں نے بات نبھاتے ہوئے جواب دیا۔

نعیمہ نے مجھے شوخ نظروں سے دیکھا پھر بڑی بے تکلفی سے میرا ہاتھ تھام کر مسہری پر لے گئی۔ میں خاموشی سے اس کے قریب لیٹ گیا۔ میرا ذہن بدستور الجھ رہا تھا۔ نعیمہ اس شاندار حویلی میں کس طرح آئی؟ لاجونتی کو کس نے ملازم رکھا؟ اور خود میری حیثیت اس حویلی میں کیا تھی؟ میں ان باتوں پر غور کرتا رہا۔ نعیمہ میرے قریب بیٹھی آہستہ آہستہ میرا سر دباتی رہی۔ کچھ دیر تک وہ خاموش رہی' پھر میری طویل خاموشی سے اکتا کر بولی۔ "کیا بات ہے' آج آپ کچھ اداس نظر آ رہے ہیں۔ کس سوچ میں غرق ہیں؟"

"نعیمہ!" میں نے دبی زبان میں کہا۔ "مجھے نہ جانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میری یادداشت میرا ساتھ چھوڑتی جا رہی ہے! ابھی میں سوتے سے اٹھا تو لاجونتی کو بھی نہ پہچان سکا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اسے کس نے ملازم رکھا ہے؟"

"بہت خوب۔" نعیمہ مسکرائی۔ "آپ ہی نے تو اسے ملازم رکھا تھا' البتہ سفارش میں نے کی تھی۔ لیکن اس میں پریشانی کی بات کیا ہے اکثر ناوقت سونے سے انسان کا ذہن الجھ جاتا ہے"

"ہو سکتا ہے یہی بات ہو۔" میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ موجودہ حالات کا کھوج کس طرح لگاؤں۔ تھوڑی دیر تک میں سوچتا رہا پھر میں نے دوبارہ نعیمہ کو مخاطب کر کے کہا ------ "نعیمہ۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کچھ دنوں کے لئے کسی پہاڑی مقام پر چل کر رہا جائے۔ کیا خیال ہے؟"

میرے سوال کے جواب میں نعیمہ یکلخت سنجیدہ ہو گئی۔ مجھے یوں دیکھنے لگی جیسے اسے میری صحیح الدماغی پر شبہ ہو رہا ہو۔ میں نے جلدی سے اندھیرے میں تیر چھوڑتے ہوئے کہا "اگر تمھاری مرضی نہیں ہے تو جانے دو' میں نے یونہی ایک تذکرہ کیا تھا۔"

"شبیر!" نعیمہ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی اپنائیت سے جواب دیا۔ "آج آپ کو کیا ہو رہا ہے؟ کیا آپ کو یاد نہیں کہ میری صحت کی خرابی کی وجہ سے آپ نے نینی تال کی پہاڑیوں پر یہ حویلی لی تھی ------"

"ارے ہاں۔ میں بالکل ہی بھول گیا تھا ------" میں نے بات بناتے ہوئے کہا۔ "ناوقت سونے سے نہ جانے ذہن خالی خالی کیوں ہو رہا ہے۔ بہر حال مجھے خوشی ہے تمھاری صحت اب ٹھیک ہو چکی ہے۔"

"یہ سب آپ کی محبت کا نتیجہ ہے جو آپ نے ذرے کو آفتاب بنا دیا۔" نعیمہ نے تشکرانہ نظروں سے مجھے دیکھا۔ پھر محبت بھرے انداز میں میرے برابر لیٹ گئی۔

نعیمہ کا لمس مجھے دیوانہ کر رہا تھا۔ شب خوابی کے باریک لباس سے اس کا کندن جیسا جسم جھلک رہا تھا۔ میری شریانوں میں خون کی حدت تیز ہو رہی تھی۔ میں آہستہ سے قدرے پرے کھسک گیا میں نعیمہ کے ساتھ کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا تھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ وہ کسی غیر مرئی طاقت کے زیر اثر اس قسم کی باتیں کر رہی ہے' لیکن میں اس کی معصومیت سے کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ میں نے اس کی طرف سے نظریں بھی پھیر لیں۔ غالباً" نعیمہ نے میری ان حرکتوں کو بھانپ لیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ کہنیوں کے بل اوندھی لیٹ کر میرے اوپر جھک آئی اور شکایت بھرے لہجے میں بولی۔

"شبیر ------ یہ آج آپ مجھ سے کترانے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں' کہیں خدانخواستہ آپ کا دل مجھ سے بھر تو نہیں گیا۔ کیا مجھ سے شادی کر کے آپ خوش نہیں ہیں؟"

"شادی۔" میں نعیمہ کی زبان سے یہ لفظ سن کر چونکا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ابھی تک نعیمہ سے میری شادی نہیں ہوئی تھی۔ نعیمہ کے سوال نے مجھے الجھن میں ڈال دیا لیکن

فوراً" ہی میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا! تو گویا ہماری شادی ہو چکی ہے؟"

"مذاق میں بات مت ٹالئے شبیر ---------!" نعیمہ چڑ کر بولی۔ "آپ کو بتانا ہو گا کہ آپ مجھ سے کترا کیوں رہے ہیں' کل تک تو آپ بالکل ٹھیک تھے پھر اچانک یہ تبدیلی کیسے آ گئی؟"

"بتادوں ---------" میں نے ایکبار پھر دیدہ و دانستہ بڑے مذاقیہ موڈ میں کہا۔

"بات دراصل یہ ہے کہ آج مجھے اچانک اس بات کا خیال آ گیا کہ ہم اپنا نکاح نامہ ساتھ نہیں لائے۔ اگر کسی نے تصدیق چاہی تو کیا ثبوت پیش کیا جائے گا۔"

نعیمہ نے مجھے گھور کر دیکھا پھر تلملا کر تیر کی طرح اٹھی الماری کھول کر اس میں سے ایک کاغذ نکالا اور میرے قریب آ کر کاغذ میری سمت پھینک کر بولی" یہ رہا ثبوت' اسے غور سے دیکھئے اور پھر مجھے بتایئے کہ اب کیا بہانہ کریں گے آپ؟"

میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے کاغذ کو کھول کر دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ یہ میرا اور نعیمہ کی شادی کا باقاعدہ نکاح نامہ تھا جس پر ایک سال پہلے کی تاریخ درج تھی۔ میں اس کے اندراجات پر حیرت سے نظریں دوڑانے لگا۔ اس وقت میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے نکاح نامے پر اپنے دستخط بھی دیکھے۔ میرا ذہن چکرانے لگا۔ میں اس دستخط کو جھٹلانے سے قاصر تھا۔ وہ سو فیصد میرے دستخط تھے۔ مجھے ایکبار پھر شبہ ہوا کہ کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ میں نے نعیمہ کی طرف دیکھا جو زندہ حقیقت کی صورت میں میرے سامنے کھڑی مجھے گھور رہی تھی۔ مجھے اپنی طرف متوجہ پا کر بولی۔

"اب بتایئے کہ آپ مجھ سے کیوں کترا رہے تھے؟"

"پگلی ------- تم اتنی جلدی برا مان گئیں" میں نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "میں تو یونہی تمہیں تنگ کر رہا تھا۔"

"شبیر!" یکلخت نعیمہ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں' بھرائی ہوئی آواز میں بولی "آپ مجھ سے ایسا مذاق نہ کیا کریں۔ میرا دل ڈوبنے لگتا ہے شبیر۔ میں آپ کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔"

اور پھر اس سے قبل کہ میں کچھ کہتا نعیمہ بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی۔ اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو میرے سینے میں جذب ہو رہے تھے۔ میں عجیب کیفیتوں سے دو چار تھا۔ نعیمہ کی سسکیاں مجھے پریشان کر رہی تھیں لیکن اس کا خوبصورت اور جوان قرب

مجھے بے چین کر رہا تھا۔ مجھے اپنے بدن پر چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہو رہی تھیں۔ چند لمحات تک میں اپنے جذبات پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ پھر میں نے نعیمہ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا۔ میں اسے تسلیاں دیتا رہا اور سمجھاتا رہا کہ میں نے محض اسے چھیڑنے کی خاطر وہ باتیں کی تھیں۔ نعیمہ کی حالت جلد ہی سنبھل گئی لیکن میں اپنے جذبات کے طوفان میں کسی تنکے کی مانند بہہ گیا۔ نعیمہ کے جسم کی گرمی نے جیسے میرے سوچنے سمجھنے کی تمام قوتوں کو سلب کر لیا تھا۔

جب کیف و مستی کا طوفان ختم ہوا تو نعیمہ مجھے شوخ نظروں سے دیکھتی ہوئی دوسری مسہری پر چلی گئی لیکن میری حالت عجیب تھی جو کچھ ہو چکا تھا اس پر میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا تھا۔ مجھے اپنی بے بسی کا احساس بھی تھا۔ حالات کے بھنور نے اتنی تیزی سے مجھے گھیرا کہ میں سنبھل نہ سکا اور چکراتا چلا گیا۔ اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہ تھا۔ بس اچانک ہی سب کچھ ہو گیا جیسے کسی غیر مرئی قوت نے مجھے اپنے اشاروں پر ناچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ رات میں نے بڑی بے چینی کی حالت میں گزاری۔ میرے لئے یہ بات سب سے زیادہ پریشان کن تھی کہ اگر نعیمہ کے ذہن کو پلٹ دیا گیا اور اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ ایک سال سے میری شریک حیات ہے تو پھر مجھے کیوں احساس ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ ایک حسین فریب کے سوا کچھ نہیں۔ میں نینی تال کب آیا تھا؟ مجھے اس کے بارے میں بھی مطلق کوئی خبر نہ تھی۔ میرا ذہن تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا۔ حویلی --------- لاجونتی --------- اور نکاح نامہ یہ سب باتیں مجھے الجھن سے دو چار کر رہی تھیں صبح ہونے تک میں ان ہی پریشان کن خیالات میں الجھا رہا۔ اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی۔

نعیمہ نے مجھے جگایا تو دن نکل چکا تھا۔ میں نے نعیمہ کو غور سے دیکھا تو وہ مسکرا کر بولی۔ "ایک بات پوچھوں؟"

"کیا؟"

"رات آپ نے کوئی نشہ تو نہیں کیا تھا؟"

میں اپنی بے بسی پر مسکرا کر رہ گیا۔ کیا جواب دیتا' نعیمہ کی ہاں میں ہاں ملانے کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہ تھا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر میں نے کپڑے تبدیل کئے پھر ایک ضروری کام کا بہانہ کر کے حویلی سے باہر آ گیا۔ نعیمہ نے غلط نہیں کہا تھا۔ میں اس وقت واقعی نینی تال کی حسین پہاڑیوں پر تھا۔ کوئی پر سکون لمحہ ہوتا تو میں ان

مناظر اور سبزہ زاروں سے یقیناً لطف اندوز ہوتا۔ لیکن اس وقت قدرت کی ستم ظریفی میرا مذاق اڑا رہی تھی۔ میں یونہی بلا مقصد نشیبی حصے کی طرف جانے والی پگڈنڈی پر قدم بڑھانے لگا۔ میرا ذہن بدستور ان پراسرار حالات کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ان تمام باتوں میں اسی پراسرار یوگی کا ہاتھ ہے جو نہ جانے کیوں کسی جونک کی طرح میری ذات سے چمٹ کر رہ گیا تھا؟ اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ مجھ سے کس بات کا خواہاں تھا؟ مجھے فرش سے اٹھا کر عرش پر کیوں لا کھڑا کیا تھا؟ یہ سارے سوالات مجھے پریشان کر رہے تھے۔ میرے پاس ان باتوں کا بظاہر کوئی جواب نہ تھا۔ لیکن انسانی نفسیات کے تحت میں ان باتوں پر سوچنے کیلئے مجبور تھا۔ مجبور اور بے بس۔ میری حالت اس جانور جیسی تھی جسے شیش محل میں بند کر دیا گیا ہو اور وہ ہکا بکا اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا ہو۔

میں اپنے خیالات میں غرق اپنی حویلی سے بہت دور نکل آیا۔ میں اپنے خیالات میں اس قدر منہمک تھا کہ مجھے اپنے قرب و جوار کا بھی کوئی ہوش نہ تھا لیکن جب کسی نے میرا نام لے کر پکارا تو میں یوں چونک اٹھا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے اچانک میری آنکھ کھل گئی ہو۔ میں نے مشینی انداز میں پلٹ کر دیکھا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ پراسرار یوگی میرے سامنے کھڑا مجھے معنی خیز نظروں سے گھور رہا تھا۔ میرے سینے میں نفرت کا طوفان جوش مارنے لگا۔ میں نے یوگی کو کینہ توز نظروں سے دیکھا۔ میرا دل چاہا کہ اس کے گندے اور پراسرار وجود کو خاک میں ملا دوں۔ لیکن مجھ میں اتنی ہمت نہ تھی۔ میں جانتا تھا کہ میری حیثیت اس کے سامنے کچھ بھی نہ تھی۔ وہ یقیناً حیرت انگیز قوتوں کا مالک تھا۔

کچھ دیر تک ہم دونوں ایک دوسرے کو خاموش کھڑے گھورتے رہے۔ پھر یوگی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا میرے نزدیک آیا اور زہر خند سے بولا۔

"کیوں بالک؟ مجھے اتنی حیرت بھری نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

"یوگی مہاراج ---------!" میں نے دل پر جبر کرتے ہوئے اسے مہاراج کہہ کر مخاطب کیا۔ "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟؟"

"مجھے وشواس تھا کہ تم یہی سوال کرو گے۔" یوگی زیر لب مسکرا کر بولا۔ کیا تمہیں جیون کا یہ رنگ و روپ نہیں بھایا؟"

"میں بہت پریشان ہوں مہاراج۔" میں نے کہا ---------- "جو کچھ ہو رہا ہے اس نے میرا ذہن جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔"

"سنو بالک!" یکلخت یوگی نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "جب تک تم میری آگیا کا پالن کرتے رہو گے اسی طرح سکھ چین کا جیون بتاؤ گے' پرنتو اتنا یاد رکھو کہ جس دن تم نے آنکھیں پھیریں یا تمہارے من میں کوئی کھوٹ آیا اس دن میری شکتی تمہیں برباد کر دے گی میں تمہیں اس سے زیادہ بدتر حالات سے دوچار کر سکتا ہوں جس میں تم پہلے تھے' لیکن میں گرو ہوں اور گرو اپنے سچے سیوک کا ہمیشہ خیال رکھتا ہے۔ اس سمے جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ سب میری کرپا کا چمتکار ہے۔ میں نے تمہاری سندری (نعیمہ) کا ذہن پلٹ دیا ہے وہ تمہیں اپنا پتی دیو سمجھ رہی ہے۔ تم اگر اس سے پوچھو تو وہ تم کو پورے سال کی ایک ایک بات بتا سکتی ہے۔ ایسی باتیں جن کو سن کر تم کو اچنبھا ہو گا ---------" یوگی ایک ثانئے کیلئے رکا پھر بولا۔ "جیون میں بار بار یہ موقع نہیں ملتا بالک! منش وہی ہے جو سمے سے فائدہ اٹھائے۔ جو منش لکشمی کو ٹھکرا دیتا ہے' دیوی دیوتا اس سے روٹھ جاتے ہیں' وہ کبھی سکھی نہیں رہ سکتا۔ تمام جیون بیاکل رہتا ہے۔ اور پھر گرو کی مہان شکتی اسے نشٹ کر دیتی ہے۔"

"میں تمہارے حکم سے باہر نہیں ہوں مہاراج لیکن نعیمہ کیساتھ جو کچھ ہوا ہے' وہ گناہ ہے۔ میرا ضمیر مجھے اس کے لئے ہمیشہ ملامت کرتا رہے گا۔ تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔" میں نے دل کڑا کر کے اتنی بات کہی تو یوگی مجھے معنی خیز نظروں سے کچھ دیر تک گھورتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا۔

"مورکھ ---------- شکتی پراپت کرنے کے لئے منش کو سب سے پہلے اپنے من کو مارنا پڑتا ہے۔ پاپ اور پن دھرتی کے بنائے ہوئے گورکھ دھندے ہیں۔ تم نے اپنی سندری کے کومل شریر کو حاصل کر لیا اس میں پاپ کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب من' من سے مل جائے تو پھر بھگوان بھی راضی ہو جاتا ہے۔ مورکھ! منش تو دیوتا سمان ہے اور دیوتا پاپ اور پن کے چکروں میں کبھی اپنے سے برباد نہیں کرتے۔"

یوگی کی نرالی منطق سن کر مجھے حیرت ہوئی لیکن بحث بے سود تھی' سانپ گزر جانے کے بعد لاٹھی پیٹتے رہنے سے کچھ حاصل نہ تھا۔ میں خون کا گھونٹ پی کر چپ ہو گیا' کر بھی کیا سکتا تھا؟

"کس وچار میں گم ہو بالک؟" یوگی نے میرے چہرے کے تاثرات سے میرے دل کا راز بھانپتے ہوئے کہا' پھر اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا "من کو مارو مورکھ' من کو ---------- جیون میں سکھی رہنے کا کیول یہی ایک راز ہے۔"

"میرے لئے اب کیا حکم ہے۔" میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ سمے نہیں آیا منوہر!" اس بار یوگی کا لہجہ نرم تھا۔ "پرنتو میں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا ہے اسے بھولنا نہیں۔ میں تم سے کچھ ضروری کام لوں گا ---------- سمے کا انتظار کرو۔"

"مہاراج!" میں نے قدرے ٹوٹے ہوئے انداز میں کہا۔ "کیا یہ ممکن نہیں کہ تم میرے ذہن کو بھی نعیمہ کی طرح پلٹ دو۔"

"کارن؟" یوگی نے مجھے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"ذہنوں کی درمیانی خلا جو میرے اور نعیمہ کے درمیان پیدا ہو گئی ہے اس نے مجھے منتشر کر دیا ہے۔"

"چنتا مت کرو بالک' دیوتاؤں کی مرضی یہی ہے۔" یوگی سنجیدگی سے بولا پھر وہ مجھے بڑے ٹھنڈے دماغ سے ایک سال کی مدت کی وہ تمام فرضی تفصیلات بتانے لگا۔ جو اس نے نعیمہ کے ذہن میں اپنی طاقت کے زور سے بٹھا دی تھیں۔ واقعات کے بارے میں تفصیل مکمل کرنے کے بعد بولا ---------- "ایک بات دھیان میں رکھنا بالک! شکتی پراپت کرنے کے لئے اور گرو کی نظروں میں عزت حاصل کرنے کی خاطر سیوکوں کو بڑی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑتا ہے' گرو اپنے چیلوں سے کبھی کہہ کر امتحان نہیں لیتا۔ تمہیں ہر امتحان کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ کبھی کبھی ایک چھوٹی سی بھول بھی سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے۔ تم برہمچاری ہو ---------- اور برہمچاری کو ہر پگ' بڑے سوچ وچار کے بعد اٹھانا چاہئے۔"

"نینی تال میں میرا قیام کب تک ہو گا؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے سوال کیا۔ یوگی کی باتوں نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ اب میں اس کے جال میں گلے گلے تک پھنس چکا ہوں۔

"کچھ دن اور عیش کر لو برہمچاری۔ اس کے بعد تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" یوگی کا لہجہ اس بار بڑا معنی خیز تھا۔

قبل اس کے کہ میں کوئی اور سوال کرتا وہ یکلخت میری نظروں کے سامنے سے' کسی چھلاوے کی طرح غائب ہو گیا۔ میں اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑا حالات پر غور کرنے لگا۔ یوگی کی لامحدود قوتوں کا مجھے یقین آ چکا تھا۔ میرے لئے بظاہر فرار کی تمام راہیں مسدود ہو کر رہ گئی تھیں۔ پراسرار یوگی نے مجھے کھلے الفاظ میں باور کرا دیا تھا کہ اگر میں نے ہوشیاری اور

چالاکی کو اپنا شعار بنا کر دھوکے کی کوشش کی تو اس کا خمیازہ نعیمہ کو بھگتنا پڑے گا۔ میں کم از کم اپنی خاطر نعیمہ کو کسی مصیبت سے دو چار کرانے کو تیار نہ تھا۔

میں نے اپنے ماضی پر نظر ڈالی تو میرے بدن کے تمام رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میرا ماضی بڑا اندوہناک تھا۔ اس ماضی نے میرے والدین کو مجھ سے چھینا' میری معصوم بہن کو حالات کی ستم ظریفیوں کے آگے بے بس کر دیا تھا' میں نے مرنے کی ٹھانی لیکن اسی ماضی نے جیسے میرے قدموں میں ہنی بیڑیاں ڈال دی تھیں۔ میں تڑپ تڑپ کر اور بلک بلک کر زندہ رہنے پر مجبور تھا۔ مجھے اپنی بہن کا انتقام لینا تھا مجھے والدین کی دردناک موت کا قرضہ چکانا تھا لیکن ----------

میں کمزور تھا۔ اس چھوٹی مچھلی کی طرح جو زندہ رہنے کا حق تو رکھتی ہے لیکن اس کی زندگی کا انحصار بڑی اور طاقت ور مچھلیوں پر ہوتا ہے جو جب چاہتی ہیں اپنی شکم سیری کی خاطر انھیں ہڑپ کر جاتی ہیں۔ ماضی کی تلخیوں کو یاد کر کے میری آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ مجھے شدید گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ میں نے حال پر نظر ڈالی جس کی ابتدا اس وقت ہوئی تھی جب میں نے متھرا کی سرحد میں قدم رکھا تھا۔ مجھے اپنا حال' ماضی سے بدرجہا بہتر نظر آیا۔ اس حال نے مجھے طاقت بخشی تھی۔ میں نے اپنے دشمن کو کسی حقیر چیونٹی کی طرح مسل دیا تھا۔ میں نے اپنی بہن کی عصمت کا حساب فرید الدین کی ہمشیرہ کے ناموس کی دھجیاں اڑا کر بیباق کیا تھا۔ اسی حال نے مجھے نعیمہ جیسی محبوبہ عنایت کی تھی جو اب حالات کے پیش نظر میری شریک حیات بن چکی تھی' میرے پاس سب کچھ تھا۔ میں آسودہ حال تھا۔ پراسرار قوتیں میری محافظ تھیں۔ میرے ایک اشارے پر دنیا کی تمام نعمتیں میرے قدموں میں ڈھیر ہو سکتی تھیں۔ اور یہ سب کچھ یوگی نے کیا تھا ---------- ! پراسرار یوگی جو نہ جانے کتنی حیرت انگیز اور ناقابل یقین طاقتوں کا مالک تھا۔

میں بڑی دیر تک حال کی تابناکیوں سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ پھر میرے ذہن نے مجھے مستقبل کے اس دوراہے پر لا کھڑا کیا جہاں ایک سمت محرومیاں' ناکامیاں' نامرادیاں میری منتظر تھیں۔ میں نے محسوس کیا جیسے ایکبار پھر در بدر بھٹک رہا ہوں۔ زندگی کی حرارتوں کو برقرار رکھنے کے لئے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں۔ لوگ مجھے نفرت سے دیکھتے ہیں اور حقارت سے ٹھوکر مار کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ میرے جسم کے کپڑوں سے تعفن پھوٹ رہا ہے' میرے پاس سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں' میں نے کئی وقتوں سے ایک نوالہ بھی حلق کے نیچے نہیں اتارا' فاقوں کی وجہ سے مجھ میں چلنے کی سکت بھی نہیں۔ میں

کوڑے کے ڈھیر کے قریب' بے یارو مددگار پڑا اپنی موت کی راہ تک رہا ہوں لیکن موت بھی جیسے مجھ سے روٹھ گئی ہے' میرے جسم پر گہرے گہرے زخم آچکے ہیں' جن میں سے پیپ اور مواد رس رہا ہے۔ سڑکوں پر گھومنے والے آوارہ کتے بھی مجھے دیکھ کر غرانے لگتے ہیں۔

میرا دم گھٹنے لگا' میں نے خود کو دوسرے راستے پر ڈال دیا جہاں دنیا کے عیش و عشرت تھے۔ خوشیاں میرے استقبال کی خاطر ہاتھ وا کئے کھڑی تھیں۔ میں فخر سے سر اونچا کئے آگے بڑھا۔ دولت نے بڑھ کر میرے قدم چوم لئے۔ عظیم طاقتیں میرے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ میرے ارد گرد بڑے لوگوں کا ہجوم تھا' خوبصورت اور نازک اندام لڑکیاں میرے قریب آنے کیلئے بے چین تھیں۔ میں نے ان لوگوں پر نظر ڈالی جو پہلے راستے پر مجھ سے نفرت اور حقارت کا اظہار کر رہے تھے۔ وہی لوگ اس وقت میرے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھر تھر کانپ رہے تھے۔ وہ آوارہ کتے جو مجھ پر پہلے راستے میں غرا رہے تھے اب میرے قدموں پر پڑے لوٹ رہے تھے اور دم ہلا ہلا کر مجھے اپنی وفاداری کا یقین دلا رہے تھے۔ نعیمہ میرے ہمراہ کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ میں ابھی زندگی کے اس روشن پہلو کے تصورات میں منہمک تھا کہ میرے دل نے کہا۔

"شبیر' کس خیال میں غرق ہو۔ کیا تمہیں اس راستے پر چلنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی ہے۔ پاگل مت بنو' گناہ اور ثواب آخرت کی باتیں ہیں جو لوگ موقع سے فائدہ اٹھانے کے بجائے اسے کھو دیتے ہیں۔ وہ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ محرومیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں' بولو ——— کیا فیصلہ ہے تمہارا؟"

میں یکلخت ہوش میں آگیا۔ نینی تال کی حسین وادیاں اور عطر بیز ہوائیں مجھے زندگی کا پیغام سنا رہی تھیں' مجھے اس ماحول میں بڑی فرحت محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے دنیا پر نظر ڈالی۔ میرے سامنے بیشمار ایسی مثالیں موجود تھیں جہاں معمولی درجے کے لوگوں نے وقت سے فائدہ اٹھایا اور راتوں رات کروڑ پتی بن گئے۔ میں ایک ایسے شخص سے بھی واقف تھا جس نے ایک بے سہارا بیوہ کو موت کے گھاٹ اتار کر اس کی تمام دولت اور جائیداد ہتھیالی تھی۔ وہی شخص جو کل تک لوگوں کا دست نگر تھا آج معاشرہ اسے عزت کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ میرے سامنے ایک دوسرے شخص کی مثال بھی موجود تھی جس نے زندگی کی مسرتوں کو خریدنے کی خاطر اپنے سگے چچا کو زہر دیکر ہلاک کیا اور اس کی تمام املاک کا بلا شرکت غیرے مالک بن بیٹھا۔ آج معاشرہ اسے ایک رحم دل اور خدا ترس انسان کی

حیثیت سے جانتا ہے۔ میں اس شخص سے بھی واقف ہوں جس نے محض دولت کے حصول کی خاطر اپنے عزیز ترین دوست کو راستے سے ہٹایا اور آج اس کی دولت کے سہارے عزت دار بنا بیٹھا ہے۔

میرا ذہن الجھ رہا تھا۔ میرے سامنے دنیا کی بیشمار زندہ مثالیں موجود تھیں۔ میں نے بڑے غور و خوض کے بعد ایک اہم فیصلہ کر لیا۔ میں حالات سے سمجھوتہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ میں نے طے کر لیا کہ یوگی کے سہارے میں طاقتوں کا حصول کرتا رہوں گا۔ جو موقع قسمت نے مجھے بخشا تھا میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ٹھان چکا تھا۔ ایک یوگی کی غلامی کے عوض میں دنیا کی ہر خوشیاں خرید سکتا تھا۔ یہ سودا میرے لئے بہت سستا تھا!

مستقبل کے بارے میں یہ فیصلہ کر لینے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے ذہن سے تمام پریشانیاں چھٹ گئی ہوں' میں خود کو بڑا ہلکا محسوس کر رہا تھا۔ میں نے سکون کا ایک طویل سانس لیا اور اپنی حویلی کی طرف چل دیا۔ میں نعیمہ کو اپنے دل کی گہرائیوں میں چھپا لینے کے لئے بے چین تھا۔ رات جو کچھ ہوا تھا اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہ تھا لیکن اس وقت نعیمہ کے قرب کا تصور مجھے گدگدا رہا تھا۔ میں نے کھرے کھوٹے اور گناہ و ثواب کے فرق کو مٹا کر سوچا تھا۔ یوگی کے کہنے پر میں نے اب اپنے من کو مار لیا تھا۔ میں حقیقتاً برہمچاری بن گیا تھا۔ برہمچاری جو گرو کے حکم کے خلاف کوئی قدم اٹھانا گناہ سمجھتا ہے! میں نے طے کر لیا تھا کہ وقت سے فائدہ اٹھا کر دنیا کی ہر خوشی اور عیش و عشرت کو اپناؤں گا۔ دولت اور طاقت کے بغیر عزت کا بھرم برقرار رکھنا نا ممکن تھا۔ میری رفتار اور تیز ہو گئی ———!!



نینی تال میں رہتے ہوئے مجھے دو ماہ بیت گئے۔ میں بے انتہا خوش تھا۔ عزت' شرافت اور غیرت کے احساس کو میں نے گلا گھونٹ کر مار دیا تھا۔ اب مجھے کوئی الجھن نہیں تھی۔ میں بڑے سکون اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ نعیمہ اس زندگی میں میرے لئے ایک تازہ گلاب بن کر مہک رہی تھی۔ یوگی نے مجھے سال بھر کی باتوں کی جو تفصیل بتائی وہ میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ اسی کی روشنی میں' میں نے نعیمہ کیساتھ قدم ملا کر آگے بڑھنا شروع کیا تھا۔ نینی تال میں جہاں صرف رؤسا کا گزر تھا میں سب سے زیادہ عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ میرے پاس دولت اور شہرت کی کوئی کمی نہ تھی جہاں بھی جاتا ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا۔ اس عرصے میں پراسرار یوگی مجھ سے دوبارہ نہیں ملا۔ میں نے بھی اس

کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یوگی نے اپنے کہنے کے بموجب ابھی تک میرا کوئی امتحان نہیں لیا تھا نہ ہی مجھے کوئی کام سونپا گیا تھا۔

نعیمہ اور میں شانہ بشانہ زندگی کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے لیکن ایک روز ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس روز میں ایک دعوت سے رات گئے واپس لوٹا تو نہ جانے کیوں میرا دل دھڑک رہا تھا۔ کوئی انجانا احساس مجھے بے چین کر رہا تھا۔ میں نے اس تغیر کے بارے میں اپنے ذہن پر جتنا زور ڈالا اتنا ہی الجھتا چلا گیا۔ حویلی پہنچا تو لاجونتی دروازے پر حسب معمول میری منتظر تھی اس نے ہمیشہ کی طرح مسکراتی نظروں سے مجھے خوش آمدید کہا مگر اس روز اس کی مسکراہٹ میں طنز بھی تھا جسے محسوس کر کے میں ٹھٹھک گیا۔ لاجونتی کو سرتاپا غور سے گھورتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "کوئی خاص بات؟"

"میں سمجھی نہیں مالک کہ آپ کیا پوچھ رہے ہیں۔" لاجونتی' ایک دم معصوم بن گئی لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ کوئی بات مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔

"نعیمہ کہاں ہے؟ کیا وہ سو چکی ہے؟" میں نے یونہی پوچھا۔

"مالکن اپنے کمرے میں ہیں مالک!" لاجونتی نے اس بار ———— براہ راست میری نظروں میں جھانکتے ہوئے بڑی بیباکی سے جواب دیا۔

مجھے لاجونتی کی اس جسارت پر حیرت ہوئی۔ آج سے قبل اس نے مجھ سے کبھی اس انداز میں بے تکلف ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں بڑی صاف گوئی سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ لاجونتی حسن و شباب اور جسمانی نشیب و فراز کے معاملے میں کسی طرح نعیمہ سے کم نہ تھی لیکن میں نے نعیمہ کی موجودگی میں کبھی اس کی جانب بھرپور توجہ نہیں کی تھی' اسے ملازمہ سمجھتا تھا اس لئے بھی میں نے اسے قابل توجہ نہیں سمجھا تھا۔

چند ثانئے تک میں لاجونتی کو خاموشی سے گھورتا رہا پھر آگے بڑھ گیا۔ میں نے اسے منہ لگانا مناسب خیال نہ کیا۔ راہداری کو عبور کر کے نعیمہ کی خوابگاہ پر پہنچا تو خلاف معمول دروازہ اندر سے بند تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جو مجھے غصہ دلاتی۔ میں نے سوچا ہو سکتا ہے کہ نعیمہ میرے دیر سے آنے سے ناخوش ہو اور اس نے مجھے اس کا احساس دلانے کی خاطر دروازہ اندر سے بند کر لیا ہو۔ میں نے دستک دینے کی خاطر ہاتھ اٹھایا لیکن رک گیا۔ کوئی اندرونی جذبہ نہ جانے کیوں مجھے پریشان کر رہا تھا۔ میں نے یونہی گھٹنوں کے بل جھک کر چابی کے سوراخ سے اندر جھانکا۔ میں نے وہ حرکت کیوں کی تھی مجھے آج بھی اس پر

حیرت ہے۔ ہو سکتا ہے میری اس حرکت میں میرے اپنے ارادے کے دخل کی بجائے کسی پراسرار قوت کا ہاتھ کار فرما رہا ہو۔ لیکن بہرحال جو کچھ میں نے دیکھا اس نے میرے تن بدن میں آگ لگا دی۔ نعیمہ سامنے مسہری پر بالکل برہنہ حالت میں پڑی تھی اور میرا ایک پڑوسی جو ابھی پندرہ دن پیشتر نینی تال آیا تھا اور میری حویلی کے برابر والی کوٹھی میں مقیم تھا' اس وقت نعیمہ کے پھول جیسے جسم کو کسی خون آشام بھیڑیئے کی مانند نوچ کھسوٹ رہا تھا۔ نعیمہ اس حرکت پر کوئی احتجاج کرنے کے بجائے کیف و مستی میں ڈوبی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس فعل بد سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔

میں اس منظر کی تاب نہ لا کر مشتعل ہو گیا۔ تیزی سے اٹھ کر میں نے دروازے پر زور سے لات ماری۔ میں نعیمہ کے ساتھ اس پڑوسی کے جسم کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ جس نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا تھا۔ میرے سر پر خون سوار تھا۔ شاید اسی لئے میں نے اس بات پر بھی غور نہیں کیا کہ دروازہ جو اندر سے بند تھا۔ میری ایک لات سے کھل کیسے گیا مجھے اس وقت کسی بات پر غور کرنے کا ہوش ہی کب تھا۔ دروازہ کھلتے ہی میں بڑے اشتعال کی حالت میں اندر داخل ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے یوں ٹھٹھک کر رک گیا جیسے کسی غیر مرئی قوت نے میرے پاؤں جکڑ لیے ہوں۔ نعیمہ بدستور مسہری پر لیٹی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ مجھے حیرت بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔ دروازے پر پڑنے والی زور دار لات اور میرے چہرے پر پھیلا ہوا اشتعال اسے متحیر کر رہا تھا وہ سہم سی گئی تھی۔ لیکن میری کیفیت اس سے زیادہ شدید تھی۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے نعیمہ کو دیکھ رہا تھا جو شب خوابی کے لباس میں ملبوس تھی۔ کمرے میں نعیمہ کے سوا کوئی اور موجود نہ تھا اتنی جلدی کسی کا فرار ہو جانا اور نعیمہ کا کپڑے تبدیل کر لینا قطعی ناممکن تھا ———— پھر ———— "کیا جو کچھ میں نے ایک لمحے پہلے دیکھا تھا وہ محض فریب نظر تھا؟"

میرا ذہن چکرا گیا۔ میں عجیب کش مکش کی حالت سے دو چار تھا۔ غصے اور حیرت کی ملی جلی کیفیتوں نے مجھ پر سکتہ طاری کر دیا تھا۔ معاً مجھے خیال آیا کہ کہیں یوگی نے میرا امتحان لینے کی خاطر اپنی پراسرار قوتوں کے سہارے اس گھناؤنے منظر کو تشکیل نہ دیا ہو؟ اس خیال نے مجھے چونکا دیا۔ میرے غصے کی شدت یکلخت ختم ہو گئی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے پراسرار یوگی کہیں قریب چھپا کھڑا ہے اور میری اس کیفیت پر مسکرا رہا ہے میں نے

خوفزدہ نظروں سے خوابگاہ میں چاروں طرف دیکھا لیکن وہاں میرے اور نعیمہ کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ میں ابھی حیرتوں میں ڈوبا تھا کہ نعیمہ تیزی سے اٹھ کر میرے قریب آئی اور مجھے تعجب خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی ــــــــ

"کیا بات ہے؟ آپ یہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے کیا دیکھ رہے ہیں؟دروازے پر لات مارنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے آپ کے چہرے پر غصے کی کیفیت بھی دیکھی تھی۔ کیا کسی سے جھگڑ کر آ رہے ہیں؟"

"نعیمہ ــــــــ! میں ــــــــ! کچھ نہیں۔" میں کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ نعیمہ کو حالات سے باخبر کر کے میں خود کو اس کی نظروں میں گرانا نہیں چاہتا تھا۔ اس غریب کو پراسرار یوگی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔

"شبیر ــــــــ!" نعیمہ میری پریشانی محسوس کر کے تیزی سے بولی "آپ مجھے اس وقت بہت زیادہ پریشان نظر آ رہے ہیں۔ خدا کے لئے مجھے بتایئے کہ بات کیا ہے؟ آپ کو کیا الجھن لاحق ہے؟"

"کوئی خاص بات نہیں ہے ــــــــ" میں نے نعیمہ کو تسلی دینے کی خاطر کہا۔ "یونہی ایک معمولی سی بات نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔"

"کیا آپ مجھے اپنی پریشانیوں میں شریک کرنا مناسب نہیں سمجھیں گے؟" نعیمہ کے لہجے میں بڑی معصوم شکایت پوشیدہ تھی۔

میں نے حالات پر قابو پانے میں بڑی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ نعیمہ کا اصرار بڑھا تو میں نے اسے ایک فرضی کہانی سنا کر مطمئن کر دیا۔ پھر کپڑے تبدیل کئے اور نعیمہ کو اپنی کشادہ بانہوں میں سمیٹ کر سونے کے ارادے سے لیٹ گیا۔ کب میری آنکھ لگی مجھے کوئی احساس نہیں لیکن یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ دوبارہ میں اسی وقت جاگا تھا جب کسی نے مجھے آواز دے کر بیدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ خوابگاہ میں مدھم پاور کے بلب کی روشنی ہو رہی تھی۔ میں نے دروازے کی سمت دیکھا جو اندر سے بند تھا۔ کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ نعیمہ دوسری طرف کروٹ لئے محوخواب تھی۔ میں نے سوچا ممکن ہے وہ میرا وہم ہو۔ ذہن کو جھٹک کر دوبارہ تکئے پر سر رکھا تھا کہ پھر کسی مرد کی آواز بہت واضح طور پر میرے کانوں میں گونجی۔ "اٹھو برہمچاری۔ یوگی مہاراج تمہیں بلا رہے ہیں۔"

"کہاں ــــــــ؟" غیر اختیاری طور پر میرے منہ سے نکلا۔

"باہر ــــــــ"

دوسری بار جب سوال کا جواب ملا تو دہشت کے مارے میں پسینے میں شرابور ہو گیا۔ ڈرلوہ نظروں سے میں نے اپنے اطراف کا جائزہ لیا وہاں یقیناً کوئی پراسرار قوت موجود تھی جو بظاہر میری نظروں سے اوجھل تھی۔ میں نے سہمے ہوئے انداز میں آہستہ سے اٹھ کر ڈریسنگ گاؤن پہنا' بڑی آہستگی سے خوابگاہ کا دروازہ کھولا۔ اور دبے قدموں راہداری میں آ گیا۔ میرے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن راہداری کو عبور کر کے میں نے جیسے ہی بڑے ہال میں قدم رکھا' میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں پراسرار یوگی ننگ دھڑنگ حالت میں جسم پر ایک لنگوٹی باندھے میری نظروں کے سامنے ایک تخت پر التی پالتی مارے بیٹھا مجھے بڑی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔ مجھے جھرجھری آ گئی۔ یوگی کی تیز نظریں مجھے اپنے رگ و پے میں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کے تیور بھی خراب تھے۔

"مہاراج ــــــــ" میں بھرائی ہوئی آواز میں بولا جس میں خوف کا عنصر بھی شامل تھا۔ "مجھے شما کر دو مہاراج ــــــــ میں تمہارا سچا سیوک ہوں۔ لیکن اس منظر نے مجھے طیش دلایا تھا' میں اندھا ہو گیا تھا مہاراج! مجھ سے بھول ہو گئی۔"

یوگی نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ بدستور مجھے کینہ توز نظروں سے گھورتا رہا۔ میں نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

"مہاراج ــــــــ میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں مجھے شما کر دو۔"

"برہمچاری منوہر ــــــــ" یوگی کے بھدے ہونٹوں کو جنبش ہوئی۔ "جانتے ہو اس سے کس کارن تمہارے پاس آیا ہوں۔"

"نن ــــــــ نہیں ــــــــ مہا ــــــــ راج" میں ہکلانے لگا۔

"میں تمہیں تمہاری بھول پر سزا دینے آیا تھا۔" یوگی سرد آواز میں بولا۔ "میں نے وچار کیا تھا کہ تمہیں پھر اسی جیون میں پہنچا دوں جہاں تمہاری حالت بھکاریوں جیسی تھی' تمہیں اور تمہاری سندری نعیمہ کو دوبارہ اسی نرکھ میں جھونک دینا چاہتا تھا جہاں تمہاری سہائتا کرنیوالا کوئی نہ تھا۔ میرا سراپ تمہیں برباد کر سکتا تھا منوہر۔ پرنتو تم نے اپنی بھول مان لی ہے۔ اس لئے میں تمہیں شما کر رہا ہوں دوبارہ اگر تم نے بھول چوک سے کام لیا تو اچھا نہ ہو گا۔"

میں خود کو یوگی کے روبرو مجرم تصور کر رہا تھا۔ یوگی کا جواب سنکر میں نے اطمینان کا

سانس لیا۔ کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو یوگی نے ہاتھ اٹھا کر مجھے خاموش رہنے کی تاکید کر۔
ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا بالک کہ شکتی پراپت کرنے کے لئے منش کو اپنے من کو مار---
پڑتا ہے۔ پاپ اور پن کے چکروں سے آزاد ہونا پڑتا ہے۔ پرنتو تم میری شکشا بھول گئے"
تھے۔ برہمچاری یہ تمہاری پہلی بھول تھی اس لئے میں تم کو شما کر سکتا ہوں پرنتو اس
لئے تمہیں ایک اور امتحان سے گزرنا ہو گا ---------"

"میں --------- تیار ہوں مہاراج!" میں جلدی سے بولا۔ تو یوگی کے ہونٹوں
بڑی مکروہ مسکراہٹ ابھری۔ معنی خیز لہجے میں بولا۔

"برہمچاری، تم نے کبھی لاجونتی پر بھی دھیان دیا ہے۔"

"مہاراج ---------" میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "وہ میری ملازمہ ہے۔ آپ
ہی بتایا تھا۔"

"ہاں۔ پر اب تمہیں میری ہر آگیا کا پالن کرنا ہو گا ---------" یوگی نے گمبھ
سنجیدگی سے جواب دیا۔ "دھیان سے سنو بالک --------- لاجونتی' اندر دیوتا کی سبھا
ایک اپسرا تھی۔ دیوتا نے اسے میری اچھا (خواہش) پر دھرتی پر بھیجا ہے۔ میں نے ا
تمہارے کارن اندر دیوتا سے مانگا تھا۔ اب میری آگیا پر تمہیں اسے سویکار کرنا پڑے گا

"مہاراج ---------" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا۔

"کوئی چنتا مت کرو برہمچاری' میرا دیا ہوا وچن اپنی جگہ اٹل ہے تمہاری سندری
ان باتوں کی ہوا اس سے تک نہیں ملے گی جب تک تم میری آگیا کا پالن کرتے رہو گے
میں چاہتا ہوں کہ تم پاپ اور پن کے بکھیڑوں سے چھٹکارا پا لو۔ اس کا کیول یہی ایک
ہے کہ تم کو لاجونتی کے کومل شریر کو سویکار کرنا پڑے گا۔" یوگی کے لہجے میں حکم تھا وہ
گھور کر بولا --------- "لاجونتی' اندر دیوتا کی داسی ہے مورکھ۔ تم کو اسی سے اس
پاس ہو گا۔ ایک بات اور دھیان سے سنو۔ لاجونتی کی کسی بات سے کبھی منہ موڑنے
کوشش نہ کرنا۔ یہ تمہارا دوسرا امتحان ہو گا۔ اگر تم سے اب کوئی بھول ہوئی تو پھر تمہیں
بڑی کٹھنائیوں سے گزرنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے تم اپنی سندری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو
--------- بولو برہمچاری۔ کیا تم اپنے گرو کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے تیار ہو؟"

یوگی برابر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے باتیں کر رہا تھا۔ اس کی خوفناک نظروں
میں نہ جانے کیا سحر تھا کہ میں اس میں ڈوب گیا --------- یوں جیسے مجھ پر عمل تنویم

کیفیت طاری ہو گئی ہو۔ میں نے کسی وفادار شاگرد کی طرح جلدی سے کہا۔ "مہاراج
--------- میں تمہارے حکم کو ماننے سے کبھی انکار نہیں کروں گا۔ تم میرے گرو جو
"

"مجھے وشواس تھا کہ تم یہی جواب دو گے ---------" یوگی نے تخت سے اٹھتے
ہوئے کہا --------- میرے قریب آکر میری پیٹھ تھپکی مجھے آشیرواد دیا۔ پھر اچانک ہی
میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میری حالت اس وقت کسی ایسے فرمانبردار شاگرد کی سی تھی جو اپنے استاد کی ہر بات کو
مانا ایمان سمجھتا ہو۔ یوگی کے جانے کے بعد دیر تک میں اپنی جگہ گنگ سا کھڑا بیرونی
دروازے کو تکتا رہا جو بدستور مقفل نظر آ رہا تھا۔ میرا ذہن اس وقت بالکل خالی ہو رہا تھا۔
صرف ایک بات مجھے رہ رہ کر اس بات کا احساس دلا رہی تھی کہ میری ایک معمولی سی
غلطی بھی نعیمہ کی زندگی کو برباد کر سکتی ہے۔ مجھے نعیمہ کو ہر قیمت پر بچانا تھا۔ ذاتی طور پر
بھی یہ نکتہ میرے ذہن میں بیٹھ چکا تھا کہ دولت اور طاقت کے بغیر انسان زندگی میں ہمیشہ
مجبور' لاچار و بے بس رہتا ہے۔ میرے قدم لاجونتی کے کوارٹر کی سمت اٹھنے لگے۔ میرے
دل میں کچھ عجیب کیفیتیں ابھر رہی تھیں۔ حویلی سے باہر آ کر میں نے لان عبور کیا۔
احاطے کے مشرقی کونے میں لاجونتی کی کوٹھری اس وقت گھپ اندھیرے میں کسی آسیب کی
طرح پراسرار نظر آ رہی تھی۔ میں دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اندر سے مدھم
روشنی کی ایک کرن پھوٹ رہی تھی۔ چند ثانئے تک میں خاموش کھڑا رہا پھر میں نے
دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

میرے دستک دینے کی دیر تھی کہ دروازہ یکلخت کھل گیا۔ جیسے لاجونتی میری آمد کی پہلے
سے منتظر تھی۔ میں نے اس کے سراپا پر نظر ڈالی تو خون کی حدت تیز ہونے لگی۔ لاجونتی
کے کندن جیسے جسم پر اس وقت باریک لباس قطعاً" ناکافی ثابت ہو رہا تھا۔ اس کے جسمانی
نشیب و فراز صاف طور پر نظر آ رہے تھے۔ اس کی آنکھوں میں نشے کی سی کیفیت موجود
تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ معنی خیز انداز میں مسکرائی۔ بڑے مودبانہ انداز میں اپنے بال پیچھے کی
جانب جھٹک کر بولی --------- پدھاریئے مالک۔"

میں اس کے سراپا کو کنکھیوں سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
لاجونتی نے دروازہ بند کیا اور میرے قریب آ گئی اس کا انداز اس وقت بھی کنیزوں جیسا تھا۔
"مالک ---------" اس نے میری نظروں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "میرے بڑے

بھاگ جو آپ کے پوتر چرن میرے دوار تک آئے۔ داسی سے کوئی کام تھا تو حویلی میں بلا ہوتا۔"

"لاجونتی ---------" میں نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا ---------۔ "کیا جانتی ہو کہ اس وقت میں تمھارے پاس کیوں آیا ہوں؟"

"کیوں آئے ہیں مالک ---------؟ میں کیا جانوں۔" لاجونتی نے بڑی معصومیۃ سے جواب دیا۔ لیکن میں اس کی آنکھوں میں تیرنے والے سرخ ڈوروں کو دیکھ کر سمجھ تھا کہ وہ میری آمد کا راز پہلے سے جانتی ہے۔

"لاجونتی میرے قریب آؤ ---------" میں نے آہستہ سے کہا۔

لاجونتی ایک لمحے کے لئے جھجکی پھر شرماتی لجاتی میرے قریب آگئی۔ میرا اور اس درمیانی فاصلہ ایک قدم سے زیادہ نہ تھا۔ اس کے لباس سے جھلکنے والا جسم مجھے دیوانہ بنا تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ میں نے آج سے پہلے، اس کے نشیب و فراز کو کیونکر نظرانداز کیا میں للچائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر میں نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر لاجونتی کلائی پکڑ لی اور اسے خود سے اور قریب کر لیا۔ اتنا قریب کہ اس کی سانسیں میری سانسو میں مدغم ہونے لگیں۔ لاجونتی نے میری اس جسارت پر کوئی اعتراض نہیں ک ---------- خودسپردگی کے انداز میں میری آغوش میں نظریں جھکائے بیٹھی رہی۔ اس ک جسم کی گرمی مجھے پاگل بنا رہی تھی۔ یوگی کے الفاظ میرے ذہن میں گونج رہے تھے۔ یکلخ میں نے لاجونتی کو ہاتھوں پر اٹھایا اور اس پلنگ پر آگیا جو ایک جانب بڑے سلیقے سے ب تھا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ یوگی کی مرضی کے عین مطابق تھا۔ لاجونتی نے میری کس حرکت پر اعتراض نہیں کیا۔ طوفان گزر گیا تو اس نے اٹھ کر اپنے کپڑے درست کئے او میرے قریب آکر کھڑی ہوگئی۔ اس کی نظروں میں اب کیف و مستی کے بجائے وقار جھلک رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ مجھے شوخ نظروں سے دیکھ بولی۔ "منوہر---------- مجھے خوشی ہے کہ تم نے یوگی مہاراج کا کہنا نہیں ٹالا اور ا امتحان میں پورے اترے۔"

مجھے لاجونتی کا لہجہ گراں گزرا۔ آج سے پہلے اس نے اس قدر بے تکلفی سے گفتگ نہیں کی تھی۔ معاً مجھے یاد آگیا کہ یوگی نے مجھے تاکید کی تھی کہ میں لاجونتی کی کسی بات ماننے سے انکار نہ کروں۔ میں نے لاجونتی کو غور سے دیکھا پھر اسے گھسیٹ کر اپنے قریب بٹھاتے ہوئے بڑی اپنائیت سے بولا۔

"لاجونتی، آج سے ہم دونوں دوست ہیں، یوگی مہاراج نے مجھے یہی ہدایت دی تھی لیکن تمہیں بہرحال نعیمہ کے سامنے محتاط رہنا پڑیگا۔ خود مہاراج نے مجھے وچن دیا تھا کہ نعیمہ ان باتوں کے بارے میں کچھ نہ جان سکے گی ---------"

"تم اس کی چنتا مت کرو منوہر---------" لاجونتی نے جواب دیا۔ "میں اندر دیوتا کے اکھاڑے کی اپسرا ہوں۔ دیوتاؤں کی سیوا نے مجھے سارے گر سکھا دیئے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ کس سے مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔"



لاجونتی سے میرے تعلقات باقاعدہ استوار ہو چکے تھے لیکن جو کچھ ہوتا وہ رات کے اندھیرے میں ہوتا۔ دن کے اجالے میں وہ کنیزوں جیسے انداز میں مجھ سے پیش آتی تھی۔ نعیمہ غریب کو کسی بات کا مطلق کوئی علم نہیں تھا۔ میں نے چونکہ خود کو حالات کے دھاروں پر چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے مجھے بھی بظاہر کسی بات کی فکر یا پریشانی نہیں تھی۔ البتہ کچھ دنوں سے میں ایک بات ضرور محسوس کر رہا تھا کہ لاجونتی مجھ پر حاوی ہوتی جا رہی ہے۔ جہاں تک جسمانی تعلق تھا اس نے کبھی میری خواہشات کو رد نہیں کیا، مگر دوسرے معاملات میں وہ مجھ سے اختلاف کرنے لگی تھی۔ یوگی کی نصیحت میرے ذہن میں موجود تھی اس لئے میں نے کبھی لاجونتی سے شکایت نہیں کی۔ مجھے یقین تھا کہ اسے کسی خاص مصلحت کی بنا پر میرا اتالیق مقرر کیا گیا ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا شبہ نہیں ہوا تھا کہ لاجونتی بھی کچھ پوشیدہ قوتوں کی مالک ہو گی۔ لیکن ایک رات ایسا واقعہ پیش آیا جس نے میرے اس شبہ کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔

اس روز میں حسب دستور نصف رات گزر جانے کے بعد چوری چھپے اپنے کمرے سے نکلا اور لاجونتی کے کوارٹر میں پہنچ گیا۔ معمول کے مطابق لاجونتی میری منتظر تھی۔ میں اس روز کچھ زیادہ ہی جذبات میں تھا۔ چنانچہ لاجونتی کے سامنے آتے ہی میں نے اسے اپنی آغوش میں گھسیٹ لیا۔ اسے بھی دروازے کو بند کرنے کا خیال نہ رہا۔ میری بے اختیار حرکت نے غالباً اسے سوچنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ ہم دونوں ہمیشہ کی طرح آج بھی جذبات کی رو میں دیوانے ہو رہے تھے کہ یکلخت لاجونتی نے مجھے مخاطب کیا۔ اس کے لہجے میں درندوں جیسی غراہٹ موجود تھی۔

"منوہر--------- چھوڑ دو مجھے۔ آج میں اس راکھشش کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں اسے بتاؤں گی کہ اپسرائیں نیچ کام کرنے کے بادجود اپنے اندر تھوڑی بہت شکتی بھی

رکھتی ہیں۔"

میری سمجھ میں نہیں آسکا کہ لاجونتی نے وہ جملہ کس کے لئے کہا تھا۔ اس وقت میں جذبات میں ڈوبا ہوا تھا ابھی میں لاجونتی سے کچھ دریافت کرنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ وہ ایک جھٹکے سے مجھے ہٹا کر تیزی سے اٹھی ——— اندھیرے میں میری نظر اس کے چہرے پر پڑی تو خوف کے احساس سے مجھے جھرجھری آگئی۔ لاجونتی کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی مانند سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ لباس درست کرتی ہوئی کوارٹر سے باہر نکل گئی۔ دوسرے ہی لمحے میں بھی اٹھ کر باہر کی جانب لپکا لیکن کوارٹر کے دروازے پر پہنچ کر میری نظروں نے جو خوفناک منظر دیکھا اس نے میرے قدم جکڑ لئے۔

میری نگاہوں کے سامنے مادر زاد برہنہ حالت میں ایک سادھو موجود تھا جس کا دھڑ بالکل عام انسانوں جیسا تھا لیکن سر جانوروں جیسا تھا۔ بارہ سنگھے کی طرح اس کی کھوپڑی پر بڑے بڑے نوکیلے سینگ شاخ در شاخ پھیلے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور سانس کی رفتار کسی ارنے بھینسے جیسی تھی۔ ڈیل ڈول کے اعتبار سے بھی وہ خاصا تنو مند تھا۔ لاجونتی اس کے سامنے کھڑی بڑی خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی دونوں کے تیور حد درجہ خطرناک تھے۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ وہ عجیب الخلقت سادھو وہاں کہاں سے آن ٹپکا کہ لاجونتی نے کرخت آواز میں اسے مخاطب کیا۔

"گوکل داس۔ کیا تو اپنے کمینے پن سے باز نہیں آئے گا ——— میں نے تجھے منع کیا تھا کہ میرا پیچھا نہ کرنا۔"

"سندری ——— تو میری آتما کی ٹھنڈک ہے۔ میرے جیون کی آشا ہے۔ میں تیرے بنا زندہ نہیں رہ سکتا۔" سادھو جسے گوکل داس کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا ہانپتا ہوا بولا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظر مجھ پر پڑی اس کے لہجے میں درندگی آگئی۔ لاجونتی کو گھور کر کرخت آواز میں بولا ——— "یہ منش کون ہے؟ تیرے پاس کیا کر رہا تھا؟"

"تو کون ہوتا ہے ان باتوں کو پوچھنے والا ——— پاپی! جا چلا جا یہاں سے اور پھر کبھی میرا پیچھا نہ کرنا نہیں تو مجھے تیرے لئے کوئی خطرناک قدم اٹھانا ہو گا۔" لاجونتی نے حقارت سے جواب دیا۔

"کیا یہ تیرا پریمی ہے جو تو اس کے کارن مجھے دھتکار رہی ہے۔" گوکل داس غرایا پھر اپنا عجیب الخلقت سر ہلا کر بولا ——— "میں سمجھ گیا یہ منش وہی ہو گا جسے پورن لال نے اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے پھانسا ہے پرنتو اب یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اس منش کو مار

ڈالوں گا۔ تیرے شریر کو اس دھرتی پر میرے سوا کوئی اور ہاتھ لگائے یہ گوکل داس کی بے عزتی ہے۔ میں تیرے معاملے میں پورن لال سے بھی زور کرنے کو تیار ہوں جو یوگی بنا پھرتا ہے۔"

"کمینے ———" لاجونتی حلق کے بل چلائی ——— "اپنی گندی زبان بند رکھ اگر تو نے یوگی مہاراج کی شان میں کوئی برے شبد نکالے تو میں تجھے کبھی شما نہیں کرونگی۔"

"تو ——— اور مجھے شما کرے گی ——— گوکل داس کو جو تیرے کارن سورگ کی سندر تاؤں کو چھوڑ کر اور اندر دیوتا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر دھرتی پر آیا ہے۔" گوکل داس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا پھر یکلخت بڑی خونخوار نظروں سے مجھے گھورتا ہوا میری جانب قدم بڑھانے لگا۔

خوف کے مارے میرا برا حال تھا۔ میں اپنی جگہ کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا۔ لاجونتی کی شعلہ بار نظریں گوکل داس پر مرکوز تھیں لیکن ابھی تک اس نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی تھی۔ موت کا بھیانک تصور میرے وجود کو لرزہ بر اندام کر رہا تھا۔ لیکن پھر قبل اس کے کہ عجیب الخلقت سادھو میرے قریب پہنچ پاتا' لاجونتی کسی ناگن کی طرح اچھل کر درمیان میں آگئی پھر اس نے نہ جانے ہاتھ میں دبی ہوئی کس شے کو گوکل داس کی سمت پھینکا جو اس کے برہنہ جسم سے ٹکراتے ہی آگ کی شکل اختیار کر گئی۔ گوکل داس بھیانک آواز میں چیختا ہوا پیچھے ہٹا لیکن اتنی دیر میں لاجونتی نے اس پر دوسرا وار کیا اور گوکل داس کا پورا وجود آگ کے شعلوں میں گھر گیا۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس ناقابل یقین منظر کو دیکھ رہا تھا کہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے زمین پر قلابازی کھاتے دکھائی دیئے پھر پلک جھپکتے میں غائب ہو گئے۔ گوکل داس مجھے زمین پر پڑا دکھائی دیا۔ ٹھیک اسی لمحے لاجونتی نے اسے للکارتے ہوئے کرخت لہجہ میں کہا ——— "پاپی! اگر جیون پیارا ہے تو اب بھی سمے ہے۔ بھاگ جا یہاں سے' پرنتو اگر اب بھی تو نہ مانا تو پھر مجھے یوگی مہاراج کے شبھ نام پر تجھے کوئی ایسا سراپ دینا پڑے گا جسے تو سارا جیون یاد رکھے گا۔"

"کلنکنی ———" گوکل داس زمین سے اٹھتا ہوا بولا ——— "تو ایک منش کے کارن دیوتاؤں کے سیوک سے یدھ کر رہی ہے۔ میں تجھے اس کے لئے کبھی شما نہیں کروں گا ——— لے سنبھل۔"

اچانک گوکل داس نے اپنا پیر زمین پر مارا پھر نہ جانے اس نے کیا منتر پڑھ کر پھونکا کہ

زمین سے ایک خوفناک بھیڑیا نمودار ہو کر لاجونتی کی طرف لپکا۔ لیکن لاجونتی نے فوراً ہی اس کا توڑ کیا۔ زمین پر قلابازی کھاتے ہی وہ شیرنی کا روپ دھار کر بھیڑئے پر حملہ آور ہو گئی۔ اور پلک جھپکتے میں اس کا خاتمہ کر دیا۔ پھر اس نے ایک جست لگائی اور دوبارہ عورت کی شکل اختیار کر کے گوکل داس کے سر پر پہنچ گئی اس کے بعد نہ جانے اس نے کیا حرکت کی کہ گوکل داس کے جسم سے دوبارہ شعلے بھڑک اٹھے۔ پھر یہ شعلے تیزی سے آسمان کی طرف دائرے کی شکل میں ناچتے ہوئے بلند ہونے لگے۔ میں پھٹی پھٹی نظروں سے اس وقت تک ان شعلوں کو دیکھتا رہا جبتک وہ فضا کی وسعتوں میں گم ہو کر میری نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔ میرے اوسان خطا ہو چکے تھے مجھے کسی بات کا کچھ ہوش نہ تھا۔ دوبارہ میں اس وقت چونکا جب لاجونتی نے میرے قریب آ کر مجھے پیار سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"تم کوئی چنتا نہ کرو منوہر ------- اب وہ پاپی پھر کبھی میرا پیچھا کرنے کی بھول نہیں کرے گا۔ میں نے اسے آگ کے شعلوں میں گرفتار کر کے اندر دیوتا کے پاس بھیج دیا ہے۔ مجھے وشواس ہے کہ دیوتا اسے میرا اپمان کرنے کے کارن ضرور کشٹ دیں گے۔"

"لیکن وہ کون تھا؟" میں نے اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

"تم ان چکروں کو نہیں جان سکو گے منوہر ------- جو کچھ تم نے دیکھا اسے بھول جاؤ۔" لاجونتی نے سرد مہری سے جواب دیا۔ پھر مجھے ہاتھ تھام کر اندر لے گئی لیکن میرا ذہن بدستور ان پراسرار باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ لاجونتی کا حسین قرب اور اس کے جسم کی گرمی بھی مجھے متاثر نہ کر سکی اس کے علاوہ کچھ دیر پہلے میں نے اسے جس روپ میں دیکھا تھا اس نے بھی مجھے اس کی جانب سے متنفر کر دیا تھا۔ محض دکھاوے کی خاطر میں اس کے ساتھ اوپری دل سے لگاوٹ کی باتیں کر رہا تھا۔

میرا خیال تھا کہ میں لاجونتی کو اپنی اداکارانہ صلاحیتوں سے ٹال دوں گا لیکن یہ میری بھول تھی۔ چند ساعت تک لاجونتی مجھے رام کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ پھر بپھرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"منوہر ------- تم نے یوگی مہاراج کو وچن دیا تھا کہ اپنے من کو مارنے کی کوشش کرو گے، میری آگیا کا پالن کرو برہمچاری! جو کچھ تم نے دیکھا ہے اسے بھول جاؤ۔"

"یہ ناممکن ہے لاجونتی -------" میں نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔ "جو کچھ میں نے آج دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ دیکھنے کی مجھ میں تاب نہیں۔ ان گورکھ دھندوں میں

میرا دم گھٹ جائے گا۔ میں پاگل ہو جاؤں گا۔ مجھے دولت اور طاقت نہیں چاہئے۔ مجھے میری دنیا میں واپس بھیج دو۔ میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں"

"مورکھ ------- تو یوں نہیں مانے گا۔" لاجونتی نے سرد آواز میں جواب دیا۔ پھر اس نے کچھ پڑھ کر میرے چہرے پر پھونک ماری تو مجھے یوں لگا جیسے کسی نے تپتی ہوئی ریت میری آنکھوں میں ڈال دی ہو تکلیف کے ناقابل برداشت احساس نے مجھے غنودگی کی حالت سے دو چار کر دیا۔ میری آنکھوں کے سامنے گھپ اندھیرے ناچنے لگے۔ میں نے خود کو سنبھالنا چاہا لیکن میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ لاجونتی کی گرفت میری کلائی پر مضبوط تھی۔

غنودگی کی یہ کیفیت مجھ پر کتنی دیر طاری رہی مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں البتہ جب دوبارہ میرا ذہن جاگا اور میرے اوسان بحال ہوئے تو میں نے خود کو ایک ویران علاقے میں پایا۔ جہاں چاروں طرف پہاڑی سلسلہ تھا۔ دور دور تک کسی آدم زاد کا نام و نشان نہ تھا۔ میں خود کو اس ویرانے میں دیکھ کر بھونچکارہ گیا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ مجھے اس کا مطلق کوئی اندازہ نہ تھا کہ میں اس وقت کس مقام پر ہوں۔ دن کا اجالا دیکھ کر اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ رات بھر میں بیہوش رہا ہوں۔ میری کیفیت اس وقت کسی ایسے جواری جیسی تھی جو ایک ہی داؤ پر اپنا سب کچھ ہار گیا ہو۔ مجھے بھولی بسری باتیں یاد آ رہی تھیں۔ میرا دل خون کے آنسو رونے پر مجبور تھا۔ بڑی دیر تک میں کھلے آسمان کے نیچے پڑا اپنی کس مپرسی پر روتا بسورتا رہا۔ پھر اٹھا اور ایک سمت چل پڑا۔ مجھے نعیمہ کی یاد بری طرح ستا رہی تھی۔ میں تن بہ تقدیر چلتا رہا۔ بھوک پیاس کی شدت نے مجھے الگ نڈھال کر رکھا تھا۔ مجھے اپنی حماقت کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ لاجونتی کے روبرو حقیقت کا اظہار کر کے میں نے یقیناً بھول کی تھی۔۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ لاجونتی میرے دل کے راز جاننے میں کس طرح کامیاب ہو گئی۔ میرا ذہن بری طرح پراگندہ ہو رہا تھا۔

ہانپتا کانپتا اور گرتا پڑتا کسی طرح میں ایک پہاڑی پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا لیکن جب دوسری طرف نظر ڈالی تو میرا حوصلہ ایکبار پھر پست ہو گیا۔ پہاڑی کی دوسری سمت تاحد نظر نہ جانے کونسا سمندر یا دریا پھیلا نظر آ رہا تھا۔ میں کچھ سوچ کر نیچے اترنے لگا۔ ذہن برابر بگڑے ہوئے حالات پر غور کر رہا تھا۔ میں اپنے پریشان خیالات میں محو نیچے اترتا رہا۔ ترائی کا راستہ چونکہ مخدوش تھا اس لئے میری نظریں نیچی تھیں اور میں پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا، مبادا کہ ایک معمولی سی غلطی مجھے موت کی بھیانک وادیوں تک پہنچا دے۔

میں بڑی احتیاط سے ترائی کی طرف بڑھ رہا تھا ایک مسطح حصے پر پہنچ کر میں سانس درست کرنے کے لئے رکا' لیکن پھر جو میں نے سامنے نظر ڈالی تو مجھ پر سکتے کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اب نہ میرے سامنے کوئی دریا تھا نہ سمندر بلکہ وہی ویران میدان تھا جس کو عبور کر کے میں نے پہاڑی سلسلہ طے کیا تھا۔ پلٹ کر میں نے پشت کی سمت نظر ڈالی تو محسوس ہوا کہ میں پہاڑی کے بیچ و بیچ کھڑا ہوں۔ میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا پھیلنے لگا۔ حالات نے مجھے جن ناقابل یقین اور پراسرار حالات سے دو چار کر دیا تھا اس کی شدت کو محسوس کر کے تھکن کا احساس اور بڑھ گیا۔ میں کسی لٹے ہوئے مسافر کی طرح اس مسطح حصے پر بیٹھ گیا۔ میرے سوچنے سمجھنے کی قوت مفلوج ہو چکی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میرا اگلا اقدام کیا ہونا چاہئے۔ ایکبار دل چاہا کہ دوبارہ پہاڑ کی چوٹی پر جاؤں لیکن اب مجھ میں اتنی ہمت باقی نہ تھی۔ متواتر تین چار گھنٹے چلنے سے میرا جوڑ جوڑ پھوڑے کی مانند درد کر رہا تھا۔ پیاس کی شدت کے باعث حلق میں کانٹے پڑ رہے تھے۔ میں اسی مسطح مگر پتھریلی زمین پر کمر سیدھی کرنے کے ارادے سے لیٹ گیا۔ ہوا کے تیز جھونکوں نے میری تکان اور بڑھا دی۔ میرا ذہن ایک بار پھر تاریکیوں میں مدغم ہو گیا۔ نیند کا غلبہ اتنی تیزی سے میرے اعصاب پر حاوی آیا کہ میں اس سے نجات نہ حاصل کر سکا ——— اور پھر ———

میں نے خود کو اپنی حویلی میں پایا۔ میرے قدم خود بخود نعیمہ کی خوابگاہ کی جانب اٹھنے لگے۔ میں نعیمہ سے ملنے کی خاطر بڑا بے چین تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا میں خوابگاہ میں داخل ہوا لیکن دوسرے ہی لمحے ٹھٹک کر رک گیا۔ میری نظروں نے جو کچھ دیکھا اس نے مجھے غصے سے پاگل بنا دیا ——— مجھے اپنی نظروں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ نعیمہ اس وقت نیم عریاں حالت میں ایک خوبرو نوجوان سے ہم آغوش تھی۔ میں نے اس نوجوان کو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ابھی میں طیش کی حالت میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ قریب رکھی ہوئی میز سے پتیل کا گلدان اٹھاؤں اور ایک ہی وار میں نعیمہ کی کھوپڑی دو حصوں میں منقسم کر دوں کہ یک لخت خوبرو نوجوان نے کروٹ لی۔ میری اور اس کی نظریں چار ہوئیں تو ایک لمحے کے لئے وہ گڑبڑا گیا۔ لیکن پھر بڑی ڈھٹائی سے مجھے مخاطب کر کے بولا

"مہاشے ——— تم کون ہو اور اس سمے بنا اجازت کے کمرے میں کیوں گھس آئے۔"

"کمینے۔ ذلیل ———" میں آپے سے باہر ہو کر غصے میں چیخا۔ "ٹھہر میں ابھی

تجھے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں اور اس وقت یہاں کس ارادے سے آیا ہوں۔"

اپنا جملہ ادا کر کے میں نے لپک کر گلدان اٹھا لیا پھر نفرت بھری نظر نعیمہ پر ڈالی۔ وہ نابکار عورت بجائے مجھ سے خائف ہونے اور اپنی ذلیل حرکت پر پشیمانی کا اظہار کرنے کے مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں غصے میں آگے بڑھا تو نعیمہ یکلخت کسی چوٹ کھائی ہوئی ناگن کی طرح تیزی سے اچھل کر مسہری سے نیچے آئی اور حقارت بھرے کرخت لہجے میں مجھے مخاطب کر کے بولی۔

"شبیر! اگر تم نے اب ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ اگر تمہیں اپنی زندگی پیاری ہے تو خاموشی سے الٹے قدموں میری خوابگاہ سے باہر چلے جاؤ۔ ورنہ مجھے مجبوراً ملازموں کو آواز دینی پڑیگی جو تمہیں دھکے مار کر باہر پھینک آئیں گے ——— سنا تم نے' میں تم سے کیا کہہ رہی ہوں؟"

ایک لمحے کے لئے میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ مجھے نعیمہ سے اس رویئے کی توقع نہ تھی۔ اس کے الفاظ پگھلے ہوئے سیسے کی طرح میرے کانوں کے ذریعے دل کی گہرائیوں میں اترتے چلے گئے تھے۔ وہ اپنے کسی آشنا کی خاطر' اس کی موجودگی میں مجھے یوں حقارت سے دھتکار دیگی' میں نے خواب میں بھی اس کا تصور نہیں کیا تھا۔ چند ثانئے کے لئے میں گنگ سا رہ گیا۔ پھر نعیمہ کو قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا حلق کے بل چلایا۔

"فاحشہ ——— تیری یہ مجال کہ تو مجھے اپنے آشنا کی موجودگی میں ذلیل کر رہی ہے۔"

"بکواس بند کرو شبیر ———" نعیمہ نے بھی اسی لہجے میں تڑپ کر جواب دیا "اگر میں فاحشہ ہوں تو تم بھی آوارہ اور بدکردار ہو۔ کیا تم نے میری محبت کو دھوکا نہیں دیا ———؟ تم نے فریدالدین کی بہن فریدہ کے دامن عصمت کو تار تار کیا لیکن میں نے کچھ نہیں کہا۔ تم نے اپنی ملازمہ لاجونتی کے ساتھ منہ کالا کیا' میں نے اس وقت بھی تم کو لعنت ملامت نہیں کی۔ خون کے گھونٹ پی کر چپ ہو گئی ——— پھر ——— آج تم کس منہ سے مجھے کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ کر لال پیلے ہو رہے ہو ——— جاؤ نکل جاؤ میری خواب گاہ سے' میرے نجی معاملات میں اب تمہیں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔"

نعیمہ اپنا جملہ مکمل کر کے تیزی سے مسہری پر گئی اور بڑی بے غیرتی سے میری نظروں کے سامنے دوبارہ اسی اجنبی نوجوان سے ہم آغوش ہو گئی ——— میں اعتراف کرتا

ہوں کہ نعیمہ نے اس وقت جو کچھ کہا وہ درست تھا لیکن اس وقت میری غیرت اس بات کو برداشت کرنے پر تیار نہ تھی کہ میں نعیمہ کو اپنی موجودگی میں کسی غیر مرد کے ساتھ اس قدر بے حیائی اور ڈھٹائی کے ساتھ ہم آغوش دیکھوں۔ میرے سر پر خون سوار ہو گیا۔ میں غصے میں بپھر کر آگے بڑھا لیکن قبل اس کے کہ میں نعیمہ اور اس نوجوان کا سرپاش پاش کر کے اپنی غیرت کا علم بلند کرتا کسی نے میری کلائی زور سے پکڑ لی۔

دوسرے ہی لمحے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے خود کو اسی پہاڑی پر پایا جہاں میں تھک کر لیٹ گیا تھا۔ آنکھ کھلتے ہی میں ہڑ بڑا کر اٹھا لیکن پھر خوف کی ایک لہر میرے جسم میں سرایت کر گئی۔ مجھے جھرجھری آ گئی۔ میں پھٹی پھٹی خوفزدہ نظروں سے پراسرار یوگی کو گھورنے لگا جو میرے سامنے سینہ تانے کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کے تیور بیحد خطرناک تھے۔

میرے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوتی گئیں ——————



آنکھ کھلنے پر میں نے پراسرار یوگی کو سامنے پایا وہ سینہ تانے کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا' تیور خطرناک تھے۔ میں ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں' ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ کچھ دیر قبل جو کچھ میں نے دیکھا تھا اس نے میرے ذہن کو معطل کر دیا تھا۔ نعیمہ میرے دل و دماغ میں بسی ہوئی تھی' میری نظریں پورن لال پر مرکوز تھیں لیکن ذہن نعیمہ کے سلسلے میں قلا بازیاں کھا رہا تھا۔

کچھ لمحے خاموشی سے گزر گئے پھر پورن لال نے سرد لہجے میں مجھے مخاطب کیا "منوہر! تجھے خبر ہے کہ میں اس سمے یہاں کیوں آیا ہوں۔"

"مہاراج۔" میں نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے عاجزی کا مظاہرہ کیا۔ "مجھے علم ہے کہ تم نے ناراض ہو کر مجھے اس ویران پہاڑی پر بھیجا ہے اور اب تم مجھے سزا دینے آئے ہو۔"

"برہمچاری!" یوگی نے مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ "تم نے لاجونتی کا اپمان کیا ہے' کیا میں نے تم کو نہیں بتایا تھا کہ لاجونتی ایک اپسرا ہے اور میں نے اسے اندر دیوتا کی سبھا سے دھرتی پر بلوایا ہے؟"

"تم نے یہی کہا تھا مہاراج۔" میں نے اقرار کیا۔

"میں نے یہ بھی آگیا دی تھی کہ تجھے لاجونتی کو سوئیکار کرنا پڑے گا۔"

"مجھے یاد ہے یوگی مہاراج!"

"پھر ——————" پورن لال نے گرجدار آواز میں پوچھا "تو نے لاجونتی کے من کو دکھ کیوں پہنچایا؟"

"مہاراج!" میں نے تھوک نگلتے ہوئے دبی زبان میں جواب دیا۔ "لاجونتی اور گوکل داس کے درمیان ہونے والی پراسرار جنگ نے مجھے خوفزدہ کر دیا تھا' اس وقت میرا دماغ خراب ہو گیا تھا مہاراج' مجھے کچھ یاد نہیں کہ اس حالت میں' میں نے لاجونتی سے کیا کچھ کہا تھا۔"

جواب میں پراسرار یوگی کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح سرخ ہو گئیں۔ کچھ دیر وہ

مجھے گھورتا رہا۔ اس کی نظریں مجھے چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں' میں سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی شکتی کے زور سے میرے دل کا حال معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے' میں نے نظریں اس کے چہرے سے ہٹانی چاہیں لیکن ایسا نہ کر سکا' کوئی غیر مرئی قوت بڑی تیزی سے میرے اعصاب پر قابو پا رہی تھی' ایک ایک لمحہ میرے لئے بڑا اذیتناک تھا' تھوڑے توقف کے بعد پراسرار یوگی کے بھدے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری پھر یکلخت وہ سنجیدگی اختیار کر کے بولا۔

"منوہر! کیا مجھے' تمہیں سمجھانا پڑیگا کہ گرو اور چیلے کا آپس میں کیا سمبندھ ہوتا ہے۔"

"مہاراج ---------- میں ----------"

"مورکھ۔" پورن لال نے تیزی سے میرا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "تو میری آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے' بتاؤں تجھے کہ تو اس سمے کس شکتی سے بات کر رہا ہے۔"

"مجھے شما کر دو مہاراج!" میں نے ہاتھ جوڑ کر رو دینے والے انداز میں کہا۔ "اب کبھی مجھ سے کوئی بھول چوک نہ ہو گی۔"

"اس کا وچن تو نے پہلے بھی دیا تھا' پرنتو تو نے ایسا نہیں کیا۔"

"رحم کرو یوگی مہاراج!" میں گڑگڑانے لگا۔ "اب میں کبھی تمہارے کسی حکم کی تعمیل سے گریز نہیں کروں گا۔"

"اپنی نعیمہ سندری کے کارن بیاکل ہو رہا ہے ---------- کیوں؟" یوگی نے معنی خیز لہجے میں کہا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں' میں نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے سختی سے بھینچ لیا' میرے تصورات کے پردوں پر ایک بار پھر وہی منظر ابھر آیا جو کچھ دیر پیشتر میں نے سوتے میں دیکھا تھا' بے بسی کے احساس نے مجھے تڑپا دیا۔

ابھی میں اپنے خیالات میں محو تھا کہ پورن لال نے کہا۔

"سنو برہمچاری' تم جسے سپنا سمجھ رہے ہو وہ سپنا نہیں بلکہ حقیقت ہے۔"

"کیا ----------" میں نے متحیرانہ نظروں سے یوگی کو گھورتے ہوئے حیرت سے پوچھا تو وہ بدستور خوفناک سنجیدگی سے بولا۔

"تمہاری سندری نے میرے ایک چیلے اجیت کمار کو اپنے پریمی کے انوسار سوئیکار کر لیا' تم نے جس منش کو اپنی سندری کے شریر سے کھیلتے دیکھا تھا وہ اجیت کمار ہے۔"

"مہاراج ----------" میں نے بڑے تلخ لہجے میں کہا پھر ہونٹ چبانے لگا' میرے

خون کی گردش تیز ہونے لگی۔

"اب کیول یہی طریقہ ہے برہمچاری۔" یوگی نے زہر خند سے بولا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم پاپ اور پن کے جھمیلوں سے دور ہو جاؤ' میں نے کہا تھا کہ شکتی پراپت کرنے کے لئے تم کو اپنے من کو مارنا ہو گا۔ پرنتو تم نے میری آگیا کا پالن نہیں کیا' تم کو صرف اپنی سندری کا پیار لبھا رہا تھا' تم نے میری شکتی سے نجات پانے کی کوشش شروع کر دی' لاجونتی نے تمہیں سمجھایا پرنتو تم نے اس کا کہا بھی نہیں مانا' تم گھمنڈی ہو گئے تھے برہمچاری! میں تمہیں کچھ اور بتانا چاہتا ہوں' مہان شکتی کا مالک' بلوان' اور ان باتوں کو حاصل کرنے کے لئے منش کو پاپ اور پن کے چکروں سے آزاد رہنا چاہئے۔"

پراسرار یوگی کا ایک ایک لفظ میری سماعت پر بجلی بن کر ٹوٹ رہا تھا' پگھلے ہوئے سیسے کی طرح میرے دل کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا۔ میں تڑپ کر رہ گیا' میرا دل چاہا کہ میں اپنی اور یوگی کی جان ایک کر دوں لیکن میں جانتا تھا کہ پورن لال' مہان شکتی اور شیطانی قوتوں کا مالک ہے۔ اس کا ایک اشارہ مجھے خاک کے ڈھیر میں بدل سکتا تھا' میں نے خون کے گھونٹ پینے پر اکتفا کیا' اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا' پراسرار یوگی نے مجھے خاموش دیکھا تو مضحکہ اڑانے والے انداز میں بولا۔

"کس وچار میں گم ہو برہمچاری' کچھ بولو' مورت بنے کیوں کھڑے ہو۔"

"یوگی مہاراج۔" میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ "صرف ایک بار مجھے اور معاف کر دو' میں وعدہ کرتا ہوں کہ دوبارہ کبھی تمہیں شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"

"نعیمہ سے ملنے کو بہت بیاکل ہو ---------- کیوں منوہر؟"

یوگی کے لہجے میں طنز تھا' مجبوری اور بے کسی کے احساس کی شدت کی وجہ سے میری آنکھیں نمناک ہو گئیں' دل بھر آیا۔ میں نے جواب دینے کے بجائے اثبات میں سر کو جنبش دی تو پورن لال بولا

"میں تمہیں حویلی میں پہنچا سکتا ہوں برہمچاری پرنتو ایک شرط ہے۔"

"وہ کیا؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"تمہیں نعیمہ اور اجیت کمار کے سمبندھ کو برداشت کرنا ہو گا۔"

"مہاراج ----------" میں نے مختصراً احتجاج کیا تو یوگی نے لاپرواہی سے کہا۔

"سوچ لو منوہر ---------- منش کو کچھ حاصل کرنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔"

میں تلملا کر رہ گیا' یوگی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا' ذہن میں طوفان اٹھ رہے تھے' پورن لال کی شرط مان لینا میرے پاس سے باہر کی بات تھی' میری غیرت بھلا یہ کیونکر برداشت کر سکتی تھی کہ میں نعیمہ کو کسی غیر کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے دیکھوں اور مہر بلب رہوں' ابھی میں اندر ہی اندر جھلس رہا تھا کہ یوگی نے بڑی سنجیدگی سے مجھے مخاطب کر کے کہا۔

"تم یوں نہیں مانو گے' مجھے تمہارے لئے کوئی اور اپائے کرنا ہو گا۔"

"پورن لال!" میں نے اس بار ہمت سے کام لیتے ہوئے قدرے ٹھوس لہجہ اختیار کیا۔ "تم نعیمہ کے سلسلے میں اپنا ارادہ بدل لو' اسے صرف میرے لئے مخصوص رہنے دو' میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس مہربانی کے عوض تمام عمر تمہاری غلامی کرتا رہوں گا۔"

"اچھا ---------" پورن لال نے مجھے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا پھر بولا۔ "اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر دوں تب تم کیا کرو گے ---------" میں خود کشی کر لوں گا پورن لال لیکن اپنی غیرت کو سر عام نیلام نہیں ہونے دوں گا۔"

"نوٹنکی کے مسخروں جیسی باتیں مت کرو منوہر!" پورن لال یکلخت غضبناک ہو گیا۔ "میری آگیا کے بغیر موت بھی تمہارے قریب نہیں آ سکتی' تمہیں ابھی میری شکتی کا اندازہ نہیں جو تم مورکھوں جیسی باتیں کر رہے ہو پرنتو اب تمہیں سمے بتائے گا کہ میں کیا ہوں۔"

پھر قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا' پورن لال کسی چھلاوے کی طرح میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ نعیمہ تک پہنچنے کی خاطر امید کی ایک کرن جو نظر آئی تھی اسے اوجھل پا کر میرا ذہن ماؤف ہو گیا' مجھ پر دیوانگی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے حلق پھاڑ پھاڑ کر پورن لال کو آوازیں دیں۔ لیکن میری آواز پہاڑیوں میں بھٹکتی رہی' میری نظروں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا' چیختے چیختے میری آواز بیٹھ گئی۔ نعیمہ کی جدائی مجھے خون کے آنسو رلا رہی تھی۔ پورن لال نے اجیت کمار کی کہانی سنا کر میرا سکون برباد کر دیا تھا۔ میں نے نعیمہ کے بارے میں سوچا کیا وہ دیدہ و دانستہ کسی غیر مذہب کے شخص کے ساتھ رنگ رلیاں منانے پر آمادہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ---------! لیکن پراسرار یوگی کی قوت کے تماشے میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا' اس کے لئے ہر بات ممکن تھی' ہو سکتا ہے کہ اس نے میری طرح نعیمہ کے ذہن کو بھی پلٹ دیا ہو؟

میرا ذہن الجھتا رہا' حالات نے مجھے بے بسی کی انتہا تک پہنچا کر بے یار و مدد گار چھوڑ دیا تھا' میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔ ایک لمحے کو مجھے خیال

گزرا کہ میں نے یوگی کی شرطوں کو نہ مان کر غلطی کی' اگر میں اس کی بات مان لیتا تو وہ یقیناً اپنے وعدے کے مطابق مجھے حویلی پہنچا دیتا' نعیمہ میری نظروں کے سامنے ہوتی۔ مگر دوسرے ہی لمحے میں نے اس بیہودہ خیال کو ذہن سے جھٹک کر نکال پھینکا۔ میں مرجانا پسند کر سکتا تھا لیکن اپنی نظروں کے سامنے اپنی غیرت کا خون دیکھنا میرے بس کی بات نہیں تھی۔

خاصی دیر تک میرا ذہن قلا بازیاں کھاتا رہا پھر میں نے ایک فیصلہ کر لیا' ایک آخری اور اٹل فیصلہ۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ خواہ حالات کچھ ہی ہوں' میں مرتے مرجاؤں گا لیکن نعیمہ کے ضمن میں پورن لال کی اس بیہودہ شرط کو کبھی تسلیم نہ کروں گا۔ اس فیصلے پر پہنچ کر مجھے قدرے سکون ملا لیکن یہ میرا وہم تھا' سکون محض عارضی تھا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ پراسرار یوگی کی ناراضگی مجھے ہر بات کے لئے مجبور کر سکتی ہے' میرا ضمیر مردہ کر سکتی ہے اور خود اپنا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹنے پر تیار کر سکتی ہے' تو میں اس کی شرط ماننے سے کبھی انکار نہ کرتا۔ لیکن مقدر کا لکھا پورا ہونا تھا' میرے نصیب میں ٹھوکریں تھیں' مجھے زمانے میں رسوا ہونا تھا' اس لئے میں نے ایک غلط فیصلے پر ٹھوس ارادوں کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا تہیہ کر لیا' جو کچھ میرے اس فیصلے کا نتیجہ ہوا اس کا تذکرہ میں بعد میں کروں گا ---------!

غرضیکہ میں نے ایک آخری فیصلہ کر کے وقتی طور پر اپنے ذہن کے بوجھ کو ہلکا کیا اور ایک بار پھر پہاڑ کی چوٹی کی طرف قدم اٹھانے لگا۔ میں اس بات کو مطلق بھول گیا تھا کہ میرا سابقہ پورن لال جیسے پراسرار یوگی اور خطرناک حد تک شیطانی قوتوں کے مالک سے تھا۔ میں تمام باتوں سے بے نیاز تیز تیز قدم اٹھاتا چوٹی کی جانب بڑھتا رہا' چوٹی پر پہنچ کر میں نے دوسری سمت دیکھا تو میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا' اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا' میں تعجب خیز نظروں سے نعیمہ کو دیکھا رہا جو مجھ سے بمشکل پچاس گز کے فاصلے پر اسی کمینے اجیت کمار کے ساتھ ہم آغوش تھی۔ ایک ثانئے کے لئے میں گنگ ہو گیا' بت بنا کھڑا ان دونوں کو دیکھتا رہا جو ایک دوسرے میں جذب ہو جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ پھر میں چونکا اور حلق پھاڑ کر چلایا۔

"نعیمہ ---------"

نعیمہ میری آواز سن کر چونکی' نظر گھما کر میری سمت دیکھا۔ مجھے قوی امید تھی کہ وہ اچانک مجھے دیکھ کر گھبرا جائے گی' لیکن ایسا نہیں ہوا' اس کی نگاہوں میں اجنبیت کا احساس

دیکھ کر میرا دل تڑپ اٹھا۔ میں بے چین ہو گیا' میں نے ایک اور فیصلہ کیا' نعیمہ کو مار ڈالنے کا۔ اس کی موت میری دشواریوں کو کم کر سکتی تھی' میرا خون کھولنے لگا' میں تیزی سے خطرناک ارادوں کو ذہن میں بسائے نشیب کی طرف دوڑا۔ لیکن ٹھوکر کھائی اور ناہموار پہاڑی پر منہ کے بل گر کر نیچے لڑھکنے لگا۔ میرا سر کسی پتھر سے ٹکرایا تھا' چوٹ شدید تھی' میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ بیہوشی کا غلبہ اتنی تیزی سے حاوی ہوا کہ مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔

دوسری بار مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک لق و دق ریگستانی علاقے میں پایا' اٹھنے کی کوشش کی تو جسم کا جوڑ جوڑ احتجاج کرنے لگا۔ نس نس میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ بمشکل کروٹ لے کر آہستہ سے اٹھا اور اطراف میں نظر ڈالی تو موت کا بھیانک تصور نظروں کے سامنے پھر گیا' تاحد نظر ریت ہی ریت نظر آ رہی تھی۔ میں اس صحرا تک کیونکر پہنچا مجھے اس کا کوئی علم نہیں البتہ میری حالت قابل رحم تھی' میرے جسم پر موجد کپڑے تار تار ہو چکے تھے ان پر جابجا خون کے دھبے نظر آ رہے تھے۔ مجھے یاد آیا کہ میں نعیمہ کو موت کے گھاٹ اتارنے کے ارادے سے اس کی جانب لپکا تھا اور کسی شے سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گرا تھا۔ میں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا' خون کے جمے ہوئے لوتھڑے ابھی تک چہرے پر جمے تھے۔ بھوک کی شدت اور پیاس کی نا قابل برداشت حاجت نے مجھے بے حد کمزور و نڈھال کر دیا تھا۔ اس بے بسی کے عالم میں مجھے ہر سمت موت نظر آ رہی تھی' مجھے اس وقت کچھ یاد نہ تھا' صرف دو گھونٹ پانی کی ضروت محسوس ہو رہی تھی تاکہ میں اپنے حلق کو تر کر سکوں' جس میں کانٹے پڑنے لگے تھے' میں نے ہمت کر کے اٹھنے کی کوشش کی ایک دو بار مایوسی ہوئی پھر کسی نہ کسی طرح اٹھ کر کھڑا ہوا' جوڑ جوڑ پھوڑے کی مانند دکھ رہا تھا۔ جن لوگوں کو کبھی ریت پر کھیلنے یا چلنے کا اتفاق ہوا ہے وہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ ریت پر چلنے میں انسان کو دوگنی طاقت لگانی پڑتی ہے۔ میں خود کو رک رک کر اور ہانپ ہانپ کر گھسیٹتا رہا۔ سو گز بمشکل گیا ہوں گا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرے لپکنے لگے' پیاس کی شدت نے بے حال کر دیا۔ میں نے اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی مگر مایوسی ہوئی اور تیورا کر ریت پر آ رہا۔ آسمان پر نظر پڑی تو موت کا تصور یقینی ہو گیا۔ میرے عین اوپر آسمان کی وسعتوں میں دو آدم خور گدھ بازو واکئے اور نظریں جمائے میری موت کے منتظر تھے۔ خوف و دہشت کے احساس سے مجھے جھرجھری آ گئی۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی' میں خود کو کسی محفوظ مقام تک گھسیٹ لے جانا چاہتا تھا تاکہ خود کو ان گدھوں کی

خوراک بننے سے محفوظ کر سکوں لیکن اب مجھ میں اتنی سکت نہ تھی کہ میں پیروں پر کھڑا ہو سکتا۔ میں نے اپنے ذہن کو بیدار رکھنے کی بہتیری کوشش کی لیکن غنودگی بڑی تیزی سے مجھ پر حاوی آ رہی تھی۔ سورج کی تپش نے ریت کے ذروں کو حرارت بخشی تو مجھے ایسا لگا جیسے میرے تمام بدن پر مردم آزار جنگلی چیونٹیاں لپٹی ہوں۔ زخموں سے چپکے ہوئے ریت کے ذرات نشتر بن کر میرے بدن میں چبھ رہے تھے' بے ہوشی کا غلبہ شدید ہو رہا تھا۔ میں نے نیم وا نظروں سے ایک بار پھر آسمان کی سمت نظر ڈالی' دونوں گدھ خاصے نیچے اتر آئے تھے' میں نے سہم کر آنکھیں بند کر لیں' میرا ذہن بڑی تیزی سے تاریکیوں میں ڈوبتا جا رہا تھا' صرف اتنا یاد ہے کہ میرے بازوؤں میں بڑی شدید جلن ہوئی اور یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے بازوؤں کو شکنجے میں جکڑ دیا ہو' ڈوبتے ذہن نے یہی خیال کیا کہ آدمخور گدھ مجھ پر حملہ آور ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد کے حالات کیا تھے مجھے اس کی بابت کچھ علم نہیں

--------!

دوبارہ غنودگی کے بادل چھٹے اور ذہن جاگا تو میں نے خود کو کچی زمین پر پڑا پایا۔ عام حالات میں زمین کی سیلن مجھے یقیناً" نا پسند ہوتی لیکن اس وقت اسی سیلن نے مجھے سکون بخشا تھا' ٹھنڈی ٹھنڈی زمین میرے زخموں کے لئے مرہم ثابت ہوئی' میں نے آنکھیں کھول کر اطراف کا جائزہ لیا' میں کسی عمارت کے زمین دوز کمرے میں تھا -------- اس کا اندازہ یوں ہوا کہ کمرے میں کھڑکی اور روشندان نام کی کوئی چیز نہیں تھی ایک درواز تھا جو بل کھاتی سیڑھیوں کے آخری سرے پر زمین سے چودہ فٹ کی بلندی پر نظر آ رہا تھا۔ ایک لمحے کو میں نے غور کرنا چاہا کہ میں صحرا سے یہاں کیسے آ گیا۔ آدم خور گدھوں سے کیونکر نجات ملی۔ لیکن معاً" میرے ذہن میں پراسرار یوگی پورن لال کا تصور بڑی تیزی سے ابھرا' اس کے لئے کوئی بات ناممکن نہ تھی' میرے دل سے ایک سرد آہ نکل کر ویران کمرے کی ویرانیوں میں مدغم ہو گئی۔ میں آہستہ سے اٹھ بیٹھا' میرے زخموں میں پہلی جیسی سوزش نہیں تھی' درد کی شدت بھی کم تھی البتہ بھوک پیاس کی شدت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی۔

چند ثانئے میں بکھرے بکھرے خیالات کو جمع کرتا رہا پھر اٹھا اور سیڑھیوں کی سمت قدم اٹھانے لگا۔ سیڑھیاں عبور کر کے میں دروازے تک پہنچا' دروازے پر زور دیا تو معلوم ہوا کہ وہ باہر سے بند ہے' کچھ دیر تک میں دستک دیتا رہا لیکن دوسری جانب سے کسی نے جواب نہ دیا' میری الجھن بڑھتی جا رہی تھی پھر جھلاہٹ کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ میں نے بند

دروازے پر دوہتڑ مارنی شروع کر دی۔ دس منٹ میں متواتر دروازہ پیٹتا رہا لیکن بے سود' دوسری جانب سے ذرا سی آہٹ بھی نہیں سنائی دی' میں نے ہاتھ روک لئے۔ ٹھیک اسی وقت کمرے کی ویرانی میں ایک نسوانی قہقہے کی آواز گونجی۔ میں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تو لاجونتی سیڑھیوں کے قریب زمین پر کھڑی قہقہہ لگا رہی تھی۔ مجھے اپنی طرف متوجہ پایا تو یکلخت سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔

"بڑی جلدی ہاتھ روک لئے تم نے' میں تو سمجھتی تھی کہ اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک دروازہ پیٹتے رہو گے۔"

میں گنگ سا کھڑا لاجونتی کو گھورتا رہا' کبھی اس کی نظروں میں میرے لئے دعوت نظارہ ہوا کرتی تھی' خود سپردگی کا انداز ہوتا تھا لیکن اس وقت اس کی سرخ سرخ آنکھوں میں نفرت اور حقارت کا احساس چھلک رہا تھا۔ میں امید و بیم کی کیفیتوں سے دو چار خاموش کھڑا اسے تکتا رہا' میں نے سوچا اگر لاجونتی کو راضی کر لیا جائے تو میری پریشانیوں کے دن ختم ہو سکتے ہیں۔ میں تھکے تھکے قدم اٹھاتا سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا' لیکن قبل اس کے کہ کچھ کہتا لاجونتی نے مجھے بڑی حقارت سے مخاطب کیا۔ "اب کیا حال ہے برہمچاری!"

لاجونتی کے لہجے کی چبھن میں نے براہ راست اپنے ذہن کی اتھاہ گہرائیوں میں محسوس کی' وہ میری بے بسی کا مذاق اڑا رہی تھی' مجھے باور کرانا چاہتی تھی کہ شیطانی قوتوں کے آگے میرا وجود ڈوبتے ہوئے اس جہاز کی مانند ہے جو موجوں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ میں خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ لاجونتی کو تکتا رہا وہ مسکرا کر بولی۔

"اتنے دھیان سے کیا دیکھ رہے ہو منوہر' کیا پہلے کبھی نہیں دیکھا مجھے۔"

"لاجونتی ------" میرے ہونٹوں کو جنبش ہوئی لیکن اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔

"میں جانتی ہوں برہمچاری کہ اس سمے تمہارے من میں کیا ہے' تم مجھ سے دیا کی بھیگ مانگنا چاہتے ہو۔" لاجونتی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ پھر بڑی لگاوٹ سے بولی "تم نے میرا شریر چھوا ہے منوہر' میرا تمہارا سمبندھ قریب کا ہے' تمہاری جدائی مجھے بھی بیاکل کئے رہتی ہے۔ پرنتو میں تمہاری کوئی سہائتا نہیں کر سکتی' تم نے یوگی مہاراج کی آگیا کا پالن نہیں کیا' جو وچن تم نے مہاراج کو دیا تھا اس میں پورے نہیں اترے' تم نے من کو مارنے کی کوشش بھی نہیں کی۔"

لاجونتی کے لہجے کی اپنائیت محسوس کر کے مجھے ہمت ہوئی' تیزی سے بولا۔

"لاجونتی' میں جانتا ہوں کہ مجھ سے بھول ہوئی لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب کبھی مہاراج کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا' تم نے مجھے سزا دی تھی لاجونتی' تم ہی مہاراج سے میری سفارش کر سکتی ہو۔"

"مہاراج کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں منوہر' میں تم کو کوئی وچن نہیں دیتی البتہ میں کوشش کروں گی کہ مہاراج تمہیں شما کر دیں۔" لاجونتی نے ہمدردانہ لہجے میں جواب دیا پھر بولی۔ "پرنتو ایک بات سوچ لو' تمہیں مہاراج کی ہر آگیا کا پالن کرنا ہو گا۔ اگر پھر تم اپنے وچن سے ہٹے تو کوئی شکتی تمہیں مہاراج کے کشٹ سے نہیں بچا سکے گی۔"

"میں وہی کروں گا لاجونتی جو تم کہو گی۔" میں نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا پھر آگے بڑھ کر لاجونتی کے قریب گیا تو وہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر بولی۔

"ابھی تم میرے شریر کو ہاتھ نہیں لگا سکتے منوہر' میں مہاراج کی داسی ہوں' ان کے پوتر چرنوں کی دھول ہوں جب تک مہاراج تمہیں شما نہیں کر دیتے میں تم کو سوئیکار نہیں کر سکتی۔"

لاجونتی کچھ لمحے میرے نزدیک کھڑی باتیں کرتی رہی پھر نظروں سے اوجھل ہو گئی' اس نے جاتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ پورن لال سے مل کر وہ جلدی سے واپس لوٹے گی' میں امید و بیم کی حالت میں کمرے میں ٹہلنے لگا' میرا ذہن متضاد خیالات سے الجھ رہا تھا۔ میں ہر قیمت پر اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا چاہتا تھا لیکن ایک بات میرا ذہن پراگندہ کر رہی تھی' یوگی مہاراج نے اجیت کمار اور نعیمہ کی وابستگی کی شرط لگائی تھی' میں سوچنے لگا کیا میں اسے برداشت کر سکوں گا؟

خاصی دیر تک میں پریشان خیالات کے ہجوم کے درمیان گھرا رہا پھر اس وقت چونکا جب لاجونتی کی مانوس آواز میرے کانوں میں گونجی' میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے تیزی سے پلٹ کر دیکھا' لاجونتی میرے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی' اس کے ہاتھ میں مٹی کا ایک بڑا پیالہ دبا ہوا تھا' اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات دیکھ کر میں نے یہی اندازہ لگایا کہ وہ جس مقصد سے گئیت ھی اس میں اسے کامیابی ہوئی ہے آزادی کے تصور نے میرے دل کی دھڑکنیں تیز کر دیں' میں نے آگے بڑھتے ہوئے بے ختیار لہجے میں پوچھا

"لاجونتی' یوگی مہاراج نے میری قسمت کا کیا فیصلہ کیا ہے؟"

"برہمچاری' تم قسمت کے دھنی ہو جو مہاراج نے تمہیں شما کر دیا۔ مہاراج نے مجھے آگیا دی ہے کہ میں تمہارا دھیان رکھوں اور اگر تم سے پھر کوئی بھول ہو اس کی خبر مہاراج

تک پہنچاؤں۔"

"لاجونتی ---------- لاجونتی" میں خوشی کے جذبوں سے سرشار ہو کر بولا "تم میری محسن ہو' میں تمہارا یہ احسان تمام زندگی فراموش نہیں کروں گا۔"

"من کو ٹٹول کر دیکھ لو منوہر کہیں پھر تم مجھے برا نہ سمجھنے لگو۔" لاجونتی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا' اس کی نظروں میں میرے لئے اپنائیت تھی' ایسا سحر تھا کہ میں بے خود ہو کر بولا۔

"اب ایسا نہیں ہو گا لاجونتی' میں تمہیں ہر روپ میں پیار کرتا رہوں گا۔"

"سچ ----------؟" لاجونتی نے شوخی سے دریافت کیا۔

"ثبوت چاہتی ہو۔" میں اپنا دکھ درد بھول کر معنی خیز لہجے میں بولا تو لاجونتی شرما گئی۔ جلدی سے بات کا رخ بدل کر ہاتھ میں دبے پیالے کی سمت اشارہ کر کے بولی۔

"مہاراج نے تمہارے لئے دیوتاؤں کا یہ رس بھیجا ہے منوہر' لو اسے پی لو' تم پہلے منش ہو جسے یوگی مہاراج نے یہ سوم رس پینے کو دیا ہے ورنہ آج تک مہاراج کا کوئی چیلا یا سیوک اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکا۔"

"تمہاری عنایت ہے دیوی!" میں نے لاجونتی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا پھر آگے بڑھ کر پیالا اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

اپنی آزادی کا مژدہ سن کر میں اس وقت زہر کا پیالا بھی پی سکتا تھا۔ میں نے پیالے کو ہونٹوں کے قریب کیا' لیکن دوسرے ہی لمحے اتنی ہی تیزی سے پیالے کو منہ سے دور کر لیا' پیالے میں گاڑھے اور سیاہ رنگ کا کوئی رقیق مشروب موجود تھا لیکن اس میں سے پھوٹنے والا تعفن نا قابل برداشت تھا۔ ایک لمحے کو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی سڑتے ہوئے نابدان کی بدبو میرے ذہن میں بس گئی ہو۔ میں نے مشروب کو غور سے دیکھا جس کے اندر گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی موجود تھے اگر میں اس مشروب کو جمے ہوئے خون سے تشبیہہ دوں تو غلط نہ ہو گا' میں نے پیالے سے نظر ہٹالی' میرا جی متلانے لگا' لاجونتی نے مجھے تذبذب کی کیفیت سے دو چار دیکھا تو میرے قریب آ کر بولی۔ "منوہر۔ شاید تم بھول رہے ہو کہ یہ رس یوگی مہاراج نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔"

میں نے لاجونتی کو رحم طلب نظروں سے دیکھا' کچھ بولنا چاہا لیکن لاجونتی نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا' قدرے روکھے انداز میں بولی۔ "برہمچاری۔ یہ مت بھولو کہ مہاراج نے تمہارے اوپر بڑی کرپا کی ہے' میں نے تمہارے کارن مہاراج کے آگے ہاتھ باندھ کر بنتی کی

تھی اگر تم نے مہاراج کو پھر ناراض کیا تو ----------"

میری حالت قابل رحم تھی' میرے پاس فرار کا کوئی راستہ نہ تھا' انکار کی صورت میں مجھے پھر تکلیف دہ حالات سے دو چار ہونا پڑتا' چنانچہ میں نے سانس روکی اور ایک ہی سانس میں پیالہ منہ سے لگا کر تمام مشروب کو حلق سے نیچے اتارتا چلا گیا' مجھے یوں لگا جیسے میرے حلق کے اندر کسی نے کچلے ہوئے شیشے کے بیشمار ذرات بھر دیئے ہوں' مشروب کی تلخی اور تیزی نے مجھے تڑپا دیا' سینے میں شدید جلن مجھے کرب کی کیفیت سے دو چار کر رہی تھی' مجھے زور سے ابکائی آئی لیکن میں نے اپنا منہ سختی سے بند کر لیا۔ مشروب میں نہ جانے کیا بات تھی کہ اسے پیتے ہی میرے ذہن پر بیہوشی کا غلبہ ہونے لگا' میں نے لاجونتی کی طرف دیکھا' وہ اس وقت مجھے ہمیشہ سے زیادہ حسین اور پر کشش نظر آ رہی تھی میں نے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لینا چاہا۔ لیکن ذہن چکرا گیا' میں خود کو سنبھالنے کے باوجود نرم اور سیلی زمین پر لیٹ گیا۔ صرف اتنا یاد ہے کہ لاجونتی نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ تھاما تھا' آگے کے حالات ڈوبتے ہوئے ذہن کی گہرائیوں میں گم ہوتے چلے گئے۔

کتنی دیر تک میں بیہوشی کی کیفیت سے دو چار رہا مجھے اس کا صحیح اندازہ نہیں لیکن جب دوبارہ ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک آرام دہ بستر اور خوبصورت کمرے میں پایا۔ لاجونتی میرے قریب موجود تھی' میں نے اپنی حالت دیکھی تو دنگ رہ گیا' میرے جسم پر اسوقت سلیقے کے کپڑے تھے' جسمانی کمزوری کے بجائے میں اپنے اندر خاصی توانائی محسوس کر رہا تھا۔ معاً" میرا ہاتھ چہرے کی طرف اٹھ گیا لیکن وہاں بھی زخم کا کوئی نشان موجود نہ تھا۔ لاجونتی نے میری دلی کیفیت کا اندازہ لگایا تو مسکرا کر بولی۔

"کہاں کھو گئے برہمچاری' کس وچار میں ہلکان ہو رہے ہو؟"

"لاجونتی' میں تمہارا احسان مند ہوں۔" میں نے دبی زبان میں جواب دیا تو لاجونتی قدرے خفگی سے بولی۔

"تم کو ایسی بات نہیں کہنی چاہئے تھی منوہر' یہ سب مہاراج کی کرپا ہے' ان ہی کی شکتی نے تمہاری حالت بدلی ہے' تمہیں مہاراج کا شکر گزار ہونا چاہئے۔"

مجھے علم تھا کہ پراسرار یوگی مہان شکتی کا مالک ہے' میں اس کے چمتکار پہلے بھی دیکھ چکا تھا چنانچہ میں نے ذہن پر بوجھ ڈالنا مناسب نہیں سمجھا۔ یوں بھی میرے لئے' موجودہ حالات کے آگے سینہ سپر ہونا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا' نعیمہ کے سلسلے میں میرے ذہن میں جو بات پہلے تھی۔ وہ اب ختم ہو چکی تھی' ایسا کیونکر ہوا' میں کچھ نہیں کہہ

سکتا البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ مشروب پینے کے بعد میں دوبارا ہوش میں آیا تو اپنے اندر نمایاں تبدیلی محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ اب زندگی کو اپنانے کی کوشش کروں گا۔ نہ جانے کیوں اب نعیمہ کے لئے میرے اندر وہ شدت نہیں تھی جو پہلے تھی۔ حالات سے سمجھوتہ کرنے کی خاطر میں نے لاجونتی کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یوگی مہاراج نے مجھ اپرادھی پر جو کرپا کی ہے وہ میں سارا جیون یاد رکھوں گا لیکن تم نے بھی میرے ساتھ مہربانی کی ہے۔“

میرے جملے کا خاطر خواہ اثر ہوا‘ لاجونتی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا‘ اس کے انداز میں خود سپردگی تھی۔ میں نے ہمت کی اور لاجونتی کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پہلو میں گھسیٹ لیا‘ اس نے کوئی احتجاج نہ کیا‘ ایک عرصے بعد مجھے کسی حسین عورت کا قرب محسوس ہوا تو میرے جذبات بھڑک اٹھے۔ لاجونتی نے کسی حرکت پر کوئی اعتراض نہ کیا‘ مجھ پر ایک عجیب نشے کی سی کیفیت طاری تھی۔ میں لاجونتی کے جسم کی لذتوں سے سرشار ہو رہا تھا کہ اس نے آہستہ سے کہا۔

”منوہر تمہارے بنا اب جیون مجھے پھیکا پھیکا لگتا ہے‘ اب تو مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے۔“

”آتما اور شریر کا سمبندھ کبھی نہیں ٹوٹتا میری راجکماری‘ جس دن یہ ناطہ ٹوٹ جائے جیون ختم ہو جاتا ہے۔“ میں نے جذبات میں ڈوبے لہجے میں جواب دیا۔ ہندی زبان پر مجھے دسترس نہ تھی لیکن ماحول کو اپنانے کی خاطر میں نے ٹوٹی پھوٹی ہندی بولنی شروع کر دی تھی۔ میرا جواب سن کر لاجونتی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا‘ اس کی گرم گرم سانسیں میرے چہرے پر مستی کے خزانے لٹا رہی تھیں‘ کچھ توقف کے بعد اس نے دوبارہ سرگوشی کی۔

”منوہر‘ نعیمہ تو یاد ہو گی تمہیں ————“

”نعیمہ کا نام سن کر میں ایک ثانئے کو چونکا‘ میں نے اپنے ذہن کے گوشوں کو کریدا‘ نعیمہ نام کی ایک جانی پہچانی صورت میرے ذہن میں موجود ضرور تھی لیکن اب میری محبت میں وہ شدت نہ تھی‘ میں نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا۔

”مزے میں خلل مت ڈالو میری رانی‘ منش کو آنے والے حالات پر نظر رکھنی چاہئے۔“

”مجھے خوشی ہے منوہر کہ اب تم نے منش کے جیون کا راز پا لیا‘ لیکن تمہیں خبر ہے

کہ اس سے تمہاری سندری نعیمہ کہاں ہے؟“

”حویلی میں ہوگی۔“ میں نے ٹالنا چاہا تو لاجونتی میرے گالوں پر ایک بوسہ ثبت کر کے بولی۔

”تمہاری سندری نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے منوہر‘ اس سے وہ اجیت کمار کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہے۔“

”یوگی مہاراج نے بھی یہی کہا تھا۔“ میں نے لا پرواہی سے جواب دیا۔ ”اجیت کمار مہاراج کا پرانا سیوک ہے۔“

مجھے اس وقت نعیمہ کے تذکرے سے الجھن ہو رہی تھی۔ لاجونتی نہ جانے کیوں بار بار اس کا تذکرہ کر رہی تھی‘ میں نے کچھ دیر بعد ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے میری بات مان لی۔ میں بڑی دیر تک اس کے شریر سے کھیلتا رہا‘ حال کی مسرتوں نے ماضی کی تلخ یادوں کو اپنے قدموں تلے روند ڈالا تھا۔



میری نئی زندگی بڑی خوشگوار تھی‘ لاجونتی ہر وقت میرے ساتھ ساتھ رہتی‘ میں اس کے حسن کی گہرائیوں میں ڈوبتا ابھرتا رہا۔ چھ ماہ کا عرصہ یوں پلک جھپکتے بیت گیا جیسے ابھی کل کی بات ہو اس عرصے میں نہ تو نعیمہ کی یاد نے مجھے بے چین کیا اور نہ مجھے اس حویلی کی یاد آئی‘ ایک دو بار میں نے خود کو مجبور کر کے نعیمہ کے بارے میں سوچنے کی کوشش کی لیکن سطحی طور سے زیادہ کبھی اسے کوئی اہمیت نہ دے سکا۔ زندگی بڑے آرام و سکون سے گزر رہی تھی‘ مجھے دنیا کی ہر آسائش اور ہر آرام حاصل تھا‘ جوں جوں دن گزرتے جاتے یوگی پورن لال کی مہربانیوں کا نقش میرے دل پر گہرا ہوتا جاتا۔ میں نے اپنے ذہن کو پرانی باتوں سے یکسر آزاد کر لیا تھا‘ البتہ ایک بات مجھے اکثر محسوس ہوتی‘ چھ ماہ کے عرصے میں پورن لال نے ایک بار بھی مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ لاجونتی نے مجھے یہی بتایا تھا کہ پراسرار یوگی نے مجھے اس کے حوالے کر دیا ہے پھر بھی ایک دن میں نے پوچھا لیا۔

”لاجونتی‘ مجھے کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یوگی مہاراج مجھ سے ناراض ہوں۔“

”مہاراج کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتے مورکھ۔“ لاجونتی بے تکلفی سے بولی۔ ”سیوک کی پوجا ادھک ہو اور وہ سچے من سے مہاراج کو یاد کرے تو وہ اوش آئیں گے۔“

”مہاراج نے تم سے بھی ملاقات کی یا نہیں؟“

”ابھی ان باتوں کو مت پوچھو منوہر!“ لاجونتی اچانک کچھ اداس ہو گئی‘ میری نظروں

میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "جب تک سیوک کا گیان دھیان نہ ہو وہ شکتی پراپت کرنے کا رن جاپ نہ کرے' دیوی دیوتاؤں کے راز اسے نہیں معلوم ہو سکتے۔"

میں نے لاجونتی کے حسین چہرے پر اداسی دیکھی تو مضطرب ہو کر جلدی سے بولا۔

"لاجونتی' کیا تم کو میری کسی بات سے دکھ ہوا ہے' تم اداس کیوں ہو گئیں۔"

"منوہر۔" لاجونتی نے بے اختیار میری گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے بڑے پیار سے کہا۔ "میں تم سے بہت خوش ہوں' تم نے اپنے پیار سے میرے من کو شانت کیا ہے' پرنتو ابھی تمہیں اس دھرتی پر شکتی پراپت کرنے کے لئے بہت کچھ کرنا ہو گا' اجلے من سے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنی ہو گی' جاپ کرنے ہوں گے' تمہیں کٹھنائیوں کو برداشت کرنا ہو گا تب کہیں جا کر تم کندن بنو گے۔"

"لاجونتی!" میں نے لاجونتی کو بھینچ کر اس کے رخساروں کو چومتے ہوئے کہا۔ "تمہاری خاطر میں سب کچھ کر سکتا ہوں' بڑی بڑی مشکلات برداشت کر سکتا ہوں' طوفانوں کا مقابلہ کر سکتا ہوں' مگر ایک شرط پر۔"

"کیسی شرط ------" لاجونتی نے تعجب سے سوال کیا۔

"تم سدا میرے ساتھ رہنے کا وچن دو۔"

"مجھے اس کے لئے مجبور نہ کرو برہمچاری' میں اپسرا ہوں' مہاراج نے مجھے اندر دیوتا کے اکھاڑے سے دھرتی پر بلایا ہے' مہاراج کی آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے۔"

"کیا مہاراج تمہیں میرے ساتھ رہنے کی آگیا نہیں دینگے؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"تم ان باتوں کی چنتا مت کرو منوہر' منش اگر سچے دل سے کچھ چاہے تو وہ اوش پورا ہوتا ہے' تم اگر دیوتاؤں کے لئے جاپ کر لو تو پھر سب کچھ ہو سکتا ہے' لاجونتی سدا ایک داسی کے روپ میں تمہارے چرنوں میں اپنا جیون بتا سکتی ہے۔"

"میں تمہارے لئے جاپ کرنے کو بھی آمادہ ہوں' مجھے بتاؤ لاجونتی کہ اب مجھے کیا کرنا ہے' تم میری رہنمائی کرو' میں عمل کرتا رہوں گا ------" میں نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔

لاجونتی میرا جواب سن کر کھل اٹھی' مجھے دیوی دیوتاؤں کے بارے میں بتانے لگی' پوجا پاٹ اور جاپ کرنے کے طریقوں سے باخبر کرتی رہی پھر بولی۔

"تمہیں جاپ شروع کرنے سے پہلے مہاراج کی آگیا کی ضرورت ہو گی' مہاراج کی آ

گیا کے بنا تم سپھل نہیں ہو سکتے۔"

میں لاجونتی کے عشق میں اندھا ہو رہا تھا' اس نے مجھ پر نہ جانے کیا جادو کر دیا تھا کہ میں اس کی کسی بات سے انکار کرنے یا سوچنے سمجھنے کی ہمت نہ کر سکتا تھا۔ اس نے مجھے پیار و محبت کی دولت سے مالا مال کیا تھا' ایک سحر بن کر دل و دماغ پر چھا گئی تھی۔ وہ ایک ایسا نشہ تھی جس کا توڑ میرے بس سے باہر کی بات تھی' یوں بھی اس نے مجھے موت کی آخری منزل پر سہارا دیکر زندگی کی مسرتوں کا پیغام دیا تھا۔ میں اپنی محسنہ کے احسانات کیسے بھلا دیتا جبکہ اس احسان میں عشق و محبت کی نشہ آوار حلاوتیں بھی شامل تھیں۔

لاجونتی نے مجھ سے جو کچھ کہا میں آنکھ بند کر کے اس پر "ہاں" کہتا رہا' لاجونتی میری سعادت مندی پر اس قدر خوش تھی جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔ تین چار روز تک وہ مجھے اپنے دھرم کے بارے میں اونچ نیچ سے باخبر کرتی رہی۔ پھر ایک روز جب میری آنکھ کھلی تو میں نے خود کو اس حویلی کے پھاٹک پر پایا جہاں میں نعیمہ کے ساتھ رہا کرتا تھا' لاجونتی میرے ساتھ تھی' مجھے یہ پوچھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی کہ میں حویلی تک کس طرح پہنچا' مجھے معلوم تھا کہ لاجونتی بھی پراسرار قوتوں کی مالک ہے۔ جس انداز میں اس نے گوکل داس کو شعلوں کی قید میں جکڑ کر آسمان کی بلندیوں کی طرف روانہ کیا وہ واقعہ اور اس کا ایک ایک منظر ابھی تک میرے ذہن میں محفوظ تھا۔ میں نے لاجونتی سے اس سلسلے میں کوئی بات دریافت نہیں کی' خود کو حویلی کے پھاٹک کے سامنے کھڑا دیکھ کر ایک ثانئے کے لئے میرے ذہن کے کسی گوشے میں نعیمہ کی سسکتی ہوئی محبت تڑپی پھر بے جان ہو گئی' میں نے حویلی پر نفرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے لاجونتی سے کہا۔

"تم مجھے یہاں کس لئے لائی ہو ------"

"منوہر ------" خلاف توقع اس وقت لاجونتی کا انداز داسیوں جیسا تھا' دبی زبان میں بولی۔ "یہاں تمہاری سندری نعیمہ رہتی ہے۔"

"مجھے اب نعیمہ سے کوئی دلچسپی نہیں رہی لاجونتی' میں اس کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔" میرے لہجے میں نفرت تھی' لاجونتی نے تیز نظروں سے مجھے گھورا پھر سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"برہمچاری' تم بھول رہے ہو کہ تمہاری سندری کا پریمی' مہاراج کا ایک مہان سیوک ہے' سیوکوں کا ایک دوسرے کا متر ہونا ضروری ہے' تم یہاں اپنے متر اجیت کمار سے ملنے آئے ہو۔"

لاجونتی کی بات مجھے کچھ عجیب سی لگی‘ وہ میرے رقیب کو میرا دوست کہہ رہی تھی‘ بس ایک لمحے کے لئے مجھے خیال ہوا کہ اجیت کمار سے میری ملاقات میری غیرت اور حمیت پر تازیانہ ہو گی لیکن دوسرے ہی لمحے میرا ذہن جیسے صاف ہو گیا‘ میں نے لاجونتی کا ہاتھ تھاما اور حویلی کے اندر داخل ہو گیا۔ راستے میرے دیکھے بھالے تھے‘ میں درمیانی ہال میں تھا کہ اجیت کمار مجھے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ میں اسے خواب میں دیکھ چکا تھا‘ میں نے اسے ایک ہی نظر میں پہچان لیا۔ اجیت کمار اور میں دونوں اس طرح ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے جیسے بڑی پرانی شناسائی ہو۔ جلد ہی ہم دونوں گھل مل گئے‘ لاجونتی ہمارے قریب ہی ہاتھ باندھے باندیوں کی طرح کھڑی تھی۔ میں نے اس سے بیٹھنے کو نہیں کہا‘ وہ مجھے بتا چکی تھی کہ دیوی دیوتاؤں کی موجودگی میں اس کی حیثیت داسیوں جیسی ہوتی ہے۔

میں اجیت کمار کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا‘ اجیت کمار نے مجھے ہندو دھرم کے بارے میں اور اپنے دیوی دیوتاؤں کے بارے میں بتایا‘ اس کے بعد اس نے میری خاطر تواضع شروع کر دی‘ میرے سامنے ایک بار پھر وہی بدبودار مشروب لا کر رکھا گیا جسے پہلی مرتبہ لاجونتی نے مجھے پلایا تھا۔ میں جھجکا مگر جب اجیت کمار نے مشروب کو اٹھایا اور مزے لے لے کر اسے پینا شروع کیا تو میں نے بھی پیالہ اٹھا کر اس کا ایک گھونٹ حلق کے نیچے اتار لیا‘ بھڑکتے ہوئے شعلوں کی ایک لکیر سی حلق سے لیکر پیٹ تک کھنچ گئی۔ مجھے متلی کا احساس ہوا میں نے لاجونتی کی طرف دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے ہدایت کر رہی تھی کہ میں مشروب پینے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کروں۔ اس کی آنکھوں میں نہ جانے کیا جادو تھا کہ میں نے مشروب کا پیالا اٹھایا اور ایک ہی سانس میں خالی کر دیا‘ لاجونتی کی آنکھیں جوش سے چمک رہی تھیں۔ اجیت کمار نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔

”منوہر مجھے وشواش ہے کہ تم دیوتاؤں کی راہ میں ضرور سپھل ہو گے پرنتو ایک بات سدا یاد رکھنا‘ من کو مارنا ہمارے دھرم کی پہلی شکشا ہے‘ پاپ اور پن کے بکھیڑوں میں پڑنے والے اور استری (عوت) جات کے چکروں میں الجھ کر منش کبھی مہان شکتی پراپت نہیں کر سکتا‘ اپنے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔“

میں نے اثبات میں سر کو جنبش دی‘ مجھ پر نشے کی کیفیت طاری ہو رہی تھی۔ اجیت کمار نے لاجونتی کو اشارہ کیا تو وہ میرے لئے مشروب کا ایک اور پیالہ لے آئی‘ میں لاجونتی کے اشارے پر اسے بھی خالی کر گیا‘ نشے کی کیفیت دو چند ہو کر بتدریج بڑھ رہی تھی۔

”تم قسمت کے دھنی ہو منوہر جو یوگی مہاراج نے تمہیں اپنا سیوک بنانا منظور کر

لیا۔“

”مہاراج مہان ہیں اجیت۔“ میں نے کہا۔

”مہان شکتیوں کی آگیا اور ان کی شکشا پر سچے من سے عمل کرنا ہمارا دھرم ہے منوہر۔“

”میں مہاراج کی ہر آگیا کا پالن کروں گا میرے دوست۔“ میں نے لاجونتی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مہاراج نے مجھے شما کر کے مجھ پر احسان کیا ہے۔“

میں یوگی مہاراج کی شان میں قصیدے پڑھتا رہا‘ اجیت کمار مجھے اپنے دھرم کے بارے میں بتاتا رہا۔ میرے نشے کی حالت بڑھتی جا رہی تھی‘ اجیت کمار مجھ سے بے تکلف ہونے لگا تھا‘ میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ بھی نشے کی حالت میں ہے۔ مجھے اسکی رفاقت سے خوشی ہو رہی تھی لیکن جب اس نے لاجونتی کو اشارے سے اپنے قریب بلایا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھا کر بوس و کنار شروع کیا تو مجھے شدید گھٹن کا احساس ہوا‘ میں اپنی محبوبہ کو اجیت کمار کی آغوش میں بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ مجھے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ لاجونتی میرے سامنے اس قدر ڈھٹائی کے ساتھ اجیت سے کیسے ہم آغوش ہے۔ مجھے اس کے چہرے یا اس کی حرکات و سکنات سے اس بات کا شبہ بھی نہ ہو سکا کہ وہ اجیت کمار کی حرکت پر ناراض ہے‘ میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ میری رگوں میں دوڑنے والے خون کی حدت بڑھنے لگی لیکن قبل اس کے کہ میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتا یا اجیت کمار کو اس کی بیہودہ حرکتوں پر سرزنش کرتا میرے کانوں میں پراسرار یوگی مہاراج کی آواز گونجی۔

”منوہر۔ سنبھلو بالک‘ اگر تمہارے قدم لڑکھڑائے تو انجام خطرناک ہو گا‘ میرا سراپ تمہارا جیون نشٹ کر دے گا۔“

میں نے ہڑبڑا کر اطراف میں دیکھا لیکن پورن لال وہاں موجود نہ تھا‘ مجھے ماضی کے سابقہ تلخ تجربے اور اذیت ناک مرحلے یاد آئے تو سنبھل گیا‘ یوگی مہاراج کے علاوہ‘ لاجونتی اور اجیت کمار نے بھی مجھ سے یہی کہا تھا کہ عورت کے چکر میں پڑنے والے کبھی عظیم قوتوں کے مالک نہیں بن سکتے‘ شکتی پراپت کرنے کے لئے منش کو اپنا من مارنا پڑتا ہے۔

میں نے لاجونتی کو دیکھا جو بڑی بے حیائی سے اجیت کمار کی گود میں لیٹی تھی‘ میں اپنے دل سے لاجونتی کو بھی جھٹک دیا‘ مجھے یوگی پورن لال کی خوشنودی کی زیادہ ضرورت تھی۔ میں نے سوچا اگر میں نے شکتی حاصل کر لی تو میں بھی اجیت کمار کی طرح جس عورت

سے چاہوں دل بہلا سکوں گا' لاجونتی میرے اشارے پر ناچنے پر مجبور ہو گی' میں نے اپنی نظر اس کی جانب سے پھیر لی۔ میرا نشہ تیز ہو رہا تھا' اپنی نظروں کے سامنے کھیلے جانے والے ڈرامے کو دیکھ کر میرے جذبات میں بھی ہلچل مچی ہوئی تھی' معاً" میرے ذہن کے کسی گوشے میں نعیمہ کا خیال ابھرا میں کچھ سوچ کر لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اور اندر کی طرف بڑھا' راہداری عبور کر کے نعیمہ کی خوابگاہ کے دروازے پر پہنچا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں' میں نے آہستہ سے دروازہ کھولا' نعیمہ میرے سامنے مسہری پر محو خواب تھی' اس نے شب خوابی کا لباس پہن رکھا تھا جسکی بے ترتیبی نے اسے کسی قدر نیم عریاں کر دیا تھا۔ میں دروازے پر کھڑا نعیمہ کو دیکھتا رہا۔ کبھی میں نعیمہ سے بے پناہ محبت کرتا تھا' اس کے بغیر ایک لمحہ بھی میرے لئے گزرانا مشکل تھا' مگر اس وقت وہ میرے لئے نعیمہ نہیں تھی۔ عورت تھی' محض ایک خوبصورت اور حسین عورت اور پراسرار یوگی نے مجھے یہی تعلیم دی تھی کہ عورت کا چکر انسان کو اس کے دھرم کے راستے سے بھٹکا دیتا ہے' میں پہلے بھی بہت بھٹک چکا تھا' مزید بھٹکنا اور کربناک حالات سے دو چار ہونا مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے نعیمہ کو وقتی طور پر اپنی آغوش کی زینت بنانے کا ارادہ کیا' قدم اٹھاتا قریب گیا' دوسرے ہی لمحے وہ میری آغوش میں تھی۔ وہ ہڑبڑا کر جاگی تھی' ایک لمحے کو گھبرا گئی لیکن مجھ پر نظر پڑی تو سکون کا طویل سانس لیکر بولی۔

"شبیر ------- تم' کہاں غائب رہے اتنے دنوں۔" نعیمہ کی نشیلی آنکھوں میں شکایت تھی۔ " میں نے امید کا دامن نہیں چھوڑا' مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گے لیکن اب تک تم تھے کہاں؟؟"

میں نعیمہ کی باتیں سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ وہ اتنے دنوں میں کس قدر مکار اور فریبی ہو گئی ہے' وہ کتنی معصومیت اور بھولپن سے میری نظروں میں دھول جھونک رہی تھی' میں نے اسکی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے جسم کو شب خوابی کے لباس سے آزاد کیا' میرا انداز جارحانہ تھا' نعیمہ کی آنکھوں سے حیرت جھانک رہی تھی۔ وہ مجھے جن نظروں سے دیکھ رہی تھی' ان میں الجھن ناچ رہی تھی' میں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا تو وہ مچھلی کی طرح تڑپ کر میرے پہلو سے نکل گئی۔ غصے سے لال پیلی ہو کر حقارت بھرے لہجے میں بولی۔

"شبیر ------- تم اب انسان نہیں بلکہ پتھر بن گئے ہو' اتنے دنوں بعد ملے' نہ اپنی کہی نہ میری سنی' اسی درندگی پر اتر آئے جو خود غرض مردوں کا خاصا ہوتی ہے' کیا

تمہارے دل میں میری محبت نہیں رہی؟ تم کتنے بدل گئے ہو شبیر۔"

آخری جملہ ادا کرتے وقت نعیمہ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں میں دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ کتنی خوبصورت اداکاری کر رہی تھی نعیمہ' وہ مجھے اپنی وفاداری باور کرانے کی کوشش کر رہی تھی' اسے غالباً" اس بات کا علم نہیں تھا کہ میں ابھی باہر اس کے چہیتے اجیت کمار کے ساتھ بیٹھا دیوتاؤں کا مشروب پیتا رہا ہوں' میں نے نعیمہ کو سرتاپا غور سے دیکھا وہ بیوفا ہونے کے باوجود مجھے قیامت نظر آ رہی تھی' میرا نشہ بڑھتا جا رہا تھا' میں نے لپک کر نعیمہ کو کلائی سے تھاما اور ایک ہی جھٹکے میں گھسیٹ لیا' میرے کان بہرے ہو گئے' نعیمہ کیا کچھ کہہ رہی تھی میں نے سننے کی کوشش نہیں کی' اس کے جسم کے نشیب و فراز سے کھیلتا رہا' کیف و مستی نے مجھے مدہوش کر دیا تھا' البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ اس عرصے میں نعیمہ کی سسکیاں میرے کانوں سے ٹکراتی رہیں۔

کچھ دیر بعد جب میں نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا اور کروٹ بدلی تو وہ اٹھ کر ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔ میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں' میرا جسم ٹوٹ رہا تھا' مجھے آرام کی ضرورت تھی لیکن تھوڑی دیر بعد نعیمہ کپڑے تبدیل کر کے دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی۔ میرا بازو تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔

"شبیر ------- خدا کے لئے مجھے بتا دو کہ تم اتنے دن مجھے چھوڑ کر کہاں غائب رہے؟ تم نے مجھے اپنی خیریت سے باخبر کرنے کی ضرورت بھی نہیں محسوس کی۔ واپس لوٹے تو درندہ بن کر' یہ سب کیا ہے شبیر' مجھے بتاؤ نہیں تو میں پاگل ہو جاؤں گی' تمہاری جدائی نے میرے دل و دماغ پر پہلے ہی بہت ستم توڑے ہیں۔"

میں نعیمہ کی باتیں سن کر لاپرواہی سے مسکرایا' اس کے چہرے پر سرسری نظر ڈال کر کہا۔

"کیا دریافت کرنا چاہتی ہو تم -------'

"تم اچانک مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟" نعیمہ نے حیرت سے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"یونہی' ذرا دنیا کی سیر کرنے گیا تھا۔" میں نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے مجھے اپنے ارادے سے آگاہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں محسوس کی۔" نعیمہ اپنا نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔

"ہاں -------" میں قدرے درشت آواز میں بولا "میں نے تمہیں اپنے

ارادے سے مطلع کرنا مناسب نہیں سمجھا' دراصل میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میرے اچانک چلے جانے سے تمہارے اوپر کیا اثر ہوتا ہے' میں تمہاری وفاؤں اور تمہاری محبت کو پرکھنا چاہتا تھا۔"

"شاید اسی لئے تم نے واپسی کے بعد بھی مجھے ہمدردی کا مستحق نہیں جانا اور اپنی درندگی کو افضل سمجھا۔" نعیمہ طنزیہ انداز میں بولی اس کی آنکھوں میں نفرت اور محبت کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے' کبھی وہ مجھے محبت بھری نظروں سے دیکھتی اور کبھی نفرت سے منہ پھیر کر اپنا ہونٹ چبانے لگتی۔

"جذبات کی آسودگی انسان کے ذہن کو ہلکا کر دیتی ہے نعیمہ' کیا تمہیں اس کا ذاتی تجربہ نہیں ہوا"

"شبیر ———" اس بار نعیمہ کسی زخمی شیرنی کی طرح تڑپ کر بولی "تم اپنے تجربے کی بنا پر جو چاہو کہہ سکتے ہو' اس لئے کہ لاجونتی تمہارے ساتھ تھی لیکن مجھے زندگی کا تجربہ اتنے قریب سے نہیں ہوا۔"

"اداکاری اچھی خاصی کر لیتی ہو۔" میں لڑکھڑاتا ہوا غصے سے اٹھا' گرج کر بولا۔ "اجیت کمار غالباً تمہارا کوئی پرانا شناسا ہو گا جو یہاں حویلی میں تمہارے ساتھ رہتا ہے۔"

"شبیر ———" نعیمہ نے حیرت سے کہا "کس اجیت کمار کی بات کر رہے ہو' تمہیں دھوکہ ہوا ہے' کسی نے ضرور تمہارے کان بھرے ہیں' تم میری عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو' میرے اجلے دامن کو داغدار کرنے کی سعی کر رہے ہو۔"

میں اس سے زیادہ سننے کو تیار نہ تھا' نعیمہ کو بال سے پکڑ کر باہر گھسیٹ لایا' اس کی کربناک چیخوں کی آواز حویلی میں گونجتی رہی' میں اسے راہداری سے گھسیٹ کر باہر والے بڑے ہال میں آیا جہاں اجیت کمار بدستور موجود تھا البتہ اس وقت لاجونتی وہاں موجود نہ تھی۔ میں نے نعیمہ کو اجیت کمار کے سامنے لا کھڑا کیا' اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات نمایاں تھے وہ اجیت کمار کو یوں تعجب سے دیکھ رہی تھی جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو' اجیت کمار نے نظریں اٹھائیں اور نعیمہ کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ میں نعیمہ کے چہرے کے تاثرات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ چند ثانئے تک وہ گنگ رہی پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے شروع ہوئے اور اس کے بعد جو کچھ ہوا اس نے میرے شبہے کی تصدیق کر دی نعیمہ تیزی سے آگے بڑھ کر اجیت کمار سے بغل گیر ہو گئی بڑی اپنائیت سے بولی۔

"میں بڑی دیر سے تمہاری راہ تک رہی تھی' کہاں کھو گئے تھے تم۔"

"میرے دوست سے ملو رانی!" اجیت نے میری طرف اشارہ کر کے کہا۔ "یہ ہیں منوہر' میرے پرانے متر۔"

نعیمہ نے مجھے غور سے دیکھا' بڑی سنجیدگی سے مخاطب کر کے بولی۔

"پدھارو منوہر بابو۔ کھڑے کیوں ہو۔"

نعیمہ کی نظروں میں میرے لئے اجنبیت کا احساس تھا میرے ذہن میں آندھیاں چلنے لگیں' میں نفرت بھری نگاہ نعیمہ پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا' یوگی پورن لال اور لاجونتی نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ عورت کا چکر انسان کو اس کی منزل سے گمراہ کر دیتا ہے' میں راہداری عبور کر کے پچھلی سمت سے باہر نکلا تو لاجونتی میری منتظر تھی' اس نے میرا استقبال کیا لیکن میں اسے بھی نظر انداز کر کے آگے بڑھ گیا اور باہر نکل کر کھلی سڑک پر آ گیا' میں جلد از جلد اس حویلی سے دور بھاگ جانا چاہتا تھا۔ ابھی میں کچھ ہی دور گیا تھا کہ ایک جانی پہچانی آواز میری پشت سے سنائی دی' اور میں یوں چونک کر رکا جیسے کسی نے میرے پیروں میں بیڑیاں ڈال دی ہوں' پلٹ کر دیکھا تو یوگی پورن لال مجھ سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا' اس وقت اس کے جسم پر صرف ایک دھوتی تھی' اوپر کا جسم ننگا تھا۔

"مہاراج ———" میں نے بڑی عقیدت سے سر جھکاتے ہوئے کہا' آگے بڑھ کر پورن لال کے چرن چھونے کو جھکا تو اس نے مجھے بازو سے تھام کر سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"برہمچاری' مجھے خوشی ہے کہ اب تم منش بنتے جا رہے ہو' تم نے ناری کے چکر سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے راستے کی سب سے کٹھن منزل کو طے کر لیا' تم میرے ایک اچھے سیوک بن سکتے ہو۔"

"مجھے تمہاری رہنمائی کی ضرورت ہے مہاراج!" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں تمہاری ہر آگیا کا پالن کرنے کو تیار ہوں۔"

"مجھے اس کا وشواس ہو چلا ہے بالک' پرنتو تم کو لاجونتی سے منہ نہیں موڑنا چاہئے تھا' وہ دیوتاؤں کی سوئیکار کی ہوئی ناری ہے' اس کا دھرتی سے کوئی سمبندھ نہیں' تمہیں اس کا من نہیں مارنا چاہئے' قدم قدم پر تمہیں اس کی ضرورت ہو گی۔" یوگی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا پھر بولا۔ "میں سوچ رہا ہوں کہ اب تمہیں اس راستے پر لگا دوں جو بلوانوں کا [illegible] ہے' تمہیں شکتی پراپت کرنے کے لئے دیوتاؤں کے لئے کٹھن جاپ کرنا ہو گا'

اگر سپھل ہو گئے تو جیون کی ساری خوشیاں تمہاری جھولی میں ہوں گی پرنتو اتنا یاد رکھنا کہ دھن دولت کو کبھی قریب نہ آنے دینا' جو مزا یوگ میں ہے وہ دنیا داری میں نہیں۔"

"میں دیوتاؤں کے لئے جاپ کرنے کو تیار ہوں مہاراج!" میں نے تیزی سے جواب دیا۔

یوگی پورن لال خاموشی سے چند ثانئے مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے جاپ کے طریقوں سے مجھے آگاہ کیا۔ چند ضروری نصیحتیں کیں پھر بولا۔

"جب تم منڈل سے باہر آؤ گے تو تمہارے شریر میں ایک نئی شکتی ہو گی' اس شکتی کے زور سے تمہارے من کی تمام آشائیں پوری ہونگی تمہاری ہر اچھا پلک جھپکتے میں پوری ہو گی' منتر کے بیر تمہارے آگے ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے۔"

میں یوگی پورن لال کی ایک ایک بات کو بغور سنتا رہا اور ذہن نشین کرتا رہا' پورن لال نے مجھے اجودھیا جا کر جاپ کرنیکی تلقین کی' مجھے بھلا کیا اعتراض تھا' میں نے لاجونتی کو ساتھ لیا اور اجودھیا کے لئے روانہ ہو گیا' اجودھیا پہنچ کر ایک پرانے مندر کا انتخاب کیا اور منڈل کھینچ کر اس میں بیٹھ گیا اور اس منتر کا جاپ کرنے لگا جو یوگی پورن لال نے مجھے بتایا تھا' مجھے یہ جاپ پورے اکیس روز کرنا تھا' لاجونتی نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ مجھے اکیس دن تک برت بھی رکھنا ہو گا' اس نے کہا تھا کہ اگر لگن سچی ہو تو دیوتاؤں کی کرپا سے جاپ کرنے والوں کو بھوک پیاس کا کوئی احساس نہیں رہتا' میں نے لاجونتی کے مشوروں کو بھی ذہن نشین کر لیا تھا ------!

قارئین کرام میں ان مصروفیات کو طول دیکر اور غیر اہم واقعات کا تذکرہ کر کے آپ کی دلچسپی میں رخنہ اندازی کرنے کے بجائے براہ راست ضروری اور دلچسپ واقعات کی طرف آتا ہوں' مجھے منڈل میں بیٹھے ہوئے اٹھارہ دن گزر چکے تھے' دنوں کا شمار کنکریوں کے ذریعے کر رہا تھا' شروع شروع میں دو تین روز تک مجھے دشواریوں کا سامنا رہا بھوک پیاس کی شدت مجھے پریشان کرتی رہتی' کبھی کبھی میں وہ منتر بھی بھولنے لگتا جو یوگی پورن لال نے مجھے یاد کرایا تھا لیکن یہ سب باتیں عارضی تھیں' چار چھ روز بعد نہ صرف یہ کہ بھوک پیاس کی شدت ختم ہو گئی بلکہ منتر بھی زبان پر رواں ہو گیا اگر میں یہ کہوں کہ میں دیوتاؤں کے جاپ میں ڈوب گیا تھا تو بے جا نہ ہو گا۔

غرضیکہ اٹھارہ دن بہ آسانی بیت گئے لیکن انیسویں دن رات کے وقت مجھے ایک نئے تجربے سے دو چار ہونا پڑا' میں نے جس مندر کا انتخاب کیا تھا وہ آبادی سے خاصا دور تھا'

مندر کے دروازے کو ہوا کے گزر کی خاطر کھلا چھوڑ دیا تھا' میرا رخ دروازے کی سمت تھا' رات بڑی اندھیری اور ویران تھی' میں آنکھیں بند کئے منتر کے جاپ میں مگن تھا کہ اچانک میری نظروں میں تیز روشنی کی چمک ابھری' میں نے آنکھیں کھول دیں۔ مندر کے دروازے کے باہر آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ایک لمحے کو میرا دھیان بٹا لیکن میں نے پھر آنکھ موندلی اور جاپ میں مگن ہو گیا' منتر کا ورد جاری تھا کہ ایک کربناک نسوانی چیخ نے مجھے دوبارہ آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اس بار جو منظر میری آنکھوں کے سامنے آیا وہ میری توجہ بٹانے کے لئے کافی تھا' میں نے اپنی بہن کو جسے مرے ہوئے کافی عرصہ بیت چکا تھا اپنی نظروں کے سامنے دیکھا' وہ سر تاپا برہنہ تھی' دو عجیب الخلقت جانور نما انسانوں نے اسے جکڑ رکھا تھا اور اٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں جھونکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میری بہن خود کو بچانے کی خاطر تڑپ رہی تھی' چیخ رہی تھی' چلا رہی تھی لیکن اس کی مزاحمت زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ دونوں درندہ صفت انسانوں نے اسے اٹھا لیا اور دہکتے شعلے کی جانب بڑھنے لگے' قریب تھا کہ میں بہک جاتا کہ میرے کانوں میں لاجونتی کی آواز ابھری۔

"منوہر ------! دھیرج سے کام لو' اگر تم نے زبان کھولی تو تمہاری محنت اکارت ہو جائے گی' جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ دھوکہ ہے تمہیں جاپ سے روکنے کی خاطر گندی شکتیاں تمہیں ڈرانے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

لاجونتی کی آواز نے مجھے سہارا دیا' میں نے دھڑکتے دل پر قابو پا کر دوبارہ آنکھ بند کی اور بلند آواز میں منتر کا جاپ شروع کر دیا آگ کے شعلوں کی چمک میری نظروں میں آتی رہی' کربناک نسوانی چیخیں میرے کانوں میں گونجتی رہیں' لیکن جلد ہی ہر شے پر سکون ہو گئی۔ میں نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں تو ہر سمت ویرانی کا راج تھا' گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا' انیسویں اور بیسویں دن بھی اسی قسم کے خطرناک کھیل جاری رہے' جب بھی میری توجہ منتر کی طرف سے بھٹکتی لاجونتی کی آواز مجھے چونکا دیتی' مجھے تعجب تھا کہ میں لاجونتی کی آواز تو سن سکتا تھا لیکن اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اکیسویں روز جب میں نے آخری کنکری کو دوسری کنکریوں کے ڈھیر پر ڈالا تو مجھے یقین ہو چکا تھا کہ اب میری کامیابی یقینی ہے' دوپہر کا وقت تھا' میں جاپ میں مصروف تھا کہ شیر کے دھاڑنے کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں' مندر کے دروازے پر ایک خونی درندہ کھڑا مجھے سرخ سرخ نظروں سے گھور رہا تھا۔ مجھے جھرجھری آ گئی' شیر اچانک پیچھے کی طرف ہٹا پھر اگلے پنجوں پر جھک کر اس نے جست بھری' میں چلانے ہی والا تھا کہ لاجونتی کی آواز

تیزی سے میرے کانوں میں گونجی

"پریشان مت ہو منوہر' یہ سب تمہاری نظروں کا فریب ہے۔"

میں نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے لیکن آنکھیں نہ بند کر سکا' شیر ہوا میں اڑتا ہوا مندر کے دروازے تک آیا پھر یکلخت غائب ہو گیا' میرا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا' میں نے اونچی آواز میں منتر کا جاپ شروع کر دیا' اس کے بعد ہر سمت سکون طاری ہو گیا' میری کیفیت بھی بتدریج ٹھیک ہونے لگی۔

شام کا وقت تھا' میں منتر کے جاپ میں محو تھا کہ ایک بار پھر لاجونتی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"آنکھیں کھولو مہاراج۔ تمہاری داسی تمہارے پوتر چرن چھونے کو بیاکل ہے۔"

میں نے آنکھیں کھولیں تو اکیس روز بعد لاجونتی کو پہلی بار دیکھا' مندر کے دروازے پر منڈل سے باہر کھڑی وہ مجھے عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی' مجھے شبہ ہوا کہ کہیں ناپاک طاقتیں مجھے لاجونتی کا روپ اختیار کر کے منڈل سے باہر نہ نکالنا چاہتی ہوں' ابھی میرے ذہن میں یہ خیال ابھر رہا تھا کہ لاجونتی نے کہا۔

"منوہر مہاراج -------- اب تمہیں کوئی چنتا کرنے کی ضرورت نہیں' پورن لال مہاراج کی مرضی پوری ہوئی' تم اپنے جاپ میں سپھل ہو چکے ہو تمہاری داسی تمہیں دھوکہ نہیں دے سکتی مہاراج!"

میں آہستہ سے اٹھا اور مندر سے باہر آ گیا۔ جیسے ہی میں نے منڈل سے باہر قدم نکالا' لاجونتی نے تیزی سے جھک کر میرے قدم چھوئے اور ہاتھ باندھ کر بولی۔

"اب میں تمہارے چرنوں کی دھول ہوں مہاراج' تمہاری ہر آگیا کا پالن کرنا اب میرا دھرم ہے۔"

لاجونتی کی زبان سے مہاراج کا نام سن کر میرا سینہ خوشی سے پھول اٹھا' میں نے اپنی حالت پر نظر ڈالی سر اور داڑھی کے بال بے تحاشہ بڑھ رہے تھے' جسم پر گرد اور دھول کی تہیں میل کی صورت اختیار کر چکی تھیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود میں اس وقت خود کو بہت ترو تازہ محسوس کر رہا تھا' مجھے اپنی شیریانوں میں تازہ اور گرم خون دوڑتا محسوس ہو رہا تھا' میں نے لاجونتی کے چہرے پر نظر ڈالی وہ ابھی تک میرے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھی میں نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"لاجونتی' تم نے میری مدد کی' میں تمہارا شکر گزار ہوں"

"مہاراج -------- آپ داسی کو یہ کہہ کر گناہ گار کر رہے ہیں' جو کچھ میں نے کیا وہ میرا دھرم تھا۔" لاجونتی نے بڑی عاجزی سے جواب دیا۔ "اب آپ مہان شکتی کے مالک ہیں' میں آپکی سیوک ہوں مہاراج۔"

"اچھا --------" میں نے لاجونتی کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر کہا۔ "اگر تم میری داسی ہو تو میرے اشنان اور بھوجن کا بندوبست کرو' اس کے بعد میں تم سے دوسری سیوا لوں گا۔"

لاجونتی میری رہنمائی کرتی ہوئی مجھے ایک قریبی کنویں پر لے گئی' میں نے جی بھر کر اشنان کیا' نہانے سے فارغ ہوا تو لاجونتی میرے لئے نہ جانے کہاں سے تازہ پھل لے آئی' میں نے خوب سیر ہو کر پھل کھائے۔ لاجونتی میرے سامنے کھڑی تھی' شکم سیری کے بعد میں نے کچھ دیر لاجونتی کے ساتھ شغل کیا پھر اس وقت بنارس کے لئے روانہ ہو گیا' پراسرار یوگی پورن لال نے مجھے تاکید کی تھی کہ جاپ مکمل کرنے کے بعد مجھے بنارس جا کر کالی کے مندر پر حاضری دینی ہو گی اس کے بغیر میری تپسیا بیکار تھی۔

ایک ہفتے بعد میں بنارس پہنچا' اس عرصے میں' میں نے راستے کی بھی خوب سیر کی' کچھ کپڑے اپنے لئے خریدے جو قطعی ہندوانہ تھے' وضع قطع کے اعتبار سے اب میں کوئی پجاری ہی لگتا تھا۔ بنارس میں مجھے لاتعداد پنڈت اور پجاری نظر آئے لیکن میں نے کسی سے کوئی بات نہیں کی' سیدھا کالی کے مندر گیا' دیوی کی پر شکوہ مورتی کے سامنے دوزانو ہو کر میں نے ڈنڈوت کی' یوگی کا بتایا ہوا ایک جنتر پڑھا پھر مندر سے باہر آ گیا۔ جس وقت میں بڑے مندر کی سیڑھیوں کو طے کر کے نیچے اترا میری نظر ایک پجارن پر پڑی' وہ پجارن مجھے ایک نوخیز کلی جیسی نظر آئی میں اس کے حسن میں گم ہو کر رہ گیا' پجارن مندر کے اندر داخل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو گئی لیکن میں بدستور بت بنا کھڑا اسے دیکھتا رہا' لاجونتی مندر کے باہر میری منتظر تھی' مجھے اس قدر محو دیکھ میرے قریب آئی' آہستہ سے بولی۔

"مہاراج -------- کیا آپ کالی کے پوتر چرن کو چھو آئے۔"

"ہاں لاجونتی --------" میں نے جواب دیا پھر پوچھا۔ "یہ جو پجارن مندر میں گئی ہے کون ہے۔"

"داسی ابھی معلوم کر کے آتی ہے مہاراج۔" لاجونتی نے برا ماننے کے بجائے سر جھکا کر کہا پھر اس سمت چلی گئی جہاں مقامی پجاریوں کی بیشمار چھوٹی چھوٹی کٹیاں بنی ہوئی تھیں' میں پھر مندر کی طرف دیکھنے لگا' پجارن کی سندرتا نے میرا من موہ لیا تھا' میں بنارس

چھوڑنے سے پہلے ایک بار اس پجارن سے ملنے کا فیصلہ کر چکا تھا' کچھ دیر بعد لاجونتی واپس آئی اس نے مجھے بتایا۔

"مہاراج۔ اس پجارن کا نام بملا ہے' آج ہی یاترا کے ارادے سے بنارس آئی ہے اور اپنے پتا پنڈت دیا شنکر کے ساتھ یہاں ایک کٹی میں ٹھہری ہے۔"

"لاجونتی ----------" میں نے بغیر کسی تمہید کے کہا۔ "میں بملا سے ملنا چاہتا ہوں اس کے شریر کی کوملتا نے میرا من بیاکل کر دیا ہے۔"

لاجونتی میری بات سن کر ایک لمحے کو چونکی پھر زیر لب مسکرا کر دبی زبان میں بولی۔

"مہاراج کی شکتی اپرم پار (غیر محدود) ہے' جو من چاہے کریں پرنتو پنڈت پجاریوں کو چھیڑنا اچھا نہیں' کون جانے وہ کس روپ میں ہوں۔"

میں لاجونتی کی بات سمجھ رہا تھا لیکن میں نے اس پر غور کرنا مناسب نہیں سمجھا' مندر کی سیڑھیوں کے قریب کھڑا پجارن کی واپسی کی راہ تکتا رہا' مجھے زیادہ دیر انتظار کی زحمت نہیں اٹھانا پڑی' کچھ دیر بعد وہی معصوم اور حسین پجارن مجھے مندر کے بڑے دروازے کے چبوترے پر نظر آئی' نظریں جھکائے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں طے کرتی ہوئی نیچے اتری اور پجاریوں کی کٹی کی سمت بڑھنے لگی' اس نے کسی کی سمت دیکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ شاید وہ ابھی پنڈت پجاریوں کے کرتوتوں سے نا واقف تھی۔ میں اس کے تعاقب میں قدم بڑھانے لگا۔ دوسری کٹیوں کے درمیان سے گزرتی وہ ایک ایسی کٹی کے اندر گئی جو قدرے الگ بنی ہوئی تھی۔ میں نے لاجونتی کو رکنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوب یاد تھا پراسرار یوگی نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ بلوان اور مہان شکتی کے مالک ناریوں کے چکر میں الجھ کر اپنا سمے برباد نہیں کرتے۔ مہاراج نے یہ بھی کہا تھا کہ ناری ایک کھلونے کے انوسار ہے' جسے کھیلنے کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے' میں اس وقت اس پجارن کے شریر سے کھیلنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ لاجونتی مجھے بتا چکی تھی کہ جاپ کرنے کے بعد میں نے مہان شکتی پراپت کر لی ہے' مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ طاقت جو میں نے حاصل کی تھی کس نوعیت کی تھی یا اس کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟ بس میرے لئے یہی کافی تھا کہ میں طاقتور بن چکا تھا' میں بلا دھڑک کٹی کے اندر گھستا چلا گیا۔ پجارن اس سمے کٹی کے اندر اکیلی تھی' مجھے دیکھا تو وہ سہم گئی گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"تم شاید غلط کٹی میں آ گئے ہو پجاری' یہاں میرے پتا دیا شنکر رہتے ہیں' تمہیں کس سے ملنا ہے؟"

"میں تم سے ملنے آیا ہوں پجارن۔" میں نے خوبصورت پجارن کو گھورتے ہوئے کہا "اچھا ہوا جو تمہارے پتا اس سمے کٹی میں نہیں' ہماری ملاقات ادھوری رہ جاتی۔"

"پجاری ---------" لڑکی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں غصے سے بولی۔ "تمہیں لاج نہیں آتی کسی پجارن کو چھیڑتے۔"

"مورکھ ----------- میں پجاری نہیں بلکہ منوہر مہاراج ہوں' مہان شکتی کا مالک۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "تو قسمت کی دھنی ہے جو ہم نے تیری کٹی میں آ کر تیری عزت بڑھائی' اگر میں نے تجھے سویکار کر لیا تو تیرے بھاگ کھل جائیں گے سندر پجارن۔"

"تم مجھے مہان شکتی کے مالک کے بجائے کوئی کٹھور دل راکھشش نظر آتے ہو۔" لڑکی کرخت آواز میں بولی۔ "پاپی' چلا جا میری کٹی کے باہر۔"

"پجارن۔ تو میرا اپمان کر رہی ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں۔" میں نے بھی سخت لہجے میں کہا پھر آگے بڑھ کر پجارن کی کلائی پکڑ کر بولا۔ "چھوکری' اگر تو نے اب زبان کھولی تو میں تجھے اور تیرے پتا دونوں کو ایسا کشٹ دونگا کہ دھرتی کانپ اٹھے گی۔"

پجارن سہم گئی' ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو میری گرفت اور مضبوط ہو گئی' وہ کسی ایسے پنچھی کی طرح تڑپ رہی تھی جسے جال میں پھنس جانے کے بعد اپنی موت نظر آ رہی ہو' اس نے شور مچانے کے لئے منہ کھولا تو میں گرج کر بولا۔ "لڑکی' میری آگیا ہے کہ تو اپنی زبان بند رکھ۔"

پجارن کا منہ کھلا کا کھلا رہا گیا' یوں جیسے کسی پراسرار قوت نے اس کا حلق بند کر دیا ہو' البتہ وہ خود کو میرے چنگل سے بچانے کی خاطر ہاتھ پاؤں مارتی رہی لیکن میری طاقت کے سامنے مجبور و بے بس ہو گئی' میں نے ایک ہی جھٹکے میں اسے کٹی کے فرش پر گرا دیا پھر جھک کر اسے دبوچ لیا لیکن قبل اس کے میں اپنا مقصد پورا کر سکتا کٹی کے دروازے پر سے ایک خوفناک آواز سنائی دی' میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک ہٹا کٹا پنڈت دروازے پر کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا اس کی خونی آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے۔

"پاپی' لٹیرے۔ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" پنڈت کڑک کر بولا پھر اس نے لپک کر کٹی کے دروازے کے قریب پڑی ہوئی کلہاڑی اٹھا لی۔

میں بھانپ گیا کہ آنے والا بملا کا باپ پنڈت دیا شنکر ہے' اس کے تیور بے حد خطرناک تھے' میں نے بملا کو چھوڑا اور اچھل کر مقابلے کے لئے کھڑا ہو گیا!!

پنڈت دیا شنکر کلہاڑی ہاتھ میں لئے کھڑا غضبناک نگاہوں سے مجھے گھور رہا تھا' وہ مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے کسی خونخوار وحشی درندے کی مانند گھات لگائے تھا اور میں ——— اپنی جگہ کھڑا اس بات کا منتظر تھا کہ کب دیا شنکر مجھ پر حملہ آور ہو اور کب میں خود کو بچانے کی خاطر پینترا بدل کر جوابی حملہ کروں' ہرچند کہ میں نے پورن لال کے کہنے کے مطابق طاقت حاصل کرنے والا جاپ پورا کر لیا تھا' کالی کے مندر پر حاضری بھی دے چکا تھا' لیکن ابھی تک مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ اپنے منتر کے بیروں کو کس طرح کام میں لاؤں؟ لاجونتی نے بھی مجھے یقین دلایا تھا کہ جاپ مکمل کر کے میں مہان شکتی کا مالک بن چکا ہوں۔

دیا شنکر کی خوبصورت اور حسین لڑکی بملا کٹی میں ایک طرف سہمی کھڑی تھی۔ میں اور دیا شنکر دو خونی درندوں کی مانند ایک دوسرے کو کھا جانے والی خوفناک نظروں سے گھور رہے تھے' کچھ دیر تک کٹی میں موت کا سناٹا طاری رہا پھر دیا شنکر نے بگڑے ہوئے تیور سے مجھے مخاطب کیا۔

"پاپی۔ بول' تو میری کٹی میں کس لئے آیا تھا۔"

"دیا شنکر ———" میں طاقت کے نشے میں جھومتے ہوئے کہا۔ "کیوں اپنا سمے برباد کر رہا ہے' اگر زندگی سے تیرا جی بھر چکا ہے تو میرے اوپر حملہ کرنے میں دیر نہ کر' آگے آ تاکہ میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں پر تیری بیٹی ———"

"راکھشش۔" دیا شنکر میرا جملہ کاٹ کر حلق کے بل چلایا۔ "خبردار جو تیری گندی زبان پر بملا کا شبھ نام آیا' میں تیری بوٹیاں کر دونگا۔"

اس کے بعد پنڈت دیا شنکر سچ مچ آپے سے باہر ہو گیا۔ کسی عیار چیتے کی طرح یکلخت اپنی جگہ سے جست لگا کر وہ میرے سر پر آ گیا پھر اس کا کلہاڑی والا ہاتھ بھی اتنی ہی تیزی سے لہرایا' اگر میں نے ایک لمحے کی دیر کی ہوتی اور اچھل کر دوسری طرف نہ چلا گیا ہوتا تو میرا سر یقیناً تن سے جدا ہو گیا ہوتا۔ دیا شنکر نے اپنا وار خالی جاتے دیکھا تو اور بپھر کر پلٹا اور کلہاڑی سر سے بلند کر کے دوسرا وار کیا۔ اس بار بھی قدرت نے میرا ساتھ دیا اور میں

ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بال بال بچا' دیا شنکر نے تیسری بار حملہ آور ہونے کے لئے پینترا بدلا تھا' ٹھیک اسی وقت پورن لال کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"برہمچاری' تم مہان شکتی کے مالک ہو یوں اچھل کود سے کوئی فائدہ نہ ہو گا' اپنے منتر کے بیروں کو من ہی من میں آ گیا دو وہ تمہاری ہر آشا پوری کریں گے۔"

پورن لال کی آواز سن کر میرے بدن میں نئی قوت کا احساس جاگ اٹھا' دیا شنکر مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار تھا' میں نے اسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"دیا شنکر۔ دیوانے مت بنو' ابھی سمے ہے' مجھے پہچاننے کی کوشش کرو' میں کوئی چھوٹا موٹا پنڈت پجاری نہیں بلکہ مہان شکتی کا مالک منوہر مہاراج ہوں' کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے تمہیں کوئی سراپ دینے کے لئے اپنے بیروں کو آواز دینی پڑے۔"

"تو ——— تو ——— مہاراج ہے؟" دیا شنکر کڑک بولا۔ "پاپی۔ کمینے' میں ابھی پل بھر میں تیرے شریر کے ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتا ہوں' تو پنڈت دیا شنکر کو ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

پنڈت نے اپنا جملہ پورا کرتے ہی مجھ پر حملہ کر دیا' میں اس بار بھی جھکائی دیکر خود کو صاف بچا لے گیا لیکن اب مجھے بھی اس نادان پنڈت پر تاؤ آ گیا۔ میں نے پورن لال کے شورے کے مطابق جلدی سے اپنے منتر کے بیروں کو من ہی من میں یاد کیا اور انھیں حکم دیا کہ کلہاڑی دیا شنکر کے ہاتھ سے چھین کر جلا دیں۔ میرا دل میں یہ خیال کرنا تھا کہ میں نے کلہاڑی کو دیا شنکر کے مضبوط ہاتھوں کی آہنی گرفت سے نکل کر زمین پر گرتے دیکھا اور پھر جب کلہاڑی سے آگ کے شعلے بلند ہوئے تو دیا شنکر کے علاوہ خود میری آنکھیں بھی حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ پنڈت دیا شنکر سکتے کی کیفیت سے دو چار تھا' چند لمحے میں بھی حیرت زدہ رہا پھر اپنی پر اسرار طاقت کے حیرت انگیز مظاہرے سے سرشار ہو کر دیا شنکر کو حقارت سے گھورا اور نفرت سے بولا۔

"کیوں پنڈت' اب کیا وچار ہے تیرا' کیا اب بھی تو میرے راستے کی دیوار بننے کی کوشش کرے گا۔"

دیا شنکر ابھی تک اس مقام کو حیرت بھری نظروں سے گھور رہا تھا جہاں کلہاڑی اس کے ہاتھ سے گر کر نذر آتش ہوئی' میری آواز سن کر یوں چونکا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے اچانک بیدار ہوا ہو۔ اس کی آنکھوں میں خوف تھا لیکن جلد ہی اس کی یہ کیفیت دور ہو گئی' ایک نظر اس نے بملا پر ڈالی جو تصویر حیرت بنی کھڑی تھی پھر مجھ سے مخاطب ہو

کر بولا۔

"مہاشے' میری کٹی سے چلے جاؤ' تمہارے من میں جو پاپ مچل رہا ہے وہ میری زندگی میں کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔"

"مورکھ۔ تجھے خوش ہونا چاہئے تھا کہ میں تیری بیٹی کو سوئیکار کر رہا ہوں' پرنتو اگر مرنا چاہتا ہے تو تیری مرضی' میں تجھے وچار کرنیکا ایک آخری موقع دے رہا ہوں۔" میں نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "اگر اب بھی تو نے میرا کہا نہ مانا اور اپنی ہٹ سے باز نہ آیا تو تجھے تیرا اپائے کرنا ہی پڑیگا۔"

میں نے للچائی نظروں سے بملا کی طرف دیکھا تو وہ دوڑ کر دیا شنکر سے لپٹ گئی' سہمی آواز میں بولی۔ "بابا۔ مجھے اس راکھشش سے بچاؤ' یہ پاپی ہے' اس کے من میں کھوٹ بھرا ہے۔"

جواب میں دیا شنکر نے بملا کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا پھر اسے ایک طرف کر کے میرے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو گیا اور فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

"میں کہتا ہوں دور ہو جا میری نظروں سے نہیں تو میں اپنا اور تیرا جیون ایک کر دوں گا۔"

"پنڈت ---------- زبان کو لگام دو' تم ایک مہان شکتی کے مالک کا اپمان کر رہے ہو۔" میں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ "تمہیں نہیں معلوم مورکھ کہ تم اس سے کس سے گفتگو کر رہے ہو۔"

یکلخت دیا شنکر نے مجھ پر جست لگا دی' حملہ اچانک اور بھرپور تھا اس لئے میں خود کو بچا نہ سکا' پنڈت کا ایک ہاتھ میرے منہ پر پڑا تو میں چکرا گیا مگر دوسرے ہی لمحے میں آپے سے باہر ہو گیا' میں نے ایک بھرپور لات دیا شنکر کے پیٹ پر ماری' وہ بلبلاتا ہوا فرش پر گر پڑا' اٹھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ میں نے اپنے منتر کے بیروں کو من ہی من میں یاد کر کے کہا۔

"اس کمینے پنڈت کو سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارو' اس سے تک یہ عمل جاری رہے جب تک یہ مر نہیں جاتا۔"

میری خواہش کی دیر تھی کہ میں نے پنڈت دیا شنکر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا' وہ لمحے بڑے پراسرار تھے' دیا شنکر کو میرے بیروں نے سر سے بلند کر کے پوری قوت سے زمین پر دے مارا پھر یہ عمل جاری رہا۔ بملا نے چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز حلق میں

ٹ کر رہ گئی۔ پھٹی پھٹی نظروں سے وہ اپنے باپ کو فضا میں بلند ہوتے اور زمین پر گرتے یکھتی رہی' میں بھی بڑی دلچسپی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ دیا شنکر کی حالت بڑی مضحکہ خیز ی' وہ خود کو بچانے کی خاطر فضا میں ہاتھ پاؤں چلاتا رہا لیکن میری قوت کے آگے اس کی یک نہ چلی' کچھ دیر بعد وہ دم توڑ چکا تھا۔ میرے دوسرے اشارے پر میرے منتر کے نادیدہ راسے گھسیٹ کر کٹی سے باہر لے گئے میں نے بملا پر نظر ڈالی وہ گنگ سی کھڑی تھی' میں نے اسے پیار بھرے لہجے میں مخاطب کیا۔

"رانی۔ میں جانتا ہوں کہ تیرا من بیاکل ہے پرنتو میری مہان شکتی تیرے من کو بھی انت کر سکتی ہے' تجھے چنتا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے قریب آ۔"

بملا کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح انتقامی جذبے سے میر طرف جھپٹی' اس وقت اس کے چہرے پر خون کی تمازت نے اس کی سندرتا کو چار چاند لگا دئے تھے۔ میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا' وہ خود کو میرے آہنی شکنجے سے چھڑانے کی خاطر مچلتی رہی' میرے سینے پر گھونسے مارتی رہی' میں چاہتا تو اپنے بیروں کے ذریعے بملا کو بھی قابو کر سکتا تھا' لیکن میں نے ایسا نہیں کیا' مجھے اس کی اچھل کود میں بڑا لطف آ رہا تھا' میں اس کے شریر کی گرمی سے ایک کیف و سرور کی دنیا میں گم تھا۔ میرے خون کی حدت بھی بڑھتی جا رہی تھی' میں ضبط کرتا رہا لیکن میرا حلق خشک ہونے لگا تو میں نے ایک ہی جھٹکے میں بملا کو نیچے فرش پر گرا دیا' وہ تڑپ کر اٹھنا چاہتی تھی لیکن میں نے اسے مہلت نہ دی' میرے جذبات میں برپا ہونے والا ہیجان شدید ہو رہا تھا۔ بملا کے کومل شریر اور شریر کی سوندھی سوندھی مہک نے مجھ پر جیسے دیوانگی طاری کر دی' میں انسان سے جانور بن گیا' بملا کی کربناک چیخیں ابھرتی ڈوبتی رہیں لیکن میں نے اس پر کوئی دھیان نہیں دیا' آج میں نئی لذتوں سے سرشار ہو رہا تھا' مجھے کسی بات کا خطرہ نہ تھا۔ پورن لال کے بتائے ہوئے جاپ کو پورا کر لینے کے بعد میں نے مہان شکتی پراپت کر لی تھی' مجھے کوئی ڈر نہ تھا' میں نے اپنے بیروں کو ہدایت کر دی تھی کہ میرے حکم کے بغیر کسی کو کٹی کے اندر نہ آنے دیا جائے۔ میں بلا کھٹکے بملا کے مدھ بھرے شریر سے اپنے من کی پیاس بجھاتا رہا' جب میرا نشہ اتر گیا تو میں نے بملا کو بیہوش پایا' اس کے معصوم چہرے پر بڑی کربناک کیفیت طاری تھی۔ ایک لمحے کو میں نے سوچا کہ میں نے جو سلوک اس بھولی پجارن کے ساتھ کیا وہ درندگی کی انتہا تھی لیکن دوسرے ہی لمحے پورن لال کی آواز پھر میرے کانوں میں گونجی۔

"برہمچاری' سنبھلو' ابھی تمہیں جیون میں بہت کچھ کرنا ہے' اگر پہلے ہی پگ پر تم ڈگمگا

گئے' تو آئندہ کیا کرو گے' پاپ اور پن کے چکروں میں مت پڑو' تمہارے شریر میں مہان شکتی آ چکی ہے اور مہان شکتی رکھنے والے چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان نہیں دیتے' کالی تم پر مہربان ہے' تمہیں کسی بات کی چنتا نہیں کرنی چاہئے۔"

پورن لال کی آواز سن کر میں فوراً ہی سنبھل گیا' نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا کہ میری انسانیت نے دم توڑ دیا' رحم کا جو جذبہ بیدار ہوا تھا یکلخت ختم ہو گیا۔ میں نے بملا پر چبھتی ہوئی نظر ڈالی' کٹی کے دروازے کی جانب بڑھا تو لاجونتی تیزی سے اندر آئی اور میرے سامنے ہاتھ باندھ کر بولی۔

"مہاراج۔ کٹی کے باہر پنڈت اور پجاریوں کی بھیڑ جمع ہے بملا پجارن کی چیخ و پکار سن کر وہ باہر اکٹھا ہو گئے ہیں' آپ کے بیروں نے ان سب کا راستہ روک رکھا ہے مہاراج! پرنتو اس سمے آپکا باہر جانا ٹھیک نہیں ------- کٹی کو چاروں اور سے گھیرا جا چکا ہے۔"

"لاجونتی۔" میں نے فخر سے سینہ تان کر کہا "تم کوئی چنتا نہ کرو' اگر پنڈت پجاریوں نے میرا راستہ روکنے او رمجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی تو میں ان سب کو جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

"آپ کی شکتی مہان ہے مہاراج پرنتو کالی کے مندر کے سیوکوں کی موت' دیوی کو ناراض کر دے گی۔" لاجونتی نے بدستور داسیوں والے لہجے میں کہا۔ پھر بملا کے کچلے ہوئے شریر پر ایک نظر ڈال کر بولی۔ "اگر دیوی ناراض ہو گئی مہاراج تو آپ کی شکتی بھی چھن جائے گی۔"

میں اپنی طاقت کے نشے میں مست تھا' لاجونتی نے دیوی کی ناراضگی اور شکتی کے چھن جانے کی بات کی تو جیسے میرا سارا نشہ ہرن ہو گیا' میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"لاجونتی۔ مجھے اب کیا کرنا چاہئے تم نے کہا تھا کہ کٹی کو چاروں طرف سے پنڈت پجاریوں نے گھیر لیا ہے۔"

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی چنتا نہیں کرنی چاہئے مہاراج!" لاجونتی نے اس بار قدرے بے تکلفی سے کہا پھر میرے قریب آ کر میرا ہاتھ تھام کر بولی۔ "مہاراج۔ تم کچھ دیر کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لو' میں تمہیں یہاں سے اس طرح نکال لے جاؤں گی کہ کسی کو پتہ نہ چلے گا۔"

میں نے لاجونتی کو غور سے دیکھا پھر آنکھیں بند کر لیں' لاجونتی نے میرا ہاتھ تھام رکھا

تھا' مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں فضاؤں میں پرواز کر رہا ہوں' کچھ دیر بعد لاجونتی کے کہنے پر میں نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک خوبصورت سجے سجائے کمرے میں پایا' جہاں آسائش کے تمام سامان موجود تھے۔ میرے ذہن پر ابھی تک بملا کے ساتھ گزاری ہوئی گھڑیوں کا سرور طاری تھا' لاجونتی نے میرے چہرے کے تاثرات بھانپتے ہوئے کہا۔

"مہاراج! بیتی ہوئی باتوں پر دھیان دینا بلوانوں کو شوبھا نہیں دیتا' جو کچھ گزر چکا اسے بھول جاؤ۔"

لاجونتی کے جملے نے مجھے چونکا دیا' وہ میری محسنہ تھی' اس نے منڈل میں بیٹھ کر جاپ کرتے ہوئے میری مدد کی تھی' میں نے اسے سرتاپا بغور دیکھا' وہ اس وقت حقیقتاً اپسرا نظر آ رہی تھی' میں نے دبی زبان میں کہا۔

"لاجونتی! میں نے یوگی مہاراج کے کہنے پر جاپ کر کے مہان شکتی پراپت کر لی ہے' تم نے کہا تھا کہ مہان شکتی حاصل کر لینے کے بعد میں جو چاہوں گا وہ اوش پورا ہو گا۔"

"کالی کی آشیرواد جسے حاصل ہو جائے وہ جیون میں کبھی نراش نہیں ہوتا مہاراج' تم جو چاہو گے وہ کالی کی کرپا سے اوش پورا ہو گا۔" لاجونتی نے جلدی سے کہا۔ پھر کچھ سوچ کر بولی۔ "پرنتو ابھی تمہیں دیوی دیوتاؤں کے من جیتنے کے لئے کٹھن پریکشا کرنی ہو گی مہاراج! میری آشا ہے کہ تم ہنومان سے بھی ادھک شکتی کے مالک بن جاؤ گے۔"

"تمہارے کارن میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں لاجونتی!" میں نے لاجونتی کو خوش کرنے کو کہا تو وہ جلدی سے چونک کر بولی۔

"مہاراج! تم بھول رہے ہو کہ میں تمہاری داسی ہوں' میرا دھرم تمہاری سیوا کرنا ہے' تمہیں جو کچھ پراپت ہوا ہے وہ کیول یوگی مہاراج کی دیا ہے۔"

"میں یوگی مہاراج کا بھی شکر گزار ہوں پرنتو تم نے بھی میری بڑی سہائتا کی ہے۔" میں نے بھرپور لہجے میں کہا۔ "لاجونتی! میری آشا ہے کہ تم سدا میرے ساتھ رہو' تم نے مجھے وشواس دلایا ہے کہ میں جو چاہونگا وہ دیوی کی کرپا سے اوش پورا ہو گا۔"

"مہاراج -------" لاجونتی سنجیدہ ہو گئی' اس نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ دیا' اس کی نظروں میں مایوسی کا راج تھا' میں نے لاجونتی کو مضطرب دیکھا تو سمجھ گیا کہ کسی وجہ سے میری بات کا جواب دینے سے گریز کر رہی ہے' میں نے اسے کریدنے کی خاطر دوبارہ کہا۔

"بولو لاجونتی' کیا میرے من کی یہ آشا پوری نہیں ہو گی۔"

جواب میں لاجونتی کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھری' مجھے بڑی

عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے دبی زبان میں بولی۔

"مہاراج! میں دیوی دیوتاؤں اور ان کے سیوکوں کی داسی ہوں' پجاری جب مہا شکتی پراپت کر لیتا ہے تو میں اس کی ہر آگیا کا پالن کرنا اپنا دھرم سمجھتی ہوں' اندر دیوتا کی شکشا بھی یہی ہے مہاراج' یوگی مہاراج کی آگیا بھی یہی ہے' جس کے انوسار میں ہر بلوان کا من خوش کرنے پر مجبور ہوں۔"

"اب یہ نا ممکن ہے لاجونتی۔" میں لاجونتی کی باتوں کی تہہ تک پہنچ کر قدرے درشت لہجے میں بولا۔ "یوگی مہاراج کی بات دوسری ہے پرنتو اور کس میں اتنی شکتی ہے کہ تمہیں مجھ سے جدا کر سکے' تمہیں کیول میرا من خوش کرنا ہو گا' اگر کسی اور نے تمہاری طرف بری نظر ڈالی تو میں اسے ایسا سراپ دوں گا کہ اس کی آتما بھی تڑپ اٹھے گی۔"

"مہاراج!" لاجونتی کی نرگسی آنکھوں میں خوشی کے ہزاروں دیپ جل اٹھے۔ "یہ تمہاری کرپا ہے جو تم داسی کو اس قابل سمجھتے ہو پرنتو تم بھول رہے ہو کہ یوگی مہاراج نے کیا کہا تھا ---------؟ مہاراج نے کہا تھا کہ مہان شکتی رکھنے والے ناری کے چکر میں پڑ کر اپنا سمے برباد نہیں کرتے' ناری منش کے چرنوں کی دھول ہوتی ہے مہاراج۔"

"تم ناری نہیں لاجونتی میرے من کی رانی ہو۔" میں نے جذبات سے مغلوب ہو کر لاجونتی کو گھسیٹ کر سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ "اب کوئی شکتی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی۔"

لاجونتی بے اختیار میری آغوش میں سمٹ گئی' میرے کشادہ سینے پر سر رکھ کر سسکنے لگی' میں اسے دلاسا دیتا رہا۔ لاجونتی کے لمس نے مجھے بے چین کر دیا تھا' میں نے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا حسین چہرہ اٹھایا اور اس کے ہونٹوں کے مخروطی ابھار کو چوم لینے کے لئے ذرا سا جھکا ہی تھا کہ کمرے میں ایک خوفناک آواز ابھری۔

"منوہر! رک جاؤ۔"

میں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تو ایک ہٹا کٹا پجاری جس کے چہرے اور سینے پر بھبھوت ملا ہوا تھا ایک لنگوٹی باندھے میرے سامنے کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا' مجھے اس کی مداخلت سخت ناگوار گزری' اسے نفرت بھری نظروں سے دیکھ کر درشت آواز میں پوچھا۔

"تو کون ہے ---------؟ یہاں کس لئے آیا ہے؟"

"مورکھ --------- کیا تو نے ابھی تک مہاراج گوبند نرائن کا نام نہیں سنا۔"

نووارد نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر لاجونتی کو کرخت نظروں سے گھور کر بولا۔ "لاجونتی' تو اسے بتا کہ میں کون ہوں۔"

میں نے لاجونتی کی سمت دیکھا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے' اس کے چہرے کی رنگت زرد پڑ چکی تھی' مجھے اپنی طرف متوجہ پا کر رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

"منوہر مہاراج۔ اس سمے تمہارے سامنے مہاراج گوبند نرائن کھڑے ہیں' ان کی شکتی تم سے ادھک ہے' دیوی دیوتاؤں نے ان کو مہان شکتی دان کی ہے۔ تمہیں ان کے سامنے ڈنڈوت کرنی ہو گی' ان کو پرنام کرو مہاراج۔"

لاجونتی کی بے بسی اور نووارد کی تعریف سن کر میں ایک ثانئے کے لئے پریشان ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے میں نے ایک اٹل فیصلہ کر کے گوبند نرائن سے پوچھا۔

"تمہارے اس سمے یہاں آنے کا کیا کارن ہے۔"

"مورکھ۔ میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں کہ داسیوں اور پجاریوں پر کسی ایک شکتی کا ادھیکار نہیں ہوتا' تو ابھی بالک ہے اس لئے میں تجھے شما کر رہا ہوں پرنتو اگر دوبارہ تو نے کبھی برے شبد زبان سے نکالے تو مجھے مجبوراً تجھے بتانا ہو گا کہ میں کون ہوں۔"

گوبند نرائن کا لہجہ اتنا تضحیک آمیز تھا کہ میں اپنا غصہ ضبط نہ کر سکا' بگڑے تیور سے بولا۔

"مہاراج مانا کہ تم مجھ سے ادھک شکتی کے مالک ہو' پرنتو تمہیں میرا اپمان کرنے کا ادھیکار نہیں۔"

"اچھا ---------" گوبند نرائن زہر خند سے بولا۔ "تیری یہ مجال جو تو گرو سے بھی منہ زوری کرے گا' کیا بتاؤں تجھے کہ میری آنکھوں کا ایک اشارہ تجھے کیسا کشٹ دے سکتا ہے۔"

"گوبند نرائن!" میں نے آپے سے باہر ہو کر کہا۔ "تم پھر میرا اپمان کر رہے ہو' تمہیں اپنی زبان کو لگام دینا چاہئے' یہ مت بھولو کہ کبھی چیونٹی بھی ہاتھی کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔"

گوبند نرائن کا چہرہ ایکدم سرخ ہو گیا' اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے' غصے کی وجہ سے وہ سرتاپا لرز رہا تھا' لاجونتی نے بڑھ کر مجھ سے کچھ کہنا چاہا لیکن میں نے اسے اشارے سے روک دیا' ایک لمحے کو بھی میں اپنی توجہ گوبند نرائن کی طرف سے ہٹانا نہیں چاہتا تھا۔

گوبند نرائن مجھے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا' اچانک اس نے اپنے چہرے کو زور سے دائیں بائیں جھٹکا اور مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے تمام جسم میں آگ لگ گئی ہو' میں تڑپ اٹھا' ابھی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ گوبند نرائن نے اپنا ہاتھ اٹھا کر میری طرف نہ جانے کیا اشارہ کیا کہ میں تیورا کر فرش پر الٹ گیا' کسی غیر مرئی قوت نے مجھے شدت سے جکڑ رکھا تھا' میرا دم گھٹنے لگا' میں بے بسی سے دو چار تھا کہ گوبند نرائن نے مجھے حقارت سے گھورتے ہوئے بڑی نفرت سے کہا۔

"کیوں بالک' کس وچار میں گم ہو' اپنے بیروں کو آواز کیوں نہیں دیتے۔"

میری حالت اس وقت قابل رحم تھی' میرے لئے اپنی زبان کو جنبش دینا بھی محال تھا' معاً" میرے ذہن میں پورن لال کا تصور ابھرا' میں نے دل ہی دل میں یوگی مہاراج کو یاد کیا تو یکلخت جیسے غیر مرئی قوتوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی درد کی شدت غائب ہو گئی' میرے کانوں میں پورن لال کی آواز گونجی۔

"منوہر ------- تم نے سچے من سے مجھے یاد کیا ہے' اب تمہیں چنتا کرنے کی ضرورت نہیں' کالی کا شبھ نام لیکر اٹھو' دیوی دیوتا تمہاری سہائتا کریں گے۔"

مجھے اپنے جسم میں ایک نئی قوت محسوس ہوئی' میں تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا تو گوبند نرائن کی آنکھوں میں حیرت عود کر آئی' اسے اپنی قوت بینائی پر شبہ ہو رہا تھا' اسے غالباً" اس بات کی امید نہیں تھی کہ میں اس کے دیئے ہوئے کشٹ سے چھٹکارا پا سکوں گا۔ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کہاں کھو گئے گوبند نرائن مہاراج ------- حیرت سے آنکھیں پھاڑے کیا دیکھ رہے ہو' ------- گرو دیو' چیلے کو کوئی کشٹ دو' بڑی کرپا ہو گی تمہاری۔"

"میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا۔ لے سنبھل!" گوبند نرائن نے بپھر کر کہا' پھر اپنے سینے کا ایک بال توڑ کر میری طرف پھینکا' فضا میں بجلیاں سی کڑکنے لگیں' پورا کمرہ لرز اٹھا لیکن دوسرے ہی لمحے ماحول پر سکون ہو گیا' گوبند نرائن کا وار خالی گیا تو اس نے تلملا کر دوسرا حملہ کیا لیکن غالباً" یوگی مہاراج کی نادیدہ قوت نے اس کا توڑ بھی کر دیا۔ گوبند نرائن کی جھلاہٹ قابل دید تھی۔ اس نے بوکھلا کر ایک حملہ اور کیا' اس بار آگ کے شعلے طوفانی انداز میں زمین سے بلند ہو کر میری طرف لپکے لیکن دوسرے ہی لمحے ہوا ایک شدید جھونکا آیا اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کا رخ گوبند نرائن کی سمت پھر گیا اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لئے ناقابل یقین تھا' بھڑکتے ہوئے شعلوں نے پلک جھپکتے میں گوبند نرائن کو اس

ح جلا کر بھسم کیا کہ اس کی ہڈیوں تک کا کوئی سراغ باقی نہ رہا' لاجونتی گنگ کھڑی سب دیکھ رہی تھی' آگ کے شعلے غائب ہوئے تو اس نے چونک کر میری طرف دیکھا پھر کر میرے پاؤں پکڑ کر بولی۔

"مہاراج۔ تمہاری شکتی اپرم پار ہے' داسی کے بڑے بھاگ جو تمہاری سیوا کا موقع ـ"

میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ لاجونتی کو کیا جواب دوں کہ یکلخت میری نظریں سامنے کی رف اٹھیں جہاں یوگی پورن لال مہاراج کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ لاجونتی کی نظر یوگی مہاراج پڑی تو جلدی سے اٹھ کر اس نے ڈنڈوت کیا اور ہاتھ باندھ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی' میں نے عقیدت بھرے انداز میں بڑھ کر پورن لال کے پیروں کو ہاتھ لگایا اور ڈنڈوت کرتا ہوا بولا۔

"مہاراج ------- تم نے اپنے سیوک کی شکتی کا مان بڑھا کر بڑی کرپا کی' میں شکرگزار ہوں مہاراج۔"

"تم نے مجھے سچے من سے یاد کیا تھا منوہر! اسی لئے میں نے تمہاری سہائتا کی۔" پورن لال نے سنجیدگی سے کہا۔ "گوبند نرائن کے بارے میں تم زیادہ نہیں جانتے' بڑی مہان شکتی کا مالک تھا۔ اگر میں تمہاری سہائتا نہ کرتا تو اس کے بیرتم کو جلا کر بھسم کر التے۔ اسے وشواس تھا کہ تم کو بڑی آسانی سے نیچا دکھانے میں سپھل ہو جائے گا۔"

"یوگی مہاراج!" میں نے ہمت کی۔ "کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ میں بھی اور قوت حاصل کر لوں' ایسی قوت جس کے آگے دھرتی کی تمام قوتیں بے کار ہوں۔"

جواب میں پورن لال نے مجھے سرتاپا بغور دیکھا پھر گردن ہلا کر کہا۔

"دیوی دیوتا کا گیان دھیان رکھنے والے ایسی شکتی پراپت کر سکتے ہیں پرنتو اس کے لئے منش کو بڑی کٹھنائیوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ سارا جیون دنیا کو تیاگ کر تپسیا کرنی پڑتی ہے تب کہیں جا کر منش بلوان ہوتا ہے۔"

"مہاراج۔ تم مجھے آگیا دو' میں دیوی دیوتاؤں کے گیان دھیان کے لئے تیار ہوں۔"

"دھیرج سے کام لو بالک!" پورن لال بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے من میں گھور شکتی پراپت کرنے کی لگن ہے تم اوش سپھل ہو گے' پرنتو ابھی وہ سمے نہیں آیا۔"

"کیا تم مجھے کوئی ایسا طریقہ نہیں بتا سکتے مہاراج کہ میں دو چار جاپ اور کر کے مہان شکتی کا مالک بن جاؤں۔" میں نے اصرار کرتے ہوئے کہا "میں دھن کا پکا ہوں مہاراج'

تمہارے آشیرواد کی ضرورت ہے۔"

"جلدی مت کرو بالک' تم کیا چاہتے ہو' میں جانتا ہوں پرنتو سمے کا انتظار کرو۔" پورن لال نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا' پھر کچھ توقف کے بعد بولا۔ "منوہر تم نے پنڈت دیا شنکر مار کر اچھا نہیں کیا' پجاریوں کو یہ بات شوبھا نہیں دیتی کہ وہ کسی ناری کے کارن کسی بھولے بھالے منش کا خون کریں۔"

"اگر تم کو دکھ ہوا ہے مہاراج تو میں معافی چاہتا ہوں۔" میں نے بڑی صاف گوئی سے کہا۔ "بملا کماری کی سندرتا نے میرے من کو بیاکل کر دیا تھا' میں نے اسی کارن پنڈت کو راستے سے ہٹا دیا تھا۔"

"میں سمجھتا ہوں منوہر' تم سندر مکھڑے اور سندر شریر کے پجاری ہو' تم نے لاجونتی کے لئے جس آشا کا خیال کیا تھا اسی نے گوبند نرائن کو غصہ دلایا تھا' مہان شکتی رکھنے والے داسیوں اور اپسراؤں پر اپنا برابر کا ادھیکار سمجھتے ہیں۔ پجارنوں اور داسیوں کا کیول یہی کام ہے کہ وہ پجاریوں کا دل لبھائیں۔"

"مہاراج ---------" لاجونتی کا تذکرہ نکل آیا تو میں سنجیدگی سے بولا "مجھے ابھی تمہارے دھرم کی باتیں نہیں معلوم' تمہاری کرپا رہی تو آہستہ آہستہ سب سیکھ لوں گا' پرنتو لاجونتی کے سلسلے میں میرا فیصلہ اٹل ہے' میں اسے کیول اپنا سمجھتا ہوں' کوئی اور اس کی طرف بری نظر ڈالے میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔"

"منوہر ---------" پورن لال نے بدلے ہوئے تیور سے کہا۔ "تم بھول رہے ہو کہ اس سمے تم اپنے گرو سے باتیں کر رہے ہو۔"

"مجھے شما کر دو مہاراج ---------- پرنتو کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ شکتی پراپت کر لینے کے بعد میرے من کی آشائیں ضرور پوری ہوں گی' میں تم سے لاجونتی کی بھکشا مانگتا ہوں گرو دیو ---------- تم اس داسی کو مجھے دان کر دو۔"

میری خواہش کے اظہار پر یوگی ایک لمحے کیلئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا' اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے میری بات گراں گزری ہے' میں پورن لال کا جواب سننے کو بے چین تھا۔ کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی پھر پورن لال نے ایک نظر لاجونتی کے چہرے پر ڈالتے ہوئے مجھ سے کہا۔

"بالک ---------- تم نے گرو کے ناطے سے مجھ سے کچھ مانگا ہے' تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں نے لاجونتی کو اندر دیوتا سے مانگا تھا' پرنتو اب میں اسے تمہیں دان کرتا ہوں'

آج کے بعد سے تمہارے سوا کسی دوسرے پنڈت پجاری کا اس پر کوئی ادھیکار نہیں ہو گا' پرنتو اس کے لئے تم کو ایک وچن دینا ہو گا۔"

"میں تیار ہوں مہاراج!" میں نے خوشی خوشی جواب دیا تو پورن لال بدستور سنجیدگی سے بولا۔

"تمہیں سچے من سے وچن دینا ہو گا کہ تم لاجونتی کو کبھی دکھی نہیں رکھو گے اور اس کی ہر خوشی کو پورا کرنا اپنا دھرم سمجھو گے' بولو بالک کیا تم یہ پرتگیا کرنے کو تیار ہو؟"

"میں تیار ہوں مہاراج!" میں جلدی سے کہا۔ "تمہاری ہر آگیا کا پالن کرنا میں اپنا دھرم سمجھتا ہوں۔"

لاجونتی نے یوگی مہاراج کی باتیں سنیں تو اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا' لپک کر اس نے یوگی مہاراج کے چرن چھو لئے' پورن لال نے اسے آشیرواد دیتے ہوئے کہا۔

"لاجونتی' اب تو داسی نہیں رہی' ایک برہمچاری کے من مندر کی رانی بن گئی ہے' مجھے وشواس ہے کہ تو منوہر کے من کو جیتنے کے لئے اپنا جیون بھی دان کرنے کو تیار رہے گی۔"

"ایسا ہی ہو گا مہاراج ---------" لاجونتی نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا۔ "میں سدا داسی بن کر مہاراج کی سیوا کرتی رہوں گی۔"

پورن لال بڑی دیر تک مجھے اور لاجونتی کو نصیحتیں کرتا رہا اس نے مجھے کچھ اور جاپ بھی کرنے کو کہا پھر اپنی مٹھی سے ایک چمکدار شے جو دور سے شیشے کا کوئی ٹکڑا نظر آتی تھی نکال کر میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"لو بالک۔ اسے نگل جاؤ' آج میں تم کو ایک ایسی چیز دان کر رہا ہوں جو ہر یدھ میں تمہاری سہائتا کرے گی' اسے کھا لینے کے بعد تمہارے شریر میں بلوانوں جیسی شکتی پیدا ہو جائے گی' اگر تم چاہو گے تو پہاڑوں کا رخ بھی بدل جائے گا۔ تمہارے بیری تم کو کوئی کشٹ نہیں دے سکیں گے' پرنتو اتنا دھیان میں رکھنا کہ تم اپنی شکتی سے کسی منش کو بلاوجہ کوئی دکھ نہیں دو گے۔"

میں نے پورن لال کے ہاتھ سے چمکدار شے لے کر جلدی سے منہ میں ڈال کر نگلی پھر اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"مہاراج ---------- میں تم کو وچن دیتا ہوں کہ سارا جیون تم کو اپنا گرو سمجھوں گا' جو تم آگیا دو گے وہی کروں گا۔"

"منوہر ---------" پورن لال نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ "اس سے جو وچن تم مجھے دے رہے ہو اس کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنی ہوتگیا سے ہٹ جاؤ۔"

"یوگی مہاراج! کیا تم کو اپنے سیوک پر وشواس نہیں ہے؟" میں نے حیرت سے دریافت کیا تو پورن لال نے کچھ اور زیادہ سنجیدگی اختیار کر کے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"وشواس کی بات مت کرو منوہر' ابھی تم بالک ہو بھوش میں کیا ہونے والا ہے یہ کیول میں جانتا ہوں' من کا حال پڑھنے کی شکتی ہر منش میں نہیں ہوتی' کل کیا ہو گیا یہ میں آج جانتا ہوں' آنے والا سمے تمہیں بھی بتا دے گا کہ میری باتوں کا مقصد کیا ہے' پرنتو اتنا ہمیشہ یاد رکھنا کہ گرو ہر حال میں گرو ہوتا ہے۔"

میں یوگی پورن لال کی معنی خیز باتوں کا مفہوم نہ سمجھ سکا' قبل اس کے کہ کچھ دریافت کرتا پورن لال میری نظروں کے سامنے سے کسی چھلاوے کی طرح غائب ہو گیا' چند لمحے میں غور و فکر میں ڈوبا رہا پھر میری توجہ لاجونتی کی جانب مبذول ہو گئی جو شرمگیں مسکراہٹ اپنے حسین چہرے پر بکھیرے کھڑی مجھے مست نظروں سے دیکھ رہی تھی' میں نے آگے بڑھ کر اسے اپنی آغوش میں کھینچ لیا۔

○

قارئین کرام' میں اپنی کہانی کو طول دیکر اور غیر دلچسپ واقعات کو بیان کر کے آپکی دلچسپی کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا' ہر چند کہ واقعات کا ایک طویل سلسلہ رہ جائیگا لیکن میں محض ضروری باتوں کو زیب داستان کرنا پسند کروں گا تاکہ آپکو تکان اور بوریت کا شکار نہ ہونا پڑے البتہ وہ واقعات جو کہانی کے تسلسل کے لئے اشد ضروری ہیں ان کا تحریر میں لانا لازمی ہے۔

لاجونتی کو اپنے لے مخصوص کرا لینے کے بعد مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب کوئی دوسرا اس کی سمت بری نظر نہیں اٹھا سکے گا۔ پورن لال بھی مجھ پر مہربان تھا' عظیم قوتوں کا مالک بننے کا سودا میرے سر میں سمایا ہوا تھا چنانچہ میں نے اپنی زندگی کے دو ڈھائی سال دیوی دیوتاؤں کے گیان دھیان اور جنتر منتر سمجھنے میں گزار دیئے۔ پورن لال کے بتائے ہوئے جاپ کو مکمل کرنے کے بعد لاجونتی کے کہنے پر پہلے میں نے شیو جی کے لئے ایک جاپ کیا پھر ادیتی (ایک ہندو دیوی کا نام) کو رام کرنے کے لئے ایک سو ایک دن کی بیٹھک کی' اس کے علاوہ میں نے اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے سارے وید' شاستر اور ان مذہبی

اور غیر مذہبی کتابوں کا مطالعہ کر ڈالا جو ہندو دھرم اور ہندو دیو مالا سے متعلق تھیں لاجونتی نے ان تمام باتوں کے حصول میں میری بھرپور مدد کی تھی۔

دو ڈھائی سال تک میں دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہا اور کٹھن تپسیا اور پوجا پاٹ میں مگن رہا' جب میں نے کالکا کا جاپ پورا کیا تو لاجونتی نے مجھ سے کہا

"منوہر ---------- (لاجونتی مجھے ہمیشہ مہاراج کہا کرتی تھی' میرے اصرار پر اس نے بمشکل مجھے صرف منوہر کہنا شروع کیا تھا) تم نے ادیتی دیوی کو رام کر لیا' اب دھرتی کی وہ شکتی تمہیں نیچا نہیں دکھا سکتی' تم قسمت کے دھنی ہو جو دیوی نے تمہاری پوجا کو سوئیکار کر لیا' تم نہیں جانتے میرے من مندر کے دیوتا' پرنتو میں جانتی ہوں کہ بڑے بڑے پنڈت پجاریوں نے دیوی کو رام کرنے کے لئے کٹھن تپسیا کی اور بڑے پاپڑ بیلے لیکن کوئی بھی اس پر یکتا میں سپھل نہیں ہو سکا' ادیتی کی شکتی اپرم پار ہے منوہر' وشنو مہاراج اور اندر دیوتا کی ماتا ہونے کی وجہ سے ادیتی تمام دیوتاؤں پر راج کرتی ہے' ادیتی کا ایک اشارہ ساری دھرتی کو روئی کے گالوں کی طرح اڑا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔"

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا لاجونتی' اگر تم میری سہائتا نہ کرتیں تو میں شاید کامیاب نہ ہو سکتا۔"

"نہیں منوہر۔ ایسا مت کہو' جو کچھ ہوا تمہاری سچی لگن کے کارن ہوا۔"

"لاجونتی ---------" یکلخت میں نے کچھ سوچتے ہوئے قدرے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا یوگی مہاراج بھی ادیتی کو رام کرنے میں سپھل نہیں ہوئے تھے۔"

"کوئی بھی نہیں ہو سکا منوہر۔ کوئی بھی نہیں۔" لاجونتی بولی "تم پہلے پجاری ہو جس کی پوجا کو ادیتی نے سوئیکار کیا ہے۔"

لاجونتی نے جو کچھ مجھے باور کرایا اسے محسوس کر کے میرا سر غرور سے تن گیا' لاجونتی کے کہنے کے مطابق جو شکتی میں نے دو ڈھائی سال میں حاصل کر لی تھی وہ دوسروں کو بیس پچیس سال کی کٹھنائیوں کے بعد بھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔

ادیتی کا جاپ پورا کرنے کے بعد میں نے ایکبار پھر کالی کے مندر پر حاضری دی' یوگی پورن لال نے مجھے تاکید کی تھی کہ جب بھی میں کوئی جاپ پورا کروں میرا کالی کے چرنوں میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ کالی کے چرنوں کو چھو کر میں مندر سے باہر نکلا تو مجھے بلا پجارن اور اس کا باپ دیا شنکر یاد آ گئے' بلا کی یاد نے میرے جذبات کو گدگدایا' میں اپنے دھیان میں مست چلا جا رہا تھا کہ ایک کٹی کے اندر سے کسی لڑکی کے چیخنے کی آواز ابھری'

میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے' لڑکی کی چیخ میں کرب تھا میں نے بائیں جانب والی کٹی پر نظر ڈالی جس پر مندر کے پروہیت کا جھنڈا لہرا رہا تھا' میرے تیور بدلے تو لاجونتی نے کہا۔

"منوہر --------- میں نے پجاریوں کی زبانی سنا ہے کہ یہاں کا پروہت بڑا ظالم ہے' پجارنوں اور داسیوں کے سلسلے میں اس کی رال بڑی جلدی ٹپک جاتی ہے' ابتک نہ جانے یہ راکھشش کتنی بھولی بھالی پجارنوں کی عزت لوٹ چکا ہے' اس سمے بھی وہ کسی ناری کا جیون برباد کر رہا ہو گا۔"

لاجونتی کیا چاہتی تھی میں پل بھر میں سمجھ گیا' قدم اٹھاتا ہوا پروہت کی کٹی میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درندوں کی طرح ایک نوخیز پجارن کے شریر کو جھنجھوڑ رہا ہے' پجارن رو رو کر اس سے فریاد کر رہی تھی لیکن پروہت کے شکنجے سے بچ نکلنا اس کے بس کی بات نہ تھی' میں نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد غصے میں پروہت کو للکارا تو وہ غضبناک نظروں سے مجھے گھور کر بولا۔

"چلا جا --------- دفع ہو جا۔"

"کمینے ---------" میں خوفناک آواز میں بولا۔ "مندر کا پروہت ہو کر تجھے پاپ کرتے لاج نہیں آتی' میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ لڑکی کو چھوڑ دے اور اس کے چرن چھو کر شما کی بھکشا مانگ پرنتو اگر تو نے میرا کہا نہ مانا تو میں تجھے ایسا کشٹ دونگا کہ تو سارا جیون بیاکل رہے گا۔"

"تو --------- مجھے کشٹ دے گا' کالی کے مندر کے پروہت کو؟" پروہت لڑکی کو چھوڑ کر کسی بھوکے بھیڑیئے کی مانند اٹھ کھڑا ہوا' غضبناک آواز میں بولا "تو نے شاید پنڈت رام سروپ کا نام پہلے کبھی نہیں سنا' اگر سنا ہوتا تو دبے قدموں چپ چاپ میری کٹی کے قریب سے گزر جاتا' مورکھ' اب بھی سمے ہے' اگر جیون پیارا ہے تو چلا جا یہاں سے۔"

میرا جی چاہا کہ ایک ہی اشارے سے اپنے بیروں کو حکم دوں اور اس موذی پروہت کے شریر کی دھجیاں اڑا دوں لیکن نہ جانے کیوں مجھے شرارت سوجھی' میں نے قدرے نرم آواز میں کہا۔

"پروہت جی' میں اس شہر میں نیا نیا آیا ہوں' کالی کے چرن چھونے آیا تھا' لڑکی کی چیخ کی آواز سنی تو تمہاری کٹی میں آ گیا اگر معلوم ہوتا کہ اس کٹی میں رام سروپ مہاراج براجمان ہیں اور مندر کی کسی کمزور پجارن سے اپنے من کی اگنی کو ٹھنڈا کر رہے ہیں تو کبھی اندر نہ آتا۔"

"سمے برباد مت کر مورکھ --------- تو نیا پکھیرو ہے اس لئے شما کرتا ہوں پرنتو دوبارہ کبھی یہ بھول نہ کرنا۔"

"جو آگیا مہاراج!" میں سہمے ہوئے لہجے میں بولا' جانے کے لئے پلٹا پھر پجارن پر نظر پڑی تو اسے للچائی نظروں سے دیکھنے لگا۔ رام سروپ نے میری نظر کو بھانپا تو کڑک کر بولا۔

"مورکھ' کیا دیکھ رہا ہے' میری آگیا کا پالن کر اور کٹی سے باہر نکل جا۔"

میں نے بدستور پجارن کو للچائی نظروں سے گھورتے ہوئے پروہت کو چھیڑنے کی خاطر کہا "پروہت مہاراج' تم قسمت کے دھنی ہو جو روز ایک نئے شریر کو اپنی آشاؤں کی بھینٹ چڑھاتے ہو' تمہارے لئے پجارنوں اور داسیوں کی کوئی کمی نہیں' پرنتو یہ پجارن میرے من کو بھا گئی ہے بڑی کرپا ہو گی تمہاری' اس پجارن کو مجھے دان کر دو' میں سارا جیون تمہارے گن گاتا رہوں گا۔ مجھے نراش نہ کرنا مہاراج!"

رام سروپ میری بات سنکر آگ بگولا ہو گیا۔ غضبناک لہجے میں مجھے گالیاں بکتا ہوا لپکا لیکن میرے بیروں نے میری آنکھوں کا اشارہ پا کر اسے راستے میں یوں جکڑ لیا کہ اس کے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھے کے اٹھے رہ گئے۔ دوسرا اشارہ پا کر رام سروپ کی مزاحمت کے باوجود میرے بیروں نے اسے اوپر کی سمت اٹھا لیا' اب اس کے پیر بھی زمین سے ایک فٹ اوپر اٹھے ہوئے تھے' رام سروپ کے چہرے کی رنگت یکلخت زرد پڑ گئی' اس کی آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا' میں نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"مہاراج --------- سچ ہے کہ تم پروہت ہو' دیوی دیوتاؤں نے تمہیں مہان شکتی دان کی ہے جبھی تم دھرتی سے اونچے نظر آ رہے ہو۔"

"تم کون ہو ---------" اس بار رام سروپ نے خوف زدہ آواز میں دریافت کیا۔ اس کی تمام اکڑفوں پر رفو چکر ہو چکی تھی۔

"میں ---------" میں نے یکلخت سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "میرا نام منوہر مہاراج ہے رام سروپ! میں تمہارے پاپ کی کہانیاں بہت سن چکا ہوں اسی کارن آج ادھر آ نکلا ہوں تمہارے کرتوتوں کی پستک آج پوری ہو جائے گی رام سروپ' میں تم کو ایسا کشٹ دوں گا' جسے تم سدا یاد رکھو گے۔"

قبل اس کے کہ رام سروپ کوئی جواب دیتا میں نے سہمی ہوئی پجارن کو گھور کر کہا۔

"پجارن' میں تجھے آگیا دیتا ہوں کہ آگے بڑھ کر اس راکھشش کا پیٹ پھاڑ دے' یہ نیچ اسی قابل ہے۔"

"مہاراج ---------- تم نے جو کرپا میرے اوپر کی ہے اسے میں سارا جیون یاد رکھوں گا۔" پجارن نے بڑی عقیدت سے جواب دیا پھر پروہت پر حقارت بھری نظر ڈال کر بولی۔ "یہ پاپی بڑا کٹھور دل ہے مہاراج۔ پرنتو کالی کے مندر کا پروہت ہے اس لئے اسے شما کر دو مہاراج۔ دیوی اسے سراپ ضرور دے گی۔"

"پجارن ---------- تو منوہر مہاراج کی آگیا کا پالن نہ کر کے اسکا اپمان کر رہی ہے۔" میں نے کڑک کر کہا۔ "تجھے میری آگیا کا پالن کرنا ہو گا۔ سنا تو نے۔"

پجارن ہچکچا رہی تھی' اس کی نظروں سے خوف مترشح تھا' رام سروپ بدستور زمین سے ایک فٹ اوپر فضا میں معلق تھا' اس کے چہرے پر مردنی طاری تھی' موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔

"مہاراج ---------- مجھے شما کر دو' میں وچن دیتا ہوں کہ پھر بھی کسی داسی یا پجارن پر بری نظر نہیں ڈالوں گا۔"

ٹھیک اسی وقت لاجونتی کی آواز میرے کانوں میں گونجی "منوہر۔ یہ پاپی جھوٹ بول رہا ہے' اس کا من کالا ہے' اس کی نس نس میں پاپ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے' اسے شما نہ کرنا منوہر ---------- اسے مار ڈالو۔ اگر تم نے اسے شما کر دیا تو یہ پاپی اور درندہ بن جائے گا۔"

لاجونتی کی آواز سن کر میں نے رام سروپ پر نظر ڈالی پھر میں نے اپنے ایک بیر کو پجارن کے شریر میں داخل ہونے کا اشارہ کیا' پجارن اپنی جگہ سہمی کھڑی تھی لیکن پھر اچانک اس کے سر کو دو تین شدید جھٹکے لگے اور اس کے بعد اس کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے لپکنے لگے' اس کے چہرے پر کرختگی کا راج ہو گیا' جن نظروں سے اب وہ رام سروپ کو دیکھ رہی تھی ان میں حقارت اور انتقام کی خوفناک چمک تھی۔

"پجارن۔ کیا تو میری آگیا کا پالن نہیں کرے گی؟" میں نے پجارن کو مخاطب کیا۔

"تمہاری شکتی مہان ہے منوہر مہاراج ---------- تمہاری آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے۔" پجارن نے ٹھوس آواز میں کہا "میرے لئے کیا آگیا ہے مہاراج ----------"

"پجارن ---------- تیرے سامنے اس سے کالی کے مندر کا پروہت کھڑا ہے جس کا من کالا ہے' یہ پاپی نیچ ذات اور راکھشش سے بھی بدتر ہے اس اپرادھی نے تجھے برباد کرنے کے لئے اپنی کٹی میں بلایا تھا' میری آگیا ہے کہ تو اس کو جان سے مار ڈال

---------- دیوی دیوتا کا آشیرواد تیرے ساتھ ہے۔"

"جو آگیا مہاراج!"

پجارن نے جس کے شریر میں اس وقت میرے ایک بیر کا قبضہ تھا سر جھکا کر کہا' پھر وہ آگے بڑھی' کٹی میں ایک سمت رسوئی کا سامان رکھا تھا' پجارن نے وہاں سے سبزی کاٹنے والی چھری اٹھائی' رام سروپ کی آنکھیں دہشت سے پھٹی ہوئی تھیں' پجارن کو قریب آتا دیکھ کر اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا' اس کی حالت نہ صرف قابل دید بلکہ مضحکہ خیز بھی تھی۔ فضا میں معلق وہ پاؤں مار رہا تھا' پجارن کے تیور خطرناک تھے' رام سروپ کے قریب پہنچ کر اس نے چھری والا ہاتھ فضا میں بلند کیا پھر ایک ہی جھٹکے میں چھری اس کے پیٹ میں اتار دی' رام سروپ کے پیٹ سے خون کا فوارہ ابل پڑا' اس کی کربناک چیخیں تیز سے تیز تر ہو رہی تھیں اور پجارن کے ہاتھ مشینی انداز میں چل رہے تھے' کٹی میں پروہت کا گندہ خون پھیل رہا تھا' کچھ دیر بعد جب وہ مر گیا تو میرے بیروں نے اسے زمین پر پھینک دیا' پجارن بدستور اس کے مردہ جسم پر چھرے کے پے در پے وار کر رہی تھی' میں پروہت پر ایک آخری نظر ڈالی اور کٹی سے باہر آگیا جہاں لاجونتی میری راہ دیکھ رہی تھی' میں لاجونتی کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

بنارس میں میرا قیام ایک درمیانہ درجے کے ہوٹل میں تھا' کالی کے مندر پر حاضری دینے کے بعد میں واپس جانا چاہتا تھا لیکن لاجونتی کے اصرار پر مزید دو روز رک گیا' اگر نہ رکتا تو شاید وہ واقعہ بھی پیش نہ آتا جو اب میں بیان کر رہا ہوں۔

اس روز میں شام کو نہا دھو کر اور کپڑے تبدیل کر کے لاجونتی کے ساتھ تفریح کی غرض سے باہر جانے کے لئے کمرے سے باہر نکلا تھا۔ راہداری عبور کر کے سیڑھیوں کے قریب آیا تو نیچے ہال میں کچھ گڑ بڑ نظر آئی' ایک پولیس انسپکٹر اور چار مسلح سپاہی کاؤنٹر پر کھڑے کچھ معلومات کر رہے تھے' میں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا پھر ہال عبور کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ایک سپاہی تیز قدم اٹھاتا ہوا میرے قریب آیا اور بولا۔

"کیا منوہر تمہارا ہی نام ہے؟"

"ہاں ---------- کیوں؟" میں نے سپاہی کو گھورتے ہوئے قدرے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیا۔ اس کا انداز تکلم مجھے ناگوار گزرا تھا' اگر لاجونتی ساتھ نہ ہوتی اور ہال میں لوگ نہ ہوتے تو میں یقیناً اس پولیس کے سپاہی پر ہاتھ چھوڑ بیٹھتا' جن نظروں سے وہ مجھے

دیکھ رہا تھا وہ بھی مشکوک تھیں۔

"انسپکٹر صاحب تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں؟" سپاہی نے مجھے معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا' اب مجھے تاؤ آگیا۔ میں غصیلے لہجے میں بولا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے' کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہارا دانت توڑ دوں۔"

سپاہی میرا جواب سن کر سکتے میں آگیا' میں نے ایک نظر انسپکٹر پر ڈالی جو بدستور کاؤنٹر پر کھڑا مجھے اور لاجونتی کو مشکوک نظروں سے گھور رہا تھا۔ میں نے لاجونتی کا ہاتھ تھاما' دروازے کی طرف بڑھا تھا کہ انسپکٹر اور اس کے ساتھی لپک کر تیزی سے آئے اور میرے راستے میں حائل ہو گئے' انسپکٹر نے مجھے سرتاپا گھورتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مہاشے' ہمیں تم سے کچھ ضروری بات دریافت کرنی ہے تمہیں ہمارے ساتھ مینجر کے کمرے تک چلنا ہو گا' میں نہیں چاہتا کہ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد صورت حال جان کر پریشان ہوں' یوں بھی یہ اس ہوٹل کی عزت کا معاملہ ہے ————"

میرا دل چاہا کہ الٹے ہاتھ کا ایک زور دار تھپڑ ایسا رسید کروں کہ انسپکٹر کی بتیسی پیٹ میں اتر جائے لیکن لاجونتی نے میرا ہاتھ آہستہ سے دبا دیا' میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے مجھے اشارے سے انسپکٹر کی بات مان لینے کو کہا' میں اندر ہی اندر خون کا گھونٹ پیتا انسپکٹر کے ساتھ ہو لیا' مینجر کے کمرے میں مینجر' انسپکٹر اور ہمارے علاوہ ایک مسلح سپاہی بھی موجود تھا باقی تین سپاہیوں کو بیرونی دروازے پر تعینات کر دیا گیا تھا۔ میں نے اندر پہنچ کر چاہا کہ قبل اس کے کہ انسپکٹر کچھ دریافت کرے اس پر چڑھ دوڑوں لیکن لاجونتی نے میرا ہاتھ تھام کر ایک صوفے پر بٹھایا اور خود بھی میرے قریب کھڑی ہو گئی۔ مینجر کے چہرے پر الجھن اور جھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات موجود تھے' انسپکٹر نے مجھے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"تمہارا نام منوہر ہے۔ کیوں؟"

"ہاں۔" میں نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟" انسپکٹر نے اس بار لاجونتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"دھیرج سے کام لینا مہاراج" لاجونتی کی آواز میرے کانوں میں گونجی "دراصل یہ مہاشے تم پر مجھے اغوا کرنے کا شبہ کر رہے ہیں' ہوٹل کا مینجر بڑا بدمعاش ہے اس نے پولیس والوں سے ساز باز کر رکھی ہے نئے آنے والے جوڑوں کو اسی طرح پریشان کیا جاتا

ہے' جو سچے ہوتے ہیں بچ جاتے ہیں۔ پرنتو جن کے من میں چور ہوتا ہے انھیں دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔"

میں نے لاجونتی کی طرف دیکھا' وہ نظریں جھکائے خاموش بیٹھی تھی' اس کی پر اسرار آواز سن کر سارا معاملہ میری سمجھ میں آگیا' میں نے دوبارہ انسپکٹر کی طرف دیکھا اور گھبرائے ہوئے لہجے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"یہ لڑکی ———— یہ لڑکی میرے ساتھ ہے۔"

"میں بھی دیکھ رہا ہوں' لیکن یہ تمہاری کون ہے؟" انسپکٹر میری گھبراہٹ دیکھ کر اور تیز ہو گیا۔ "تمہارا اس لڑکی سے کیا رشتہ ہے؟"

"رشتہ ———— ابھی ہمارے درمیان کوئی سمبندھ نہیں ہے پرنتو ہو جائے گا" میں نے بدستور گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "پر تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"صورت سے تو بگلا بھگت نظر آتے ہو۔" انسپکٹر نے میری داڑھی پر طنز کرتے ہوئے زہر خند سے کہا پھر اور تیز ہوتے ہوئے بولا۔ "کہاں سے بھگا کر لائے ہو اس لڑکی کو؟"

"یہ غلط ہے" میں نے احتجاج کیا۔ "لڑکی خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئی ہے' میں نے اسے نہیں بھگایا۔"

"مجھے پہلے ہی شبہ تھا۔" انسپکٹر نے مینجر کو مخاطب کر کے معنی خیز انداز میں کہا پھر میری طرف دیکھ کر افسرانہ شان سے بولا۔ "تم دونوں کو ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔"

"تم ————" میں نے لاجونتی کا مشورہ فراموش کر کے بگڑے ہوئے تیور سے پوچھا۔ "ہمیں تھانے تک لیجانے کی شکتی رکھتے ہو؟"

"میں تمہیں نرکھ تک لیجانے کی شکتی رکھتا ہوں بگلا بھگت۔" انسپکٹر کڑک کر بولا "سیدھی طرح نہیں چلو گے تو ہمیں سختی کرنا بھی آتا ہے۔"

میرا دماغ پلٹنے والا تھا کہ لاجونتی یکلخت اٹھ کھڑی ہوئی۔ براہ راست انسپکٹر کی نظروں میں نظریں ڈال کر بڑی سپاٹ آواز میں بولی۔

"تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟"

"سمجھ دار معلوم ہوتی ہو؟" انسپکٹر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری' مجھ پر حقارت بھری نظر ڈال کر لاجونتی سے بولا۔ "منش دس بار بدنام ہو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا پرنتو استری جات ایکبار بدنام ہو جائے تو اس کا سارا بھرم خاک میں مل جاتا ہے۔"

"چکنی چپڑی باتیں مت کرو کنہیا لال۔" لاجونتی کا لہجہ ٹھوس تھا۔ "میں جانتی ہوں کہ

اس سے تمہارے من میں کیا ہے' پرنتو اتنا یاد رکھو کہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں' تم اور چرن جین (ہوٹل کے مینجر کا نام تھا) مل کر جو ناٹک کھیل رہے ہو آج اس کے پورا ہونے کا سمے آ گیا اگر جیون پیارا ہے تو کالی کی سوگند کھا کر وچن دو کہ اب تم دونوں کبھی کسی کو پریشان نہیں کرو گے' دوسری صورت میں کوئی اور اپائے کرنا ہو گا۔"

"شٹ اپ" انسپکٹر غرایا پھر گرج کر بولا۔ "میں تم جیسی عورتوں کو ٹھیک کرنا خوب جانتا ہوں۔"

"پھر سوچ لو کنہیا لعل۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو بعد میں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔"
لاجونتی نے سرد مہری سے جواب دیا تو انسپکٹر غصے سے لال پیلا ہو گیا' مسلح سپاہی کو اشارہ کر کے بولا۔

"ان دونوں کو ہتھکڑی پہنا دو۔"

میرے لئے اب برداشت کرنا مشکل تھا۔ مگر قبل اسکے کہ میں کچھ کہتا یا کرتا لاجونتی کی پراسرار آواز پھر میرے کانوں میں گونجی اس نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں خاموش رہوں' وہ بذات خود انسپکٹر اور مینجر کو ان کی بدمعاشیوں کا مزا چکھانا چاہتی تھی' میں خون کا گھونٹ پی کر چپ رہا' انسپکٹر کا اشارہ پا کر سپاہی آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ہتھکڑی نکال کر ہمارے ہاتھوں میں ڈال دی اس موقع پر مینجر نے اپنا پارٹ کمال ہوشیاری و عیاری سے ادا کرتے ہوئے مجھ سے کہا۔

"مترو (دوستو) کیوں اپنا جیون نشٹ کرنے کے چکر میں ہو' تمہارے ساتھ ساتھ ہوٹل کی بھی بدنامی ہو گی' میری مانو تو بات یہیں ختم ہو سکتی ہے' جو سہائتا ممکن ہو گی میں بھی کروں گا۔"

"تو اور ہماری سہائتا کرے گا۔ نیچ ذات' کمینے۔" لاجونتی غصے سے لال ہو کر بولی۔ پھر اس نے کچھ پڑھ کر ہتھکڑی پر پھونکا تو لوہے کی ٹھوس زنجیریں یوں کھنکنا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں جیسے کانچ کی چوڑیاں ہوں' مینجر کے علاوہ انسپکٹر کی آنکھیں بھی خوف و حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ سپاہی جس نے ہمیں ہتھکڑی لگائی تھی سرتاپا لرز رہا تھا' چند ثانئے تک کمرے میں موت کا سناٹا طاری رہا پھر لاجونتی نے گرجدار آواز میں پولیس انسپکٹر کو مخاطب کیا

"پاپی' تیری سزا یہی ہے کہ تو اب اپنے سارے شریر کے کپڑے اتار ڈال اور دیوانوں کی طرح چیختا چلاتا سڑکوں پر مارا مارا پھر ———— کالی کے ایک مہان سیوک

اور اندر دیوتا کی ایک اپسرا کی بے عزتی کر کے تو نے دیوی دیوتاؤں کا اپمان کیا ہے۔"

پھر وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا' لاجونتی کے منہ سے یہ جملے نکلنے تھے کہ میں نے انسپکٹر کے چہرے کی رنگت بدلتے دیکھی' اس پر اچانک جیسے مرگی کا دورہ پڑ گیا تھا' تڑ سے زمین پر گرا اور یوں ہاتھ پاؤں پھینکنے لگا جیسے چند لمحوں میں مر جائے گا' ہوٹل کے مینجر اور سپاہی کی حالت قابل دید تھی' دونوں کے چہرے فق ہو چکے تھے' آنکھوں سے خوف پھوٹا پڑ رہا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے جنبش کرنے کے قابل نہیں رہ گئے تھے لاجونتی کے بیروں نے غالباً ان دونوں کو پتھر کے مجسمے میں بدل دیا تھا۔

کنہیا لعل' پاگل کتے کی طرح فرش پر پڑا ہاتھ پاؤں مارتا رہا پھر وہ اٹھا' اپنے سارے کپڑے اتارے اور دیوانوں کی طرح سر کے بال نوچنے لگا' اس کے جسم پر بس ایک لنگوٹ باقی رہ گیا تھا' دیوانگی کی حالت میں اس نے واہی تباہی بکنی شروع کر دی تھی' لاجونتی نے اس پر حقارت سے تھوک دیا پھر میرا ہاتھ تھام کر بولی۔

"آؤ مہاراج ———— ہم چلتے ہیں' یہ پاپی کچھ دیر بعد اسی طرح چیختا چلاتا باہر نکل جائے گا۔"

میں لاجونتی کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ باہر نکلا باقی تینوں سپاہی دروازے پر تعینات تھے' ایک نے ہمیں روکنا چاہا لیکن لاجونتی کے ایک ہی اشارے نے ان تینوں کو بھی پتھر کی مورتیوں میں بدل دیا' ان تینوں کی نظریں ہمارے چہروں پر مرکوز تھیں لیکن وہ بیچارے اپنی جگہ سے جنبش کرنے کے قابل نہ تھے۔ ہم دونوں لمبے لمبے قدموں سے بڑے ہال کو عبور کر کے ہوٹل سے باہر آ گئے۔

بنارس کو ہم نے اسی رات خیرباد کہہ دیا' میرا ارادہ اجودھیا جانے کا تھا لیکن لاجونتی نے بڑی خوبصورتی سے اور خوشامدانہ انداز میں میرا پروگرام تبدیل کر دیا اور مجھے ایک بار پھر اسی حویلی کے سامنے پہنچا دیا جہاں سے میری پراسرار زندگی کی ابتدا ہوئی تھی' لاجونتی نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ پورن لال سے ملاقات کرنے کی غرض سے حویلی تک آنے پر مجبور تھی' میں نے پورن لال کا شبہ نام سنا تو خاموش ہو گیا ویسے یہ دیگر بات تھی کہ حویلی کو نظروں کے سامنے دیکھ کر مجھے بہت سی گزری ہوئی باتیں یاد آ گئی تھیں۔ خاص طور پر نعیمہ کے ساتھ گزارے ہوئے رنگیں لمحات کی یادیں میرے لئے سوہان روح تھیں میں نے ایک لمحے میں ان تلخ یادوں کو ذہن سے جھٹک دیا' نعیمہ نے مجھ سے بے وفائی کی تھی اور اجیت کمار کو اپنا لیا تھا' مجھے اب ان باتوں پر کوئی رنج نہیں تھا' پورن لال اور لاجونتی کے

مشورے پر عمل کر کے میں اب مہان شکتی کا مالک بن چکا تھا' میرے ایک اشارے پر میرے بیر میرے لئے ہزاروں نعمائیں مہیا کر سکتے تھے۔ میں فخر سے سینہ تان کر حویلی میں داخل ہوا' اس وقت رات کے گیارہ کا عمل رہا ہو گا' سب سے پہلے میرا سامنا اجیت کمار سے ہوا جو اس سے باہر والے ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیوتاؤں کا مشروب پی رہا تھا' نعیمہ اس کی آغوش میں بڑی بے حیائی سے لیٹی ہوئی تھی' اس کے جسم پر برائے نام کپڑے تھے' اجیت کمار نشے میں جھوم رہا تھا' مجھے اور لاجونتی کو دیکھا تو بڑے جوش سے اٹھ کر مجھ سے بغلگیر ہوا اور بولا۔

"میرے متر۔ منوہر' کہاں رہے اتنے دنوں۔"

"یوگی مہاراج کی آگیا کے انوسار دیوتاؤں کے لئے جاپ اور گیان دھیان میں مگن تھا۔" میں نے نعیمہ پر ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر جواب دیا۔ "تم سناؤ اجیت کمار۔ تم کیسے ہو؟"

"چین کی بنسری بجا رہا ہوں۔ دیوتاؤں کی کرپا ہے۔"

اجیت کمار کے اصرار پر میں بھی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا' لاجونتی ایک طرف داسیوں جیسے انداز میں ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی نعیمہ مجھے کچھ ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو' میں سمجھ گیا کہ اس وقت وہ اجیت کمار کے زیر اثر ہے' میں نے اسپر توجہ دینے کے بجائے اجیت سے باتیں شروع کر دیں' اس کے اصرار پر میں نے بھی وہی مشروب پیا جو دو بار پہلے پی چکا تھا' اجیت کمار پینے پلانے کے دوران بار بار نعیمہ کو گھسیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیتا تھا' میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ لاجونتی بدستور ایک جانب داسیوں کے انداز میں ہاتھ باندھے کھڑی تھی' میں جب بھی اس کی طرف دیکھتا وہ بڑے دل آویز انداز میں مسکرا دیتی۔

اجیت کمار مجھ سے دنیا جہاں کی باتیں کرتا رہا' لاجونتی کے علاوہ خود یوگی پورن لال نے بھی مجھ کو یہی بتایا تھا کہ وہ اس کا خاص سیوک ہے' اسی وجہ سے میں اجیت سے جلدی ہی بے تکلف ہو گیا۔ نعیمہ نے مجھے ابھی تک نہیں پہچانا تھا' بڑی بے حیائی سے وہ بار بار اجیت سے ہم آغوش ہو رہی تھی' خاصی دیر تک یہی ہنگامے جاری رہے' پھر نعیمہ نے پہلی بار مجھے متوجہ کر کے کہا۔

"مجھے ایسا جان پڑتا ہے منوہر بابو کہ میں نے پہلے کبھی تمہیں کہیں دیکھا ہے۔"

"ہو سکتا ہے تم سپنے کی باتیں کر رہی ہو۔" میں نے بے رخی سے جواب دیا۔ "جہاں

تک میرا تعلق ہے میں نے تمہیں کبھی سپنے میں بھی نہیں دیکھا ------- دوسری بات یہ کہ میرا نام منوہر بابو نہیں بلکہ منوہر مہاراج ہے۔"

"مہاراج -------" نعیمہ نے نشے میں جھومتے ہوئے کہا۔ "تم سب کچھ ہو سکتے ہو لیکن مہاراج نہیں ہو سکتے' مہاراج صرف میرا اجیت ہے۔ میرا اجیت کمار جو لامحدود اور پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔ تم جیسے چھوٹے موٹے منش کو تو چٹکی میں پیس کر رکھ سکتا ہے' کیوں اجیت؟"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے نعیمہ نے اجیت کے گلے میں باہیں ڈال دی تھیں' میرا خون کھول اٹھا' اجیت' نعیمہ کی بات سن کر جس انداز میں مسکرایا تھا اس نے جلتی پر تیل کا کام کیا لیکن میں نے ضبط سے کام لیا' اگر اجیت' پورن لال کا سیوک نہ ہوتا تو میں یقیناً اس سے الجھ پڑتا میرے چہرے کی بدلتی ہوئی رنگت دیکھ کر نعیمہ نے غلط نتیجہ اخذ کیا' میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔

"مہاراج۔ کیا بات ہے' یہ تمہارے چہرے کی رنگت ہلدی جیسی کیوں ہو رہی ہے۔"

"کلنکنی۔ چپ ہو جا۔" میں اچانک گرج پڑا۔ "اب اگر تو نے زبان کھولی تو نرکھ میں جھونک دونگا۔"

نعیمہ سہم کر اجیت سے چپک گئی' اجیت کا چہرہ ایک لمحہ کیلئے سرخ ہوا پھر وہ مسکرا کر لاپرواہی سے بولا۔

"منوہر ------- تمہیں ناریوں پر غصہ نہیں کرنا چاہئے۔ سندر شریر کیول مزے اڑانے کے لئے ہوتے ہیں۔"

میں نے اجیت کی بات کا جواب دینے کے بجائے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ہوا مشروب کا پیالا اٹھایا اور ایک ہی سانس میں باقی مشروب حلق کے نیچے اتار گیا' اجیت میرے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے جھک کر نعیمہ کے کان میں کچھ کہا تو وہ برا سا منہ بنا کر اٹھی اور مجھے گھورتی ہوئی باہر چلی گئی' اجیت نے اپنا پیالہ خالی کیا پھر لاجونتی سے مزید مشروب لانے کے لئے کہا' لاجونتی نے اس کی خواہش کی تکمیل کر دی' میں بدستور اپنی جگہ بیٹھا اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہا تھا' نعیمہ نے میری طبیعت مکدر کر دی تھی۔ کچھ دیر میں دل پر جبر کئے بیٹھا رہا پھر اٹھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اجیت نے لاجونتی کو مخاطب کر کے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"تو آج دور دور کیوں ہے لاجونتی ------- کیا آج تو میری آتما کی پیاس نہیں

بجھائے گی۔"

"داسی کیلئے کیا آگیا ہے مہاراج!" لاجونتی نے ڈنڈوت کرتے ہوئے جواب دیا تو اجیت سرہلا کر بولا۔

"سندری' کیا تم نہیں جانتیں کہ آتما کی پیاس کیسے بجھائی جاتی ہے ——— میرے قریب آ جا۔"

لاجونتی آہستہ سے آگے بڑھی تو میرا ذہن چٹخنے لگا' میں نے پورن لال مہاراج کو بھی بات بتا دی تھی کہ لاجونتی پر کسی اور کا حق تسلیم نہیں کروں گا' اجیت کمار' پورن لال مہان سیوک ضرور تھا لیکن لاجونتی کے سلسلے میں میرے جذبات کچھ اور ہی تھے' ایک ثا کو میں نے حالات کی نزاکت پر غور کیا پھر فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لاجونتی ——— تو بھول رہی ہے کہ اس سمے میں تیرے سامنے براجمان ہو میری آگیا ہے کہ تم کمرے سے باہر چلی جاؤ۔"

لاجونتی نے پیار بھری نظروں سے میری طرف دیکھا پھر واپسی کے ارادے سے پلٹی تھی کہ اجیت کمار تلملا کر اپنی جگہ سے اٹھا اور کڑک کر بولا۔

"لاجونتی' ——— میرے قریب آ' میں تیرے سندر شریر سے اپنی پیاس بجھا گا۔"

لاجونتی بے بسی کے انداز میں دوبارہ گھومی' ایک نظر مجھ پر ڈالی پھر نظر جھکالی' اج کمار نے اسے خاموش پایا تو غصے سے لال پیلا ہو کر بولا۔

"لاجونتی ——— کیا تو نے سنا نہیں کہ میں نے تجھے کیا آگیا دی ہے؟"

قبل اس کے کہ لاجونتی کوئی جواب دیتی میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اجیت کو گھورتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔

"اجیت ——— لاجونتی اب کیول میری بن چکی ہے' اس پر صرف میرا اد ہے۔"

"منوہر ——— لاجونتی اندر دیوتا کے اکھاڑے کی اپسرا ہے' یوگی مہاراج اسے دھرتی پر اپنے سیوکوں کا دل خوش کرنے کے کارن بلایا ہے' اس پر کسی ایک کا اد نہیں چل سکتا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو اجیت پرنتو میرا فیصلہ بھی اٹل ہے۔" میں نے سینہ تان جواب دیا "لاجونتی میری آگیا کے بنا ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتی۔"

"اچھا ———" اجیت تیوری پر بل ڈال کر بولا۔ "کیا تم بھول رہے ہو منوہر کہ اس سمے تم کس سے بات کر رہے ہو۔ میں یوگی مہاراج کا مہان سیوک ہوں اور مہان سیوک اپنا اپمان برداشت نہیں کر سکتا۔"

"گرمی مت کھاؤ اجیت' میرے شریر میں بھی خون موجود ہے۔" میں نے اجیت کو تیکھی نظروں سے دیکھ کر کہا۔ "یوگی مہاراج کی شکتی مہان ہے' پرنتو مہاراج نے بھی یہی شکشا (تعلیم) دی ہے کہ منش کو ناریوں کے چکر میں پڑ کر آپس میں یدھ (جنگ) نہیں کرنا چاہئے۔"

"یدھ ———" اجیت کمار نے نصیحت آمیز لہجہ اختیار کیا "مورکھ۔ کیا تم جانتے ہو کہ یدھ کسے کہتے ہیں۔"

"اجیت ———" یکلخت میں آپے سے باہر ہو کر بولا۔ "تم میرا اپمان کر رہے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے تمہیں بتانا پڑے کہ ہم دونوں میں زیادہ مہان شکتی کس کے شریر میں ہے۔"

میری بات کے جواب میں اجیت کمار کا چہرہ دہکتے ہوئے انگارے کی مانند سرخ ہو گیا' اس نے ہاتھ میں دبے ہوئے پیالے کو زور سے زمین پر دے مارا پھر ایک زور دار لات ماری تو میز الٹ کر دور جا گری' وہ مجھے مرعوب کرنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے لاپرواہی سے کہا۔

"مورکھ مت بنو اجیت ——— بندروں کی اچھل کود سے کیول بالک خوفزدہ ہوتے ہیں اور میں بالک نہیں بلکہ منوہر ہوں۔ دیوی دیوتاؤں کیلئے جاپ کر کے اور گیان دھیان کے ذریعے میں نے بھی مہان شکتی پراپت کی ہے۔"

"اپرادھی۔ آج اس بات کا فیصلہ ہو کر رہے گا کہ ہم دونوں میں زیادہ شکتی کس کے شریر میں ہے اور لاجونتی پر کس کا ادھیکار ہے۔" اجیت کمار خوفناک آواز میں غرایا۔ "میں تجھے ایسا کشٹ دونگا کہ تیری آتما بھی میرے چرن چھونے پر مجبور ہو جائے گی۔"

"تم بڑھ رہے ہو اجیت۔ جیون پیارا ہے تو میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ۔" میں نے فیصلہ کن آواز میں جواب دیا اور مقابلے کے لئے تیار ہو گیا۔

اجیت کمار غصے کی کیفیت میں سرتاپا لرز رہا تھا' مجھے اس بات کا احساس تھا کہ وہ یوگی پورن لال مہاراج کا مہان سیوک ہے پرنتو لاجونتی کے کارن میں پہاڑوں سے بھی ٹکرانے کو تیار تھا' میں نے طے کر لیا کہ جب تک کہ اجیت مجھ پر حملہ نہیں کرتا اپنی طرف سے

پہل نہیں کروں گا البتہ اگر اس نے حملہ کیا تو پھر ہم دونوں میں سے ایک ہی بچ سکے گا۔

کمرے میں موت کا سناٹا طاری تھا' لاجونتی دور ایک طرف سہمی کھڑی تھی' اجیت کما کسی خون آشام بھیڑیے کی طرح کھڑا مجھے گھور رہا تھا اور میرے خون کی گردش ہر لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔!

اجیت کمار کی شعلہ بار نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں' میں اپنی جگہ محتاط تھا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ جنگ کی پہل اپنی جانب سے نہیں کروں گا لیکن اگر اجیت نے کوئی حماقت کی تو اسکی سزا اسے ضرور دوں گا' چند ثانئے تک ہم دونوں ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھورتے رہے پھر اجیت بولا۔

"منوہر' تم میرے سامنے ابھی بالک ہو' یوگی مہاراج نے تمہیں بتایا تھا کہ میں کون ہوں' ابھی سے تمہارے ہاتھ میں ہے' اگر ہاتھ باندھ کر شما کی بھکشا مانگ لو تو میں تمہارا جیون واپس کر سکتا ہوں' پرنتو اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں ایسا سراپ دوں گا کہ سارا جیون بیاکل رہو گے۔"

"اجیت ــــــــ" میں نے کرخت آواز میں جواب دیا "شکتی کے نشے میں تم بڑھے ہو رہے ہو' آنے والا سمے تمہاری آنکھیں کھول دے گا' تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون مہان شکتی کا مالک ہے۔"

اجیت میرا جواب سن کر تلملا گیا' نہ جانے کیوں وہ ابھی تک مجھ پر کوئی وار کرنے سے گریز کر رہا تھا' چند لمحے مجھے شعلہ بار نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے لاجونتی کو سرخ سرخ نگاہوں سے گھور کر کہا۔

"تیرا کیا فیصلہ ہے؟ کیا تو میرا کہا نہیں مانے گی۔"

"مہاراج ــــــــ" لاجونتی نے سہمی ہوئی آواز میں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "میرا کام بت پجاریوں کی سیوا کرنا ہے' مہان شکتیوں کی آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے۔"

"لاجونتی ــــــــ تو منوہر کو بتا کہ میں کون ہوں؟"

لاجونتی نے سہمی سہمی نظروں سے میری جانب دیکھا' زبان سے کچھ نہیں کہا' اس کی نگاہوں میں میرے لئے پیار ہی پیار تھا' میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ حالات سے پریشان ہے' ہم میں سے کسی ایک کے حق میں بولنا اس کے بس کی بات نہیں تھی چنانچہ میں نے تیز آواز میں اجیت کو مخاطب کیا۔

"اجیت' شکتیوں کا فیصلہ شکتیوں سے ہونا چاہئے' تم لاجونتی کو درمیان میں مت لاؤ'

"مجھ سے آنکھ ملا کر بات کرو۔"

اجیت کا غصہ پورے شباب پر تھا' میرا جواب سن کر وہ آپے سے باہر ہو گیا۔ یکلخت اس نے کسی منتر کا جاپ کر کے میری طرف پھونکا فضا میں نیلے پیلے شعلے بلند ہو کر میری طرف لپکے' میں نے جلدی سے ایک منتر پڑھ کر ہاتھ اٹھایا تو میری طرف بڑھنے والے شعلے ٹھنڈے ہو کر غائب ہو گئے۔ اجیت نے اپنا پہلا دار ناکام ہوتے دیکھا تو دوسرا حملہ کیا۔ اس بار اس کے بیر خطرناک خون آشام بھیڑیوں کے روپ میں نمودار ہو کر میری طرف لپکے تھے کہ میں نے دوسرا منتر پڑھا' بھیڑیوں کی طرف ہاتھ اٹھا کر جھٹکا تو بھیڑیوں کے جسم دو حصوں میں منقسم ہو کر زمین پر کچھ دیر تڑپے پھر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اجیت نے تیسرا حملہ کیا جس جگہ میں کھڑا تھا وہاں سے کوڑیالا سانپ نکلا اور پھن اٹھا کر مجھ پر حملہ آور ہوا۔ میں نے بڑی پھرتی سے جست لگائی اور سانپ کا وار خالی گیا' دوسرے ہی لمحے میں نے ایک منتر پڑھ کر خود پر پھونکا اور سانپ پر نظریں جما دیں' کوڑیالا سانپ لہراتا ہوا تیزی سے میرے قریب آیا' زمین سے دو فٹ بلند ہو کر اس نے مجھ پر دوسری بار حملہ کرنا چاہا' میں پوری طرح تیار تھا' جیسے ہی سانپ نے پھن مارا میں نے بڑی پھرتی سے اس کا پھن ہاتھ سے پکڑ لیا اور منہ میں ڈال کر چبا ڈالا۔ کمرے میں ہولناک چیخوں کی آوازیں ابھرنے لگیں' اجیت مجھے حیرت بھری نظروں سے دیکھتا رہا تھا۔ میں نے بڑے اطمینان سے سانپ کے پھن کو چبا کر زمین پر پھینک دیا۔ سانپ زمین پر گرتے ہی غائب ہو گیا۔ اجیت بدستور مجھے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"ان کھیل تماشوں کو چھوڑو اجیت' تم مہان شکتی کے مالک ہو کوئی ایسا چمتکار دکھاؤ جو میری شکتی کے شایان شان ہو' گھبراؤ نہیں' میں ابھی کوئی جوابی حملہ نہیں کروں گا' پہلے تم اپنے من کی بھڑاس نکال لو پھر میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے کتنی شکتی پراپت کی ہے۔"

اجیت بل کھا کر رہ گیا' اپنے بیروں کا انجام دیکھ کر وہ بری طرح تلملا رہا تھا' میرے جملوں نے اس کے دیوانے پن کو اور ہوا دی' اس نے تیزی سے کسی منتر کا جاپ کر کے پھر مجھ پر حملہ کیا' اس بار اگر میں نے ایک پل کی بھی دیر کی ہوتی تو یقیناً" مارا جاتا' اجیت کمار کے منتر کے بیروں نے اس بار میرے اوپر دہکتے ہوئے انگاروں کی بارش کر دی تھی میں نے پلک جھپکتے میں قلا بازی کھائی اور دوسری طرف چلا گیا پھر میں نے جلدی سے اس حملے کا توڑ کیا اور اجیت کو مخاطب کر کے کرخت لہجے میں کہا۔

"اب میری باری ہے۔ تم سنبھلو۔"

اجیت کے ہونٹ تیزی سے ہلنے لگے' وہ غالباً" مجھ پر نئے حملے کی تیاری کر رہا تھا' میں نے جلدی سے ایک خطرناک منتر پڑھ کر اپنا پاؤں زمین پر مارا' میرے بیروں نے اجیت کمار کی پشت پر نمودار ہو کر اس کی کولی بھری پھر اتنی زور سے سر سے بلند کر کے پکے فرش پر پٹخا کہ اجیت کی کھوپڑی لہو لہان ہو گئی' وہ فرش پر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا اس کے حلق سے بلند ہونے والی چیخیں بڑی کربناک تھیں لیکن جلد ہی اسے اس اذیت سے نجات مل گئی' میرا سینہ فخر سے پھیل گیا' آج میں نے پورن لال کے ایک مہان چیلے کو کسی حقیر کیڑے کی طرح مارا تھا' آج مجھے اپنی مہان شکتی کا ثبوت اپنے دشمن کی خون میں لت پت لاش کی شکل میں مل گیا تھا۔ میں اجیت کی لاش کو حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ لاجونتی جو ابھی تک سہمی سہمی دور کھڑی ہماری جنگ کو دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی' دوڑ کر میرے کشادہ سینے سے لپٹ گئی۔

"منوہر ------" اس نے خوشی کا اظہار کیا "تم نے یوگی مہاراج کے مہان چیلے کو مار لیا' مجھے وشواس نہیں آ رہا' تم مہان ہو منوہر ------ تم مہان ہو۔"

"لاجونتی ------" میں نے لاجونتی کے خوبصورت جسم کو اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ سب تمہارے پیار کا نتیجہ ہے' اجیت نے تمہارے سندر شریر سے کھیلنے کی حماقت کر کے میرے غصے کو للکارا تھا' میں نے اسے نرک میں جھونک دیا۔"

"اب مجھے تم سے دھرتی کی کوئی شکتی دور نہیں کر سکتی مہاراج!" لاجونتی نے میرے سینے پر گال ملتے ہوئے کہا۔ "میں سدا تمہارے چرنوں کی داسی بنی رہوں گی۔"

"تم داسی نہیں' میرے من مندر کی رانی ہو۔" میں نے لاجونتی کے چہرے کو اونچا کر کے اس کے یاقوتی ہونٹوں پر پیار کی مہر ثبت کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے تم سے کہا تھا نا کہ تم کیول میری ہو' اگر پھر کسی نے تمہاری طرف بری نظروں سے دیکھا تو اس کا انجام بھی خراب ہو گا۔"

"سچ منوہر ------ سچ؟"

"ہاں ------ تمہیں شبہ کیوں ہے؟" میں نے پیار بھری آواز میں کہا تو لاجونتی قدرے ملول ہو کر بولی۔

"منوہر ------ مجھے اس دھرتی پر یوگی مہاراج نے بلایا تھا اگر کبھی مہاراج نے ناراض ہو کر مجھے واپس جانے کی آگیا دے دی تو میں کیا کروں گی۔"

"نراش مت ہو لاجونتی' مجھے یوگی مہاراج پر پورا وشواس ہے' وہ کبھی تمہیں مجھ سے

دور نہیں کریں گے' پھر میں نے ادیتی دیوی کا جاپ بھی کیا ہے' کیا دیوی میری سہائتا نہ کرے گی؟"

"میں بھول گئی تھی منوہر۔" لاجونتی نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "ادیتی شکتی سب سے مہان ہے' وہ اندر دیوتا اور وشنو مہاراج کی ماتا ہے' دھرتی ادھر سے ادھر جائے پرنتو دیوی تمہارا من نہیں دکھائے گی' وہ تمہاری مدد ضرور کرے گی۔"

میں بڑی دیر تک لاجونتی سے باتیں کرتا رہا' آج میرا دل خوشی سے سرشار تھا' اجیت کمار کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد میرے اندر نیا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا تھا' لاجونتی کی رہنمائی نے مجھے فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا تھا' میری طرح وہ بھی آج خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی' کچھ دیر بعد اس نے مجھ سے آرام کرنے کو کہا اور خود اجیت کی لاش کو ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرنے لگی۔

میں اپنے دشمن اور پورن لال کے مہان سیوک کی لاش پر ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر اندر راہداری میں آ گیا' نہ جانے وہ کون سا جذبہ یا خیال تھا کہ میں دوسرے کمرے میں جانے کے بجائے نعیمہ کے کمرے میں چلا گیا' اپنی غلطی کا احساس مجھے نعیمہ کو دیکھ کر ہوا' اپنی مسہری پر لیٹی کسی خیال میں غرق تھی' مجھے دیکھا تو یوں چونک کر اٹھی جیسے ایک عرصے کے بعد دیکھا ہو مجھے اس کی اداکاری پر شدید غصہ آیا' دل چاہا کہ اسے بھی موت کے منہ میں جھونک دوں لیکن میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا' مجھے نعیمہ اور اس کے باپ کی سابقہ مہربانیوں کا خیال تھا نفرت سے نظر پھیر کر کمرے سے جانے کے ارادے سے پلٹا تو نعیمہ نے آواز دی۔

"شبیر ——————"

نعیمہ کی آواز میں درد تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ شکائتی لہجے میں بولی۔

"شبیر' اتنے دنوں بعد آئے اور یوں نفرت سے دیکھ کر واپس جا رہے ہو' میرا قصور کیا ہے' تم کھنچے کھنچے کیوں ہو' کیا اب تمہارے دل میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں رہی۔"

میں نے بغور نعیمہ کے لب و لہجے اور چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا' وہ مجھے روز اول کی طرح معصوم اور سنجیدہ نظر آئی' معاً" میرے ذہن کی گرہیں کھل گئیں' اجیت کی موت نے یقیناً وہ سحر توڑ دیا تھا جس کے زیر اثر ہو کر نعیمہ مجھ سے بدل گئی تھی' میرے دل کو دھچکا لگا' میں نے نعیمہ کی بیوفائی کو یکسر نظر انداز کر دیا' میرا دل چاہا کہ دوڑ کر نعیمہ سے لپٹ جاؤں اور اس کو اپنے دل کی گہرائیوں میں چھپا لوں لیکن یہ جذبہ زیادہ دیر برقرار نہ رہا سکا'

مجھے یاد آگیا کہ اب میں شبیر سے منوہر بن چکا ہوں۔ ہرچند کہ نعیمہ بے گناہ تھی لیکن میں لاجونتی کی مہربانیوں کو کس طرح بھلا دیتا جس نے مجھے مہان شکتی کا مالک بننے میں دیوی دیوتاؤں کا راستہ دکھایا تھا۔ مجھے پورن لال کی نصیحت یاد آئی' اس نے کہا تھا کہ عورتوں کے چکر میں پڑ کر انسان اپنا مقام کھو دیتا ہے' میں اپنا مقام کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا' ان عظیم طاقتوں کے آگے نعیمہ کی حیثیت ہی کیا تھی جو میں نے برسوں پوجا پاٹ اور گیان دھیان کے بعد حاصل کی تھیں' میں نے نعیمہ کو غور سے دیکھا' اس کے حسین جسم میں میرے لئے اب بھی کشش تھی' میں اسے سچے دل سے اپنا نہیں سکتا تھا مگر اس کے خوبصورت جسم کو اپنے آغوش کی زینت بنانے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ نعیمہ نے مجھے خاموش پایا تو دو قدم آگے بڑھ کر بولی۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے شبیر' تم اتنے بدل کیسے گئے' اتنے دنوں بعد آئے مگر اجنبی بنے کھڑے ہو' خیریت بھی نہ پوچھی۔"

میں جواب دیتے ہوئے ہچکچا رہا تھا' مجھے خدشہ تھا کہ کہیں لاجونتی مجھے نعیمہ کے ساتھ دیکھ کر خفا نہ ہو جائے' اس کی خفگی پورن لال کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتی تھی' ابھی میں اسی کشمکش میں تھا کہ یوگی کی پراسرار آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"منوہر —————— تمہارے من کی بات میرے کانوں تک پہنچ گئی' چنتا مت کرو' لاجونتی تمہاری داسی ہے' وہ کبھی تمہارے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ سندر ناریاں کیول پجاریوں کا من لبھانے کو بنی ہیں' تم نعیمہ کے شریر کو سوئیکار کر سکتے ہو' میری طرف سے تمہیں پوری اجازت ہے' تمہاری جیت نے میرا مان بڑھایا ہے' اب اجیت کے بجائے تم میرے مہان چیلے ہو' تم جو چاہو کر سکتے ہو' میرا آشیرباد تمہارے ساتھ ہے' پرنتو ایک بات کا دھیان رکھنا' شکتی کے گھمنڈ میں کبھی گرو اور چیلے کا فرق نہ بھلا دینا' جس دن تم نے ایسا کیا وہ دن تمہارے جیون کا آخری دن ہو گا۔"

"ایسا کبھی نہیں ہو گا مہاراج۔ میں تمہاری آگیا کا پالن کرنا ہمیشہ اپنا دھرم سمجھوں گا۔" میں جلدی سے کہا۔

نعیمہ میری آواز سن کر چونکی' حیرت سے بولی۔

"شبیر' یہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"

مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا' میں نے جلدی سے بات بنانے کی خاطر نعیمہ سے اس کی خیریت دریافت کی' پھر اسے الٹے سیدھے قصے سنا کر اپنی طویل غیر حاضری کا سبب بتانے لگا'

دراصل سفلی علوم کے ماہر تھے۔ انھوں نے اپنے گندے علم کے ذریعے جانکی داس کی ب لڑکی اوشا کو بستر مرگ پر ڈال رکھا تھا۔ جب بمبئ کے تمام بڑے بڑے ڈاکٹر اور سر جواب دے چکے تو وہ دونوں پنڈت کا روپ دھار کر آئے اور دونوں ہاتھوں سے جانکی دا کو لوٹنے لگے' کچھ دنوں کے لئے وہ اوشا کو ٹھیک کر دیتے پھر اپنے ناپاک علم کے ذر اسے بیمار ڈال دیتے۔ پنڈتوں نے جانکی داس کو سختی سے ہدایت کی تھی کہ اوشا کی بیماری ذکر کسی اور سے نہ کیا جائے اگر ایسا ہوا تو وہ مرجائے گی۔ بیچارہ جانکی داس پوری طرح ا کے چنگل میں پھنس کر رہ گیا تھا' میں نے لاجونتی کو صورت حال سے آگاہ کیا تو اس کہا۔

"مہاراج۔ تمہاری آگیا ہو تو ان دونوں کو نرکھ میں جھونک دوں۔"

"نہیں ——————" میں نے لاجونتی کو منع کیا۔ "میں ان پاجی پنڈتوں کو سسکا سسکا کر ماروں گا' ان کو ایسے حالات سے دو چار کرونگا کہ وہ پھر کسی کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ نہیں بنا سکیں گے۔"

لاجونتی میرا جواب سنکر خاموش ہو گئ' میں نے طے کر لیا تھا کہ ان دونوں پنڈتوں کو ایسا سبق دوں گا کہ وہ تمام عمریاد رکھیں گے اگر میں چاہتا تو ایک منتر کے ذریعے نہ صرف اوشا کو ٹھیک کر سکتا تھا بلکہ ان دونوں کو اذیتناک حالات سے دو چار کر سکتا تھا لیکن میں نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کیا' مجھے کسی مناسب موقع کا انتظار کرنا تھا! تیسرے روز مجھے قدرت نے ایسا موقع مہیا کر دیا جس کا مجھے انتظار تھا۔ میں باہر سے گھوم کر آ رہا تھا' دونوں پنڈت اس وقت اپنے کمرے میں سیٹھ جانکی داس کو گھیرے بیٹھے تھے جس کی اطلاع مجھے دربان کے ذریعے مل گئ چنانچہ میں سیدھا اس حصے کی جانب چلا گیا۔ ان کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھیں' دونوں پنڈتوں نے مجھے وہاں دیکھ کر برا سا منہ بنایا اور میری دخل اندازی پر یوں ناک بھوں چڑھانے لگے جیسے انھیں میرا وہاں آنا سخت ناگوار گزرا ہو' جانکی داس بھی سٹپٹا سا گیا' میں محسوس کر رہا تھا کہ جانکی داس بھی میری وجہ سے کچھ الجھ گیا ہے۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ دونوں پنڈت میری موجودگی میں اوشا کے بارے میں کوئی گفتگو نہیں کریں گے۔ جانکی داس کو انھوں نے زبان بند رکھنے کی ہدایت اسی غرض سے کی تھی کہ ان کا پول نہ کھلنے پائے۔ مجھے موقع کی نزاکت دیکھ کر سخت غصہ آیا' میں نے چہرے سے اس کا اظہار نہ کیا' دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا' کچھ دیر خاموشی رہی پھر میں نے پستہ قد پنڈت کو جس کا نام پنڈت رام سہائے تھا' مخاطب کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"پنڈت جی۔ میں تمہارے چرنوں میں ایک ضروری کام سے آیا ہوں' کیا تم میری ہائتا کرو گے؟"

پنڈت رام سہائے نے مجھے ضرورت مند محسوس کیا تو اپنی توند پر ہاتھ پھیر کر بڑی رعونت سے بولا۔

"بالک —————— بھگوان نے ہمیں دھرتی پر اسی کارن اتارا ہے کہ ہم منش کی ہائتا کریں' کہو۔ کیا بپتا آن پڑی ہے تم پر۔"

"تمہاری بڑی کرپا ہو گی پنڈت جی اگر تم میرے ساتھ چل کر ایک نظر میری استری کو یکھ لو۔ دو روز سے اس نے کھانا پینا چھوڑ رکھا ہے۔ بیٹھے بیٹھے اچانک بال نوچنا شروع کر یتی ہے اور پاگلوں جیسی باتیں کرنے لگتی ہے۔"

"الکھ نرنجن۔" دوسرے پنڈت سروپ نرائن نے آنکھیں بند کر کے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری استری کے شریر پر آجکل ایک گندی آتما کا قبضہ ہے' کام بڑا جان جوکھوں کا ہے۔ ہمیں اس گندی آتما کے ساتھ یدھ کرنا ہو گا' پرنتو وجے ہماری ہو گی۔"

"تمہاری بڑی کرپا ہو گی پنڈت جی۔" میں نے بدستور اداکاری کرتے ہوئے کہا "میں ہر طرح سے تمہاری سیوا کرنے کو تیار ہوں' اگر تم نے لاجونتی کو اچھا کر دیا تو میں سارا جیون تمہارا غلام بنا رہوں گا۔"

"چھی چھی —————— کیسی باتیں کر رہے ہو مہاشے۔" شروپ نرائن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "دھرماتماؤں کی ذات دان پن کی لالچ نہیں کرتی پرنتو تمہیں اپنی استری کے کارن ہماری ہر آگیا کا پالن کرنا ہو گا۔"

"میں تیار ہوں پنڈت جی۔" میں نے جلدی سے کہا تو پنڈت رام سہائے نے اپنی کھوپڑی سہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو بالک —————— تمہاری استری کو آج کی رات ہمارے ساتھ گزارنی ہو گی' ہم اس پر جاپ اور منتر پڑھ کر اس کے شریر میں چھپی گندی آتما کو جلا کر بھسم کر دیں گے۔"

"مجھے منظور ہے۔" میں نے حامی بھرلی۔

دونوں پنڈت مجھے الو بناتے رہے' میں ان کی آنکھوں میں ہوس کی ناپاک چمک محسوس کر رہا تھا' کچھ دیر خون کا گھونٹ پیئے بیٹھا رہا پھر اٹھ کر اپنے حصے کی طرف آگیا' لاجونتی کو میں نے حالات سے باخبر کیا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا لیکن جب میں نے اسے اپنا

پروگرام بتایا تو وہ مسکرانے لگی۔

پروگرام کے مطابق جب رات ہوئی تو میں نے لاجونتی کو آخری بار چند ضرو
ہدایتیں دیں پھر اسے لیجا کر پنڈتوں کے کمرے میں چھوڑ دیا اس کام سے فراغت پا کر
جانکی داس کے پاس آیا اور اسے ساتھ لے کر تیسرے کمرے میں آگیا جو پنڈتوں کے کمرے
سے ملحق تھا۔ یہاں میں نے سارا انتظام پہلے ہی سے کر رکھا تھا' دروازے کے ساتھ میں
نے تلے اوپر دو میزیں رکھ دی تھیں جس پر کھڑے ہو کر روشن دان کے ذریعے ہم دوسرے
کمرے کا سارا منظر دیکھ سکتے تھے۔ جانکی داس میری حرکت پر جھلا رہا تھا لیکن جب میں نے
اسے صورت حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ دونوں پنڈت اسے ٹھگ رہے ہیں اور ان کی
اصلیت کیا ہے تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اسے میری بات پر شبہ تھا لیکن میں
نے کسی نہ کسی طرح اسے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ میری ہدایت پر عمل کرے چارو
ناچار جانکی داس نے میری بات مان لی اور میرے ساتھ میزوں پر چڑھ کر روشن دان سے
دوسرے کمرے میں جھانکنے لگا جہاں لاجونتی ایک کرسی پر بت بنی بیٹھی تھی اور دونوں پنڈت
اس کے سامنے بیٹھے اسے بھوکی نظروں سے گھور رہے تھے' کچھ دیر تک یہی پوزیشن رہی پھ
رام سہائے نے لاجونتی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"سندری' تیرے پتی نے ہمیں بتایا ہے کہ تیرے اوپر کسی گندی آتما کا پھیر ہے
——— کیا یہ سچ ہے۔"

لاجونتی نے میری ہدایت کے مطابق کوئی جواب نہیں دیا۔ رام سہائے کو دیکھ کر
دیوانوں کے انداز میں ہنسنے لگی' سروپ نرائن نے رام سہائے کے کان میں کچھ کہا تو وہ اٹھ
کر دوسرے کمرے میں چلا گیا جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شیشے کی ایک صراحی اور
ایک گلاس تھا' کمرے میں داخل ہو کر اس نے قدرے گھبرائے ہوئے انداز میں صراحی اور
گلاس سروپ نرائن کے ہاتھ میں دے دیا۔ لاجونتی بدستور مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہی تھی'
سروپ نرائن نے صراحی کا مشروب گلاس میں ڈالا پھر لاجونتی کے قریب لا کر اسے دیتے
ہوئے بولا۔

"سندری' لو اسے پی جاؤ' یہ سوم رس ہے' بھگوان بھلی کریگا۔"

لاجونتی نے جھپٹ کر گلاس لیا اور ایک ہی گھونٹ میں اس کا تمام مشروب حلق سے
نیچے اتار گئی' دوسرے گلاس کے ساتھ بھی اس نے یہی کیا لیکن تیسرے گلاس کے بعد اس
نے باقاعدہ جھومنا شروع کر دیا' میں اس کی اداکاری پر عش عش کر رہا تھا' لاجونتی کی

آنکھوں میں سرخ سرخ ڈورے تیرنے لگے' اس کا پورا چہرہ خمار آلود ہو رہا تھا' دونوں پنڈت
اس سے ادھر ادھر کی بات کرتے رہے۔ جب خاصی دیر ہو گئی تو سروپ نرائن نے اپنے
ساتھی کو آنکھ مارتے ہوئے لاجونتی سے کہا۔

"سندری' تیرے شریر پر کسی گندی اور بھٹکی ہوئی آتما کا قبضہ ہے' ہم اپنی شکتی سے
آج اس آتما کو جلا کر بھسم کر دیں گے۔"

"مہا ...... آ ...... راج" لاجونتی نے جھومتے ہوئے کہا۔ "تمہاری بڑی کرپا ہو
گی۔"

"پرنتو تجھے اپنے شریر کو کپڑوں کی قید سے آزاد کرنا ہو گا۔" سروپ نرائن کی آواز
جذبات کی شدت سے لڑکھڑا رہی تھی' رام سہائے مذیدے کتوں کی طرح اپنی جگہ بیٹھا
لاجونتی کو گھور رہا تھا۔

"مہاراج ———" لاجونتی نے قدرے شرماتے ہوئے بیباکی سے کہا۔ "ہمیں
لاج آئے گی تمہارے سامنے۔"

"مورکھ ———" سروپ نرائن نے جلدی سے جواب دیا۔ "دھرماتماؤں سے
کیسی شرم ——— ہم جو کچھ کریں گے تیرے بھلے کو کریں گے۔"

لاجونتی کچھ جھجکی پھر اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا' رام سہائے کی حالت غیر ہو
رہی تھی' میرا خون کھول رہا تھا جانکی داس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے تعجب سے پوچھا۔

"منوہر جی ——— یہ سب کیا ہو رہا ہے۔"

"دھیرج سے کام لو سیٹھ جانکی داس۔" میں دانت پیستے ہوئے بولا۔ "تم نے جن
سانپوں کو آستین میں پال رکھا ہے ان کا ناٹک خاموش ہو کر دیکھو۔ میں ابھی ان پاپیوں کو
بتاؤں گا کہ وہ کتنی شکتی کے مالک ہیں۔"

"منوہر جی ———" جانکی داس مجھے غصے کی حالت میں دیکھ کر گھبرا گیا پھر نا
خوشگوار لہجے میں بولا "تم میرے مہمانوں کا اپمان کر رہے ہو' میں ان دونوں کو بہت عرصے
سے جانتا ہوں' دونوں ہی بڑے دیالو اور نیک پنڈت ہیں۔"

"بکواس بند کرو جانکی داس۔" میں نے سرد لہجے میں جانکی داس کو گھور کر کہا۔ "جو کچھ
ہو رہا ہے اسے چپ چاپ دیکھتے رہو اگر تم نے آواز نکالی تو تمہارا حشر بھی خراب ہو گا۔"

جانکی داس کی سٹی گم ہو گئی' ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا میں نے روشن دان سے اندر
جھانکا' لاجونتی اب نیم عریاں حالت میں کھڑی شرما رہی تھی ابھی تک اس کا جسم قطعی طور

پر برہنہ نہیں ہوا تھا' لاجونتی کو جھکتے دیکھ کر رام سہائے تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب گیا اور آنکھیں لال پیلی کر کے بولا۔

"مورکھ ناری۔ تو ہم سے شرما رہی ہے' ہم سے ———— ہم جو گنگا جل کی طرح پوتر اور اجلے من کے مالک ہیں۔"

"سندری۔" سروپ نرائن نے رام سہائے کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "ہماری آگیا کا پالن کر' ہم آج اس گندی آتما کو جلا کر بھسم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں جو تجھے پریشان کرتی ہے۔"

لاجونتی نے جھومتے ہوئے ہاتھ پیچھے کئے پھر لجا کر مسکرانے لگی' رام سہائے نے سروپ نرائن کو کچھ اشارہ کیا' سروپ نرائن نے اثبات میں سر کو جنبش دی پھر لپک کر لاجونتی کے ہاتھ تھام لئے' مجھے اسی موقع کا انتظار تھا' قبل اس کے لاجونتی عریاں ہوتی میں نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا' دوسرے ہی لمحے رام سہائے تڑپ کر زمین پر گرا اور پاگل کتوں کی طرح لوٹ لگانے لگا' اس کے منہ سے خون کی دھار پھوٹ چکی تھی' سروپ نرائن ابھی کچھ سمجھنے بھی نہ پایا تھا کہ لاجونتی نے جلدی سے لپک کر وہ درواز کھول دیا جس کی دوسری جانب ہم کھڑے تھے' دروازہ کھول کر وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔ جانکی داس ہونقوں کی طرح وضاحت طلب نظروں سے مجھے گھور رہا تھا۔ میرا غصہ پورے شباب پر تھا' میں نے جانکی داس کا ہاتھ تھام کر اسے میز سے نیچے اتارا اور پکڑ کر کمرے میں لے گیا سروپ نرائن ہم دونوں کو دیکھ کر ایک لمحے کو گھبرایا مگر جلد ہی خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"مہاشے ———— تمہاری استری نے ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا' ہمارا جاپ منتر سب ناس کر دیا' ہمیں اس کے کارن کوئی اور اپائے کرنا ہو گا۔"

"رام سہائے بدستور پاگلوں جیسی حالت میں فرش پر لوٹ رہا تھا' میرے بیر اس کی ہڈی پسلی ایک کرنے میں مصروف تھے۔ جانکی داس نے کچھ کہنا چاہا لیکن سروپ نرائن جلدی سے بات بنا کر بولا۔

"میرے متر کی یہ حالت تمہاری استری کی وجہ سے ہوئی ہے' جو جاپ منتر میں نے گندی آتما کے لئے کیا تھا وہ اس غریب پر پلٹ گیا۔"

میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا پھر بھی میں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا' سروپ نرائن سے کہا۔

"مہاراج ———— کیا تم اپنی شکتی کے زور سے اپنے متر کو اس کشٹ سے نجات

دلانے کا کوئی اپائے نہیں کر سکتے۔"

"کر سکتا ہوں' پرنتو اس کے لئے سمے لگے گا۔ کالی کا آتم جاپ زہریلے ناگوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس کا توڑ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو' پرنتو تم کوئی چنتا نہ کرو۔ جا کر آرام کرو' میں اپنے متر کی دیکھ بھال کرنے کو تیار ہوں۔"

"مہاراج ————" میں نے اس بار حقارت سے کہا "دو چار جنتر منتر میں نے بھی پنڈت پجاریوں کی سیوا کر کے سیکھے ہیں' کہو تو تمہارے متر کو اس کشٹ سے نجات دلانے کی خاطر میں کوئی منتر پڑھوں۔"

"تو ———— منتر پڑھے گا۔" سروپ نرائن مجھے سنجیدگی سے گھورتے ہوئے بولا۔

"مورکھ۔ جنتر منتر بالکوں کا روگ نہیں۔ جا' جا کر اپنی استری کی خبر لے۔"

سروپ نرائن کا لہجہ اس قدر تحقیر آمیز تھا کہ میں برداشت نہ کر سکا' گرج دار آواز میں کہا۔

"پاپی ———— اپنی گندی زبان بند رکھ ———— اگر تو سچ مچ پنڈت ہوتا تو اب تک تجھے جان لینا چاہئے تھا کہ تیرے سامنے اس سمے کون کھڑا ہے اور تیرے متر کو کشٹ کس نے دیا ہے؟"

سروپ نرائن اور جانکی داس دونوں ہی چونکے' میں نے ان دونوں کی بوکھلاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے بلند آواز میں ایک منتر پڑھ کر رام سہائے کی طرف پھونکا تو وہ لوٹنا پوٹنا بند کر کے کپڑے جھاڑتا ہوا یوں فرش سے اٹھا جیسے اسے مطلق کوئی تکلیف نہ ہو' اس کی نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ میں نے اسے مخاطب کر کے سرد آواز میں دریافت کیا۔

"رام سہائے ———— کیا تو جانتا ہے کہ اس سمے تو کس کی آواز سن رہا ہے۔"

"جانتا ہوں مہاراج ————" رام سہائے نے خوابیدہ آواز میں بدستور میرے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔ "اس سمے میں منوہر مہاراج کے سامنے کھڑا ہوں جو مہان شکتی کا مالک ہے' جسے کالی دیوی' شیو شنکر مہاراج اور گنیش دیوتا کا آشیرواد حاصل ہے' ادیتی دیوی کا من موہنے کیلئے دھرتی کے لاکھوں پنڈت پجاریوں نے گیان دھیان کیا پرنتو تمہارے سوا کوئی اپنی تپسیا میں سپھل نہیں ہو سکا۔ تمہارے شریر میں ہنومان سے زیادہ شکتی ہے مہاراج ———— تمہارا گیان دھیان اپرم پار ہے' دھرتی کی کوئی شکتی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

"اپرادھی۔ اب تو مجھے یہ بتائے گا کہ تو نے اور رام سروپ نے لاجونتی کو کس کارن

اپنے کمرے میں بلایا تھا۔" میں نے رام سہائے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ٹھوس آ میں دریافت کیا۔

"مجھے شما کر دو مہاراج۔ ہمارے من میں کھوٹ تھا' ہم تمہاری سندری کے کومل ش سے اپنے من کی پیاس بجھانا چاہتے تھے اس سے ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ لاجونتی اپسرا اور اندر دیوتا کی سبھا سے دھرتی پر آئی ہے۔"

سروپ نرائن پھٹی پھٹی نظروں سے مجھے گھور رہا تھا' اس کا چہرہ خوف کے مارے ز پڑ چکا تھا' جانکی داس کی کیفیت بھی اس سے مختلف نہیں تھی' میں نے ان دونوں کو ایک دیکھا پھر رام سہائے کو گھور کر پوچھا۔

"پاپی ---------- اب تو مجھے یہ بتائے گا کہ اوشا رانی کا چکر کیا ہے۔"

"مہاراج ---------- مہاراج ---------- میں ہاتھ باندھ کر بنتی کرتا ہوں' مجھ شما کر دو۔" رام سہائے ہاتھ جوڑ کر گڑگڑانے لگا' وہ سراپا خوف سے لرز رہا تھا۔ میں اس کا نامکمل جواب سنا تو گرج کر بولا۔

"کمینے ---------- کتے' کیا یہ جھوٹ ہے کہ تم دونوں نے جانکی داس کی دولت دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے کارن اوشا رانی کو اپنے گندے علم کا نشانہ بنایا ہے۔"

"شما کر دو مہاراج ---------- شما کر دو۔" رام سہائے بدستور گڑگڑا کر بولا۔ سرو نرائن نے بڑھ کر میرے پیر پکڑ لئے لیکن میرا غصہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔

پہلے میں نے رام سہائے کو نشانہ بنایا' ایک منتر پڑھ کر پھونکا تو وہ دوبارہ چکرا کر زمی پر گرا اور لوٹنے لگا۔ اس بار اس کے حلق سے کریہناک آوازیں بلند ہو رہی تھیں یوں جی کوئی غیر مرئی طاقت اس کا گلا گھونٹ رہی ہو' اصلیت بھی یہی تھی۔ میرے منتر کے بیرو نے رام سہائے پر تشدد کی انتہا کر رکھی تھی' کچھ دیر لوٹنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا پھر اس کا جسم اکڑ کر رہ گیا۔ سروپ نرائن نے اپنے ساتھی کا بھیانک انجام دیکھا تو اپنا سر میر قدموں پر رکھ کر روتے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ میں تمہیں کالی کا واسطہ دیتا ہوں' مجھے شما کر دو مہاراج۔"

"پاپی ----------" میں کڑک کر بولا۔ "اپنی گندی زبان سے دیوی کا شبھ نام نہ لے۔"

"مہاراج ---------- شما کر دو ---------- شما کر دو مہاراج۔" سروپ نرائن بدستور میرے قدموں پر سر رکھے ہوئے گڑگڑایا لیکن میرے دل میں اسکے لئے ہمدردی ک

بھی جذبہ پیدا نہ ہو سکا۔ میں نے نفرت سے جواب دیا۔

"سروپ نرائن ---------- ہجڑوں کی طرح رونے اور چلانے سے کچھ حاصل نہ ہو مرد بنو اور میرے مقابلے پر آؤ' میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے علم میں کتنی شکتی ہے۔"

"نہیں مہاراج نہیں ---------- تمہاری شکتی مہان ہے' میں تمہارے چرنوں کی دھول بھی نہیں' مجھے شما کر دو مہاراج۔" سروپ نرائن بلک بلک کر رونے لگا۔

جانکی داس گنگ سا کھڑا سب کچھ سن رہا تھا' جب اسے حالات کا کچھ انداز ہوا تو اس نے مجھے مخاطب کر کے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"منوہر مہاراج ---------- میں تم سے بنتی کرتا ہوں کہ اس پاپی کو ایسا سراپ دو کہ جیون بھر دکھی رہے۔"

"ایسا ہی ہو گا جانکی داس۔" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا پھر ایک خطرناک منتر کا جاپ کر کے الٹا پاؤں زمین پر مارا تو میرے بیر شکاری کتوں کے روپ میں نمودار ہو کر سروپ نرائن سے لپٹ گئے اور اپنے زہریلے دانتوں سے اس کے جسم کو بھنبھوڑنے لگے۔

سروپ نرائن نے اپنے بچاؤ کی بہتیری کوشش کی لیکن شکاری کتوں نے اسے منٹوں میں لہو لہان کر دیا' اس کے جسم کا گوشت اس طرح اکھاڑ ڈالا کہ بدن کی ہڈیاں نظر آنے لگیں' یہ منظر اتنا دہشتناک تھا کہ جانکی داس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا' سروپ نرائن دم توڑتے ہوئے' مریض کی طرح فرش پر پڑا اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ میں نے اپنے منتر کے بیروں کو اشارہ کیا تو انھوں نے سروپ نرائن کے گھٹنے اور کہنیوں کی ہڈیاں تک چبا ڈالیں' میرا منشا پورا ہوا تو میں نے بیروں کو واپسی کا حکم دیا' اشارے کی دیر تھی کہ دونوں بیروں نے زمین پر لوٹ لگائی اور نظروں سے اوجھل ہو گئے' میں نے سروپ نرائن سے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاپی ---------- اب تو سارا جیون اسی حالت میں رہے گا' دیوی دیوتاؤں کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں ---------- تیری یہی سزا تھی اور جانکی داس کی اچھا بھی یہی تھی۔"

سروپ نرائن نے مجھ سے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کی حالت ابتر تھی اس لئے اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ میں حقارت سے اس کو ٹھوکر مار کر جانے کے ارادے سے اٹھا تو جانکی داس نے کہا۔

"مہاراج ---------- ان دونوں پاپیوں کے لیے کیا آگیا ہے۔"

"اپنے ملازموں سے کہو کہ ان دونوں کو اٹھا کر یہاں سے کہیں دور پھینک آئیں۔"

میں نے جانکی داس سے تحکمانہ لہجے میں کہا پھر اسے دلاسا دیتے ہوئے بولا۔ "تمہیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جب تک میں یہاں ہوں تمہیں کوئی شکتی پریشان نہیں سکتی۔"

جانکی داس مجھ سے بے حد مرعوب ہو چکا تھا' مجھے جاتا دیکھ کر اس نے ہاتھ با لئے' میں قدم بڑھاتا اپنے رہائشی حصے میں آیا تو لاجونتی قیامت بنی میرا منتظر تھی۔ مجھے کر بولی۔

"مہارج ——— کہو کرپا کرم کر آئے ان دونوں کا۔"

"ہاں پرنتو جانکی داس کو ابھی سبق دینا باقی ہے۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

"کارن ———" لاجونتی نے میری سنجیدگی سے قدرے بوکھلا کر دریافت کیا۔

"اس غریب نے کیا غلطی کی تھی۔"

"اس کی سب سے بڑی غلطی یہی تھی کہ وہ ان دونوں کے ہاتھوں کھلونا بنا رہا اور ان کمبختوں سے کمتر سمجھتا رہا۔"

"مہاراج ———" لاجونتی نے میرے قریب آکر ملائم لہجے میں جواب دیا۔ اسے شما کر دو منوہر مہاراج' اس مورکھ کو بھلا کیا خبر ——— کہ تمہاری شکتی اپر رہے' وہ نردوش ہے مہاراج' اوشا رانی کی بیماری نے اسے پہلے ہی بہت بیاکل کر ر ہے۔"

لاجونتی کی سفارش کا انداز اتنا حسین اور دلکش تھا کہ میرا سارا غصہ کافور ہو گیا' آہ سے اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ کر بولا۔

"منوہر کے من مندر کی رانی' اگر یہ تمہاری آشا ہے کہ میں جانکی داس کو شما کر دو تو ایسا ہی ہو گا۔"

"تمہاری بڑی کرپا مہاراج۔"

لاجونتی کے انداز میں کیف و مستی کوٹ کوٹ کر بھری تھی' میں نے اسے خود سے ا قریب کر لیا۔ کچھ دیر پیشتر دل و دماغ پر جو جھلاہٹ طاری تھی وہ لاجونتی کے قرب سے بتدریج کم ہوتی چلی گئی' اس کی خود سپردگی کا انداز بڑا والہانہ تھا۔ طاقت کے نشے کو لاجو کے حسن کی آمیزش نے دو چند کر دیا۔

دوسری صبح میں سو کر اٹھا تو لاجونتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مہاراج' جانکی داس بہت دیر سے باہر کھڑا تمہاری راہ دیکھ رہا ہے' رات سے او

کی حالت کچھ زیادہ خراب ہے' جانکی داس بڑا بیاکل نظر آتا ہے۔"

میں نے اٹھ کر جلدی منہ سے ہاتھ دھویا' ناشتے سے فارغ ہوا' باہر آیا تو جانکی داس کو ے مضطرب انداز میں اپنا منتظر پایا اس کی آنکھوں کی سرخی اور چہرے کی وحشت بتا رہی کہ وہ رات بھر جاگتا رہا ہے' میں نے وجہ پوچھی تو جانکی داس کی آنکھیں بھر آئیں' ت بھرے لہجے میں بولا۔

"مہاراج' رات سے اوشا کی حالت نازک ہے' اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں مرجاؤں گا' ری سہائتا کرو منوہر مہاراج' میں بنتی کرتا ہوں' اوشا کو بچالو۔"

"اتنی جلدی کیا ہے جانکی داس۔" میں سنجیدگی سے بولا۔ "بمبئی میں اب بھی بہت سے پنڈت پجاری موجود ہیں' تم دھنوان ہو' دولت میں بڑی شکتی ہوتی ہے' دو چار کو اور زما لو۔"

"مجھے شما کر دو مہاراج۔" جانکی داس جو کروڑوں میں کھیلتا تھا کسی بھکاری کی طرح لڑگڑانے لگا۔ "مجھ سے بھول ہوئی' میری آنکھوں پر پٹی پڑ گئی تھی جو میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان نہ کر سکا مجھ پر کرپا کرو مہاراج' اوشا کی جان بچا لو' میں وچن دیتا ہوں کہ مارا جیون تمہاری سیوا کرتا رہوں گا۔"

"اچھا ——— چلو۔"

جانکی داس مجھے حویلی کے اس کمرے میں لے گیا جہاں اوشا موجود تھی' میں نے کمرے میں داخل ہو کر اوشا پر نظر ڈالی اور اسکی کیفیت دیکھی تو ایک لمحے کو میرا دل بھی دھک سے ہو گیا۔ ملازموں کی زبانی مجھے پتہ چلا تھا کہ اوشا انتہائی حسین اور شوخ لڑکی تھی' سارا دن شوخ ہرنیوں کی طرح وسیع و عریض احاطے میں درختوں کے درمیان اچھلتی پھرتی تھی لیکن اس وقت وہی اوشا میرے سامنے ہڈیوں کے پنجر کی صورت میں بستر پر پڑی تھی۔ اندر کو دھنسی ہوئی آنکھیں' رخساروں پر پڑی ہوئی جھریاں اور زرد رنگت نے اسے زندہ لاش میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس کے جسم میں اتنی طاقت بھی باقی نہیں تھی کہ وہ سانس کی رفتار پر قابو پا سکے' یوں لگتا تھا کہ کسی لمحے سانس اکھڑ جائے گی' میں ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ جانکی داس نے جھک کر میرے پیر تھام لئے اور رندھی ہوئی آواز میں بڑی لجاجت سے بولا۔

"مجھے نراش نہ کرنا مہاراج' میری پرارتھنا کی لاج رکھ لینا میں ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتا ہوں۔"

"دھیرج سے کام لو جانکی داس" میں نے اسے دلاسہ دیا اور بمشکل اٹھا کر کھڑا کیا۔

"اوشا کے لئے تمہیں چنتا نہیں کرنا چاہئے مجھے وشواس ہے کہ تمہارا گھر سونا نہیں ہو پائے گا۔"

میں نے جانکی داس کو اوشا کی صحت یابی کا یقین دلانے کے بعد دوبارہ بستر کی سمت نظ اٹھائی تو دیکھا کہ اوشا اکڑی بیٹھی ہے اور سرخ سرخ خونخوار آنکھوں سے مجھے گھور رہ ہے' اس کی آنکھوں میں شعلوں کا شیطانی ناچ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ سفلی عم کی علامت ہے۔ ابھی میں اپنے اگلے قدم کے بارے میں غور ہی کر رہا تھا کہ اوشا کی کرخت مگر منمناتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔

"تو کون ہے؟ میرے کمرے میں کیا لینے آیا ہے؟ مورکھ جا چلا جا یہاں سے۔"

"کلنکنی ------" میں صورت حال بھانپ کر گرجدار آواز میں بولا "میں تجھے آگیا دیتا ہوں کہ اوشا کے شریر کو چھوڑ دے' اگر تو نے میری آگیا کا پالن کیا تو میں تجھے کر دوں گا پرنتو اگر تو نے ہٹ دھرمی سے کام لیا تو میں تجھے ایسا کشٹ دونگا کہ نرکھ کی آگ بھی تجھ سے دور بھاگے گی۔ سنا تو نے' میں کیا کہہ رہا ہوں؟"

اوشا کی آنکھوں کی سرخی یکلخت غائب ہو گئی' ایک ثانیئے کے لئے اوشا لڑکھڑائی' میں خیال تھا کہ وہ گر جائے گی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے جسم میں جیسے دوبارہ جان آگئی آنکھوں کی سرخی دوبارہ نمودار ہوئی۔ اوشا کی مکروہ آواز پھر گونجی۔

"میں تمہاری آگیا کا پالن کرنے کو تیار ہوں پرنتو اسکے لئے تمہیں میری ایک شرط مان پڑے گی' جانکی داس کو اپنی بھینٹ دینی ہو گی۔"

"میں تیار ہوں۔" جانکی داس جذباتی انداز میں چیخا' وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اوشا کی نظروں سے نظریں ملا کر سرد آواز میں کہا۔

"بھینٹ کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے؟"

"نہیں۔ صرف بھینٹ ہی ایک طریقہ ہے جو اوشا کو بچا سکتا ہے۔"

"بھینٹ کس کے نام پر دینی ہو گی۔" میں نے بڑی مشکلوں سے خون کا گھونٹ پی کر سپاٹ لہجے میں دریافت کیا۔

"گیتا چمارن کے نام پر۔" اوشا نے جھومتے ہوئے جواب دیا۔

سفلی علوم کے بارے میں مجھے علم تھا کہ جب تک اس گندی اور ناپاک آتما کا نام نہ معلوم ہو جو کسی کے سر پر مسلط کر دی گئی ہو اس کا اتار نا ممکن ہے چنانچہ جب مجھے نام

معلوم ہو گیا تو میں نے دوبارہ تیور بدلا اور کڑک کر کہا۔

"گیتا چمارن' تو اس سے کس سے بات کر رہی ہے تجھے نہیں معلوم' کلنکنی' میں پھر کہتا ہوں کہ اوشا کے شریر سے دور ہو جا یاد رکھ اگر تو نے انکار کیا تو میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

میرے جواب میں کمرے میں ایک بھیانک نسوانی قہقہہ گونجا پھر اس سے پیشتر کہ میں گیتا کی گندی آتما کو قابو کرنے کیلئے کوئی جنتر منتر کرتا اوشا بیہوش ہو کر بستر پر گر گئی' جانکی داس جو ابھی تک پتھر کے بت کی مانند خاموش کھڑا پھٹی پھٹی نظروں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا اوشا کو دوبارہ بیہوش ہوتا دیکھ کر گھبرا گیا۔ دیوانگی کے عالم میں اس نے اوشا کی سمت بھاگنے کی کوشش کی لیکن میں نے اسے پکڑ لیا' یہاں میں بڑی صاف گوئی سے یہ عرض کر دوں کہ سفلی علوم کے توڑ کے سلسلہ میں میرا تجربہ نہ ہونے کے برابر تھا' چنانچہ میں ایک لمحے کو سوچ میں پڑ گیا اور دوسرے ہی لمحے لاجونتی کی آواز میرے کانوں میں سرگوشی بنکر ابھری۔

"پریشان نہ ہو مہاراج' گیتا چمارن کی آتما تمہاری شکتی کے آگے کسی حقیر کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اسی کارن وہ ڈر کر بھاگ گئی۔"

"لاجونتی' مجھے بتاؤ کہ اس پاپن کو کچلنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا ------" میں نے من ہی من میں لاجونتی کو مخاطب کیا۔

"اس کا کیول ایک ہی طریقہ ہے مہاراج۔" لاجونتی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"سروپ نرائن نے گیتا چمارن کی آتما کو قابو کرنے کیلئے اس کا ایک پتلا بنا کر اس پر عمل کیا تھا جب تک وہ پتلا برباد نہیں ہو گا گیتا کی گندی آتما اوشا رانی کا شریر نہیں چھوڑے گی' سروپ نرائن نے وہ پتلا اپنے کمرے کے غسل خانے میں دفن کیا ہے۔"

میرے لئے لاجونتی کا اتنا اشارہ ہی بہت تھا' جانکی داس کا ہاتھ تھام کر میں اوشا کے کمرے سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اس کمرے میں آیا جہاں سروپ نرائن مقیم تھا' حویلی کے ملازموں کو بلا کر جب میں نے غسل خانے کا فرش اکھاڑنے کا حکم دیا تو جانکی داس مجھے یوں گھورنے لگا جیسے اسے میری ہوشمندی پر شبہ ہو رہا ہو لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا۔ ملازموں نے فرش اکھاڑنا شروع کر دیا تھا' جانکی داس خاموش کھڑا اپنا نچلا ہونٹ کاٹتا رہا لیکن اس وقت اس کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں جب فرش کی تہہ سے ایک کپڑے کا پتلا برآمد ہوا۔ میں نے ملازموں کو باہر جانے کا حکم دیا پھر پتلا اٹھا کر اسے دیکھنے لگا' پتلے میں بیشمار سوئیاں پیوست تھیں "مہاراج' یہ سب کیا ہے؟" جانکی داس نے

مردہ آواز میں کہا۔

"دھیرج رکھو جانکی داس۔" میں نے ٹھوس آواز میں کہا۔ "یہی پتلا اوشا کی بیماری کا کارن تھا۔" اس کے بعد میں نے ایک ملازم کو آواز دے کر تیل اور ماچس لانے کو کہا جانکی داس گنگ سا کھڑا تھا' ملازم نے تیل اور ماچس فراہم کی تو میں نے پتلے پر تیل چھڑک کر اسے آگ لگا دی' پتلے' کو آگ لگی تھی کہ کمرے میں وہی منمناتی ہوئی آواز ابھری جو میں اوشا کے کمرے میں سن چکا تھا' اب اس آواز میں بلا کا کرب تھا بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی عورت موت اور زندگی کی کشمکش سے دو چار ہو' جوں جوں پتلے سے شعلے بلند ہوتے رہے کربناک آواز کی شدت بڑھتی گئی پھر جب پتلا جل کر راکھ ہوا تو آوازیں بھی بند ہو گئیں' میں نے راکھ کو پیروں سے مسل دیا۔ جانکی داس کے ساتھ دوبارہ اوشا کی خوابگاہ میں داخل ہوا تو وہ ہوش میں تھی' البتہ ابھی تک اس کی کمزوری میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ جانکی داس کو دیکھ اوشا نے اپنی آواز میں کہا "پتا جی۔"

"میری بچی۔ میری اوشا۔" جانکی داس نے آگے بڑھ کر اوشا کو چوم لیا۔ باپ بیٹی کا ملاپ دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ میں نے جانکی داس کو وہاں تنہا چھوڑا اور کچھ کہے سنے بغیر باہر آ گیا۔ بعد میں لاجونتی کی دیکھ بھال اور میرے جنتر منتر نے اوشا کی صحت بھی بحال کر دی' پندرہ روز کے اندر وہ دوبارہ کسی شوخ و چنچل ہرنی کی مانند اپنے باپ کی حویلی میں کلیلیں بھرنے کے قابل ہو گئی۔ جانکی داس نے میری شکتی کا تماشہ دیکھنے کے بعد میری آؤ بھگت دوگنی کر دی' اب پوری حویلی پر میرا راج تھا' تمام ملازم اور نوکر چاکر ہر وقت مع جانکی داس کے میرے آگے پیچھے ہاتھ باندھے موجود رہتے۔ اوشا کی صحت یابی کا جشن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا جس میں' میں نے اور لاجونتی نے بھی شرکت کی۔ جانکی داس چونکہ کچے عقیدے کا مالک تھا اس لئے ہندوستان کے بیشتر شہروں سے بڑے بڑے پنڈت پجاریوں کو اس دعوت میں شرکت کی غرض سے بلایا گیا اور ان کے بمبئی میں قیام کا معقول بندوبست کیا گیا۔



بمبئی میں میری آمد کا مقصد محض تفریح کرنا تھا چنانچہ اوشا رانی کے ٹھیک ہو جانے کے بعد میں شہر کے سب سے بڑے ہوٹل میں منتقل ہو گیا۔ جانکی داس نے مجھے اپنی حویلی میں روکنے پر بیحد اصرار کیا لیکن جب میں کسی طرح تیار نہ ہوا تو جانکی داس نے بڑے خلوص سے کہا۔

"مہاراج' میں تمہارے چرنوں کی دھول ہوں تمہیں کسی بات پر مجبور نہیں کر سکتا پرنتو ایک بات تم کو ضرور ماننی پڑے گی' جب تک تم بمبئی میں رہو گے تمہارا سارا خرچ یہ سیوک برداشت کرے گا۔"

"دھن دولت آنی جانی چیزیں ہیں جانکی داس' یوں بھی تم میری شکتی کے چمتکار اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو' مجھے دھن کی کوئی چنتا نہیں۔"

میں نے جانکی داس کو ٹالنا چاہا مگر وہ بضد رہا تو میں نے مجبوراً اسے سیوا کرنے کی اجازت دیدی۔ چنانچہ جس ہوٹل میں' میں نے لاجونتی کے ساتھ قیام کیا اس کا تمام خرچ جانکی داس برداشت کر رہا تھا۔

ہوٹل میں آنے کے بعد میں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔ لاجونتی نے کبھی میری کسی حرکت پر اعتراض نہیں کیا۔ ہر رات بمبئی کی ایک نئی اور الھڑ لڑکی میری خوابگاہ میں موجود ہوتی۔ میں دل بھر کر اس کی جوانی سے لطف اندوز ہوتا' میرے لئے یہ سب کچھ جائز تھا۔ پورن لال نے مجھے یہی بتایا تھا کہ دھرتی پر ناریاں صرف پنڈت پجاریوں کا من لبھانے کو بنی ہیں' شاید اسی لئے لاجونتی نے کبھی میری عیاشیوں پر انگلی نہیں اٹھائی البتہ وہ مجھ سے اپنی صحت کا خیال رکھنے کو برابر کہا کرتی تھی۔ بمبئی کے قیام کے دوران میں نے کیا کچھ کیا اور کتنی رنگینیوں کو اپنے دامن میں سمیٹا اگر اس کا ذکر تفصیل سے کیا جائے تو ایک کتاب رقم کی جا سکتی ہے' میں ان قصوں کو کریدنا نہیں چاہتا' جو کچھ ہو گیا وہ ایک خواب تھا جس کا دھندلا دھندلا عکس آج بھی میرے ذہن میں موجود ہے لیکن جب یہ عکس واضح ہوتے ہیں تو ماضی کا ایک ایک واقعہ مجھے خون کے آنسو رونے پر مجبور کر دیتا ہے۔ غرضیکہ میری رنگینیوں کی داستان بڑی طویل ہے' میں غیر ضروری واقعات کو یہاں درج کرنا ضروری نہیں سمجھتا البتہ ایک واقعہ لکھنا اشد ضروری سمجھتا ہوں۔ اس واقعے کی اہمیت کا اندازہ آپکو بعد میں ہو گا' اگر میں نے ابھی سے اس کی وضاحت کر دی تو کہانی کا لطف جاتا رہے گا' فی الحال میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہی واقعہ میری زندگی میں ایک نئے انقلاب کا باعث ثابت ہوا' آپ میری داستان کے آخری حصوں میں ازخود اس کی اہمیت کا اندازہ لگا لیں گے بہر حال اب میں اس خاص واقعہ کی طرف آ رہا ہوں جس کے رونما ہونے سے میری زندگی کا رخ بدلا تھا۔

اس رات میری خوابگاہ میں ایک نوخیز کلی موجود تھی' ہوٹل کے بیروں نے جو اس

کام میں مہارت رکھتے تھے اسے حسب معمول رات کا اندھیرا پھیلتے ہی میرے لئے فراہم کر دیا تھا' میں جب لاجونتی کو رات کا الوداعی بوسہ دیکر اس کے کمرے سے نکل کر اپنی خوابگاہ میں داخل ہوا تو اس لڑکی کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا' اس کی عمر بمشکل پندرہ سال رہی ہو گی جسمانی نشوونما ابھی پورے طور سے نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اس کے خد و خال نہایت دلکش تھے' چہرے پر معصومیت تھی' مجھے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ خوفزدہ انداز میں بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی معصوم نگاہوں میں خوف کے ساتھ ساتھ خاموش التجا بھی تھی۔ میں نے اسپر کوئی دھیان نہیں دیا' اکثر لڑکیاں اپنی پاکدامنی کا اظہار اسی معصوم انداز میں پہلے بھی کر چکی تھیں' میں مسکراتا ہوا آگے بڑھا تو وہ سہم کر پیچھے ہٹ گئی۔

"سندری ------" میں نے اس کے حسن کے نشے سے سرشار ہوتے ہوئے کہا۔ "ڈرو نہیں' میں حسن کا پجاری ہوں' تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ آج کی رات تم اس شخص کے ساتھ گزارو گی جو لامحدود قوتوں کا مالک ہے۔"

"رحم کرو۔" لڑکی نے سہمی سہمی آواز میں مجھے خوفزدہ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ "میں وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو' یہاں مجھے دھوکے سے لایا گیا ہے۔"

"دھوکہ ------" میں نے زہر خند سے جواب دیا۔ "سندری' یہ دھرتی بھی ایک دھوکہ ہے جہاں ایک منش دوسرے منش کو دھوکہ دیتا ہے۔ پرنتو مہان شکتی رکھنے والے پنڈت پجاریوں کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا' تم کیول ایک سندر ناری ہو ------"

"نہیں' نہیں ایسا نہیں ہو سکتا' میں اپنی عزت کی خاطر اپنی جان دے دوں گی۔" لڑکی معصوم اور کمسن تھی لیکن اسکے لہجے میں ٹھوس اور آہنی چٹانوں جیسی سختی موجود تھی۔ "تم نے اگر میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں تمہارا خون کر دوں گی۔"

"تم ------ میرا خون کر دو گی؟ سندر ہرنی!"

میں اس حسن بلا خیز کو اپنی آغوش کی زینت بنانے کے لئے آگے بڑھا تو وہ لپک کر مسہری کے دوسری طرف چلی گئی۔ اس کی معصوم نظروں میں اب خوف کے بجائے خون کی سرخیاں موجود تھیں۔ میں نے اسے گھیرنے کی کوشش کی' کچھ دیر تک وہ خود کو مجھ سے بچانے کی کوشش کرتی رہی لیکن جلد ہی میں نے اسے دبوچ لیا۔ وہ خود کو میری آہنی گرفت سے چھڑانے کی خاطر جدوجہد کر رہی تھی بالکل اس معصوم اور

ت زدہ پرندے کی طرح جو جال میں پھنس جانے کے بعد آزادی کی خاطر پر پھڑ اتا رہتا ہے۔

"سندری' نادان مت بنو' اس وقت تم ایسی شکتی کے قبضے میں ہو جس سے کیول ت کے کوئی دوسری شکتی تم کو نجات نہیں دلا سکتی۔" میں نے لڑکی کو گھور کا پھر نرم لہجے میں کہا۔ "ہاتھا پائی سے کوئی فائدہ نہیں' آؤ اور اپنی مرضی سے مسکراتے ہوئے میرے سینے سے لگ جاؤ' ہم تمہاری سندرتا کو سویکار کرنے کے لئے بے چین ہیں۔"

"کمینے' چھوڑ دے مجھے۔" لڑکی بپھری ہوئی شیرنی کی مانند تڑپ کر بولی۔ "تو اپنے ناپاک ارادے کی تکمیل نہیں کر سکتا' میں کمزور اور بے بس ضرور ہوں لیکن غیبی طاقتیں مجھے دیکھ رہی ہیں' تیرا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔"

"لڑکی ------" یکلخت میں غصے سے تلملا کر بولا۔ "ہوش کی باتیں کر' مت بھول کہ اس سمے تو منوہر مہاراج سے مخاطب ہے جس کی مہان شکتی اپرم پار ہے' سیدھی طرح میری آگیا کا پالن کر' کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے رام کرنے کے لئے مجھے اپنے بیروں سے کام لینا پڑے۔"

"دھمکا رہا ہے' ایک کمزور لڑکی کو' کمینے تیرا حشر خراب ہو گا' قہر الٰہی سے ڈر کہ اس کا ایک اشارہ تیرے خاکی جسم کو ملیا میٹ کر سکتا ہے۔"

لاجونتی نے مجھے روز مرہ کی طرح آج بھی دیوتاؤں والا مشروب پلا رکھا تھا' میرا نشہ تیز ہو رہا تھا' لڑکی کا گداز بدن مجھے اکسا رہا تھا لیکن اس کی جلی کٹی باتیں مجھے غصہ دلا رہی تھیں۔ میں نے ایک آخری بار اور اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ دھینگا مشتی پر جمی رہی تو مجھے مجبوراً سختی کرنا پڑی' میں نے اسے ایک ایسا شدید جھٹکا دیا کہ وہ لڑکھڑاتی ہوئی مسہری پر گری۔ قبل اس کے کہ وہ دوبارہ سنبھل پاتی میں نے اسے مسہری پر جا لیا' وہ غصے میں مجھے کچھ زیادہ حسین لگ رہی تھی اس معصوم فاختہ کی طرح جو شکاری کے پنجے میں پھنس کر ہانپنے لگتی ہے' میں لڑکی کے دل کی دھڑکنیں اوپر سے محسوس کر رہا تھا۔

"کیوں؟ اب کیا وچار ہیں تمہارے؟ کیا تمہیں اب بھی وشواس ہے کہ کوئی شکتی تمہیں میرے پنجے سے چھٹکارا دلا سکتی ہے۔" میں نے اسے بے بس کر کے اس کی کمزوری کا مذاق اڑاتے ہوئے دریافت کیا۔

لڑکی نے کچھ کہنے کے بجائے اپنے ہونٹ سختی سے دانتوں تلے دبا لئے' اس کی

غزالی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' اسکی ملتجی نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں ان میں رحم کی درخواست تھی۔

"دھیرج سے کام لو سندری۔" میں نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے چمکارا۔ "تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ ایک مہان پجاری تمہارے شریر کو سوئیکار کر رہا ہے' میری سیوا تمہیں سورگ کا راستہ دکھائے گی۔"

میرا خیال تھا کہ لڑکی اب اپنی جد و جہد ختم کر دے گی لیکن وہ برابر ہاتھ پیر چلائے جا رہی تھی' میرے سینے میں طوفان اٹھ رہا تھا' اپنی تشنگی بجھانے کی خاطر میں نے جارحانہ اقدام کا فیصلہ کر لیا' مجھے یقین تھا کہ وہ میری شکتی کے آگے بے بس ہو جائے گی لیکن ابھی میں نے اس کے جسم کو بے نقاب کرنے کی خاطر پہلا قدم ہی اٹھایا تھا کہ ایک ٹھوس آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"رک جاؤ شبیر' ہوش میں آؤ' تم ایک لڑکی کی بے بسی پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے برا کر رہے ہو۔"

میں نے اس آواز کو بہت واضح طور پر سنا تھا مگر کمرے میں میرے اور لڑکی کے سوا کوئی اور نہیں تھا پھر؟ وہ آواز کس کی تھی؟ میں نے ایک لمحے کو سوچا پھر دوبارہ لڑکی کی طرف متوجہ ہوا تو پھر وہی آواز سرگوشی بن کر میرے کانوں میں گونجی۔

"شبیر' لڑکی کو چھوڑ دو' اسی میں خیریت ہے۔"

"کون ہو تم ---------؟ سامنے آؤ۔" میں نے ایک بار پھر کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے اس آواز کو للکارا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔" آواز نے جواب دیا "عافیت چاہتے ہو تو لڑکی کو چھوڑ دو۔"

میں' منوہر لال جو دیوی دیوتاؤں کے لئے سینکڑوں جاپ کر کے مہان شکتی پراپت کر چکا تھا اپنے عشرت کدے میں کسی نادیدہ قوت کی موجودگی اور اس کی مداخلت بھلا کس طرح برداشت کر سکتا تھا چنانچہ میں نے ایک منتر جلدی سے پڑھ کر زور سے پھونک ماری' مجھے یقین تھا کہ کمرے میں موجود پراسرار ہستی میرے منتر کی تاثیر سے جل بھن کر راکھ ہو جائیگی لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا' تیسری بار جب میں نے لڑکی پر دست درازی شروع کی تو پھر وہی آواز ابھری' اس بار اس کے لہجے میں کرختگی تھی۔

"مردود' کیا تو اپنی خباثت سے باز نہیں آئے گا۔"

میں لڑکی کو چھوڑ کر مسہری کے نیچے آ گیا' میرا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا' میں حلق پھاڑ کر چلایا "کہاں ہے تو؟ اگر مرد ہے تو سامنے آ' میں تجھے بتاؤں گا کہ منوہر مہاراج سے ٹکرانے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ تجھے ایسا سراپ دوں گا کہ پھر کبھی تو پجاریوں سے چھیڑ خانی نہیں کر سکے گا۔"

"شبیر --------- تم مسلمان سے ہندو بن گئے؟ افسوس کا مقام ہے" وہی آواز ابھری۔ "کیا طاقت کے حصول نے تمہیں اندھا کر دیا ہے' سنبھلنے کی کوشش کرو' اب بھی وقت ہے۔"

میں نے غصے میں دوسرا منتر پڑھ کر پاؤں زمین پر مارا' مجھے کامل یقین تھا کہ اس بار میرے منتر کے بیر اس نادیدہ ہستی کو کچل ڈالیں گے لیکن کمرے میں میرے بیروں کی کربناک اور درد ناک آوازیں ابھریں تو میں چونک اٹھا' کمرے میں جو نادیدہ قوت موجود تھی وہ بھی غالباً بڑی طاقتوں کی مالک تھی' میں پوری طرح محتاط ہو کر بولا۔

"کیا تم سامنے آ کر مجھ سے بات نہیں کر سکتے' میرا مقصد ہے کہ چھپ کر وار کرنا مردانگی نہیں۔"

"ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے۔" جواب مختصر تھا' میں نے تلملا کر سوال کیا۔

"چاہتے کیا ہو تم؟"

"اس معصوم لڑکی چھوڑ دو' یہ حوروں کی طرح پاک ہے اس نے سچے دل سے ایک ایسی طاقت کو آواز دی ہے جس کے آگے تمام شیطانی طاقتیں ہیچ ہیں۔"

"اچھا ---------" میں نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ "تم جس طاقت کا ذکر کر رہے ہو کیا وہ مجھ سے زیادہ شکتی پراپت کر چکا ہے۔"

"بیہودہ' بدتمیز' بے ادب۔" میرے کانوں میں نادیدہ انسان کی کرخت آواز گونجی اس کے ساتھ ہی میرے چہرے پر اتنی زور کا تھپڑ پڑا کہ میں تیورا کر گرتے گرتے بچا۔

میں' منوہر مہاراج جس نے ادیتی دیوی کو اپنے جاپ کے منتر سے رام کیا تھا' پاربتی اور شیو شنکر کی شکتیوں کو اپنایا تھا' اسوقت ایک لمحے کو چکرا گیا' نہ جانے کیا بات تھی کہ مجھے اپنا پورا وجود لرزہ براندام محسوس ہوا' شاید وہ تھپڑ کی شدت کا اثر تھا کہ چند ساعتوں کیلئے میری نگاہوں کے سامنے دھندسی چھا گئی' لمحوں کی بات تھی لیکن

جب میں دوبارہ سنبھلا تو میں نے ایک انتہائی خطرناک منتر کا جاپ کر کے بڑی پھرتی سے کمرے کو حصار میں لے لیا' اب وہاں سے کوئی قوت نہیں نکل سکتی تھی' میں اب ا اس نادیدہ دشمن کو بہ آسانی مار سکتا تھا' میرا تن بدن انتقام کی آگ سے پھنکا جا رہا تھا لیکن قبل اس کے کہ میں دوسرا منتر پڑھتا میری نظر مسہری کی جانب اٹھی' لڑکی وہاں موجود نہیں تھی' کمرہ خالی پڑا تھا' نادیدہ قوت شاید میری وقتی غفلت سے فائدہ اٹھا کر میرا شکار میرے شکنجے سے نکال کر لے گئی تھی' یہ میری بے عزتی تھی' منوہر لال مہاراج کے لئے ایک چیلنج تھا' میں اپنی ہار تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا' میں دوسرے کمرے میں آیا لیکن لاجونتی بھی وہاں موجود نہیں تھی' اس کے کمرے کے تمام کھڑکی دروازے اندر سے بند تھے۔

"پھر ------- لاجونتی کہاں گئی؟" میرا ذہن ایک بار پھر چکرا گیا غصے کی شدت سے میری مٹھیاں آپ ہی آپ بھینچ گئیں' غیض و غضب کی شدت سے میرا پورا وجود لرز رہا تھا' لڑکی کا میرے چنگل سے نکل جانا اور لاجونتی کا اچانک بلا میری اجازت کے غائب ہو جانا' یہ دونوں باتیں میرے لئے کسی معمے سے کم نہیں تھیں۔ میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں' میں بڑی سنجیدگی سے اس نادیدہ قوت کے بارے میں سوچ رہا تھا جس نے میری مہان شکتی سے ٹکرانے کی حماقت کی تھی۔!!

لاجونتی اور لڑکی کی گمشدگی نے میرے تن بدن میں انتقام کی آگ لگا دی' میرا شکار مین اسوقت میرے ہاتھ سے نکل گیا جب میں اسے ذبح کرنیوالا تھا۔ دیوتاؤں کا مشروب پی لینے کے بعد میں پوری ترنگ میں تھا مگر اب حالات اس کے برعکس تھے' میرا سارا نشہ ہرن ہو گیا' میں ہر قیمت پر اس نادیدہ قوت سے ٹکرانے کا اراد کر چکا تھا جس نے میرے خوبصورت اور حسین شکار کو مجھ سے چھینا تھا یہ میری بے عزتی تھی' منوہر مہاراج کیلئے کھلا چیلنج تھا۔ میں اپنی ہار بھلا کس طرح تسلیم کر سکتا تھا' میں نے اوپتی دیوی کو اپنے جاپ منتر سے رام کیا تھا پاربتی اور شیوشنکر مہاراج کے لئے بیٹھک کی تھی' میں نے مہان شکتی پراپت کی تھی۔

میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ غیض و غضب کی وجہ سے میں لرز رہا تھا اور ایسی کیفیت میں جب میں نے لاجونتی کو بھی اپنے کمرے سے غائب پایا تو میرا غصہ دو چند ہو گیا۔ میں نے' میرے مصرف میں جتنے کمرے تھے ان کا ایک ایک کونا چھان مارا لیکن لاجونتی یا لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چلا' خدا جانے ان کو زمین کھا گئی تھی یا آسمان' لاجونتی کا مسئلہ بہر حال دوسرا تھا لیکن لڑکی کا تمام کھڑکی دروازے بند ہونے کے باوجود پر اسرار طور پر نظروں سے اوجھل ہو جانا بڑی تعجب خیز بات تھی۔

کیا نادیدہ قوت بھی اتنی ہی مہان شکتی کی مالک تھی کہ وہ لڑکی کو اتنی آسانی سے نکال لے گئی؟ میرا ذہن بری طرح الجھ رہا تھا' میں نے لاجونتی کو وقتی طور پر ذہن سے نکال دیا لیکن لڑکی کو دوبارہ حاصل کر کے اس کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کا اٹل ارادہ کر لیا' یہی ایک طریقہ تھا جس کے ذریعہ میں نادیدہ قوت کے سامنے سرخرو ہو سکتا تھا' کچھ سوچ کر میں نے بیروں کو طلب کرنے والی گھنٹی بجائی' دو منٹ بعد میرے سامنے وہی بیرا موجود تھا جس نے وہ لڑکی مجھے فراہم کی تھی' میں بیرے کو خاموشی سے اندر لے آیا پھر اسے گھور کر بولا۔

"تم وہ لڑکی کہاں سے لائے تھے؟"

"مہاراج -------" بیرے نے مسکرا کر جواب دیا۔ "اسے لڑکی نہیں ہیرا کہو مہاراج' گدڑی کا لعل' تم قسمت کے دھنی ہو مہاراج جو وہ ہمارے ہاتھ آ گئی' ورنہ ایسا

مال برسوں میں کبھی کبھی ہاتھ آتا ہے۔"

"کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہاں رہتی ہے؟" میں نے سپاٹ آواز میں دریافت کیا۔

"ہمیں اس کا پتہ نہیں معلوم مہاراج۔" بیرے کا لہجہ معنی خیز تھا۔ "وہ کسی اور کا شکار کرنے کی تلاش میں تھی' ہم اسے راستے سے شکار کر کے یہاں اٹھا لائے تھے۔"

بیرے کے جواب نے میرے غصے کو اور ہوا دی' ایسی صورت میں جبکہ لڑکی کا پتہ بیرے کو بھی نہیں معلوم تھا میرا اسے دوبار حاصل کرنا دشوار تھا' میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ بیرے نے سرگوشی کی۔

"مہاراج ------- کیا بات ہے' کیا سندری زیادہ من کو بھا گئی ہے۔"

"وہ ویشیا کی پتری مجھے جل دیکر چلی گئی۔" میں نے تلملا کر جواب دیا۔

"چلی گئی -------" بیرے نے حیرت کا اظہار کیا پھر مسکرا کر بولا۔ "کیوں ٹھٹول کرتے ہو مہاراج' میں ایک پل کو بھی گیلری سے نہیں ہٹا ہوں' اگر وہ جاتی تو مجھے ضرور نظر آتی' کیا دو چار دن رکھنے کا ارادہ ہے۔"

بیرے نے آخری جملہ بڑے کاروباری لہجے میں کہا تھا' وہ شاید سمجھ رہا تھا کہ میں اس سے غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں' میں نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تو وہ بھی آنکھیں بدل کر بولا۔

"مجھ سے نہیں چلے گی مہاراج' یہ بال جو تم دیکھ رہے ہو دھوپ میں سفید نہیں ہوئے ہیں' صبح سے شام تک نہ جانے کتنی سندر لڑکیوں کو ادھر سے ادھر کرتا رہتا ہوں اگر گاہک اسی طرح جل دینے لگیں تو پھر چل چکا دھندا۔"

"کمینے -------- کیا میں تجھ سے جھوٹ بول رہا ہوں۔" میں نے غصے سے میں گرج کر کہا تو بیرے کے تیور بھی خطرناک ہو گئے' اس مورکھ کو میری مہان شکتی کا علم نہیں تھا' آستینیں چڑھا کر کہنے لگا۔

"سنو مہاشے' اگر لڑکی کو دو چار روز رکھنا ہے تو ابھی سے سودا کر لو' بلرام کو چرانے کی کوشش کی تو بمبئی کی دھرتی تمہارے لئے نرکھ بن جائے گی۔ کیا سمجھے۔"

"پاپی' مورکھ' تو نہیں جانتا کہ اس سمے تو کس سے بات کر رہا ہے۔" میں نے کرخت لہجے میں کہا۔ "اگر جیون پیارا ہے تو ہاتھ باندھ کر شما کی بھکشا مانگ نہیں تو ایسا کشٹ دوں گا کہ سارا جیون بیاکل رہیگا۔"

"اچھا -------- چوری اور اس پر سے سینہ زوری۔" بلرام حقارت سے بولا۔ پھ

ر مزید کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میں نے لپک کر اس کا گلا تھام لیا اور گھسیٹ کر دوسرے کمرے کی طرف لیجاتا ہوا بولا۔

"کمینے۔ چل اپنی آنکھوں سے دیکھ لے' پرنتو اتنا یاد رکھ کہ اگر وہ لڑکی تجھے نہ ملی تو تیرا انجام بھیانک ہو گا' میں تجھے جلا کر بھسم کر ڈالوں گا۔"

بلرام حقیقتاً جاندار آدمی تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ میری مہان شکتی کے آگے دم مار سکتا' میں اسے گھسیٹتا ہوا دوسرے کمرے تک لے گیا' وہ میرے چنگل میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا' اس کی آنکھیں درد کی شدت کی وجہ سے حلقوں سے باہر ابلی پڑ رہی تھیں' کسی بھیگے ہوئے چوہے کی مانند وہ مجھے سہمی سہمی رحم طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا' میں نے طے کر لیا تھا کہ بلرام کو اس کی بد زبانی کی سزا ضرور دوں گا' میرا غصہ اپنے پورے شباب پر تھا لیکن دوسرے کمرے میں قدم رکھتے ہی میں حیرت سے اچھل پڑا' بلرام کی گردن پر میرے ہاتھ کی مضبوط گرفت ڈھیلی پڑ گئی' میں پھٹی پھٹی نظروں سے اس لڑکی کو گھورنے لگا۔ جسکو تلاش کرنے کی خاطر میں نے کچھ دیر پہلے تمام کمروں کا ایک ایک کونا چھان مارا تھا' لڑکی میری مسہری پر بیٹھی بڑے معنی خیز انداز میں مسکرا رہی تھی' بلرام نے لڑکی کو دیکھ کر میری جانب گھورا۔ پھر دبی زبان میں بولا۔

"کیوں مہاراج' اب کیا خیال ہے' میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں ایک پل کو بھی گیلری سے دور نہیں گیا۔"

"چلا جا یہاں سے۔" میں نے بلرام کو حقارت سے دھتکارتے ہوئے کہا۔ "میں تجھ سے بعد میں بات کروں گا۔"

بلرام مجھے معنی خیز نظروں سے گھورتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا' لڑکی کے چہرے سے لاپرواہی مترشح تھی۔ مجھے حیرت ہوئی' اس کا غائب ہو کر دوبارہ سامنے آ جانا میرے لئے تعجب خیز تھا' ہو سکتا ہے اسی نادیدہ قوت نے مجھے چڑانے کی خاطر یہ اقدام کیا ہو۔" میں نے سوچا اور من ہی من میں کمرے کو دوبارہ منڈل میں لینے کا منتر پڑھنے لگا' لڑکی مجھے بدستور دیکھے جا رہی تھی' جب میں منتر پڑھ چکا تو وہ معنی خیز مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر بکھیر کر بڑی لاپرواہی سے مجھے مخاطب ہوئی۔

"کس وچار میں گم ہو مہاراج۔"

"سندری۔" میں نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے ٹھوس لہجے میں کہا۔ "مجھے وشواس ہے کہ کوئی چھوٹی موٹی شکتی تمہاری سہائتا کر رہی ہے' پرنتو اب تم ایسے منڈل میں پھنس

چکی ہو جہاں کوئی شکتی تمہیں میرے کشٹ سے نہیں بچا سکتی' اب تم کیول میرے اشاروں پر ناچنے کو مجبور ہو۔"

"اکھڑی اکھڑی باتیں کیوں کر رہے ہو منوہر۔" لڑکی نے بناوٹی ناراضگی کا اظہار کیا۔ "کیا اب تم میری سندرتا سے اپنا من نہیں بہلاؤ گے؟؟"

"دھیرج سے کام لو سندری' میں تمہاری من کی آشا اوش پوری کروں گا۔" میں محتا انداز میں بولا تو لڑکی مسکرا دی' شکایتی آواز میں بولی۔

"پھر دور دور کیوں ہو منوہر' میرے قریب آؤ۔"

"سندری۔" مجھے یکلخت تاؤ آ گیا' ڈپٹ کر بولا۔ "اس بات کو من سے نکال دے کہ اب کوئی شکتی تیری سہائتا کر سکتی ہے۔ اب میں تیرے شریر کو اپنی مرضی سے روند سکتا ہوں۔"

لڑکی نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا' جس انداز میں وہ مجھے دیکھ رہی تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ مجھ سے مطلق خائف نہیں ہے' غالباً" اسے اب بھی امید تھی کہ نادیدہ قوت اس کی مدد کریگی' میں اس کی بھول پر مسکرا دیا۔ میں نے اسے جس منڈل میں گرفتار کیا تھا اس سے لڑکی کا بچ نکلنا ناممکن تھا چنانچہ میں سینہ تان کر اس کی طرف بڑھا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ پہلے اس کے کومل شریر سے اپنے من کی اگنی کو ٹھنڈا کروں گا۔ پھر اسے اپنی شکتی کے زور سے جلا کر بھسم کر دوں گا' دیوتاؤں کے مشروب کا کھویا ہوا سرور پھر میرے اوپر طاری ہو رہا تھا۔

"سنبھلو شبیر' اب بھی وقت ہے' اپنی اصلاح کرنیکی کوشش کرو۔"

میرے کانوں میں نا دیدہ قوت کے سخت الفاظ گونجے تو میرے قدم رک گئے' خون کی گردش یکلخت کئی گنا تیز ہو گئی' میں تلملا اٹھا' خلا میں گھورتا ہوا چیخا۔

"سامنے آ کر بات کر پاپی پھر تجھے معلوم ہو گا کہ تو کس شکتی سے ٹکرانے کی حماقت کر رہا ہے۔"

"شبیر' ہوش میں آؤ' آنکھیں کھولو' اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش کرو۔" وہی آواز پھر میرے کانوں میں ابھری۔

میں نے جواب میں ایک منتر پڑھ کر کمرے میں پھونکا۔ یہ ایک انتہائی خطرناک منتر تھا مجھے یقین تھا کہ میرے منتر کے بیر اچانک نمودار ہو کر اس نادیدہ قوت کو ختم کر دیں گے۔ میرا منتر پھونکنا تھا کہ کمرے میں خوفناک آوازیں گونجنے لگیں' میں سمجھ رہا تھا کہ

میرے بیروں نے اس نادیدہ قوت کو گھیر لیا ہے۔ میرے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی' مجھے کامیابی کا مکمل یقین تھا۔ میں سینہ تانے کھڑا ان آوازوں کو سنتا رہا پھر جب آوازیں آنا بند ہو گئیں تو میں نے اپنی کامیابی کی تصدیق کی خاطر فضا میں گھورتے ہوئے ہوئے کہا

"مورکھ۔ کیا تو مر گیا یا ابھی کوئی سانس تیرے سینے میں اٹکا رہ گیا ہے۔"

جواب میں طویل خاموشی نے مجھے میری فتح کا یقین دلایا۔ میرا سینہ فخر سے تن گیا' میں نے لڑکی کی طرف نظریں گھمائیں' اس کے چہرے پر اب لاپرواہی کے بجائے گہری سنجیدگی تھی۔ شاید اسے علم ہو گیا تھا کہ اسے میرے آہنی شکنجوں سے چھٹکارا دلانے والی نادیدہ قوت فنا ہو چکی ہے' میں نے لڑکی کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"سندری' اب تم کس وچار میں گم ہو' تمہارے کومل مکھ پر اداسی کا کارن؟؟"

لڑکی نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا' سنجیدہ نظروں سے خاموش بیٹھی مجھے گھورتی رہی' میں لہراتا ہوا آگے بڑھا' لڑکی کا خوبصورت جسم مجھے دیوانہ بنا رہا تھا لیکن قبل اس کے کہ میں اس کے قریب پہنچ کر اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر اپنے جذبات کی آسودگی کا ذریعہ بناتا' میرے اور لڑکی کے درمیان تیزی سے دھند پھیل کر گہری ہوتی چلی گئی۔ میں چونک کر رکا مگر پیشتر اس کے کہ میں حالات کی اس برق رفتار تبدیلی پر کچھ غور کرتا دھند کی دبیز چادر نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ میرا دم اس دھند میں گھٹنے لگا' میں نے اپنے ہوش برقرار رکھنے کی بہتیری کوشش کی مگر بے سود۔ میرے ہوش و حواس معطل ہوتے چلے گئے' مجھے بس اس قدر یاد ہے کہ میں چکرا کر کسی ٹھوس شے سے ٹکرایا تھا' اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ یاد نہیں ———!!

دوبارہ ہوش آیا تو ایک لمحے کو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا ہوں' میں آنکھیں پھاڑے آسمان کو گھورتا رہا۔ اور اپنی یادداشت کو کریدتا رہا' مجھے خوب اچھی طرح یاد تھا کہ آخری بار میں اس کمرے میں تھا جہاں زمین سے دھند کا غبار ابھرا تھا اور میں چکرا کر گرا تھا لیکن اب۔ اب میں نے خود کو ایسے لق و دق ویران و سنسان میدان میں ننگی زمین پر پڑا پایا جہاں دور دور تک کسی آدم زاد کا نشان نہیں تھا' یہ باتیں میری سمجھ سے بالاتر تھیں' مجھے خواب کا گمان ہوتا رہا لیکن یہ خواب نہیں حقیقت تھی۔ میں کراہتا ہوا اٹھا اور حالات پر غور کرنے لگا۔ میرے ذہن میں ابھی تک اس نادیدہ قوت کی آواز کی بازگشت موجود تھی جس نے مجھے اس حالت کو پہنچایا تھا۔

میں' منوہر لال مہاراج جس نے ایک طویل عرصے تک اپنے سکھ چین کو تیاگ ویرانوں میں گیان دھیان کے ذریعے دیوتاؤں جیسی مہان شکتی پراپت کی تھی اس وقت خود کو بڑا بے بس محسوس کر رہا تھا' میری حالت اس جواری کی سی تھی جو ایک ہی داؤں پر اپنا سب کچھ ہار گیا ہو۔ اپنی ناکامی پر خاصی دیر تک میں دل ہی دل میں الجھتا رہا' مجھے لاجونتی پر بھی شدید غصہ آ رہا تھا جو مجھے ہوٹل میں تنہا چھوڑ کر نہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی' مجھے یہ خیال بھی تھا کہ اس موقع پر پورن لال نے میری کوئی مدد نہیں کی۔ میں خالی الذہن منزل کا تعین کئے بغیر یونہی ایک جانب قدم اٹھاتا رہا پھر مجھے از خود اپنی بزدلی پر تاؤ آ گیا۔ میں نے ایک جگہ رک کر آنکھیں بند کیں اور ایک آزمودہ منتر کا جاپ کرنے لگا' ہر چند کہ میں نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر رکھی تھیں لیکن جیسے جیسے جاپ پورا ہو رہا تھا' اندھیروں کے بادل چھٹتے جا رہے تھے' چند لمحوں بعد پاربتی کی صورت میری نظروں کے سامنے واضح ہوتی چلی گئی۔ میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر غضب کا جاہ و جلال تھا' شوخ اور مدبھری نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں' وہ سرتاپا ایک عظیم دیوی نظر آ رہی تھی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں' میں نے دیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مہان دیوی' تیرا سیوک ہاتھ جوڑ کر تجھے پرنام کرتا ہے۔"

جواب میں دیوی نے ہاتھ اٹھا کر مجھے آشیرواد دیا پھر اس کی مترنم آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"منوہر لال' تمہارے من کی سچی پکار نے مجھے تمہارے سامنے آنے پر مجبور کر دیا' کہو' مجھے بلانے کا کارن کیا ہے' کیا تم پر کوئی بپتا آن پڑی ہے؟"

"ہاں دیوی۔" میں نے ڈنڈوت کرتے ہوئے جواب دیا۔ "تیرے سیوک کو تیری سہائتا کی ضرورت ہے' مجھ پر کرپا کر دیوی' کسی پاپی نے اپنی شکتی کے زور سے مجھے اس حال تک پہنچا دیا ہے' اگر تو نے مدد نہ کی دیوی تو تیرے سیوک کا بھرم خاک میں مل جائے گا۔"

"منوہر ------" دیوی نے تھوڑے توقف کے بعد گہری سنجیدگی سے کہا۔ "جو کچھ تمہارے اوپر بیتی ہے میں جانتی ہوں پرنتو ابھی وہ سمے نہیں آیا جب تمہیں دیوی کی سہائتا کی ضرورت پیش آئے' میری دان کی ہوئی شکتی تمہارے پاس ہے' اسے کام میں لانے کی کوشش کرو۔"

"میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے دیوی۔ لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی' لاجونتی بھی نہ

جانے کہاں گم ہو گئی' میں یہاں تک کس طرح آیا اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔"

"نراش مت ہو منوہر لال۔" دیوی نے روکھے لہجے میں کہا۔ "سمے کی بات ہے جو تم اپنی بھاؤناؤں میں سپھل نہیں ہوئے پرنتو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کو وجے نہیں ہوئی۔ جب دو بلوان آپس میں ٹکراتے ہیں تو ایک کا پلڑا ضرور بھاری رہتا ہے' تم ابھی ناتجربہ کار ہو' یدھ (جنگ) کرتے سمے منش کو اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل سے بھی کام لینا پڑتا ہے' تم نے صرف جذبات سے کام لیا ہے' یہ تمہاری بھول تھی' پرنتو نراش مت ہو' دیوی کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔"

"دیوی ------" میں نے الجھتے ہوئے کہا۔ "تیرا سیوک موت سے نہیں ڈرتا دیوی' پرنتو اس اپرادھی نے چھپ کر وار کیا ہے وہ کھل کر میرے سامنے نہیں آیا' مجھے صرف اتنا بتا دے دیوی کہ وہ کون تھا؟ کہاں سے آیا تھا؟ کہاں رہتا ہے؟ جب تک تیرا سیوک اپنے اپمان کا بدلا نہ چکا لے گا اس کی آتما بیاکل رہے گی۔"

"دھیرج سے کام لو منوہر لال۔" دیوی نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ "وہ سمے جلد آئے گا جب تم اپنے دشمن کو اپنی نظروں سے دیکھ سکو گے پرنتو تم کو اب اپنی آنکھیں کھلی رکھنی ہوں گی' یدھ میں وجے ہمیشہ اس کی ہوتی ہے جو ہوشیاری اور چالاکی سے کام لے۔"

"میرے لئے تیری کیا آگیا ہے دیوی۔" میں نے قدرے مایوس ہو کر دریافت کیا' دیوی کے جواب سے مجھے تسلی نہیں ہوئی تھی۔

"منوہر ------" اس بار دیوی نے مجھے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے کہا "تمہارے من میں ابھی تک کوئی کھوٹ موجود ہے' تم نے شکتی پراپت کر لی پرنتو ابھی تک سیوک نہیں بن سکے' دیوی کی طرف سے بھی تمہارا من ابھی تک صاف نہیں' تم ابھی تک منش ہی رہے منوہر لال۔"

"شما کر دے دیوی!" میں نے جلدی سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔ "تیرے سیوک کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں' میں ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتا ہوں دیوی' مجھے شما کر دے' وقتی ناکامی نے تیرے سیوک کا حال خراب کر دیا ہے۔"

"یہ تمہاری پہلی بھول ہے منوہر اس لئے میں تم کو شما کرتی ہوں پرنتو اتنا یاد رکھنا کہ اگر پھر تم نے کوئی غلطی کی اور دیوی دیوتاؤں کی طرف سے اپنا من صاف نہ کیا تو دیوتاؤں کا سراپ تمہارا جیون نشٹ کر دیگا۔"

"تیری بڑی کرپا دیوی جو تو نے اپنے سیوک کو شما کر دیا' میں سچے دل سے وچن دیتا

ہوں کہ پھر ایسا نہیں ہو گا۔" میں نے دیوی کی بات سن کر سر تاپا لرزتے ہوئے جواب د
اس کی بدلی ہوئی نظروں نے مجھے لرزہ براندام کر دیا تھا۔

کچھ دیر تک پاربتی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور غصے ۔ ملے جلے تاثرات ابھر رہے تھے' میں خاموش کھڑا دیوی کے چہرے کی بدلتی کیفیتوں کا جائزہ لیتا رہا' نہ جانے وہ کن خیالوں میں گم تھی' خاصی دیر بعد دیوی کے ہونٹوں کو دوبارہ جنبش ہوئی۔

"منوہر' کیا تم جانتے ہو کہ اس سمے تم کہاں ہو؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم دیوی!" میں نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تو دیوی بولی۔

"تم اس سمے بمبئی سے ہزاروں میل دور ایک گاؤں میں ہو پرنتو گھبراؤ نہیں' دیوی کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے' میں تم کو پل بھر میں بمبئی کے اس ہوٹل میں پہنچا دوں گی جہاں سے تمکو یہاں لایا گیا ہے۔"

"تیری بڑی دیا دیوی!" میں نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"ایک بات اور دھیان سے سنو منوہر' لاجونتی نردوش ہے وہ اپنی مرضی سے تمہیں چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔ اسے دیوتاؤں کی آگیا کے انوسار وہاں سے ہٹنا پڑا تھا' اگر وہ ایسا نہ کرتی اور تمہاری سہائتا کرنے کی ٹھان لیتی تو تم دونوں پریشانیوں میں گھر جاتے۔"

"اگر لاجونتی نے دیوتاؤں کے اشارے پر وہاں سے ہٹنا مناسب سمجھا تھا تو مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں۔" میں نے بڑی عاجزی سے جواب دیا۔ "دیوتاؤں کی آگیا کا پالن کرنا ہمارا دھرم ہے۔"

"پورن لال تمہارا گرو ہے منوہر' تمہیں میرے چرنوں میں آنے کے بجائے اپنے گرو سے ملنا چاہئے تھا' تمہیں آئندہ ان باتوں کا دھیان رکھنا ہو گا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا' خاموش کھڑا پاربتی کی باتیں سنتا رہا۔ پھر اس کے حکم پر دو بارہ آنکھیں کھولیں تو خود کو بمبئی کے اسی ہوٹل میں پایا جہاں چکرا کر گرا تھا' طبیعت سخت بوجھل اور سر بھاری بھاری سا لگ رہا تھا۔ حالات نے میرے اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا' میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔ دیوی نے مجھے اس نادیدہ قوت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا' نہ جانے اس میں پاربتی کی کیا مصلحت تھی' دیوتاؤں نے لاجونتی کو دور رہنے کا حکم کس مصلحت کی بنا پر دیا تھا' یہ بات بھی میری سمجھ سے بالاتر تھی۔ میں ان ہی خیالات میں محو تھا کہ کمرے میں کسی کی سخت آ ' کر

' اٹھ کر دیکھا تو بلرام دروازے پر کھڑا مجھے گھور رہا تھا' میں سمجھ گیا کہ وہ کس مقصد اندر آیا ہے۔ میری آنکھوں میں خون اتر آیا' سرد لہجے میں بولا۔

"بلرام تم میری اجازت کے بغیر اندر کیوں آئے؟"

"مہاراج' میں نے رات بھر تمہارے کمرے کے سامنے بیٹھ کر پہرہ دیا ہے اور تم اندر ...ل کرتے رہے۔" بلرام نے کاروباری لہجے میں کہا پھر ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔ "سونے کی ...یا کہاں چھپا دی مہاراج۔"

"بلرام! جا دور ہو جا میری نظروں کے سامنے سے۔" میں نے بگڑے ہوئے تیور سے ...ہا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے بتانا پڑے کہ میں کون ہوں' جیون پیارا ہے تو پھر ادھر کا رخ ...ہ کرنا۔"

"مہاشے' میرا نام بھی بلرام ہے۔" بلرام بھی سنجیدہ ہو گیا۔ مجھے گھور کر بولا۔ "زیادہ ...ونے کی کوشش کی تو اچھا نہ ہو گا' یا تو لڑکی میرے حوالے کر دو یا سیدھی طرح پیشگی ڈھیلی ...رو' آنکھیں دکھا کر تم بلرام کو خوفزدہ نہیں کر سکو گے۔"

گزری ہوئی باتوں نے میرے ذہن کو پہلے ہی بہت الجھا رکھا تھا' بلرام کی بیہودگی نے ...ونے پر سہاگے کا کام کیا' وہ اپنی موت کا خواہاں تھا۔ میں نے آخری بار اسے اور سمجھانا ...ہا لیکن جب وہ بدستور اپنی سی پر کمربستہ رہا تو میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا' میں نے اسے ...ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر لیا مگر قبل اس کے کہ میں کوئی جنتر منتر پڑھتا بلرام نے ایک کربناک چیخ ماری اور زمین پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی غیر مرئی قوت اس کا گلا گھونٹ رہی ہو۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں۔ چہرے پر اذیتناک تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ میں ابھی اس کی حالت پر غور کر رہا تھا کہ یکلخت اس کے بدن سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کو جلا کر راکھ کے ڈھیر میں بدل گئے پھر ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور اس کی راکھ اڑا لے گیا۔ فرش یوں صاف ہو گیا جیسے وہاں کچھ بھی نہ ہوا ہو' مجھے بلرام کی یہ حالت دیکھ کر تعجب ہوا۔ معاً" میرے ذہن میں ایک خیال تیزی سے ابھرا' کہیں وہی نادیدہ قوت تو بلرام کی موت کا سبب نہیں بنی جس نے مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی تلقین کی تھی؟ ایک لمحے کو میرا ذہن چکرایا لیکن دوسرے ہی لمحے میرا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ لاجونتی اسی جگہ اچانک نمودار ہوئی جہاں بلرام کا کریا کرم ہوا تھا' میں لاجونتی کو دیکھتے ہی بے اختیار اس کی جانب لپکا اور اسے پوری قوت سے اپنے سینے سے لگا لیا' اس کے قرب نے مجھے سکون بخشا

تو میں نے کہا۔

"لاجونتی، میری رانی، تم مجھے چھوڑ کر کہاں چلی گئی تھیں؟؟"

"میں مجبور تھی منوہر، دیوتاؤں کی آگیا یہی تھی۔" لاجونتی نے بڑی لگاوٹ سے مجھ سمجھاتے ہوئے کہا پھر سخت آواز میں بولی۔ "بلرام نے تمہاری شان میں گستاخی کی تھ مہاراج! میں نے اسے جلا کر بھسم کر دیا، اگر میں ایسا نہ کرتی ---------- تو وہ ہمار راستے کی رکاوٹ بن سکتا تھا، یوگی مہاراج کی آشا بھی یہی تھی کہ اسے راستے سے ہٹا جائے۔"

لاجونتی کے قرب نے میرے منتشر ذہن کو خاصی تقویت بہم پہنچائی۔ میں اس سے اد ادھر کی باتیں کرتا رہا پھر میں نے دبی زبان میں پوچھا۔

"لاجونتی کیا تم جانتی ہو کہ وہ نادیدہ قوت کون تھی جس نے مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی؟؟"

"مہاراج ---------" لاجونتی بڑی عقیدت سے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔ "تم اس کی کوئی چنتا نہ کرو، سمے کا انتظار کرو مہاراج! ہر کام تمہاری آشاؤں کے انوسار ہو گا۔"

"لاجونتی، میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ میری مہان شکتی کا اپمان تھا، مجھے اس وقت تک شانتی نہیں ملے گی جب تک میں اس نادیدہ قوت سے اپنا انتقام نہ لے لوں۔"

"ایسا ہی ہو گا مہاراج! دیوی دیوتاؤں کی مرضی بھی یہی ہے پرنتو ابھی اس کا سمے نہیں آیا۔" لاجونتی نے اس بار بھی گول مول جواب دیا۔ میں نے زیادہ اصرار مناسب نہیں سمجھا۔ پاربتی کا حکم بھی یہی تھا کہ مجھے اس سلسلے میں وقت کا انتظار کرنا ہو گا، لاجونتی کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ سب کچھ جاننے کے باوجود لاعلمی کا مظاہرہ کر رہی ہے، شاید دیوی دیوتاؤں نے اسے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی تھی، چنانچہ میں نے اس نادیدہ قوت کا تذکرہ ختم کر کے دوسرا سوال کیا۔

"لاجو، دیوی دیوتاؤں کی مرضی پر چلنا اور ان کی آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے، میں تم سے اس شکتی کے بارے میں کچھ نہیں پوچھوں گا، لیکن کیا تم مجھے اس لڑکی کا پتہ بھی نہیں بتا سکتیں جو میرے چنگل میں آ کر نکل گئی تھی۔"

"اس کنیا کا نام ساجدہ ہے مہاراج، یہیں بمبئی میں رہتی ہے۔ بلرام اور اس کے گرگے اس کو زبردستی اٹھا لائے تھے۔" لاجونتی نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے

سنجیدگی سے کہا۔" میں جانتی ہوں کہ وہ لڑکی کہاں رہتی ہے لیکن ---------"

"لیکن کیا لاجونتی، مجھے بتاؤ لاجونتی! تم چپ کیوں ہو گئیں؟؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"مہاراج، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتی ہوں کہ اس کنیا کا دھیان من سے نکال دو۔"

"کارن ---------؟" میں نے لاجونتی کے جواب پر وضاحت طلب نظروں سے اسے گھورا تو وہ دبی زبان میں بولی۔

"منوہر، وہ کنیا ناگن سمان ہے، اگر تم نے اس کا دھیان نہ چھوڑا تو مصیبت میں پھنس جاؤ گے، جو کچھ تمہارے اوپر بیتی ہے اسی کنیا کے کارن بیتی ہے، اسے بھول جاؤ مہاراج۔"

میرے پیہم اصرار کے باوجود لاجونتی مجھے ٹالتی رہی، بہلاتی رہی چنانچہ میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"کیا یوگی مہاراج کو ان باتوں کا علم ہو چکا ہے۔"

"ہاں مہاراج!" لاجونتی کا جواب بڑا مختصر تھا، میری الجھن اور بڑھ گئی، میں خشک آواز میں بولا

"میں پورن لال سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"مہاراج نے مجھے اسی کارن یہاں بھیجا ہے کہ میں تمکو ساتھ لے چلوں۔" لاجونتی نے جواب دیا۔ "مہاراج کی شکتی مہان اور اپرم پار ہے دھرتی پر ایک چیونٹی بھی رینگتی ہے تو مہاراج کو خبر مل جاتی ہے۔ تم تو ان کے مہان سیوک ہو مہاراج۔"

لاجونتی کی باتیں مجھے اس وقت کچھ عجیب سی لگ رہی تھیں۔ اس کے باوجود میں اسی وقت اس کے ساتھ ہو لیا۔ لاجونتی نے مجھے محض اتنا بتایا تھا کہ پورن لال، وندھیاچل کی پہاڑیوں کی ایک گپھا میں بیٹھا میرا انتظار کر رہا ہے!!

○

سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان وہ گپھا بعید محفوظ اور آرام دہ تھی لیکن چربی سے جلنے والے چراغ کی کپکپاتی ہوئی روشنی نے اسے بڑا پراسرار اور ہولناک بنا دیا تھا، میں نے پورن لال کو دیکھا جو ایک منڈل کے درمیان بیٹھا مالا جپنے میں مصروف تھا، لاجونتی مجھے گپھا کے دروازے تک پہنچا کر وہیں رک گئی تھی، میرے اصرار پر اس نے بس اتنا کہا تھا کہ اس وقت پراسرار یوگی کسی جاپ میں مگن ہے اس لئے وہ اندر نہیں جا سکتی۔ میں خاموشی سے

ایک پتھر پر بیٹھ کر پورن لال کو گھورنے لگا جو آنکھیں بند کئے نہ جانے کس جاپ میں مگن تھا' گپھا میں ہر سو گہرا اور ویران سکوت طاری تھا۔ پورن لال کو غالباً" وہاں میری موجودگی کی خبر نہیں تھی۔

میں پورن لال کو نظرانداز کر کے گزری باتوں کے بارے میں سوچنے لگا' مسلسل سات روز کے سفر کے باوجود مجھے تھکن سے زیادہ اپنی اس ناکامی کا احساس تھا جو مجھے کسی نادید قوت کے ہاتھوں نصیب ہوئی تھی۔ پاربتی دیوی کا برتاؤ میرے ساتھ معنی خیز تھا' بعد میں لاجونتی نے بھی وہی سب کہا جو دیوی نے کہا تھا' ان دونوں نے نادیدہ قوت کے بارے میں اپنی زبان بند کر رکھی تھی۔ میں اس راز کو جاننے کے لئے حددرجہ مضطرب تھا' مجھے لاجونتی پر بھی شدید غصہ تھا۔ اس نے مجھے ساجدہ کا پتہ بتانے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تھا اور بڑی خوبصورتی سے ٹال گئی تھی' میں ان باتوں کا جواب یوگی مہاراج سے مانگنے آیا تھا دیوی کی آگیا بھی یہی تھی کہ میں پہلے گرو سے ملوں۔ ایک خیال مجھے رہ رہ کر پریشان کر رہا تھا کہ اگر پورن لال نے بھی میرے سوالات کا جواب نہ دیا تو کیا ہو گا؟ کیا میرے سینے میں انتقام کی آگ سلگ سلگ کر سرد ہو جائے گی؟"

میں اپنے خیالات میں اس قدر منہمک تھا کہ مجھے اس بات کی مطلق خبر نہ ہو سکی کہ کب پورن لال منڈل سے باہر آیا اور کب میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا البتہ جب اس نے اپنا ہاتھ میرے شانوں پر رکھا تو میں یوں اچھل پڑا جیسے بے خیالی میں کسی بجلی کے ننگے تار کو چھو لیا ہو۔ پورن لال میری بوکھلاہٹ پر معنی خیز انداز میں مسکرایا پھر مجھے سر تا پا گھورتے ہوئے سپاٹ آواز میں بولا۔

"کس وچار میں گم ہو بالک!"

"مہاراج ------" میں نے ہاتھ باندھ کر ڈنڈوت کرتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارے پاس ایک راز معلوم کرنے کے لئے آیا ہوں' دیوی کی آگیا بھی یہی تھی۔"

"مورکھ' کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ پورن لال ان باتوں سے بیخبر ہے؟" پر اسرار یوگی نے مجھے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "میں سب کچھ جانتا ہوں بالک۔ سب کچھ۔"

"گرو دیو مہاراج!" میں نے ہمت کی۔ "اس پاپی نے میری شکتی کا اپمان کیا ہے' جب تک میں اسے موت کے گھاٹ نہ اتار لوں' میری آتما شانت نہیں ہو گی۔"

"منوہر لال' تم ابھی بالک ہو' میری مانو تو ان باتوں کو من سے نکال دو' اسی میں تمہاری مکتی ہے۔" پورن لال نے دبی زبان میں کہا۔ "میں تمہارا گرو ہوں اور گرو اپنے چیلے

کو کبھی غلط مشورہ نہیں دیتا۔"

"مہاراج!" میں نے دل ہی دل میں تلملا کر کہا۔ "کیا وہ شکتی میری مہان شکتی سے زیادہ طاقتور ہے؟"

"ان چکروں میں مت پڑو منوہر!" پورن لال نے تیزی سے جواب دیا۔ "تم جس شکتی کو جلا کر بھسم کر دینے کا سپنا دیکھ رہے ہو وہ تمہارے قابو میں نہیں آ سکتی' اسے کیول دیوتاؤں کا کشٹ برباد کر سکتا ہے۔"

"تمہاری آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے مہاراج! پرنتو کیا وہ کنیا ساجدہ بھی میرے قابو میں نہیں آ سکتی جس نے میری شکتی کا مذاق اڑایا تھا۔" میں نے اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے پورن لال سے کہا۔ "تم نے مجھے یہی شکشا دی تھی مہاراج کہ دھرتی کی ساری سندر ناریاں مہان پنڈت پجاریوں کی سیوا کے لئے بنائی گئی ہیں۔ پھر ساجدہ میرے چنگل سے کیسے نکل گئی؟ کیا وہ اس دھرتی کی باسی نہیں تھی؟"

پورن لال نے فوراً" ہی میری باتوں کا جواب نہیں دیا' پاربتی دیوی اور لاجونتی کی طرح اس وقت وہ بھی کسی ذہنی الجھن میں گرفتار نظر آ رہا تھا' اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے لیکن ان رازوں سے پردہ اٹھانا اس کے بس کی بات نہیں۔ میں بنظر غور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا اندازہ لگاتا رہا' گپھا میں کچھ دیر موت کا بھیانک سکوت طاری رہا پھر یوگی کی ٹھوس آواز ابھری۔

"سنو بالک' میں جانتا ہوں کہ اس سے تمہارے من میں کیا ہے۔ تمہارا خیال ٹھیک ہے کہ دیوی اور لاجونتی نے تم کو اصل راز بتانے سے گریز کیا پرنتو تم اس کا کارن نہیں جان سکتے' کبھی نہیں' جس دن تم کو یہ راز معلوم ہو گیا وہ دن تمہاری بربادی کا دن ہو گا۔ تم نے ابتک جتنی شکتی پراپت کی وہ سب تم سے چھین لی جائے گی' دیوی دیوتاؤں کا یہی فیصلہ ہے اٹل اور آخری فیصلہ' بولو' کیا اب بھی تم اس شکتی کا راز جاننا پسند کرو گے۔"

پورن لال کا جواب سن کر میں گھبرا گیا۔ جس شکتی کو حاصل کرنے کے لئے میں نے دیوی دیوتاؤں کی کٹھن تپسیا کی تھی' مہینوں فاقے کئے تھے اور ویرانوں میں شب و روز گزارے تھے اسے اتنی جلدی کھو دینا میرے بس کی بات نہیں تھی' چنانچہ میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"مہاراج' میں شکتی کے بارے میں کچھ نہیں پوچھتا پرنتو ساجدہ ------"

"مورکھ ------" یوگی مہاراج نے سخت آواز میں میرا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی

سے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ تو بمبئی کس کارن گیا تھا' میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تو سندری کے کومل شریر سے اپنے من کی پیاس بجھانے کیلئے دیوانہ ہو رہا ہے' پرنتو تو یہ نہ جانتا کہ وہ سندر ناری ایک فریب تھی' دھوکہ تھی' پرچھائیں تھی' تیری مہان شکتی چھینے کے کارن اس ناری کو ایک سنہری جال کے روپ میں تیرے پاس بھیجا گیا تھا مورکھ! اپنے من سے اس سندری اور اس شکتی کا دھیان نکال دے اسی میں تیری بھلائی ہے پرنتو اگر نے میرا کہا نہ مانا تو سارا جیون بیاکل رہیگا۔"

پراسرار یوگی کی باتوں نے مجھے مزید الجھن میں ڈال دیا' میرا دل نہ جانے کیوں ان باتوں کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا! میں محسوس کر رہا تھا کہ پورن لال مجھے اصل راز سے آگاہ کرنے کے بجائے غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے' ایسا کیوں ہو رہا تھا؟ میں ان باتوں کی تہ تک پہنچنے کے لئے بے چین تھا کہ یوگی کی کرخت آواز پھر میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"برہمچاری' اگر تجھے ناریوں کے کومل اور سندر شریر کی ضرورت ہے تو میں تیرے لئے ہزاروں ساجدائیں پیدا کر سکتا ہوں' اپنی آنکھ بند کر لے یہ میری آگیا ہے۔"

میں نے پورن لال کے کہنے پر غیر اختیاری طور پر اپنی آنکھیں بند کر لیں' مجھے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا' ایسا لگا جیسے فضاؤں میں تیر رہا ہوں پھر جب لاجونتی کی جانی پہچانی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی تو میں نے اس کے کہنے پر آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے ہی لمحہ' میں ششدر رہ گیا میں اس وقت ایک خوبصورت کمرے میں ایک مسہری پر بیٹھا تھا' میرے سامنے ساجدہ جیسی کئی لڑکیاں نیم عریاں لباس میں محو رقص تھیں' ان کے بھرے بھرے جسم اور جسموں سے پھوٹتی ہوئی کنواری خوشبو مجھے دیوانہ کر دینے کے لئے کافی تھی' میں گنگ سا بیٹھا ان تھرکتے جسموں کو دیکھتا رہا جن کی ایک ایک حرکت مجھے دعوت عیش و عشرت دے رہی تھی۔ مجھے اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ ان میں سے ہر لڑکی ہوبہو ساجدہ لگ رہی تھی۔ میرے ذہن پر نشہ سا طاری ہونے لگا' لاجونتی نے اس دوران مجھے دیوتاؤں والا مشروب لا کر دیا جسے پی کر میں اور بہک گیا' میں پچھلی تمام باتوں کو بھول کر ان عریاں جسموں میں کھو گیا جنہیں پراسرار یوگی نے محض میرے لئے فراہم کیا تھا۔ لاجونتی کا قرب میرے لئے باعث تقویت تھا پھر اسی کے اکسانے پر میں لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اور ایک لڑکی کو مسہری پر اپنے قریب گھسیٹ لیا' لاجونتی کے جاندار ہونٹوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی لیکن میں اس وقت عالم کیف و مستی میں ڈوبا ہوا تھا' میں نے لاجونتی کے معنی خیز تبسم

سمجھنے کے بجائے لڑکی کے کومل شریر سے کھیلنا شروع کر دیا۔!

○

بمبئی میں دو ماہ گزارنے کے بعد میں لاجونتی کے ہمراہ بنارس گیا' یہاں میں نے بڑے بڑے مندروں کی زیارت کی' بنارس کے پنڈت پجاریوں نے میرا استقبال جس انداز میں کیا اس کی کہانی بڑی طویل ہے لیکن بنارس سے بھی میرا دل بہت جلد اچاٹ ہو گیا' یہاں لاجونتی نے میری ملاقات متعدد پجارنوں سے کرائی' مگر میں نے ان میں سے کسی کو بھی پسند نہ کیا۔ میں وقتی طور پر بمبئی میں پیش آنے والے پراسرار واقعات کو فراموش کر چکا تھا۔ لیکن میرے ذہن میں ان باتوں کا بہت گہرا نقش موجود تھا۔

بنارس کو خیر باد کہہ کر میں کانپور گیا پھر لکھنؤ ہوتا ہوا دہلی پہنچا' لاجونتی برابر میرے ساتھ تھی وہ میری کم سخنی اور خاموش رہنے کا کارن بخوبی سمجھ رہی تھی مگر ابھی تک نہ اس نے اس ضمن میں مجھ سے کوئی بات کی نہ میں نے گزری باتوں کو چھیڑا مگر دہلی کے قیام کے دوران ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس نے بمبئی کے واقعات کی یاد دوبارہ تازہ کر دی۔ دہلی میں میرا قیام ایک درمیانہ درجے کے ہوٹل میں تھا' ہوٹل کے مالک روی شنکر کو میرے بارے میں غالباً" بنارس کے کسی پجاری نے پہلے سے مطلع کر دیا تھا چنانچہ روی شنکر ہمہ وقت میری اور لاجونتی کی آؤ بھگت میں لگا رہتا' اس کی غیر موجودگی میں ہوٹل کا مینجر اور دوسرے کارندے ہر وقت ہاتھ باندھے میرے آگے پیچھے گھوما کرتے تھے۔

ایک رات میں لاجونتی کے ساتھ عیش میں مصروف تھا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی' مجھے اتنی رات گئے یہ مداخلت سخت ناگوار گزری' میرا خیال تھا کہ وہ کوئی اور مسافر ہو گا جس نے غلطی سے میرا دروازہ کھٹکھٹا دیا اور اب وہ اپنی غلطی کا احساس ہونے پر چلا جائے گا مگر جب دوسری اور پھر تیسری بار دروازے پر دستک ہوئی تو مجھے مجبوراً" اٹھنا پڑا ---------- باہر آکر دیکھا تو ہوٹل کا مالک روی شنکر موجود تھا' اس کے چہرے پر پریشانی اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات موجود تھے' مجھے دیکھتے ہی ہاتھ باندھ کر بولا۔

"مہاراج' میں اتنی رات گئے تکلیف دینے کی معافی چاہتا ہوں پرنتو حالات نے مجھے آپ کے چرنوں تک آنے پر مجبور کر دیا۔"

"کہو روی شنکر' کیا بات ہے؟" روی شنکر کو دیکھ کر میرا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

"مہاراج' میرے اوپر ایک پتا آن پڑی ہے۔" روی شنکر نے بدستور ہا باندھے باندھے کہا۔ "اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو میرے ساتھ چلئے' باہر گاڑی مو ہے' میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک نظر خود سروجنی کو دیکھ لیں' آپ کی بڑی کرپا ہو مہاراج۔"

"سروجنی کون ہے؟" میں نے سرسری طور پر سوال کیا۔

"میری لڑکی کا نام ہے مہاراج!" روی شنکر نے اس بار رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ "آج شام تک وہ بالکل ٹھیک تھی مہاراج لیکن اب ——— اب اس نہ جانے کیا دورہ پڑا ہے کہ بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے' مہاراج! اگر آپ نے اس ٹھیک کر دیا تو میں سارا جیون آپ کا غلام بنا رہا ہوں گا۔"

ہر چند کہ اس وقت لاجونتی کے کومل شریر سے دوری مجھے منظور نہ تھی لیکن روی شنکر کی گڑگڑاہٹ نے مجھے اس کے ساتھ جانے پر مجبور کر دیا۔ میں اسے بیرونی کمرے میں چھوڑ کر کپڑے تبدیل کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں آیا تو لاجونتی مسہری پر بیٹھی میری منتظر تھی۔ خلاف توقع میں نے اسے گہری سوچ میں غرق پایا' میں چونکہ جلدی میں تھا اس لئے میں نے لاجونتی پر کوئی توجہ نہ دی۔ جلدی جلدی کپڑے تبدیل کئے' باہر جانے لگا تو لاجونتی نے پوچھا۔

"اتنی رات گئے کہاں جا رہے ہو منوہر!"

"باہر روی شنکر بیٹھا ہے' اس کی لڑکی سروجنی کی حالت خراب ہے' مجھے لینے آیا ہے۔" میں نے مختصر طور پر روی شنکر کی آمد کا مقصد بیان کیا تو لاجونتی نے کہا۔

"منوہر' میں بنتی کرتی ہوں کہ اس سمے تم کہیں باہر نہ جاؤ۔ میری آنکھ آج شام سے کئی بار پھڑک چکی ہے' یہ اچھا شگون نہیں' تم روی شنکر کو ٹال دو' ہم صبح اس کے گھر چلیں گے۔"

"مورکھوں جیسی باتیں کیوں کرتی ہو لاجونتی! اول تو میں روی شنکر کے ساتھ چلنے کا وعدہ کر چکا ہوں دوسرے یہ کہ تمہیں ایسی بزدلی کی باتیں شوبھا نہیں دیتیں' تم یہ کیوں بھول رہی ہو کہ میں مہان شکتی کا مالک ہوں۔"

لاجونتی نے مجھے روکنے کی بہتیری کوشش کی لیکن میں نے ایک نہ سنی اور باہر آ گیا' روی شنکر کی گاڑی ہوٹل کے باہر موجود تھی جس نے ہمیں بہت جلد حویلی تک پہنچا دیا۔ راستے میں ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی' البتہ میں یہ ضرور محسوس کر

تھا کہ روی شنکر بری طرح گھبرایا ہوا ہے۔ حویلی پہنچ کر میں روی شنکر کے ساتھ ہا اس کمرے میں گیا جہاں سروجنی موجود تھی' کمرے میں سروجنی کے علاوہ اسکی اور بھائی بھی موجود تھے۔ میں سروجنی کو دیکھا تو میرے منہ میں پانی آ گیا' اس کی ندرتا نے میرا من موہ لیا' میں نے اپنی زندگی میں بیشمار سندر لڑکیاں بہت قریب سے دیکھی تھیں لیکن سروجنی کی خوبصورتی اپنی مثال آپ تھی۔ اس کے شریر کے ایک ایک انگ سے مستی پھوٹ رہی تھی' اس کی آنکھیں مدھ کے پیالے تھے' اس کے شریر میں پھولوں کی مہک تھی۔ میں ابھی سروجنی کے سراپا میں گم تھا کہ اس نے نظر گھما کر مجھے دیکھا' چند لمحے پہلے اس کے چہرے پر جو نرمی موجود تھی' وہ پلک جھپکتے میں غائب ہو گئی وہ مجھے بڑی غصیلی اور نفرت بھری نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔

تم ——— تم کون ہو؟ یہاں کیا لینے آئے ہو؟"

"میں تمہارے پتا کا متر (دوست) ہوں لڑکی' تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔" میں نے نرمی سے جواب دیا تو سروجنی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اٹھی اس کے تیور خطرناک تھے' روی شنکر نے اسے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"سروجنی' میری بچی' تیرے سامنے اس سمے منوہر لال مہاراج کھڑے ہیں' ان کو پرنام کر بیٹی۔"

"دور ہو جا میری نظروں کے سامنے سے کمینے مردود!" یکلخت سروجنی نے کرخت لہجے میں کہا۔ "جا' چلا جا نہیں تو میں تیرا خون پی جاؤنگی۔"

سروجنی کا جواب سنکر روی شنکر اور دیگر لوگ سہم گئے' میں دلچسپ نظروں سے سروجنی کو دیکھ رہا تھا' فوری طور پر میں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ سروجنی اس وقت اپنے آپے میں نہیں' کوئی دوسری روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے' وہی مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ میرے لئے اس نادیدہ روح سے نپٹنا کوئی مشکل کام نہ تھا' پہلے بھی متعدد بار اس قسم کے علاج کر چکا تھا' میں نے اشارے سے سروجنی کی ماتا اور اس کے بھائی کو کمرے سے جانے کو کہا' اب وہاں صرف میں' سروجنی اور روی شنکر باقی رہ گئے' سروجنی بدستور بڑی خونخوار نظروں سے مجھے گھورے جا رہی تھی۔ روی شنکر نے اسے کس کر بازوؤں سے جکڑ رکھا تھا۔ میں اب سروجنی کے علاج کے بارے میں سوچ رہا ہی رہا تھا کہ سروجنی نے ایک بار پھر حقارت سے کہا۔

"مہاراج کی دم' میں پھر کہتی ہوں کہ اپنی منحوس صورت لیکر میرے کمرے۔
چلا جا نہیں تو تیری بوٹیاں نوچ ڈالوں گی' تجھے ایک نوجوان لڑکی کو اس طرح گھور۔
شرم نہیں آتی' کمبخت۔"

"سروجنی ہوش میں آ۔" روی شنکر پوری قوت سے چلایا' سروجنی خود کو اس ۔
ہاتھوں سے آزاد کرانے کی خاطر بدستور ہاتھ پاؤں مار رہی تھی' میں نے ایک آزمو
منتر پڑھ کر سروجنی پر پھونکا تو وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپی لیکن دوسرے ہی لمحے کس
بت کی طرح ساکت ہو گئی۔ لیکن اس کی نظریں بدستور میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"لڑکی ——————" میں نے ٹھوس آواز میں اسے مخاطب کیا۔ "کیا تو جانتی ہے کہ میں کون ہوں؟"

"ہاں —————— تم منوہر لال مہاراج ہو' مہان شکتی کے مالک۔" سروجنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کیا تو یہ بھی جانتی ہے کہ میں اگر چاہوں تو تجھے جلا کر بھسم کر سکتا ہوں۔"

"جانتی ہوں مہاراج!"

"لڑکی' غور سے سن۔" میں نے پینترا بدل کر جواب دیا۔ "میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ سروجنی کے کومل شریر سے اپنا قبضہ ختم کر دے اور پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔"

سروجنی کی آنکھوں میں الجھن کے اثرات ابھرے' اس نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا وہ کسی گہرے خیال میں مستغرق نظر آ رہی تھی' میں نے ڈپٹ کر پوچھا۔

"لڑکی' کس وچار میں گم ہے' تو نے سنا میں کیا کہہ رہا ہوں؟"

"سنا مہاراج۔" سروجنی نے عاجزی سے جواب دیا۔

"پھر تیرا فیصلہ کیا ہے؟"

"مہاراج ——————' میں سروجنی کا شریر نہیں چھوڑ سکتی۔"

"کیا ——————" میں اس نادیدہ روح کا جواب سن کر غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ "کیا مجھے بتانا پڑے گا کہ میں کتنی مہان شکتی کا مالک ہوں؟"

سروجنی جواب میں مجھے ٹکر ٹکر گھورتی رہی' میں نے کرخت لہجے میں دریافت کیا۔

"لڑکی' تیرا نام کیا ہے؟"

"میرا نام —————— میرا نام ساجدہ ہے منوہر لال جی مہاراج!" سروجنی نے

ہار نفرت بھری آواز میں جواب دیا۔

ساجدہ کا نام سن کر میں ایک لمحے کو چونکا' بمبئی کے ہوٹل میں گزرے ہوئے ات ایکبار پھر میرے ذہن میں تازہ ہو گئے' مجھے نادیدہ روح کی وہ آواز پہلے ہی کچھ پہچانی محسوس ہو رہی تھی' نام سن کر سارے شبہات جاتے رہے۔ نہ جانے کیوں ا دل دھڑکنے لگا' میں نے خود کو سنبھالا لیکن قبل اس کے کوئی دوسرا طریقہ اختیار تا سروجنی کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور ساجدہ کی مانوس آواز میرے کانوں میں نجی۔

"بے غیرت' کس سوچ میں کھو گیا' کیا تو نے مجھے پہچانا نہیں' میں وہی بدنصیب اجدہ ہوں جسے تیرے گرگے بہانے سے پکڑ کر تیرے پاس لے گئے تھے اور تو نے یری غیرت پر ڈاکہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی تھی' میں تیرے منحوس چنگل سے کیسے آزاد ہوئی مجھے یاد نہیں البتہ جب میں گھر پہنچی تو گزری ہوئی باتوں کو یاد کر کے میرا جود لرز اٹھا' میں نے دوسرے دن ایک کنویں میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی لیکن مرنے سے پہلے میں نے اپنے معبود سے دعا کی تھی کہ جب تک میں تجھ سے اپنا انتقام پورا نہ کر لوں میری روح کو قید نہ کیا جائے' خدا نے میری دعا سن لی اور اب —————— آج میں سروجنی کی زبان کا سہارا لے کر تجھ سے مخاطب ہوں' کیا تجھے یاد ہے سب کچھ؟"

روی شنکر حیرت سے آنکھیں پھاڑے کبھی مجھے اور کبھی سروجنی کے چہرے کو دیکھ رہا تھا' ساجدہ ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ گئی تھی' میں اندر ہی اندر جھلس رہا تھا' کچھ لمحے سکوت سے گزر گئے' میں اور سروجنی دونوں ایک دوسرے کو خطرناک نظروں سے گھور رہے تھے۔ میں نے کچھ سوچ کر ایک اور منتر کا جاپ کیا مگر ابھی میرا منتر پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ساجدہ نے لہک لہک کر آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا' روی شنکر کی پریشانی قابل دید تھی' سروجنی کے منہ سے اشلوک کا پاٹھ' گیتا یا رامائن کے بجائے آیت الکرسی سن کر اس کے دل پر کیا بیت رہی تھی یہ وہی بہتر جانتا تھا' خود میری یہ حالت تھی کہ میں منتر کو درمیان سے بھول گیا' ساجدہ چپ ہوئی تو میں نے تلملا کر منتر دوبارہ پڑھنا شروع کیا۔ اس بار ساجدہ نے آیت کریمہ کا ورد شروع کر دیا' میں پھر اپنا منتر پورا نہ کر سکا' میری حالت اس آدم خور جیسی تھی جس کے سامنے اس کا شکار موجود تھا لیکن وہ اسے لقمہ اجل بنانے سے قاصر تھا۔ آیت

کریمہ کے الفاظ اور ایک ایک زیرو زبر' میرے ذہن پر آہنی ہتھوڑوں کی طرح ضر لگا رہے تھے' میرا خون بری طرح کھول رہا تھا' میری بوکھلاہٹ دیکھ کر ساجدہ سروجنی کے روپ میں ایک فلک شگاف قہقہہ بلند کیا پھر حقارت سے بولی۔

"گندے نابدان میں لتھڑے ہوئے حقیر کیڑے' کس سوچ میں غرق ہے' ا۔ جنتر منتر کے بیروں کو آواز کیوں نہیں دیتا' ان ناپاک قوتوں کو اپنی مدد کیلئے پکارتا کیو نہیں جن پر تجھے ناز ہے' لیکن اتنا یاد رکھ کہ پاک قوتوں کے آگے تیری ایک نہ چلـ سکے گی' تیری زبان پر تالے پڑ جائینگے تیرا گندہ ذہن گنگ ہو جائیگا' تو اندر ہی اندر کھو رہے گا لیکن تیری بے چینی کم نہ ہو گی۔"

"لڑکی ——————" میں تلملا کر حلق کے بل چیخا۔ "میری آگیا کا پالن کراو سروجنی کے شریر کو چھوڑ دے نہیں تو ایسا کشٹ دونگا کہ تیری آتما بھی بیاکل ہو جائے گی' میں تجھے نرکھ میں جھونکنے کی شکتی رکھتا ہوں۔"

"کیوں اپنا گلا پھاڑ رہے ہو منوہر لال جی' میری مانو تو خاموشی سے اپنی ہار تسلیم کر کے یہاں سے چلے جاؤ' میں نے تمہیں روی شنکر کے سامنے ذلیل و خوار کرنے کے لئے یہاں بلایا تھا' میرا مقصد پورا ہو گیا' اب تمہاری عزت اسی میں ہے کہ میری بات مان اور اپنی منحوس صورت لیکر میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ' کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے روی شنکر کے سامنے تمہاری اصلیت بھی بے نقاب کرنی پڑے۔"

میں ساجدہ کی گفتگو سن کر آگ بگولا ہو گیا' اس نے روی شنکر کی موجودگی میں مجھے دھمکی دی تھی' میں اس بات کو کسی قیمت پر برداشت کرنیکو تیار نہ تھا کہ دنیا والوں کو اس بات کا علم ہو سکے کہ میں پہلے شبیر حسن خاں تھا اور اب منوہر لال بن گیا ہوں۔"

میرا غصہ پورے شباب پر تھا' سروجنی مجھے مضحکہ خیز نظروں سے گھورے جا رہی تھی' میں نے ایک لمحے کو بگڑتے ہوئے حالات پر غور کیا' پہلے میں نے سوچا تھا کہ ساجدہ کی روح کو پوری طرح اپنے قبضے میں کر کے کوئی وار کروں تاکہ سروجنی اس حملے سے محفوظ رہے لیکن میں ساجدہ کی روح کو اپنے جنتر منتر سے قابو کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکا تھا' میری مزید خاموشی ساجدہ کی بے لگام زبان سے میرا ماضی بھی اگل سکتی تھی جسے میں ہر قیمت پر راز رکھنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے احتیاطی تدابیر کو نظر انداز کر کے دل میں ادیتی دیوی کا شبھ نام لیا اور ایک انتہائی خطرناک منتر کا جاپ کر

پیر کو زمین پر مارا' مجھے اس بار اپنے ار ے میں ناکامی نہیں ہوئی' میرے منتر کے ں نے ادیتی دیوی کے حکم پر آنا" فانا" خطرناک حملہ کیا' میں نے سروجنی کو بھیانک مار کر روی شنکر کے مضبوط ہاتھوں سے نکل کر زمین پر اوندھے منہ گرتے دیکھا' وہ ں طرح لوٹ رہی تھی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہو میں سمجھ رہا تھا کہ ساجدہ کی ح اس حملے سے محفوظ ہو چکی ہے' مجھے سروجنی جیسی سندر لڑکی پر ظلم کرتے ہوئے وس بھی ہو رہا تھا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

"مہاراج ——————" روی شنکر نے دوڑ کر میرے پاؤں تھام لئے اور گڑگڑا ر بولا۔ "سروجنی پر دیا کرو مہاراج' اسے بچا لو' بھگوان جانے اسے کیا ہو گیا ہے۔"

"دھیرج سے کام لو روی شنکر۔" میں نے اپنا ہونٹ کاٹتے ہوئے روی شنکر کو وئی تسلی دی۔ "تمہارے سامنے اس سمے سروجنی نہیں بلکہ وہ گندی آتما تڑپ رہی ہے جس نے میری مہان شکتی کو للکارا تھا۔"

روی شنکر میرے جواب پر کسی قدر مطمئن ہو گیا لیکن میرا دل اندر ہی اندر ڑپ رہا تھا' سروجنی کا کومل شریر جھٹکے لے رہا تھا' وہ جان کنی کی حالت سے دو چار ھی' میں گنگ سا کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں' سروجنی غریب مفت میں ماری جا رہی تھی' میں ابھی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ ساجدہ کی مدھم آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"شبیر' تم مسلمان ہونے کے رشتے سے میری طرح کلمہ گو بھی ہو' یہ تمہاری بد نصیبی ہے کہ تم راہ سے بھٹک گئے' تمہاری آنکھوں پر طاقت کا نشہ طاری ہو گیا' تم سیاہ و سپید کا فرق بھول گئے لیکن میرا ضمیر ابھی زندہ ہے' سروجنی کی موت میرے لئے ایک المیہ ہو گی' تم اسے بچانے کی کوشش کرو' میں جا رہی ہوں لیکن اتنا یاد رکھنا کہ میں تم کو سکون سے مرنے بھی نہ دوں گی' تم کو اپنے گناہوں کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔"

ساجدہ کی آواز سن کر میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں' میں خود کو بے دست و پا محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ مجھے حیرت تھی کہ اس موقع پر بھی نہ تو پورن لال میری مدد کو آیا نہ کسی دیوی یا دیوتا نے میری مدد کی' میں خاصی دیر الجھتا رہا پھر معا" مجھے سروجنی کا خیال آیا جو بدستور فرش پر پڑی موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا تھی' میں نے فوری طور پر ایک منتر پڑھ کر اس کی طرف پھونکا' سروجنی پلک جھپکتے میں اٹھ

کھڑی ہوئی' اب وہ حیرت بھری نظروں سے مجھے اور روی شنکر کو دیکھ رہی تھی' اس کی نظروں میں الجھن اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات موجود تھے' وہ اب پوری طرح ہوش و حواس میں تھی۔

"روی شنکر۔" قبل اس کے کہ سروجنی میرے متعلق کچھ سوال کرتی میں نے اس کے باپ سے کہا۔ "تم اب لڑکی پر دھیان دو' میں جا رہا ہوں۔"

"دھنیہ ہو مہاراج ---------- دھنیہ ہو۔" روی شنکر ہاتھ باندھ کر بولا۔ "آپ نے بڑی کرپا کی جو میرے کارن یہاں تک آ گئے' سروجنی کو اچھا کر کے تم نے مجھے اپنا داس بنا لیا ہے۔"

روی شنکر مجھے باہر اپنی گاڑی تک چھوڑنے آیا' وہ اپنی جگہ یہی سمجھتا رہا کہ سروجنی کو میں نے اپنی مہان شکتی کے زور سے ٹھیک کیا ہے اور میں ساجدہ کے بارے میں غور و فکر میں غلطاں تھا جو روح کی صورت میں بھی مجھ سے انتقام لینے پر تلی ہوئی تھی۔ میں گاڑی میں بیٹھنے لگا تو روی شنکر نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج' اگر تم نے آج سے مجھے اپنا سیوک نہ سمجھا تو مجھے دکھ ہو گا۔"

"جاؤ روی شنکر' سروجنی تمہاری راہ تک رہی ہو گی' میں نے اوپری دل سے روی شنکر کو آشیرواد دیتے ہوئے جواب دیا اور خاموشی سے دروازہ بند کر لیا۔

ہوٹل پہنچنے تک میرا ذہن ساجدہ کی روح اور اس نادیدہ قوت میں الجھا رہا جو ایک بار پہلے بھی مجھے پریشان کر چکی تھی' ہوٹل پہنچا تو لاجونتی میری منتظر تھی' مجھے دیکھتے ہی بولی۔

"منوہر' تم آ گئے' سناؤ سروجنی کا کیا ہوا؟"

"لاجونتی ----------" میں نے کچھ سوچ کر جھوٹ بولا۔ "سروجنی کے شریر میں ایک گندی آتما سما گئی تھی' میں نے اسے اپنے بیروں کے ذریعے جلا کر بھسم کر ڈالا۔"

"منوہر ---------- تم ---------- مہاراج۔" لاجونتی نے رک رک کر مجھے سرتاپا گھورتے ہوئے تعجب سے کہا۔ "مجھے وشواس تھا کہ تم اوش سپھل ہو گے۔"

"ہاں لاجو' دیوی دیوتاؤں کی کرپا ہے۔" میں نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا' پھر کچھ توقف کے بعد پوچھا۔ "تم نے ہوٹل سے جاتے وقت مجھے روکنے کی کوشش کیوں کی تھی؟"

"میرا من اس سے تمہیں چھوڑنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔" لاجونتی نے اپنے ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی دانست میں بڑی خوبصورتی سے بات بنانے کی کوشش کی لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ غالباً" اسے پہلے سے معلوم تھا کہ روی شنکر کی حویلی پر میرے ساتھ کیا ہو گا؟ میرا ذہن مزید الجھ گیا۔ مجھے اس وقت لاجونتی پر بھی غصہ آ رہا تھا' پہلے اس نے مجھ سے کبھی کوئی بات پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں چند لمحے لاجونتی کو بغور دیکھتا رہا پھر اپنے کمرے میں جانے کے ارادے سے بڑھا' لاجونتی میرے ساتھ ساتھ تھی۔ میں اپنے کمرے میں پہنچ کر اپنے بستر پر دراز ہوا تو لاجونتی بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی' دیوانہ وار کچھ دیر مجھ سے لپٹی رہی پھر بڑی سنجیدگی سے بولی۔

"منوہر' مجھے شما کر دو' میں نے تم سے جھوٹ بولا تھا' یوگی مہاراج کی آگیا یہی تھی کہ میں تم کو اندھیرے میں رکھوں پرنتو میں من کے ہاتھوں مجبور ہو گئی' میں وچن دیتی ہوں کہ آئندہ کبھی کوئی بات تم سے چھپانے کی کوشش نہیں کروں گی' مجھے شما کر دو منوہر نہیں تو مرنے کے بعد میری آتما بھی بیاکل رہے گی۔"

لاجونتی کا انداز اور اظہار شرمندگی بڑا متاثر کن تھا' اس وقت وہ صحیح معنوں میں ایک عورت نظر آ رہی تھی' ایسی عورت جو اپنے محبوب کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار رہتی ہے۔ اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت طاری تھی' اس کی آنکھوں میں تھمے ہوئے آنسوؤں کے سیلاب نے اسے بڑا پرکشش بنا دیا تھا' میں نے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا' انجان بن کر سوال کیا۔

"تم کس لئے شما کی بھکشا مانگ رہی ہو لاجو' تم نے مجھ سے کیا جھوٹ بولا تھا؟ مجھے بتاؤ لاجو' تم اس قدر پریشان کیوں ہو' میں نہیں سمجھ سکا کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی منوہر مگر پہلے وچن دو کہ تم سچے من سے مجھے شما کر دو گے؟"

"اچھا میں وچن دیتا ہوں۔" میں نے بڑی صاف گوئی سے کہا۔

لاجونتی کچھ دیر خاموشی سے منہ بسورتی رہی پھر اس نے مجھ سے اقرار کر لیا کہ اسے پہلے سے علم ہو گیا تھا کہ روی شنکر کی حویلی پر مجھے کن حالات سے دو چار ہونا پڑے گا' میں نے لاجونتی کے اقرار پر گہرا اثر لیا' اس نے میرے دل میں پیدا ہونے والی اس نفرت کو دور کر دیا جو اس کی غلط بیانی نے جنم دی تھی لیکن ابھی کچھ باتیں

تشنہ رہ گئی تھیں۔ میں لاجونتی سے دریافت کرنا چاہتا تھا کہ آخر پورن لال نے ا۔ مجھے حالات سے بے خبر رکھنے کی تاکید کیوں کی تھی؟ مجھے اور بھی بہت سی باتوں جواب درکار تھا مگر میں نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کیا' لاجونتی ایک عورت تھی حسین اور خوبصورت اور میں جانتا تھا کہ حسین عورتوں کا دل موہ لینے کے لئے مرد کیا کرنا چاہئے چنانچہ چند لمحے تک میں اس کی راست گوئی کو پر زور الفاظ میں سراہ رہا پھر بڑے پیار بھرے انداز میں اسے اپنی بانہوں میں گھسیٹ کر پوچھا۔

"لاجو' مجھے تمہارے جھوٹ بولنے پر افسوس ہوا تھا' میں نے طے کر لیا تھا کر آئندہ کبھی تم پر یا تمہاری کسی بات پر وشواس نہیں کرونگا' پرنتو تم نے سچ بول کر میر من جیت لیا' اب میرا دل تمہاری طرف سے صاف ہے۔"

"تمہاری بڑی کرپا مہاراج جو تم نے داسی کو شما کر دیا۔" لاجونتی نے میری بانہوں میں کسمساتے ہوئے جواب دیا' میں نے اسے مزید رام کرنے کے لئے دو چار لمحے پیار و محبت میں برباد کئے پھر اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

"لاجو' کیا تمہیں خبر تھی کہ ساجدہ کی گندی آتما مجھے پریشان کرنے کے کارن سروجنی کے شریر میں چھپی بیٹھی ہے؟"

"ہاں منوہر' مجھے اس کا علم ہو چکا تھا۔" لاجونتی نے کہا۔ "پرنتو یوگی مہاراج نے مجھے منع کر دیا تھا کہ میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں۔"

"یوگی مہاراج نے منع کیا تھا؟" میں نے تعجب سے کہا پھر قدرے ناراضگی سے بولا۔ "کیا مہاراج جان بوجھ کر مجھے خطرے میں جھونکنا چاہتے تھے۔"

"نہیں منوہر نہیں۔" لاجونتی نے میری گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے تیزی سے جواب دیا۔ "پورن لال جی مہاراج مہان شکتی کے مالک ہیں' وہ تمہارے گرو بھی ہیں اور کوئی گرو اپنے چیلے کا برا نہیں چاہتا۔"

"پھر؟ مہاراج نے مجھے پہلے سے سب کچھ کیوں نہیں بتایا۔" میں نے سپاٹ آواز میں پوچھا۔

"مہاراج تمہیں پریشان کرنا نہیں چاہتے تھے منوہر' انھوں نے کہا تھا کہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل رہ کر قدم قدم پر تمہاری سہائتا کریں گے اور تم پر کوئی برا وقت نہیں آنے دیں گے۔"

"لاجو ـــــــــ" میں نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے پوچھا "کیا تم کو بمبئ

پیش آنے والی باتوں کا علم بھی پہلے سے ہو چکا تھا؟ تم ہوٹل سے غائب کیوں ہو تھیں؟"

"مجھے یوگی مہاراج نے ہوٹل سے دور چلے جانے کا حکم دیا تھا' اس کا کارن نہیں تھا۔" لاجونتی نے مجھے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری سوگند کھا کر کہتی ہوں وہر کہ مجھے کچھ نہیں معلوم' یوگی مہاراج نے مجھ سے کیول اتنا کہا تھا کہ کوئی اور تی تم کو پریشان کر رہی ہے' مہاراج نے مجھے یہ بھی وشواس دلایا تھا کہ وہ بہت جلد س شکتی کو نشٹ کر دیں گے۔"

میرے پاس سوائے لاجونتی کی باتوں پر یقین کر لینے کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا' کم از کم مجھے اس کی باتوں سے صداقت کی بو آ رہی تھی البتہ پورن لال کے ضمن میں اب میرے ذہن میں وسوسے جنم لے رہے تھے' پاربتی نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ پورن لال سے ملوں اور اس کی ہدایتوں پر عمل کروں' میں نے دیوی کے حکم پر پورن لال سے ملاقات کی لیکن پراسرار یوگی کا برتاؤ میری سمجھ میں نہ آسکا' اس نے مجھے ساجدہ اور نادیدہ قوت کے خیال کو ذہن سے نکال دینے کی تاکید کی تھی' میں وقتی طور پر گزری ہوئی باتوں کو بھول جانے میں مصروف تھا کہ سروجنی والے حادثے نے میرے زخموں کو دوبارہ ہرا کر دیا۔

میری الجھن اور پریشانی ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی' لاجونتی میرے بالوں سے کھیلنے میں مصروف تھی مگر اب اس کا حسین و گداز قرب میری توجہ کا باعث نہ بن سکا' میری برسوں کی کوششوں سے حاصل کی ہوئی طاقت مجھے شرمندگی کا احساس دلا رہی تھی۔ میرا دماغ انتقام کی آگ میں جھلس رہا تھا' میری کیفیت اس آدم خور شیر کی سی تھی جو زخمی ہو جانے کے بعد شکاری پر حملہ کرنے کے بجائے خود اپنا ہی خون چوسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔"

"منوہر مہاراج ـــــــــ" لاجونتی نے میری ذہنی الجھن کو میرے چہرے پر پڑھتے ہوئے کہا "کس سوچ میں غرق ہو؟"

"لاجونتی ـــــــــ" میں یکلخت اس حسین اپسرا کو اپنے بازوؤں کے حصار سے دور کر کے غصے میں بپھرا ہوا اٹھا اور سخت آواز میں بولا۔ "پورن لال نے میرے ساتھ ضرور کوئی فریب کیا ہے۔"

"منوہر ـــــــــ" لاجونتی نے حیرت کا مظاہرہ کیا۔ "کیا کہہ رہے ہو تم؟"

"چپ ہو جاؤ لاجونتی!" میں تلملا کر بولا۔ "میں ایسی شکتی پر لعنت بھیجتا ہوں وقت پر انسان کے کام نہ آ سکے' میں نے پورن لال کے کہنے پر ہمیشہ عمل کیا' تمہارے مشورے پر میں نے دیوی دیوتاؤں کے لئے جاپ کیا' کٹھن پریکشا کی مگر ان مشکلات پھل کیا ملا' پورن لال نے نادیدہ قوت کے مقابلے میں میری سہائتا کرنے کے بجائے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنی اس ذلت و رسوائی کو بھول جاؤں۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا لاجونتی! کبھی نہیں' انتقام کی آگ میرے وجود کو جھلسائے دے رہی ہے' جب تک میرا انتقام پورا نہیں ہوتا میں آرام سے نہیں رہ سکتا۔"

لاجونتی ہکا بکا کھڑی میرا منہ تک رہی تھی' میرا غصہ اپنے پورے شباب پر تھا۔ میں غیض و غضب کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگا' لاجونتی دور سہمی کھڑی تھی' معاً مجھے ادیتی دیوی کا خیال آیا' میں نے اس آخری سہارے کو آزمانے کی ٹھانی' دوسرے کمرے میں جا کر دروازہ بند کیا اور منڈل کھینچ کر اس میں بیٹھ گیا۔ اب میں پورے گیان دھیان سے ادیتی دیوی کے درشن کے لئے ایک خطرناک جاپ کر رہا تھا۔ میری پوری توجہ اب محض ادیتی دیوی کی سمت تھی۔ میں نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور جاپ میں منہمک تھا۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا میری محویت بڑھتی گئی' میں جاپ کے بول پڑھنے میں ڈوبتا گیا' مجھے کسی چیز کا مطلق ہوش نہ تھا' ہر بات ہر احساس فنا ہو کر رہ گیا' مجھ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہونے لگی اور پھر ---------- اچانک میری نظروں کے سامنے پھیلا ہوا گھپ اندھیرا دور ہو گیا۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت میری آنکھیں کھلی تھیں یا بند تھیں البتہ اتنا پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری نظریں ادیتی دیوی کے سراپا کو اپنے سامنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ دیکھ رہی تھیں' میں نے دیوی کے چہرے کی تاب نہ لا کر نظر ہٹانی چاہی لیکن اسی لمحے دیوی کے یاقوتی ہونٹوں کو جنبش ہوئی' ایک ٹھوس کرخت اور نسوانی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"منوہر' میرے مہان سیوک' تم نے سچے من سے میرا درشن جاپ کیا' میں تمہارے سامنے موجود ہوں' بولو' تم نے مجھے کس کارن یاد کیا ہے؟"

"دیوی' تیرے پجاری کو تیری سہائتا کی ضرورت ہے۔" میں نے ہاتھ باندھ کر ڈنڈت کرتے ہوئے دیوی کو مخاطب کیا۔ "اگر تو نے اپنے سیوک کی سہائتا نہ کی دیوی

یرا یہ پجاری برباد ہو جائے گا۔"

"دھرج سے کام لو پجاری' دیوی کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔" دیوی نے مجھے ھنے کا اشارہ کیا تو میں مشینی انداز میں اٹھ کھڑا ہوا' دیوی نے اپنا سلسلہ کلام جاری ھتے ہوئے کہا۔ "تم نے میری سہائتا کی بھکشا مانگی ہے چنتا مت کرو پجاری' دیوی ماری سہائتا اوش کرے گی' تم دھرتی کے پہلے منش ہو جس نے آج میرا درشن کیا ہ' میں نے تمہارے جاپ کو سوئیکار کر کے تمہیں اپنا سیوک بنایا ہے' بولو پجاری تم ی سے کیا چاہتے ہو؟"

جواب میں' میں نے ایک ہی سانس میں اپنی ناکامی کی پوری رام کہانی دیوی کے منے دہرادی' دیوی ہمہ تن گوش تھی' میں خاموش ہوا تو دیوی نے کہا۔

"پجاری' تمہاری بپتا سن کر ہمیں دکھ ہوا' دیوی اوش تمہاری سہائتا کرے گی' تو پہلے تمہیں میری ایک آگیا کا پالن کرنا ہو گا۔"

"تیری آگیا کا پالن کرنا تیرے پجاری کا دھرم ہے دیوی۔" میں نے پورے وص سے کہا۔ "تیرا سیوک تیرے اشارے پر اپنا جیون بھی بلیدان کر سکتا ہے۔"

"مجھے وشواس ہے۔" دیوی کے یاقوتی ہونٹوں پر ایک ملکوتی مسکراہٹ ابھری' سرے ہی لمحے وہ گہری سنجیدگی سے بولی۔ "منوہر' پورن لال نے تمہارے ساتھ وکہ کیا ہے' اس کے من میں کھوٹ تھا' اگر وہ تم کو اس نادیدہ شکتی کے بارے میں ب کچھ بتا دیتا تو تم اتنے بیاکل نہ ہوتے پرنتو پورن لال نے ایسا نہیں کیا' اس نے ہارے ساتھ ساتھ آکاش کی اپسرا لاجونتی کو بھی جل (دھوکہ) دینے کی کوشش کی' نہیں میری آگیا کے انوسار پہلے پورن لال کو کشٹ دینا ہو گا' وہ اپرادھی اسی قابل ہے کہ تم اسے ایسا کشٹ دو جسے وہ جیون بھر یاد رکھے ---------- جب تم میری آ لیا کا پالن کر لو گے تب میں تمہاری سہائتا اوش کروں گی۔"

میں مبہوت رہ گیا' ادیتی دیوی کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ میرے ذہن پر نش ہو رہا تھا لیکن پھر اس سے پیشتر کہ میں اس نادیدہ طاقت کے بارے میں دیوی سے کچھ اور معلوم کرتا روشنی دوبارہ اندھیروں میں مدغم ہو گئی' میں نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تو خود کو اسی کمرے میں پایا۔ جو کچھ میں نے دیکھا وہ مجھے ایک خواب سا لگ رہا تھا' بہرحال میں نے طے کر لیا تھا کہ اب پہلی فرصت میں پورن لال سے دو دو ہاتھ ضرور کروں گا' منڈل سے نکل کر میں دوسرے کمرے میں آیا تو لاجونتی کسی خیال میں

مستغرق تھی، میرے پاؤں کی آہٹ سنکر چونکی، تیزی سے میرے قریب آکر بولی۔

"منوہر، کیا تم یوگی مہاراج سے دوبارہ ملنا پسند کرو گے؟"

"کیا مطلب؟" میں لاجونتی کی بات سنکر چونکے بغیر نہ رہ سکا، ادیتی دیوی سے کر لینے کے بعد میرا دل لاجونتی کی طرف سے بالکل صاف ہو چکا تھا۔

"میں نے حالات پر بہت گیان دھیان کیا ہے منوہر، میرا خیال ہے اگر مہاراج تمہیں حالات سے آگاہ کر دیتے تو آج تمہارا من ان کی اور (جانب) سے نہ ہوتا۔"

لاجونتی کی باتیں میرے لئے حیران کن تھیں، اس کا ذاتی خیال بھی وہی تھ ادیتی دیوی کا تھا، میں نے لاجونتی کو ٹٹولنے کی خاطر کہا "لاجو، اگر میں مہاراج مقابلے پر آؤں تو کیا تم میرا ساتھ دو گی؟"

"منوہر ------" لاجونتی نے میرے قریب آکر میرا ہاتھ تھام کر بڑ جذباتی لہجے میں کہا۔ "تم نے ایک اداسی کو اپنے من کی رانی بنا کر اس کا مان (عز بڑھایا ہے، تمہارے کارن میں ہنسی خوشی نرکھ میں بھی جانے کو تیار ہوں۔"

"سوچ لو لاجونتی کہیں ایسا نہ ہو کہ پورن لال کو سامنے دیکھ کر تم اپنا وچن بھ جاؤ۔"

"تم آگیا دو منوہر، تمہاری لاجونتی ہر امتحان میں پوری اترے گی۔" لاجونتی لہجے میں خلوص تھا، میں نے اس کے جواب سے متاثر ہو کر فیصلہ کن آواز میں کہا:

"سنو لاجونتی، میں پورن لال سے لڑنے کا فیصلہ کر چکا ہوں، ابھی اور اسی وقت کیا تم مجھے پورن لال تک لے چلنے کو تیار ہو"

جواب میں لاجونتی نے ایک بار پھر مجھے اپنی مدد کا یقین دلایا اور میرا ہاتھ مضبو سے تھام لیا، میں نے اس کی ہدایت پر آنکھیں بند کر لیں، کچھ دیر بعد لاجونتی کے کہ پر دوبارہ آنکھیں کھولیں تو خود کو اسی پہاڑی گپھا کے دہانے پر پایا جہاں ایک بار پہ بھی آچکا تھا۔

"تم اندر جاؤ منوہر، یوگی مہاراج اس سمے گیان دھیان میں مگن ہوں گے، میں باہر تمہارا انتظار کرتی ہوں، اگر تمہیں میری سہائتا کی ضرورت ہوئی تو بن بلائے تمہارے پاس آجاؤں گی۔"

میں نے لاجونتی سے اپنے ساتھ اندر چلنے پر اصرار نہیں کیا اور ہمت کر کے گپھ

کے اندر داخل ہو گیا، کشادہ حصے میں پہنچ کر میں نے پورن لال کو دیکھا، لاجونتی کے کہنے کے مطابق وہ اس وقت منڈل میں بیٹھا گیان دھیان میں مصروف تھا، اسے غالباً میری موجودگی کی بھنک تک نہ تھی۔ پورن لال کو دیکھ کر مجھے ادیتی دیوی کے وہ جملے دوبارہ یاد آگئے، خود میرا دل بھی پورن لال کی طرف سے صاف نہیں تھا، میں اسے اپنی ناکامی کا ذمہ دار سمجھ رہا تھا، دیوی نے میرے شبہات کی تصدیق کر دی تھی، میرے دل میں انتقام کے شعلے بھڑکنے لگے۔ میری آنکھیں خون آلود ہو رہی تھیں، حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے ایک منتر پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا پھر خطرناک ارادوں کا دامن مضبوطی سے تھام کر اس منڈل کی طرف بڑھنے لگا جہاں پورن لال آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔

پراسرار یوگی پورن لال کو میں نے گرو کہا تھا مگر اس کے باوجود مجھے یقین تھا کہ میں اسے آسانی سے زیر کر لوں گا، منڈل کا فاصلہ جوں جوں کم ہو رہا تھا میرے دل کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں!!



چربی کے تیل سے جلنے والے چراغ کی کپکپاہٹ ماحول کو بڑا ہولناک بنا رہی تھی۔

پورن لال منڈل میں بیٹھا آنکھیں بند کئے کسی جاپ میں مگن تھا۔ اس کے چہرے پر لاپرواہی کا راج تھا‘ میں اس پر نظریں جمائے منڈل کے قریب ہوتا گیا‘ ادیتی دیوی کے حکم کے مطابق میں اس وقت پورن لال کو ایسا سبق دینے کے ارادے سے گپھا میں داخل ہوا تھا جو اسے باور کرا سکتا کہ دھوکہ اور فریب کا انجام ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ ادیتی دیوی کے درشن کے بعد سے میرا دل پورن لال کی طرف سے کھٹا ہوگیا تھا۔ ساجدہ کی روح اور غیبی طاقت کے معاملے میں پورن کی خاموشی نے مجھے اس کے خلاف اکسایا تھا پھر لاجونتی اور دیوی نے میرے شکوک وشبہات کی تصدیق کر دی تھی۔

میں منڈل کے قریب جا کر رک گیا‘ میرے دل کی دھڑکنیں ہر لحہ تیز ہو رہی تھیں۔ میں نے پورن لال کو آج سے قبل ہمیشہ اپنا گرو سمجھا تھا۔ اس کے ہر اشارے پر بلا کسی چون وچرا کے قدم اٹھایا تھا لیکن آج میں پورن لال کے سامنے اس کے دشمن کی حیثیت سے کھڑا اسے حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ لمحے جوں جوں گزرتے جا رہے تھے میری نفرت میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ پورن لال کے چہرے پر پھیلے ہوئے مطمئن تاثرات مجھے غصہ دلا رہے تھے‘ میرا جوش انتقام بڑھ رہا تھا‘ لیکن میں پورن لال کے قریب جانے سے گریز کر رہا تھا۔ مجھے علم تھا کہ منڈل کے اندر میرا داخلہ خطرناک ہو گا‘ لہٰذا میں منڈل کے باہر کھڑا پورن لال کے آنکھ کھولنے کا منتظر تھا۔ مجھے اس سلسلے میں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا‘ پندرہ بیس منٹ بعد ہی پورن لال نے آنکھیں کھول دی تھیں‘ اس کی بڑی بڑی سرخ انگاروں کی مانند دہکتی ہوئی آنکھیں اس وقت بڑی خوفناک نظر آ رہی تھیں۔ ایک لمحے کو میرا دل خوف و دہشت کے احساس سے دھڑکا لیکن جلد ہی میں نے خود پر قابو پا لیا۔ مجھے ادیتی دیوی کی حمایت حاصل تھی‘ مجھے قوی امید تھی کہ پورن لال سے ٹکراؤ کے وقت دیوی کی شکتی میری مدد ضرور کرے گی۔

”تم۔ منوہر!“ پورن لال نے مجھے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ پھر معنی خیز انداز میں مسکراتا ہوا اٹھا اور منڈل سے باہر آ کر میرے قریب کھڑا ہو گیا۔ اس کے انداز میں اب بھی

لاپرواہی تھی۔

میرے خون کی حدت بڑھنے لگی‘ میری نظروں میں پورن لال کے لئے نفرت بھری تھی۔

”برہمچاری“ پورن لال نے دوبارہ مجھے مخاطب کیا۔ ”تم اس سمے یہاں؟ کیا کوئی بپتا آن پڑی ہے۔“

”مہاراج!“ میں نے خون کا گھونٹ پیتے ہوئے جواب دیا۔ ”میں اس سمے کیول تمہارے درشن کو آیا ہوں۔“

”گرو کی سیوا تم کو جیون میں سدا سکھی رکھے گی منوہر!“ پورن لال نے خوش ہو کر کہا۔

”پرنتو مہاراج ایک بات میرے من کو بیاکل کرتی رہتی ہے۔“ میں نے سنجیدگی سے کہا۔ ”وہ شکتی کون ہے جو مجھے پریشان کرتی ہے اور میں اسے سراپ نہیں دے سکتا۔“

”مورکھ!“ پورن لال نے تیکھے لہجے میں جواب دیا۔ ”میری آگیا تھی کہ تم ان باتوں کو بھول جاؤ۔“

”میں نے کوشش کی تھی مہاراج پرنتو کسی کنیا کی آتما نے مجھے اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔“

”منوہر‘ تم اس سندری کا دھیان اپنے من سے نکال دو۔“ پورن لال نے تیزی سے کہا۔ ”میں نے اپنی شکتی کے زور سے تمہارے لئے ساجدہ جیسی بہت سی سندر ناریاں پیدا کر دی تھیں‘ تم اگر چاہو تو ساجدہ سے سندر ناریاں بھی حاصل کر سکتے ہو۔ پرنتو ساجدہ کا دھیان بھول جاؤ‘ تم اس کے سندر شریر کو کبھی پراپت نہیں کر سکتے۔“

”کیوں مہاراج؟“ میں نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔ ”کیا تم اپنی مہان شکتی کے زور سے ایک سندری کو بھی رام نہیں کر سکتے؟ کیا وہ تم سے ادھک (زیادہ) شکتی کی مالک ہے؟“

”منوہر!“ پورن لال نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ ”تم بھول رہے ہو کہ اس سمے تم اپنے گرو کے سامنے کھڑے ہو۔“

”میں خوب جانتا ہوں مہاراج کہ تم میرے گرو ہو۔ پرنتو تمہیں اپنے سیوک کی ضد اوش پوری کرنی ہو گی۔“ میں نے بھی قدرے درشت آواز میں جواب دیا۔ ”جب تک وہ سندری میرے چرنوں میں جھک کر ڈنڈوت نہیں کریگی میں چین سے نہیں بیٹھوں گا‘ یہ میرا

آخری فیصلہ ہے۔"

"کیا تم اپنے گرد کی آگیا کا پالن کرنے سے انکار کر رہے ہو۔" پورن لال نے آنکھیں دکھاتے ہوئے مجھے دھمکانے کی کوشش کی تو میرا خون کھول اٹھا' میں نے بڑی صاف گوئی سے کہا۔

"مہاراج' تم کتنے پانی میں ہو' یہ میں خوب اچھی طرح جان چکا ہوں۔"

"پاپی۔ کمینے!" موہن لال سر تا پا سرخ ہو کر بولا۔ تو میری شکتی کو للکار رہا ہے' میں تجھے ایسا کشٹ دے سکتا ہوں کہ تو سارا جیون گندی نالیوں میں لوٹتا رہے' مکتی چاہتا ہے تو میرے چرن چھو کر شما کی بھکشا مانگ۔"

"میں تمہارے چرن بھی چھونے کو تیار ہوں' مہاراج پر ایک شرط پر۔" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تمہیں مجھے بتانا ہو گا کہ تم نے مجھے اندھیرے میں کیوں رکھا تھا' لاجونتی نے بھی تمہاری آگیا پر زبان بند کر لی تھی۔ اگر تمہارے مہان سیوک کو کچھ ہو جاتا تو تم سوائے اس کا کریا کرم کرنے کے اور کیا کر سکتے تھے۔"

"منوہر' تو میرا اپمان کر رہا ہے' زبان کو لگام دے' میں تیرا گرو ہوں۔"

"تم نے میری بات کا جواب ابھی تک نہیں دیا گرو دیو مہاراج۔" میں نے پورن لال کو چڑانے کی خاطر کہا۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ تم ساجدہ کی آتما سے ٹکراتے ہوئے ڈرتے ہو؟"

پورن لال کو مجھ سے اس جواب کی توقع نہ تھی آگ بگولا ہو کر بولا۔

"چلا جا مورکھ' میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جا' کہیں میں تجھے جلا کر بھسم نہ کر دوں۔"

"اجیت کمار نے بھی یہی دھمکی دی تھی مہاراج تمہیں اس کا انجام معلوم ہے؟ میں نے بھرپور چوٹ کی تو پورن لال مارے غصے کے سر تا پا لرز اٹھا' کڑک کر بولا۔

"مورکھ' کیا جیون سے تیرا دل بھر چکا ہے؟"

"چیخنے چلانے سے کیا ہو گا مہاراج۔" میں نے تیزی سے کہا "میں تم سے صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم ساجدہ کی آتما اور اس غیبی طاقت کے سلسلے میں میری کیا سہائتا کر سکتے ہو' جس نے مجھے بیاکل کر رکھا ہے؟"

"میں ان دونوں کو نشٹ کر دوں گا پرنتو ابھی اس کا سمے نہیں آیا۔" پورن لال نے جھلا کر جواب دیا اس کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے ٹالنے کی کوشش [illegible] ہے۔

لئے اب برداشت کرنا مشکل تھا۔ چنانچہ میں نے تیور بدل کر کہا۔

سنو مہاراج۔ دیوی دیوتاؤں کے جاپ اور بیٹھک کرنے کے بعد اب مجھ میں بھی لتی آگئی ہے کہ دوسروں کے من کا بھید جان لوں۔ تمہارے من میں جو کھوٹ بھرا میری نظروں نے دیکھ لیا ہے' مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم ساجدہ کی آتما کے آگے ں ہو اور محض اپنا بھرم رکھنے کے لئے گرو کا چولا پہن کر سیوکوں کو ڈراتے ہو۔"

"اپرادھی!" پورن لال حلق کے بل چلایا۔ "میں تجھے نشٹ کر دوں گا۔"

"میں بھی آج اسی ارادے سے آیا ہوں مہاراج۔" میں نے کرخت آواز میں جواب

پورن لال میرا جواب سن کر اچھل پڑا' ایک لمحے تک وہ مجھے پھٹی پھٹی نظروں سے رتا رہا پھر اس نے کوئی منتر پڑھ کر پھونکا تو میرے چاروں طرف آگ کے شعلے بھڑکنے ' میں شعلوں کے درمیان گھر گیا' ایک پل کے لئے میں نے خود کو موت کے آگے بے سمجھا لیکن دوسرے ہی لمحے ادیتی دیوی کی مانوس آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"منوہر' تم کوئی چنتا نہ کرو' دیوی تمہارے ساتھ ہے' وجے اوش تمہاری ہو گی' ہمت ے کام لو۔"

دیوی کی آواز نے مجھے سہارا دیا تو میں نے جلدی سے ایک منتر پڑھ کر بھڑکتے ہوئے علوں پر پھونک ماری۔ شعلے یکلخت بھڑک کر ٹھنڈے پڑ گئے۔ پورن لال نے دوسرا حملہ کیا' س جگہ میں کھڑا تھا اس جگہ کی زمین اچانک پھٹ گئی' اگر میں نے ایک لمحے کے دیر کی وتی تو نہ جانے میرا کیا انجام ہوتا۔ پورن لال نے اپنا دوسرا حملہ بھی ناکام ہوتے دیکھا تو ملا کر تیسرا حملہ کر دیا' اس بار اس کے منتر کے بیروں نے بھڑوں کی صورت میں نمودار ہو کر مجھ پر یلغار کر دی اور میرے جسم سے چمٹ کر کاٹنے لگے' یہ حملہ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا کہ میں گھبرا گیا' بھڑوں کے زہریلے ڈنک میرے جسم میں پیوست تھے اور میں کسی دیوانے کی طرح خود کو اس افتاد سے بچانے کی خاطر اچھل کود کر رہا تھا۔

"کیوں منوہر' اب کیا وچار ہیں تمہارے۔" پورن لال نے چھاتی ٹھونک کر کہا۔ "گرو اور چیلے کا فرق تمہاری سمجھ میں آیا' یا دو چار چمتکار اور دکھاؤں۔"

بھڑوں کا زہر میرے جسم میں سرایت کر چکا تھا' مجھ پر غنودگی طاری ہو رہی تھی۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ پورن لال کی بات کا کیا جواب دوں کہ میرے کانوں میں دیوی کی آواز پھر گونجی۔

"منوہر' میرا شبھ نام لیکر زمین پر لوٹ لگاؤ' پورن لال کے منتر کے بیر پلک جھپکتے نشٹ ہو جائیں گے۔"

میں نے دیوی کی آگیا کا پالن کرنے میں بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا' زمین پر لوٹ لگا ... ہی تمام بھڑیں میرے جسم سے علیحدہ ہو کر غائب ہو گئیں' پورن لال کو اپنے بیروں کا انجام دیکھ کر حیرت ہوئی تو میں نے کہا۔

"مہاراج' تمہاری جھولی میں جو دو چار جنتر منتر اور باقی رہ گئے ہیں انھیں بھی آزما ڈالو' اس کے بعد تمہارے سیوک کی باری ہو گی پرنتو دھیان میں رکھو کہ میں تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کروں گا۔"

پورن لال نے میرا جواب سنا تو آپے سے باہر ہو گیا۔ "جے بجرنگ بلی" کا نعرہ مار کر اس نے زمین پر قلابازی کھائی اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے انسان سے آدم خور بھیڑئے کا روپ اختیار کر لیا۔ پھر اس نے بڑی برق رفتاری سے مجھ پر چھلانگ لگائی' میں پھرتی سے اسے جھکائی دے کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ادیتی دیوی کا نام لیکر جلدی سے ایک منتر کا جاپ کیا اور قبل اس کے کہ پورن دوبارہ حملہ آور ہوتا اپنا ہاتھ اس کی سمت اٹھا کر جھٹک دیا' میرا ہاتھ جھٹکنا تھا کہ میرے منتر کے بیروں نے جال پھینک کر پورن لال کو اس میں جکڑ لیا۔ میرا خیال تھا کہ اب پورن لال بے بس ہو کر میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر آمادہ ہو جائے گا لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب میں نے آہنی جال کو دھواں بن کر غائب ہوتے دیکھا اس کے ساتھ ہی پورن لال نے دوبارہ زمین پر لوٹ لگائی اور بھیڑئے سے کالے ناگ کی شکل میں آگیا' میں نے دوسرا منتر پڑھا تو میرے بیروں نے نیولے کی شکل میں سامنے آکر پورن لال کا راستہ روک لیا' لیکن پیشتر اس کے کہ میرے بیر پورن لال کی گردن دبوچتے' پورن لال نے ایک جست بھری اور پلک جھپکتے میں دوبارہ اپنی اصلی شکل میں آگیا۔ اسکی آنکھوں سے حیرت ٹپک رہی تھی۔ میں نے اس کی کیفیت سے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"پورن لال اب تک میں تمہارے ساتھ کھیل تماشے کر رہا تھا پر اب تمہاری مکتی اسی میں ہے کہ تم میرے آگے ہاتھ باندھ کر اپنی مکاری کا اقرار کر لو' دوسری صورت میں ہو سکتا ہے کہ تمہارا انجام بھی اجیت جیسا ہو۔"

"کمینے" پورن لال گرج کر بولا۔ "میں مہان شکتی کا مالک ہوں۔ میرے شریر میں ہنومان جیسی قوت موجود ہے' میں تجھے ایسا کشٹ دوں گا کہ تیری آتما بھی سدا بیاکل رہے گی

------ لے اب سنبھل۔"

پورن لال نے اپنے جملے کے ساتھ ہی مجھ پر ایک بھرپور حملہ کیا اس بار اس کے بیروں نے مجھے پلک جھپکتے میں زمین سے اٹھا کر فضا میں معلق کر دیا۔ میری کیفیت اس وقت بڑی مضحکہ خیز تھی۔ میں فضا میں معلق ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ پورن لال نے کوئی منتر پڑھ کر پھونکا تو میرا جسم بندھ سا گیا' زبان تالو سے چپک گئی' اب میں قطعی طور پر بے بس تھا' نہ جسم کو جنبش دے سکتا تھا' نہ ہی اپنے بچاؤ کی خاطر کوئی منتر پڑھ سکتا تھا' موت کا بھیانک تصور میری نظروں کے سامنے تھا کہ پورن لال فلک شگاف قہقہہ لگا کر بولا۔

"کیوں برہمچاری' اب کیا خیال ہے تمہارا' کیا اب بھی تم میرے چرنوں پر ڈنڈوت کرنے سے انکار کر سکتے ہو؟"

میری حالت غیر ہو رہی تھی' مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ قوت میرا گلا گھونٹ رہی ہے' میرا سانس پھنس پھنس کر آ رہا تھا مجھے اپنی موت بہت قریب نظر آ رہی تھی۔ پورن لال میرے سامنے سینہ تانے کھڑا مجھے حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔

"چپ کیوں ہو منوہر' کچھ بولو' تم تو مجھے کشٹ دینے کا وچار کر کے گپھا میں آئے تھے۔"

پورن لال میری بے بسی کا مضحکہ اڑا رہا تھا کہ اچانک نادیدہ قوتوں کا زور مجھ پر ختم ہو گیا' میں دوبارہ زمین پر آگیا' مجھے حیرت تھی کہ ایسا کیونکہ ہوا اور ادھر پورن لال چونکا جیسے اسے اپنی نظروں پر یقین نہ آ رہا ہو' اسی لمحے ادیتی دیوی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"منوہر' پورن لال کی شکتی مہان ہے' تم اسے چوٹ نہیں دے سکتے پرنتو دیوی دیوتا جو چاہتے ہیں وہ اوش پورا ہوتا ہے' میں تمہیں ایک منتر بتاتی ہوں اسے پڑھ کر پورن لال پر پھونکو' پورن لال کے سارے جیون کی تپسیا بھی اس منتر کا توڑ نہیں کر سکے گی' پر ایک بات دھیان میں رکھو' پورن لال اگر تمہارے چرنوں پر سر رکھ دے تو اسے شما کر دینا۔"

ادیتی دیوی کے کہنے کے مطابق میں نے اس کا بتایا ہوا منتر پڑھ کر پورن لال کی سمت پھونکا تو میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں' پورن لال میرے منتر پھونکتے ہی زمین پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگا پھر اس کے ہاتھ پاؤں آپس میں الجھ کر یوں پھنس گئے جیسے کسی غیر مرئی قوت نے اسے باقاعدہ باندھ دیا ہو' دیوی کا کہا پورا ہو چکا تھا۔ میں پورن لال کے چہرے پر شدید کرب کے تاثرات دیکھ رہا تھا' اب میری باری تھی۔ میں نے پورن لال کی بے بسی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"گرو دیو مہاراج' تم کیکڑے جیسے روپ میں اس سمے بڑے سندر نظر آ رہے ہو۔ اگر تمہاری آگیا ہو تو میں اپنے بیروں سے کہہ کر تمہیں تمام جیون کے لئے یہی روپ دان کرا دوں۔"

پورن لال نے جواب نہیں دیا' اس کے منہ سے ہلکے ہلکے جھاگ نکلنے شروع ہو چکے تھے۔ اس وقت وہ شدید تکلیف کی حالت سے دو چار تھا آنکھیں حلقوں سے باہر ابلی پڑ رہی تھیں۔

"مہاراج' سیوک تمہاری آگیا سننے کے لئے بیاکل ہے' کچھ تو کہو پورن لال جی!" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تم تو مہان شکتی کے مالک ہو' اپنے بیروں کو آواز دو مہاراج' میں تمہارے چمتکار دیکھنے کو بے چین ہوں' دو چار گر مجھے بھی اور دان کر دو' تمہارا مہان سیوک ہوں مہاراج۔"

"پاپی ---------" پورن لال نے بمشکل تلملاتے ہوئے کہا "تیرا انجام بھیانک ہو گا' دیوی دیوتاؤں کا کشٹ تجھے برباد کر دے گا' تو نے گرو کا اپمان کیا ہے۔"

"میں گرو کی آگیا کا پالن کرنا اپنا دھرم سمجھتا ہوں مہاراج!" میں نے تیکھے لہجے میں جواب دیا۔ "تم اگر میرے چرن چھو کر شما کی بھکشا مانگو تو میں تم کو اوش شما کر دوں گا' تمہاری مکتی کا کیول یہی ایک اوپائے ہے پورن لال جی مہاراج!"

پورن لال شدید کرب کے عالم سے دوچار تھا' اس کے منہ سے بدستور جھاگ نکل رہے تھے لیکن اس کے باوجود جن نظروں سے مجھے دیکھ رہا تھا اس میں نفرت اور حقارت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا' اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کسی گہری ذہنی الجھن سے دوچار ہے' غالباً" وہ گرو ہو کر اپنے چیلے کے پیر چھونے سے جھجک رہا تھا۔

"سمے بیت رہا ہے مہاراج!" میں نے حقارت سے کہا۔ "میرے بیر میرے اشارے کے منتظر ہیں' کیا تم سارا جیون اسی روپ میں گزارنا چاہتے ہو۔"

"نہیں --------- نہیں۔" پورن لال بے بسی سے چلایا۔ "کمینے میں تیرا گرو ہوں۔"

"گرو ہونے کے باجود تمہیں میرے چرنوں پر سر رکھ کر شما کی بھکشا مانگنی ہو گی' یہ میرا آخری فیصلہ ہے پورن لال ---------" میں فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ "سمے کی قدر کرو' ا یہ بیت گیا تو دیوتاؤں کی شکتی بھی تمہیں سکھ نہ دے سکے گی۔"

پورن لال ہچکچا رہا تھا لیکن جب میں نے گپھا سے باہر جانے کے لئے قدم اٹھائے تو

سارے کس بل نکل گئے۔ وہ میرے قدموں پر سر رکھنے کو تیار ہو گیا۔ میرا دل لال کو معاف کر دینے کے لئے تیار نہیں تھا لیکن ادیتی دیوی کے حکم سے انحراف بھی بس کی بات نہ تھی چنانچہ جب پورن لال نے میرے قدموں کو چھو کر معافی مانگی تو اسے دیوی کے کہنے کے مطابق معاف کر دیا اور اس پر نفرت بھری نظر ڈالتا گپھا آگیا جہاں لاجونتی میری منتظر تھی۔

لاجونتی' حسن کی دیوی' مجسم قیامت اور سراپا انتظار تھی مجھے دیکھتے ہی لپک کر بڑھی کر قدموں کو چھوتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر

"مہاراج' داسی تمہاری مہان شکتی کو پرنام کرتی ہے۔"

میں نے لاجونتی کی کومل آنکھوں میں محبت کے آنسو جھلملاتے دیکھے تو اسے بازوؤں تھام کر کھڑا کر لیا' اس وقت وہ مجھے ہمیشہ سے زیادہ حسین اور جاذب نظر لگ رہی تھی۔ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"لاجو' تم میرے ساتھ ہو تو میں پہاڑوں سے بھی ٹکرا سکتا ہوں۔"

"پورن لال مہاراج کو پچھاڑ کر تم نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے منوہر!" لاجونتی محبت بھری آواز میں کہا۔ "اب اس دھرتی پر کیول ایک ہی شکتی ایسی باقی ہے جو تم سے ملا سکتی ہے۔"

"وہ کس کی شکتی ہے؟" میں نے سرسری طور پر پوچھا تو لاجونتی نے جواب دیا

"منوہر' میں جس مہا شکتی کے مالک کی بات کر رہی ہوں اس کا نام گوپال داس ہے' پورن لال اسے اپنا گرو مانتا ہے' دیوی دیوتاؤں کے بعد کیول گوپال داس ہی کی شکتی اپرم ہے۔"

"لاجونتی!" میں نے کچھ سوچ کر پوچھا "تم نے اس سمے گوپال داس کا ذکر کیوں چھیڑا۔"

"مجھے وشواس نہیں تھا منوہر کہ تم پورن لال کو نیچا دکھا سکو گے۔" لاجونتی نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔ پھر اپنے پلو کو ہاتھوں کے درمیان مسلتی ہوی بولی۔ "گوپال داس کو پورن لال کا حال معلوم ہو گا تو وہ اس کا بدلہ تم سے ضرور لے گا۔"

"اوہ' سمجھا۔" میں ایک لمبی سانس لیکر بولا۔ "تم اس کی چنتا مت کرو لاجونتی' ادیتی دیوی کی [illegible] سے میں گوپال داس تو کیا اس کے بھی کسی گرو کو پچھاڑ سکتا ہوں' پرنتو اب مجھے

سب سے پہلے اس شکتی سے نپٹنا ہے جس نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔"

"میرا من کہتا ہے منوہر کہ اب تم کو کوئی شکتی پریشان نہیں کرے گی' ہر میدان میں وجے (فتح) تمہارے چرن چومے گی' دیوی دیوتاؤں کی یہی مرضی ہے۔"

لاجونتی میری ہمت بڑھا رہی تھی' میں اس کی باتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا پھر میں نے اسے پیار سے بھینچ کر ایک پیار کیا۔ اور واپس ہوٹل کی طرف چل دیا جہاں میرا قیام تھا۔ لاجونتی راستے بھر میری مہان شکتی کے قصیدے پڑھتی رہی اسے حقیقی معنوں میں میری جیت سے خوشی ہوئی تھی!!

پورن لال کو شکست دینے کے بعد میرے حوصلے بلند ہو چکے تھے' اب مجھے ساجدہ کی روح کو شکست دینی تھی اور اس طاقت کو نیچا دکھانا تھا جس نے مجھے ساجدہ کے سلسلے میں نیچا دکھایا تھا مگر ان طاقتوں کو تلاش کرنا میرے بس کی بات نہیں تھی' میں نے دہلی میں روی شنکر کے ہوٹل میں ان دونوں پراسرار قوتوں کا بہت دنوں انتظار کیا لیکن مجھے مایوسی ہوئی ایک روز میں نے ادیتی دیوی کے درشن والا جاپ کیا' میں دیوی سے ان طاقتوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا' دیوی نے مجھے وچن دیا تھا کہ پورن لال کو کشٹ دینے کے بعد وہ ان نادیدہ قوتوں کے مقابلے میں میری مدد کرے گی۔ دیوی درشن جاپ کے بعد میرے تصورات میں نمودار ہوئی تو اس نے سب سے پہلے مجھے میری فتح پر مبارکباد دی' جب میں نے ان طاقتوں کے بارے میں دریافت کیا تو دیوی نے صرف اتنا کہا کہ مجھے اس کے لئے انتظار کرنا پڑے گا' ہرچند کہ دیوی کا جواب میری تسلی کے لئے ناکافی تھا لیکن اس نے پورن لال کے سلسلے میں میری مدد کی تھی' میں دیوی کی نیت پر کوئی شبہ کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا ———!

دہلی میں دو ماہ قیام کے بعد میں انبالہ ہوتا ہوا امرتسر پہنچا جو گردواروں کا شہر ہے' مجھے گردواروں کو قریب سے دیکھنے کا ایک عرصے سے شوق تھا۔ امرتسر میں' میں نے ایک ایسے ہوٹل میں قیام کیا جو آبادی کے درمیان واقع تھا۔ اس ہوٹل کا مالک ایک مقامی سکھ ارجن سنگھ تھا جو بظاہر بہت نیک اور خوش اخلاق نظر آتا تھا لیکن بباطن بڑا عیاش اور کمینہ خصلت واقع ہوا تھا۔ چنانچہ ہوٹل میں قیام کے تیسرے ہی روز اس نے لاجونتی پر اپنی مہربانیاں شروع کر دیں۔ لاجونتی نے جب اس کا ذکر مجھ سے کیا تو میرا خون کھول اٹھا' دل چاہا کہ اس مردود کو ایک ہی منتر سے جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دوں لیکن لاجونتی نے مجھے روکتے ہوئے کہا۔

"تم کوئی چنتا مت کرو منوہر' ارجن نے مجھ پر ڈورے ڈال کر اپنی موت کو دعوت دی ہے میں اسے ایسی سزا دوں گی کہ وہ تمام زندگی یاد رکھے گا۔"

"لیکن یہ میرا **ایمان** ہے لاجو۔" میں نے بہ مشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "اس نے تمہارے اوپر بری نظر ڈال کر میری غیرت کو للکارا ہے' میں اسے کتوں سے بدتر موت کا مستحق سمجھتا ہوں۔"

"میں اپسرا ہوں منوہر' دھرتی کی کوئی سندر استری نہیں جو بہک جاؤں' تم میری مانو اور چپ رہو۔" لاجونتی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ "ارجن کی لڑکی بڑی ہی سندر اور جاندار ہے' تم اسے دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے' ارجن کے لئے یہ سزا زیادہ مناسب رہے گی۔"

لاجونتی نے مجھے سمجھایا تو میں خون کے گھونٹ پی کر چپ ہو گیا لیکن جب بھی ارجن میرے سامنے آتا میرا خون جوش مارنے لگتا۔ لاجونتی نے مجھے کلیپ کا جو لالچ دیا تھا وہ میرے لئے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا' میں نے دہلی کے قیام کے دوران دل کھول کر خوبصورت لڑکیوں سے دل بہلایا تھا' کسی حد تک اب میرا دل لڑکیوں سے اکتا بھی چکا تھا۔ میں نے لاجونتی کی بات کو ایک کان سے سنا اور دوسرے سے اڑا دیا البتہ اتنا میں نے ضرور طے کر لیا تھا کہ ارجن سنگھ کو بڑی بھیانک سزا دوں گا' مجھے اس کے لئے کسی مناسب موقع کی تلاش تھی' یہ موقع اتفاق سے جلد ہی میرے ہاتھ آ گیا۔ ہوٹل میں قیام کے آٹھویں روز جب میں ایک شام واپس پہنچا تو ارجن میرے کمرے میں موجود تھا' لاجونتی اور ارجن کی آوازیں سن کر میں دروازے پر رک گیا۔

"واہ گرو کی قسم لاجونتی اگر تو میرے ساتھ زندگی گزارنے پر آمادہ ہو جائے تو میں اپنی ساری دولت تیرے قدموں پر نچھاور کر دوں۔" ارجن لاجونتی سے مخاطب تھا' اس کے الفاظ سن کر میرا خون کھول اٹھا۔

"ارجن!" لاجونتی نے ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔ "تمہیں حاصل کرنے کے لئے میں پوری دھرتی کو ٹھوکر مار سکتی ہوں لیکن منوہر سے مجھے ڈر لگتا ہے' وہ بڑا ظالم ہے' اگر اسے بھنک بھی مل گئی تو وہ ہم دونوں کو مار ڈالے گا۔"

"تو اس کی فکر نہ کر لاجونتی' واہ گرو کی قسم اگر تو کہے تو میں ایک کرپان سے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں۔" ارجن نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔

"جلدی مت کرو ارجن۔" لاجونتی بولی۔ "مجھے تھوڑا سے اور دو' میں منوہر سے چھٹکارا حاصل کرنے کا اور کوئی اپائے سوچوں گی' تم اسے نہیں جانتے' وہ بڑا جابر آدمی ہے'

تمہارے بس میں نہیں آسکتا۔"

"میری بات مانو رانی تو تم میرے ساتھ چلو' میں تمہیں ایسی جگہ چھپا دوں گا کہ کے فرشتے بھی تمہیں تلاش نہیں کر سکیں گے۔"

ارجن کے جملے میرے ذہن پر ہتھوڑے بن کر ضرب لگا رہے تھے' میں اپنا غصہ نہ کر سکا اور دروازے پر زور سے لات ماری تو اندر سے آنے والی آوازیں بند ہو گ میں نے دیوانوں کی طرح دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔ ایک منٹ بعد لاجونتی نے دروازہ اور مجھے غصے کے عالم میں دیکھ کر گھبرا گئی' میں نے اندر داخل ہوتے ہوئے گرج کر پوچھ

"اور کون ہے اندر؟"

"ارجن سنگھ پدھارے ہیں۔" لاجونتی نے بائیں آنکھ جھپکاتے ہوئے بات بنائی۔" ہمیں کل رات اپنے گھر پر بھوجن کی دعوت دینے آئے ہیں۔"

میں لپکتا ہوا دوسرے کمرے میں آیا جہاں ارجن سنگھ مسمی صورت بنائے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے کی بوکھلاہٹ دیکھ کر میں ٹھنڈا پڑ گیا' لاجونتی نے بھی اشارے سے مجھے ٹھنڈا رہنے کی تاکید کر دی تھی' یوں بھی ارجن کے کس بل بھی مجھے دیکھتے ہی کچھ ایسے انداز میں نکلے تھے کہ مجھے ہنسی آگئی۔

"کیوں ارجن سنگھ' کیا لاجونتی بھوجن والی بات ٹھیک کہہ رہی ہے؟" میں نے ارجن ک گھورتے ہوئے سنجیدگی سے دریافت کیا تو اس کی سٹی اور گم ہو گئی' ہکلاتے ہوئے بولا۔

"مم ——— مہا ——— راج' اگر تم نے میری دعوت قبول کر لی تو بڑی کرپا ہو گی تمہاری۔"

"ہم اوش آئیں گے ارجن جی!" میرے بجائے لاجونتی نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔ پھر مجھے مخاطب کر کے بولی۔ "ارجن جی بڑے نیک دل اور دیالو منش ہیں' میں نے ان کی دعوت پہلے ہی منظور کر لی تھی۔"

ارجن سنگھ۔ لاجونتی کی بات سن کر نہال ہو گیا پر اس نے وہاں سے جانے میں بھی بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا' اس کے جانے کے بعد میں نے لاجونتی سے کہا۔

"تم نے اس کمینے کو میری غیر موجودگی میں اندر آنے کی اجازت ہی کیوں دی تھی' میں اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اگر دروازہ کھلتے ہی وہ میرے سامنے آ جاتا تو آج میں اس ک کریا کرم ضرور کر دیتا۔"

"دھیرج سے کام لو مہاراج؟" لاجونتی نے میرے قریب آتے ہوئے بڑے پیار سے

ہا۔ "ارجن سنگھ میرا شکار ہے' میری پرارتھنا ہے کہ تم اسے میرے حوالے کر دو' میں ں اپرادھی کو کل ایسی سزا دوں گی کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔"

"کہیں ایسا نہ ہو لاجو کہ تم اس پاپی کو اپنے جال میں پھنساتے پھنساتے خود اس کے جال میں پھنس جاؤ۔" میں نے مذاق کیا تو لاجونتی نے اپنی خوبصورت آنکھوں کو میرے چہرے پر گاڑتے ہوئے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"منوہر' کیا تمہیں اپنی لاجو پر وشواس نہیں۔"

"پگلی' میں چھیڑ رہا تھا تجھے۔" میں نے مسکرا کر لاجونتی کے گال پر پیار سے ایک چپت لگائی تو وہ بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی' اس کے قرب اور خودسپردگی کا انداز میرے لئے بڑا نشاط افروز تھا۔

دوسرے روز رات کو میں لاجونتی کو ساتھ لیکر ارجن سنگھ کے گھر گیا تو کلدیپ کو دیکھ کر مجھ پر سکتے کی کیفیت طاری ہو گئی' لاجونتی نے اس کی خوبصورتی کے بارے میں جو کچھ کہا تھا' کلدیپ اس سے کہیں زیادہ خوبصورت اور حسین تھی۔ اس کے گدرائے ہوئے گلابی گال اور بڑی بڑی نشیلی' شوخ اور چنچل آنکھیں بڑی قاتل تھیں' سرتاپا قیامت تھی قیامت' میں اس کے سحر میں کھو کر رہ گیا تو لاجونتی دبی زبان میں بولی۔

"کیوں منوہر بھائی کلدیپ۔"

"بڑی سندر اور موہنی شکل و صورت کی مالک ہے۔" میں نے سچے دل سے جواب دیا۔

"پھر؟ کیا وچار ہیں تمہارے۔" لاجونتی نے شوخی سے پوچھا

"آج رات یہ میرے من مندر کی رانی بنے گی۔" میں نے ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا۔

"تم چاہو مہاراج تو یہ سارا جیون تمہارے چرنوں میں داسی بن کر بھی بتا سکتی ہے۔"

"سچ لاجونتی؟"

"ہاں ———" لاجونتی نے کہا۔ "بس تمہارے ایک اشارے کی دیر ہے۔"

ارجن سنگھ کے آ جانے سے باتوں کا رخ بدل گیا' لاجونتی ارجن کے پاس بیٹھی اس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہی تھی' میں کلدیپ کے قریب بیٹھا اس کے حسن جہاں سوز کو نظروں کے راستے دل کی گہرائیوں میں اتار رہا تھا' مجھے اس وقت لاجونتی اور ارجن کی باتیں ذرا بری نہیں لگیں' اول تو اس لئے کہ مجھے لاجونتی پر پورا اعتماد تھا دوسرے اس لئے کہ

میں کلدیپ کی دید میں اس قدر محو تھا کہ ایک پل کو اسکے چہرے سے نظر ہٹانا مجھے منظور نہ تھا۔ خود کلدیپ بھی میرے اندر دلچسپی لے رہی تھی' کچھ دیر نظروں نظروں میں باتیں ہوئیں پھر کلدیپ نے مسکرا کر پوچھا۔

"اتنے دھیان سے آپ میرے چہرے میں کیا تلاش کر رہے ہیں؟"

"بھگوان کی لیلا دیکھ رہا ہوں' جس نے تم جیسی سندر لڑکی بنائی ہے۔"

میرا جواب سنکر کلدیپ شرمائی تو یوں لگا جیسے پھولوں سے لدی شاخ بل کھا گئی ہو۔ میں نے اس کی شرماہٹ سے لطف اندواز ہوتے ہوئے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔

"کلدیپ نام بھی تمہاری طرح بڑا سندر ہے۔"

"آپ بنا رہے ہیں مجھے۔" کلدیپ نے مجھے ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں جواب دیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ لڑکی بھی بڑی جہاندیدہ ہے' چنانچہ میں نے بات اور آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں' اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ ارجن سنگھ کی حویلی میں آسمان کی ایک اپسرا چھپی ہوئی ہے تو میں روز درشن کو آتا۔"

"سڑک سرکار کی ہے' آجایا کیجئے چکر لگانے۔" کلدیپ دبی ہوئی زبان میں بولی۔

"درشن دان کی آس ہو تو پجاری اپنا تن من دھن سب تیاگ دیتا ہے۔" میں نے جذباتی لہجہ اختیار کیا۔

"آپ سچ مچ مجھے دیوی بنا رہے ہیں۔"

"تم مجھے پجاری سمجھ کر سویکار کر لو تو میری تپسیا پوری ہو جائیگی۔" میں نے کلدیپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے نازک ہاتھوں کی گرمی بجلی بن کر میرے جسم میں سرایت کر گئی' میں بیخود ہو گیا' میرا دل چاہا کہ کلدیپ کو اسی لمحہ اپنی آغوش میں گھسیٹ لوں لیکن لاجونتی اور ارجن سنگھ کے قہقہے کی آواز نے میری محویت توڑ دی' ارجن سنگھ کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی تھیں اس لئے میں کچھ دیر کو محتاط ہو گیا۔ محض دکھاوے کی خاطر ورنہ میں اگر چاہتا تو اپنی مہان شکتی کے زور سے ارجن کو بے بس کر کے بھی کلدیپ کو حاصل کر سکتا تھا۔

ارجن سنگھ نے میری ضیافت کے لئے خاص اہتمام کیا تھا بظاہر وہ مجھے بار بار کھانے کو کہہ رہا تھا لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظریں بار بار لاجونتی کی جانب پھسل رہی تھیں۔ میں چپ چاپ بیٹھا کھانا کھاتا رہا۔ کھانے کی میز پر ہم چاروں کے سوا کوئی اور نہیں تھا'

کلدیپ اس وقت چونکہ مجھ سے دور اور لاجونتی کے برابر بیٹھی تھی اس لئے مجھے کھانے میں کوئی لطف نہیں آ رہا تھا' کبھی کبھی ہم دونوں کی نظروں کا تصادم ہوتا تو کلدیپ مسکرا کر نظریں جھکالیتی اور میں نوالا ہاتھ میں تھامے رہ جاتا۔

کھانے کے بعد ملازم نے دستر خوان ہٹا کر چائے کے برتن سجا دیئے' ارجن سنگھ اپنے ہاتھوں سے چائے بنانے لگا۔ سب سے پہلے اس نے چائے کا کپ میرے سامنے رکھا اور پھر دوسروں کو دیا' میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ اس وقت کچھ الجھا الجھا اور پریشان نظر آ رہا ہے۔ میں اسکی بوکھلاہٹ کا مقصد نہ سمجھ سکا البتہ لاجونتی کچھ سنجیدہ سنجیدہ نظر آ رہی تھی پھر اچانک وہ اٹھی اور کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ میرے علاوہ ارجن سنگھ کو بھی لاجونتی کی اس حرکت پر تعجب ہوا مگر لاجونتی نے بڑی خوبصورتی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ارجن جی' اب ہم ذرا بے تکلف ہو کر باتیں کریں گے ملازم کے آنے جانے سے باتوں کا سلسلہ ٹوٹ جاتا تھا۔"

مجھے لاجونتی کی یہ بات بری لگی' میرا دل چاہا کہ اسی دم ارجن کا کریا کرم کر دوں' لیکن خون کا گھونٹ پی کر چپ ہو رہا۔ ہوٹل سے چلتے وقت لاجونتی نے مجھ سے وعدہ لے لیا تھا کہ میں اس کے اور ارجن سنگھ کے کسی معاملے میں دخل اندازی نہ کروں گا' نہ جانے اس کے دل میں کیا تھا؟ میں نے سوچا پھر چائے کا پیالہ اٹھا کر ہونٹوں تک لایا تھا کہ لاجونتی تیزی سے بولی۔

"منوہر' چائے کا پیالہ واپس میز پر رکھ دو۔"

میں نے لاجونتی کو تیز نظروں سے گھورا پھر جھلا کر پیالا میز پر رکھ دیا' اگر میں نے اس سے خاموش رہنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو اسوقت اسے بھی ضرور آڑے ہاتھوں لے ڈالتا' جس انداز میں اس نے مجھ سے پیالا رکھنے کو کہا تھا وہ تحکمانہ تھا' ارجن سنگھ بھی چونک کر لاجونتی کی طرف دیکھنے لگا لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لئے تعجب خیز ضرور تھا۔ لاجونتی یکلخت اٹھ کر کھڑی ہوئی پھر اس نے ارجن سنگھ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ارجن جو چائے تم نے منوہر کو دی تھی کیا تم خود اسے پینے کی تکلیف گوارا کر سکتے ہو؟"

"میں سمجھا نہیں؟" ارجن سنگھ نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سمجھاتی ہوں تمہیں۔ پرنتو اس سے پہلے تم کو یہ بتا دوں کہ ابتک تم نے مجھے اور منوہر دونوں کو غلط سمجھا ہے۔" لاجونتی اس وقت ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہی

بنارس آ گیا۔ لاجونتی میرے ہمراہ تھی‘ اسکی قیادت اور اپنی مہان شکتی کے سہارے میں ۔ زندگی کو ہر نئے زاویئے سے دیکھا اور اس کی بلا خیز رنگینیوں کو پرکھا لیکن مجھے سکون نہ مل سکا‘ پورن لال کو زیر کر لینے کے بعد اب میں ساجدہ اور اس غیر مرئی قوت سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتا تھا جس نے میری شکتی کو نیچا دکھایا تھا۔ میں نے ادیتی دیوی سے بھی ان دونوں پتہ دریافت کیا۔ مگر دیوی نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ”سمے کا انتظار کرو۔“

جوں جوں وقت گزرتا گیا میری بے چینی بڑھتی گئی‘ لاجونتی نے مجھے دنیا کی رنگینیوں اور اپنی قیامت خیز جوانی کے سحر میں مدہوش کرنا چاہا مگر مجھ پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا میں شبیر سے منوہر بنا‘ میں نے دیوی دیوتاؤں کے لئے جاپ کیا اور مہان شکتی کا مالک بن گیا‘ اجیت کمار اور پورن لال کو زیر کرنے کے بعد مجھے اپنی قوت کا اندازہ ہو گیا تھا میں اپنی اس قوت کو ساجدہ اور اس کی پشت پناہی کرنے والی طاقت کے خلاف استعمال کرنے کے لئے بے چین تھا مگر ابھی تک مجھے ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا۔ میں ہر وقت اپنے خیال میں محو رہنے لگا‘ لاجونتی اگر دھرتی کی کوئی سندر ناری ہوتی تو میری اس محویت کو نہ جانے کیا کیا معنی دیتی لیکن وہ آکاش کی اپسرا تھی‘ پورن لال نے کچھ شکتیاں اسے بھی دان کر دی تھیں‘ وہ دلوں کا حال پڑھنا خوب جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ میں کن خیالوں میں مستغرق رہتا ہوں‘ اس نے مجھے اس راستے سے ہٹانا چاہا‘ مجھے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ساجدہ اور اس کی ساتھی طاقت اب کبھی میرے مقابلے پر نہ آ سکے گی۔ لیکن میرا تجسس کم ہونے کے بجائے بڑھتا گیا۔ میں یہ معلوم کرنے کے لئے مضطرب تھا کہ آخر وہ کونسی پراسرار قوتیں تھیں جو میری مہان شکتی سے بھی زیادہ طاقتور اور عظیم تھیں۔ میرا تجسس مجھے شہروں شہروں گھماتا رہا‘ لاجونتی ہر لمحے میرے ساتھ رہی‘ میں نے ایک بار پھر بمبئی کا رخ کیا اور بھیس بدل کر اسی ہوٹل میں قیام کیا جہاں میرا ٹکراؤ ساجدہ اور دوسری قوت سے ہوا تھا۔ لاجونتی نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح میں اپنے ذہن کو ان باتوں سے آزاد کر دوں لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ ایک روز میں اس کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ لاجونتی نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

”منوہر‘ میں نے تم سے گوپال داس کے بارے میں کہا تھا نا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ساجدہ اور دوسری شکتی کا ناٹک اسی نے تمہارے کارن رچایا ہو؟“

”گوپال داس۔“ میں نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا ”اسے بھلا میرے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔“

”تم اس کو نہیں جانتے منوہر!“ لاجونتی بدستور سنجیدگی سے بولی ”وہ اپنا الو سیدھا کرنے کے کارن سب کچھ کر سکتا ہے‘ پورن لال مہاراج اور گوپال داس کے درمیان ایکبار ان بن ہو گئی تھی پورن لال نے اپنے گرو سے ملنا جلنا بند کر دیا۔ یہ بات گوپال داس کو بہت بری لگی تھی۔“

”وہ اگر چاہتا تو اپنی شکتی کے زور سے پورن لال کو کشٹ دے سکتا تھا۔“ میں نے بے دلی سے جواب دیا۔

”وہ ایسا اوش کر سکتا تھا۔“ لاجونتی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا پھر کچھ توقف کے بعد چونک کر بولی ”منوہر میرا من کہتا ہے کہ یہ سب اسی گوپال داس کی شرارت ہے۔“

”ہو گا۔“ میں نے ٹالنے کی خاطر لاپرواہی سے جواب دیا۔

”عقل پر زور دو منوہر‘ جب سے تم نے پورن لال مہاراج کو نیچا دکھایا ہے ساجدہ اور دوسری شکتی نے تمہیں پریشان نہیں کیا‘ ایسا کیوں ہے؟“

لاجونتی کا یہ سوال اتنا بھرپور تھا کہ میں بھی اس پر غور کرنے پر مجبور ہو گیا‘ مگر قبل اس کے کہ میں کسی آخری نتیجے پر پہنچتا لاجونتی نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

”گوپال داس اپنی مہان شکتی کے گھمنڈ میں دیوی دیوتاؤں کی پوجا پاٹ پر بھی توجہ نہیں دیتا۔ مجھے وشواس ہے کہ اس نے تم کو کھلونے کے طور پر استعمال کیا ہے‘ ایک طرف اس نے پورن لال مہاراج کو زبان بند رکھنے پر مجبور کر دیا اور دوسری طرف تمہیں اس کے خلاف بھڑکا دیا‘ حالات ایسے ہی تھے کہ تم کو غصہ آنا یقینی بات تھی‘ اس طرح اس نے پورن لال کو تمہارے ہاتھوں کشٹ دلوا کر اپنی آشا پوری کر لی۔“

”لیکن دیوی نے مجھ سے بھی یہی کہا تھا کہ میں پورن لال کو کشٹ دوں‘ کیا دیوی کو گوپال داس کے من کا حال نہیں معلوم تھا؟“ میں نے الجھتے ہوئے سوال کیا تو لاجونتی نے تیزی سے کہا۔

”دیوی کو دوش نہ دو منوہر‘ یہ گھور پاپ ہے‘ دیوی کی شکتی اپرم پار ہے‘ اس نے پورن لال کو اس لئے تمہارے ہاتھوں دکھ دلوایا کہ پورن لال نے تم کو اندھیرے میں رکھ کر دیوی کے ایک داس کا اپمان کیا تھا۔ مجھے وشواس ہے منوہر کہ دیوی گوپال داس کو کبھی شما نہ کرے گی۔ پرنتو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیوی نے اس امتحان کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہو‘ اگر تم گوپال داس کو مار لو منوہر تو دیوی تم سے خوش ہو گی‘ تم دیوی کے مہان اور کیول ایک ہی سیوک بن جاؤ گے۔ مجھے وشواس ہے منوہر کہ گوپال داس کو کشٹ دینے کے بعد

دیوی کی کرپا تمہارے من کو شانت کر دے گی۔"

لاجونتی کی باتوں میں مجھے صداقت نظر آئی تو میں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"گوپال داس کا ٹھکانا تمہیں معلوم ہے؟"

"ہاں وہ ہمالیہ کی ترائی میں ایک ویران غار میں رہتا ہے' پندرہ سال سے اسی جگہ ہے پورن لال مہاراج نے مجھے یہی بتایا تھا۔"

"میں دیوی کا من جیتنے کے کارن گوپال داس کو ایسا کشٹ دوں گا کہ وہ سارا جیون تڑپ تڑپ کر گزارے گا۔" میں نے فوری طور پر اٹل فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

میرا جواب سن کر لاجونتی کے ہونٹوں پر جو مسکراہٹ ابھری وہ بیحد گہری اور معنی خیز تھی۔ لیکن اس وقت میں چونکہ جذباتی بن چکا تھا اس لئے اس مسکراہٹ کی تہہ تک نہ پہنچ سکا۔ لاجونتی صرف ایک آسمانی اپسرا ہی نہیں بلکہ ایک حسین ساحرہ بھی تھی!!

دوسری صبح میں لاجونتی کو ساتھ لے کر ہمالیہ کی سمت روانہ ہو گیا' اس کی باتوں نے مجھے سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی طے کر لیا تھا کہ اگر گوپال داس سے ٹکرانے کے بعد بھی مجھے اپنی الجھنوں کا حل نہ ملا تو میں کسی دوسری راہ کو اپنانے کی کوشش کروں گا۔

ہمالیہ تک پہنچنے میں مجھے کامل ایک ہفتہ لگ گیا اس عرصے میں کوئی ایسی قابل ذکر بات نہیں پیش آئی جس کا تذکرہ ضروری ہو البتہ اپنی منزل کے قریب پہنچ کر میرے ساتھ دو ایک واقعات ایسے پیش آئے جنھوں نے میرے دل و دماغ کو بری طرح الجھا دیا۔ لاجونتی نے ہمالیہ کی ترائی تک جانے کے بعد مجھ سے یہی کہا تھا کہ گوپال داس تک پہنچنے کیلئے مجھے چوبیس گھنٹہ اور انتظار کرنا پڑے گا' میری سمجھ میں یہ منطق نہ آسکی' دریافت کرنے پر لاجونتی نے بتایا کہ گوپال داس اس وقت اپنے کسی جاپ کے سلسلے میں منڈل میں بیٹھا ہے اور منڈل کے اندر داخل ہو کر کسی پنڈت یا پجاری پر وار کرنا کس قدر جان جوکھوں کا کام تھا' یہ مجھے بھی معلوم تھا چنانچہ میں نے لاجونتی کی بات پر اپنی رضا مندی کا اظہار کیا اور وہ رات ترائی میں ایک درخت کے نیچے گزارنے کی ٹھان لی۔

سفر کی تکان کی وجہ سے ہم دونوں تھکے ہوئے تھے اس لئے ناہموار پتھروں پر بھی نیند آ گئی۔ میں کتنی دیر دنیا و مافیہا سے بیخبر رہا مجھے یاد نہیں البتہ یہ خوب یاد ہے کہ وہ کسی قسم کی آواز ہی تھی جس کے بار بار ابھرنے سے میری آنکھ کھلی تھی' ہمالیہ کی ترائی میں چونکہ خطرناک جانوروں کے پائے جانے کے امکانات بھی تھے اس لئے میں آہٹ پا کر ہڑ بڑا کر

اٹھ بیٹھا' ہلکی ہلکی چاندنی چاروں طرف چٹکی ہوئی تھی۔ میں نے اٹھ کر اپنے اطراف میں چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن دور دور تک سنگلاخ پتھروں کے سوا اور کوئی شے نظر نہ آئی۔ اس ویرانے میں قرب و جوار کے درخت کسی آسیب کی طرح مہیب نظر آ رہے تھے' اس خیال سے کہ ممکن ہے آہٹ کی آواز میرا وہم ہو میں نے اپنے ذہن کو جھٹکا اور دوبارہ ایک طویل جماہی لے کر لیٹ گیا' مگر ابھی میں نے آنکھ بند ہی کی تھی کہ ایک نسوانی قہقہے کی آواز اتنے واضح طور سے میرے کانوں سے ٹکرائی کہ میں اچھل کر بیٹھ گیا' دیوی دیوتاؤں کی وان کی ہوئی شکتیوں کا مالک ہونے کی وجہ سے میرا کسی نسوانی قہقہے سے خوفزدہ ہو جانا یقینی طور پر ایک مضحکہ خیز بات ہوتی مگر اس کے باوجود اس قہقہے میں نہ جانے کیا بات تھی کہ میری چھٹی حس بیدار ہو گئی' میرے دل نے کہا کہ کوئی پر اسرار بات ضرور ہونے والی ہے' میں نے ایکبار پھر بہت غور سے قرب و جوار کا جائزہ لیا مگر وہاں میرے اور لاجونتی کے سوا' جو گہری نیند سو رہی تھی' اور کوئی آدم زاد دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں چونکہ پوری طرح بیدار تھا اس لئے نسوانی قہقہے کو اپنا وہم سمجھ کر ٹال جانا بھی میرے بس کی بات نہ تھی۔ ابھی میں سنجیدگی سے کسی آخری نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ وہی نسوانی قہقہہ دوبارہ ابھرا' اس بار آواز میرے بائیں جانب کچھ فاصلے سے ابھری تھی۔ میں نے تیزی سے گھوم کر دیکھا' مجھ سے تقریباً پچیس گز کے فاصلے پر ایک ٹیلے نما چٹان اپنی جگہ ساکت و جامد نظر آئی' اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی اس چٹان کی پشت پر ہو میں پنجوں کے بل اس سمت میں قدم اٹھانے لگا' پچیس گز کا فاصلہ میں نے جس پھرتی سے طے کیا اور اس کا انداز میرے سوا کوئی دوسرا نہیں لگا سکتا پھر جب میں چٹان پر اوپر چڑھا اور دوسری طرف دیکھا تو ٹھٹھک کر رک گیا' جو کچھ میری نظروں نے دیکھا وہ یقینی طور پر حیرت انگیز تھا۔

جہاں میں کھڑا تھا اس کے دوسری جانب ڈھلان پر مجھ سے بمشکل پانچ گز کے فاصلے پر ایک لڑکی پتھروں پر چت لیٹی تھی' چاندنی اس کے حسن کے آگے شرماتی نظر آ رہی تھی' میں اس کے چہرے کے نقش و نگار کو دیکھنے سے قاصر تھا لیکن اس کے ہاتھ مجھے چاندی جیسے چمکتے صاف نظر آ رہے تھے' اس کے سینے سے تنفس کی قیامت خیز رفتار رعیاں تھی' اس ویرانے میں ایک تن تنہا حسین لڑکی کو دیکھ کر میری الجھن یقینی تھی' مجھے اس بات کا قطعی کوئی اندیشہ نہیں تھا کہ اس لڑکی کا اگر کوئی ساتھی کہیں قرب و جوار میں موجود بھی ہوا تو مجھ سے ٹکرانے کی حماقت کرے گا۔ چند ثانئے میں اپنی جگہ خاموش کھڑا اسے ٹکٹکی

باندھے دیکھتا رہا پھر میں قدم آگے بڑھانے کا ارادہ کرنے ہی والا تھا کہ لڑکی کا حسین قہقہہ دوبارہ ابھرا' اس کے بعد اس نے جو بات کہی وہ بھی میری حیرت میں اضافہ کر گئی۔

"منوہر مہاراج' دور چپ چاپ کیوں کھڑے ہو' قریب آ جاؤ۔"

لڑکی نے مجھے میرا نام لے کر مخاطب کیا تھا' حیرت کی بات یہ تھی کہ نہ تو اس نے اپنی جگہ سے جنبش کی تھی نہ ہی پلٹ کر مجھے دیکھا تھا پھر اسے میرا نام کیونکر معلوم ہو گیا؟ ہو سکتا ہے اس نے مجھے سوتے وقت دیکھ لیا ہو' میرے ذہن میں یہ خیال سرعت سے ابھرا' اگر ایسا بھی تھا تو اسے اول تو یہ کہ میرا نام کس طرح معلوم ہوا پھر اسے اس بات اندازہ کیسے ہو گیا کہ میں اس کے قریب کھڑا اس کے حسن جہاں سوز سے لطف اندوز ہو رہا ہوں جبکہ میں نے وہاں تک پہنچنے میں اتنی احتیاط سے کام لیا تھا کہ خود میرے کانوں تک بھی میرے قدموں کی آہٹ نہیں پہنچ سکی تھی۔ میں ان ہی خیالات سے الجھ رہا تھا کہ لڑکی کی مترنم آواز دوبارہ میرے کانوں میں رس گھول گئی۔

"گھبراؤ نہیں مہاراج' قریب آ جاؤ' مجھے یقین تھا کہ تم میرے قہقہوں کی آواز سن کر ادھر ضرور آؤ گے' مجھے تمہارے آنے کا انتظار بھی تھا۔"

"کون ہو تم؟" میں نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔

"تمہاری نعیمہ جسے تم بالکل بھول گئے۔"

اس بار لڑکی کی آواز میں بلا کا درد تھا' نعیمہ کا نام سن کر میں چونکا' یہ حقیقت تھی کہ میں نعیمہ کو نہ صرف یہ کہ بھول چکا تھا بلکہ اسے اپنے پیچھے بہت دور چھوڑ آیا تھا! بہرحال نعیمہ کا نام سن کر میرے قدم بے اختیار اس کی جانب اٹھ گئے۔ قریب جا کر دیکھا تو وہ نعیمہ ہی تھی لیکن اس کا حسن پہلے کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ نکھر چکا تھا' اس کا ایک ایک انگ قیامت بن چکا تھا' اس کی آنکھوں کے خمار کے آگے شراب کی مستی بھی ماند تھی۔ میرے قریب جانے کے باوجود وہ اسی انداز سے چت لیٹی رہی' البتہ اس کی نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں جن میں شکوے شکایت کے بجائے طنز کے نشتر نظر آ رہے تھے۔ میں نعیمہ کو اتنے قریب دیکھ کر کچھ ششدر تھا' اس کی قیامت خیز جوانی میرے لئے معنی خیز تھی۔ مجھے نعیمہ کے ساتھ گزارے ہوئے حسین لمحات یاد آ رہے تھے' اس کی محبت پھر بیوفائی' میں عجیب گومگو کی کیفیت سے دو چار تھا کہ نعیمہ نے زیر لب مسکراتے ہوئے بڑے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کیا مجھے پہچانا نہیں منوہر مہاراج؟"

"تم ------- تم یہاں کس طرح موجود ہو؟" میں نے سرسری طور پر پوچھا' نعیمہ کے سوال نے مجھے الجھا دیا تھا۔

"کیا میری یہاں موجودگی تمہیں ناگوار گزر رہی ہے شبیر؟" نعیمہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں لیکن تمہیں میرا نام ------- یعنی منوہر مہاراج کا نام کس طرح معلوم ہوا؟" میں نے بدستور الجھتے ہوئے دریافت کیا۔

"میں تمہارے بارے میں ایک ایک بات جانتی ہوں۔" نعیمہ کی آواز میں کسک تھی اس کی نشیلی آنکھیں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں وہ مجھ سے کہہ رہی تھی۔ "شبیر! تم نے مجھے بھلا دیا لیکن میں آج تک تمہاری یاد کے سہارے زندہ ہوں' تمہاری خاطر میں نے بڑے دکھ اٹھائے ہیں' سائے کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ لگی رہی' تم شبیر سے منوہر مہاراج بن گئے' لیکن میں ابھی تک نعیمہ ہوں۔"

نعیمہ مجھے میری زندگی کے بارے میں بہت تفصیل سے بتاتی رہی' میں پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا' مجھے حیرت تھی کہ اسے وہ باتیں کہاں سے اور کس طرح معلوم ہوئیں' اگر وہ حقیقتاً سائے کی طرح میرے ساتھ لگی رہی تھی تو میں اسے کیوں نہ دیکھ سکا؟ جب نعیمہ خاموش ہوئی تو میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہاری ان معلومات کا ذریعہ وہی پورن لال ہے جسے میں اپنی شکتی کے زور سے نیچا دکھا چکا ہوں؟"

"تم مجھ پر شبہ کر رہے ہو شبیر' اپنی نعیمہ پر؟"

"ہاں -------" یکلخت میں نے بگڑتے ہوئے اسے جواب دیا۔ "تم وہی نعیمہ ہو جسے میں نے اجیت کی آغوش میں لپکتے ہوئے دیکھا تھا کہو تو ان تمام تلخ یادوں کو دہراتا چلا جاؤں جو تمہاری ذات سے وابستہ ہیں مناسب ہو گا کہ تم خود اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو۔"

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو منوہر مہاراج لیکن تم نے مجھ سے دور رہ کر کیا کچھ کیا ہے؟" نعیمہ نے طنز بھری آواز میں لاپرواہی سے جواب دیا۔ "شکتی کے زور سے تو سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

نعیمہ کی اچانک ملاقات نے مجھے بوکھلا دیا تھا' یہ حقیقت ہے کہ میں نے اسے دوسروں کی آغوش میں دیکھ کر نفرت سے منہ موڑ لیا تھا لیکن اس وقت اسے ایک قیامت کے روپ میں دیکھ کر میرا دل پھر اس کی جانب مائل ہو رہا تھا' صرف اس حد تک کہ اسے

ارادوں کو عملی جامہ پہناتا نعیمہ نے سرد لہجے میں کہا۔

"لاجونتی سراب ہے شبیر اور تمہارے دیوی دیوتا کسی حسین فریب سے زیادہ اہمیا نہیں رکھتے' اگر اب بھی تم نے اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہ کی تو تمہاری زندگی بھ پچھتاوا بن جائے گی۔"

"پاپن' کلنکنی' اپنی گندی زبان کو لگام دے۔" میں گرج کر بولا' پھر میں نے جھپٹ ا اسے دبوچ لیا اور جھنجھوڑتے ہوئے کہا "اب بھی سمے ہے مورکھ سندری' میرے چرنوں سر رکھ کر شما کی بھکشا مانگ لے۔"

"آنکھیں کھولو شبیر' تم ڈوب رہے ہو۔" نعیمہ نے میرے آہنی شکنجے میں جکڑے ہوئے کے باوجود لاپرواہی سے کہا۔ "حسین فریبوں کا احاطہ تمہارے گرد سنہری جال بن رہا ہے اسے توڑ دو ورنہ پچھتاؤ گے۔"

"چپ ہو جا کلنکنی' نہیں تو میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا۔" میں نے کڑک کر کہا پھر میرے ہونٹ ہلنے لگے۔ میں نے ایک انتہائی خطرناک منتر کا جاپ شروع کر دیا تھا' میں نعیمہ کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دینے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن پیشتر اس کے کہ میں اپنا منتر پورا کرتا سرد ہوا کا ایک یخ بستہ جھونکا میرے وجود سے ٹکرایا اور میرے ذہن کو معطل کر گیا اس وقت مجھے کچھ ایسا ہی لگا تھا جیسے کسی نے پشت سے میرے سر پر شدید حملہ کیا ہو اور پھر ------ پھر میرا ذہن گھپ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا' ہر چیز جیسے تاریکی کا ایک جزو بن گئی تھی جس میں میرا اپنا وجود بھی شامل تھا۔

دوسری بار ہوش آیا تو رات کی تاریکی کی جگہ صبح کے اجالے نے لے لی تھی' میں نے خود کو اسی جگہ پایا جہاں میں رات سویا تھا' لاجونتی مجھ سے پہلے جاگ چکی تھی اور میرے سرہانے بیٹھی مجھے سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ گزشتہ رات کے واقعات میرے ذہن کو پراگندہ کیے ہوئے تھے۔ مجھے اس بات پر بھی تعجب تھا کہ میں چٹان سے درخت کے نیچے تک کس طرح آ گیا۔ کیا نعیمہ کے کسی ساتھی نے مجھے دیکھ لیا تھا اور چھپ کر پشت سے مجھ پر وار کیا تھا' میری سوچ کے زاویئے پھیلنے لگے' معاً میں نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو میری حیرت میں اور اضافہ ہو گیا وہاں چوٹ کا کوئی معمولی نشان تک نہ تھا' مجھے نعیمہ کے حسن پر بھی حیرت تھی۔

"کس وچار میں گم ہو منوہرا!"

لاجونتی نے مجھے مخاطب کیا تو میرے خیالات کا شیرازہ ٹوٹ کر بکھر گیا' میں نے اچھی

نظروں سے لاجونتی کی طرف دیکھا' اس کی آنکھوں میں مجھے تشویش کے تاثرات نظر آ رہے تھے میں نے فوری طور پر ایک خیال کے تحت لاجونتی کو آزمانا چاہا اور اس سوال کے نظر انداز کر کے کہا۔

"لاجونتی کیا تم بتا سکتی ہو کہ نعیمہ آج کل کس حال میں ہے؟"

"نعیمہ کا دھیان تمہیں اس سمے اچانک کیسے آ گیا مہاراج۔" لاجونتی بدستور سنجیدہ

"رات میں نے سپنے میں نعیمہ کو بیاکل دیکھا تھا۔" میں نے دیدہ و دانستہ اصلیت کو تے ہوئے جھوٹ بولا لیکن لاجونتی دوسرے ہی لمحے سنجیدگی سے بولی۔

"مہاراج' میں آکاش کی اپسرا ہوں' تم جیسی مہان شکتی میرے پاس نہیں پرنتو میں تی ہوں کہ اس سمے تم مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔"

"کیا؟" میں نے بدستور سپاٹ لہجے میں پوچھا تو لاجونتی مسکرا دی پھر سنجیدگی اختیار کر بولی۔

"مہاراج' میں تمہارے چرنوں کی داسی ہوں' میرے بڑے بھاگ (نصیب) کہ تمہاری یوا کر رہی ہوں' مجھے معلوم ہے کہ رات تمہارے ساتھ کیا بیتی ہے' گوپال داس نے اپنی تی کے زور سے نعیمہ کے روپ میں ایک سندر ناری کو تمہارے پاس بھیج کر ایک نیا ناٹک رچایا ہے' تم نے اس کے کومل شریر کو اپنانا چاہا مگر کامیاب نہ ہو سکے پھر گوپال داس نے نی شکتی کے زور سے تم کو بیہوش کر دیا اور چٹان سے اٹھا کر یہاں لا ڈالا' میں جھوٹ تو ہیں کہہ رہی مہاراج؟"

لاجونتی کی زبانی ان تمام باتوں کو سن کر جو گزشتہ رات میرے ساتھ پیش آئی تھیں میرا غصہ اور بڑھ گیا۔ میں نے بگڑے ہوئے تیور سے پوچھا۔

"لاجونتی' تم کو ان باتوں کی خبر کس طرح ہوئی؟ کیا کل رات جس سمے میں نعیمہ کے شریر کو روندنا چاہتا تھا تم جاگ رہی تھیں؟"

"نہیں مہاراج! لاجونتی نے تیزی سے جواب دیا۔ "مجھے ان باتوں کی خبر صبح کو ہوئی اگر رات میں جاگ گئی ہوتی تو تمہیں اس ناٹک کی اطلاع اوش کر دیتی' شاید اسی کارن گوپال داس کے بیروں نے مجھے گہری نیند سلا دیا تھا' وہ تمہیں اپنے پاس تک پہنچنے سے روکنا چاہتا ہے۔"

"گوپال داس ------" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "ادیتی کی سوگند' میں اس

اپرادھی کو ایسا سراپ دوں گا کہ اس کی آتما تک تڑپ اٹھے گی' میں اسی سمے کمینے ۔ا منڈل تک جاؤں گا۔"

لاجونتی میرا اشارہ پاتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی' اسکی نگاہوں میں مجھے ایک خاص چمک محسوس ہو رہی تھی مگر اس وقت چونکہ میرے جذبات برا نگیختہ تھے اس لئے میں اس چمک کی گہرائی تک نہ پہنچ سکا' میں نے لاجونتی کے کہے کا اعتبار کر لیا تھا اور اب گوپال داس سے ٹکرانے کے لئے کسی چوٹ کھائے ہوئے زخمی اور خونخوار شیر کی طرح لاجونتی کی رہبری میں اس غار کی طرف قدم بڑھا رہا تھا جہاں گوپال داس موجود تھا۔ لاجونتی میرے ساتھ ساتھ تھی' غار کے دہانے پر پہنچ کر لاجونتی رک گئی اور ہاتھ باندھ کر بولی۔ "مہاراج میں اندر نہیں جا سکتی پرنتو اگر تم کو میری ضرورت پیش آئے تو مجھے آواز دے لینا۔"

"تمہاری ضرورت" میں نے طاقت کے نشے میں سرشار ہو کر نفرت سے کہا۔ "کیا تم بھول رہی ہو کہ میں کون ہوں' گوپال داس کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے' تم یہاں انتظار کرو' میں ابھی اس پاپی کا سر لا کر تمہارے چرنوں میں ڈالتا ہوں۔"

"مجھے وشواس ہے مہاراج کہ وجے (جیت) تمہاری ہو گی۔" لاجونتی نے جلدی سے کہا۔ "ادیتی دیوی کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔"

لاجونتی کو غار کے دہانے پر چھوڑ کر میں آگے بڑھا تو اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی نادیدہ قوت میرے ساتھ ساتھ چل رہی ہے' میں ٹھٹھک کر رک گیا' اسی لمحے ایک جانی پہچانی نسوانی آواز میرے کانوں میں گونجی' یہ ساجدہ کی آواز تھی۔

"شبیر' رک جاؤ' تم میرے گناہگار ہو' میں تمہیں صدق دل سے معاف کر سکتی ہوں' بشرطیکہ تم اب بھی گناہ کے راستے سے اپنے قدم واپس موڑ لو' کفر کا سحر تمہیں دیوانہ کر دے گا۔ دیوی دیوتا اور جاپ منتر تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے' یہ سب فریب ہیں۔"

میں نے تیزی سے گھوم کر اپنے اطراف کا جائزہ لیا' وہاں میرے اور لاجونتی کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ لاجونتی بتا چکی تھی کہ ساجدہ کا روپ بھی گوپال داس کی شرارت ہے' میرا غصہ اور شدید ہو گیا لیکن قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا ساجدہ کی آواز دوبارہ میری قوت سماعت سے ٹکرائی۔

"شبیر' ابھی وقت ہے' خود کو پہچاننے کی کوشش کرو' توبہ کے دروازے ابھی تم پر بند نہیں ہوئے' اپنے قلب کو ایمان کی روشنی سے منور کر کے دیکھو تمہیں ابدی سکون نصیب ہو گا' لاجونتی کا روپ ایک حسین سحر ہے' اس سحر کو توڑ دو شبیر' خدا اور اس کے رسول کے

وہ کسی اور پر ایمان لانا گناہ ہے۔"

"پاپ اور پن کیا ہے' یہ میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔" میں تلملا کر غصے سے بولا۔ ...ں منوہر مہاراج ہوں مہان شکتی کا مالک' میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تجھے گوپال داس نے ...ری راہ کی رکاوٹ بننے کے لئے بھیجا ہے پرنتو تو مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی' میں تجھے اور ...رے گوپال داس دونوں کو نشٹ کر دوں گا' تم دونوں کی آتمائیں نرک میں جھونک دوں ...۔"

"مہاراج!" لاجونتی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے زور سے کہا۔ "سمے بیت رہا ہے ...ہاراج' گوپال داس تمہیں دور رکھنے کیلئے ناٹک رچا رہا ہے' جو کرنا ہے ترنت (جلدی) کر ...الو۔ تمہارے لئے یہ گھڑی بڑی شبھ ہے' اگر یہ بیت گئی تو پھر تم کبھی سپھل نہ ہو سکو ...گے۔"

میں نے حالات پر غور کرنے کی کوشش کی' ایک قوت مجھے غار کے اندر جانے سے روک رہی تھی اور دوسری اکسا رہی تھی' غصے کی شدت نے میرے دل و دماغ کو ماؤف کر رکھا تھا۔ لاجونتی نے مجھے وقت کا احساس دلایا تو میں تیزی سے پلٹ کر غار میں داخل ہو گیا' باہر سے لاجونتی کے زور زور سے چلانے کی آواز آ رہی تھی' وہ کیا کہہ رہی تھی میں نے اس پر مطلق کوئی دھیان نہیں دیا۔ میرے اوپر جنون سوار تھا' میں ہر قیمت پر گوپال داس کو اپنے پیروں تلے مسل ڈالنے کو مضطرب تھا۔ تنگ غار اندر جا کر رفتہ رفتہ کشادہ ہوتا چلا گیا پھر ملگجے اندھیرے کی چادر بھی چاک ہو گئی۔ میں ایک ایسے حصہ میں پہنچ گیا جہاں چربی کے چراغ کی روشنی نے ماحول کو روشن کر رکھا تھا' میرے سامنے ایک ہٹا کٹا دیو قامت پجاری منڈل کے اندر بیٹھا مجھے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا اس کی بڑی بڑی آنکھوں کے ڈھیلے دہکتے ہوئے انگاروں کی مانند نظر آ رہے تھے' یہی میرا سب سے بڑا دشمن گوپال داس تھا' جس کے سر اور سینے کے بال خود رو جنگلی جھاڑیوں کی طرح بڑھے ہوئے تھے' اس کے تمام جسم پر گرد و غبار کی تہیں جمی ہوئی تھیں۔

میں نے دل میں ادیتی دیوی کا شبھ نام لیا اور نپے تلے قدم اٹھانے لگا' میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا معرکہ سر کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا ——————!!

○

گوپال داس تن و توش کے اعتبار سے مجھ سے کہیں زیادہ تھا۔ اس کے سر اور سینے کے
بال خود رو جھاڑیوں کی مانند بڑھ رہے تھے۔ داڑھی اور مونچھ کے لانبے لانبے بالوں نے
اس کے چہرے کے بیشتر حصوں کو چھپا رکھا تھا۔ بقیہ جسم میل کی تہوں کے نیچے دبا ہوا تھا۔
اسکی آنکھیں دہکتے انگاروں کی مانند روشن تھیں' منڈل کے اندر بیٹھا وہ مجھے بڑی خونخوار
نظروں سے گھور رہا تھا' تیور خراب تھے۔

میں نے دل ہی دل میں ادیتی دیوی کا شبھ نام لے کر قدم آگے بڑھائے۔ لاجونتی نے
مجھ سے جو کچھ فرضی نعیمہ کے سلسلے میں بتایا تھا اس نے میرا دماغ پلٹ دیا تھا۔ میں نے طے
کر لیا تھا کہ گوپال داس کو ایسا مزا چکھاؤں گا کہ وہ ایک عرصہ تک مجھ کو یاد رکھے گا میری
دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھیں۔ میں ایک اہم معرکہ سر کرنے کے ارادے سے آگے بڑھ
رہا تھا کہ گوپال داس کے بھدے ہونٹوں کو جنبش ہوئی' اس کی کرخت آواز غار کے در
دیوار سے ٹکراتی ہوئی ابھری۔

"مورکھ! جہاں ہے وہیں تھم جا۔ اگر منڈل میں آیا تو جل کر بھسم ہو جائے گا۔"

غصے کی انتہا کی وجہ سے میں منڈل کے خیال کو فراموش کر بیٹھا تھا۔ گوپال داس نے
احساس دلایا تو میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ لیکن میری نظریں بدستور اپنے دشمن کے
چہرے پر مرکوز تھیں۔

"کون ہو تم' یہاں کیا لینے آئے ہو؟" گوپال داس نے اسی لہجے میں پوچھا۔ میں محسوس
کئے بغیر نہ رہ سکا کہ اسے اپنی مصروفیت میں میری مداخلت ناگوار گزری ہے۔ مگر میں اپنی
ترنگ میں تھا۔ اسکی ناگواری کو نظر انداز کر کے کہا۔

"مہاراج! میرا نام منوہر ہے۔ کیا تمہارے بیروں نے تمہیں میرے بارے میں کچھ
نہیں بتایا۔"

"چلا جا یہاں سے۔" گوپال داس نے حقارت اور بزاری کے ملے جلے تاثرات چہرے
پر بکھیرتے ہوئے کہا۔ "میں جیون تیاگ چکا ہوں' دھرتی پر بسنے والے منشوں سے میرا کوئی
سمبندھ نہیں' تجھے یہاں سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔"

ایسا نہ کہو مہاراج ---------!" میں نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے جواب دیا۔
ں تمہارے دوارے سے بھی خالی ہاتھ لوٹ گیا تو پھر جیون میں میرے لئے باقی کیا
ے۔"

"بکواس نہ کر' جا دفع ہو جا۔" گوپال داس نے ہاتھ اٹھا کر مجھے دھتکارا اس کے لہجے
بزاری مترشح تھی۔

"تمہاری آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے مہاراج۔ پرنتو میں اس سمے تک یہاں سے نہ
گا جب تک تم منڈل سے باہر آ کر میری بات نہیں سن لیتے۔" میں فیصلہ کن آواز
ولا۔

میرا جواب سن کر گوپال داس اپنے ہونٹ چبانے لگا۔ اس کے تیور پہلے سے زیادہ
اک ہو گئے۔ چند ثانئے تک وہ مجھے نفرت بھری نظروں سے گھورتا رہا' پھر اس نے اپنی
اگلتی آنکھوں کو بند کر لیا میرا خیال تھا کہ وہ پھر اپنے گیان دھیان میں مگن ہو گیا ہو
منڈل کے اندر میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ نہیں سکتا تھا۔ میرا وہاں سے مایوس لوٹنا بھی
ب نہیں تھا۔ ابھی میں اسے منڈل سے باہر بلانے کی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ گوپال
ں نے دوبارہ اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اسکی شعلہ بار آنکھوں میں خون کی سرخ پہلے سے
ادہ شدید نظر آ رہی تھی۔ تیور بھی انتہائی خطرناک ہو چکے تھے' میں سمجھ گیا کہ اس نے
ھ بند کر کے اپنے بیروں سے میرے بارے میں مکمل حالات معلوم کر لئے ہیں' اور اب
کا منڈل سے باہر آنا ناممکن ہے۔ لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ گوپال داس مجھے گھورتا
ا اپنا آسن چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ قد و قامت اور جسامت کے اعتبار سے وہ کوئی دیوزاد لگ
ا تھا۔ میرا اور اس کا مقابلہ شیر اور بھیڑ کا مقابلہ تھا۔ اگر اس وقت میری جگہ کوئی اور
مولی حیثیت کا پنڈت پجاری ہوتا تو دم دبا کر بھاگ جاتا۔ لیکن میں نے گوپال داس کے تن
و توش کا کوئی اثر قبول نہیں کیا۔ میرے پاس ادیتی دیوی کی دان کی ہوئی شکتی تھی' مجھے اپنی
ان شکتی پر بھروسہ تھا۔ پورن لال کو زیر کر لینے کے بعد میرے حوصلے اور بلند ہو چکے
تھے۔ چند ثانیوں تک ہم دونوں ایک دوسرے کو عقابی نظروں سے گھورتے رہے پھر گوپال
داس نے سپاٹ آواز میں کہا۔

"مورکھ' میرا کہا مان' تیری مکتی اسی میں ہے کہ میری آگیا کا پالن کر اور میرے
استھان سے چلا جا۔"

"میں تمہاری آگیا کا پالن کرنے کو تیار ہوں گوپال داس جی پرنتو پہلے تمہیں منڈل سے

باہر آنا ہو گا۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"پاپی ــــــــــ!" گوپال داس کے چہرے کی کرختگی دو چند ہو گئی۔ سرد آواز میں بولا۔ "تو نہیں جانتا کہ اس سمے تو کس شکتی سے بات کر رہا ہے مورکھ' تیرے من میں ک ہے اور تیرے یہاں آنے کا کارن کیا ہے۔ یہ میں جان چکا ہوں' لاجونتی کی سندرتا کے جال میں پھنس کر تو اپنی اوقات بھول گیا ہے۔"

"منڈل کے اندر کھڑے ہو کر ایک معمولی درجے کا پجاری بھی ایسی باتیں کر سکتا ہے مہاراج!" میں نے زہر خند سے جواب دیا۔ "ذرا منڈل سے باہر آ کر دیکھو مہاراج' لاجونتی کی سندرتا کا جال تمہیں اور زیادہ سندر نظر آئے گا۔"

"مورکھ! اپنی ہٹ سے باز آ جا' تجھے پچھتانا پڑے گا۔" گوپال داس نے تیز آواز میں جواب دیا۔

"اس کا فیصلہ آنیوالا سمے کرے گا مہاراج کہ کسے پچھتانا پڑے گا۔" میں نے گوپال داس کو غصہ دلاتے ہوئے کہا۔ "اگر تم سچ مچ مہان شکتی کے مالک ہو تو مرد بنو اور منڈل سے باہر آ کر بات کرو۔"

"کمینے' تو گوپال داس کے منہ آ رہا ہے؟ پورن لال کو کشٹ دے کر تو اونچا اڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔" گوپال داس غصے سے کانپتا ہوا بولا۔ "کیا تجھے اپنے جیون سے کوئی پیار نہیں۔"

"گوپال داس!" اچانک میں نے اسے لکارا۔ "مین دیکھ رہا ہوں کہ تم سمے برباد کر رہے ہو۔ اتنا یاد رکھو کہ تمہارے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔ تم نے نعیمہ کے روپ میں کسی اور سندری کو میرے پاس بھیج کر یہی چاہا تھا کہ میں تمہیں کشٹ دینے کا دھیان من سے نکال دوں' پرنتو یہ تمہاری بھول تھی' منوہر کے من کو اس سمے تک چین نہیں آئے گا' جب تک تم بھی پورن لال کی طرح اس کے چرنوں میں سر رکھ کر دیا کی بھکشا نہیں مانگو گے۔" میرا جواب سن کر گوپال داس سرتاپا کانپنے لگا' اسکا غصہ اپنے پورے شباب پر تھا۔ اسکی خون اگلتی آنکھیں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں' ایک لمحے تک وہ کھڑا پیچ و تاب کھاتا رہا پھر کڑک کر بولا۔ "اپرادھی' میں آخری بار کہتا ہوں کہ میرے استھان سے چلا جا' میں اس پوتر جگہ کو تیرے گندے خون سے پلید نہیں کرنا چاہتا' تیری مکتی اسی میں ہے۔"

"مہاراج ــــــــــ!" میں نے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔ "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم مجھ پر جیون دان کس کارن کر رہے ہو؟"

"پاپی' تیرے من کا کھوٹ تجھے نشٹ کر دے گا' تو نے گوپال داس کے گیان دھیان میں دخل دے کر اچھا نہیں کیا' پرنتو ابھی سمے ہے' میں تجھے شما کر سکتا ہوں۔"

"سچ مہاراج ــــــــــ!" میں نے معصومیت سے کہا' پھر مسکرا کر بولا۔ "اس سمے تم غصے میں مجھے لاجونتی سے زیادہ سندر لگ رہے ہو۔"

"کمینے تو گوپال داس کا **اپمان** کر رہا ہے۔" گوپال داس اتنی زور سے گرجا کہ در و دیوار تک لرز اٹھے۔ "میں تجھے ایسا سراپ دونگا کہ تیری آتما بھی سدا بیاکل رہے گی۔"

"پورن لال مہاراج نے بھی ایک بار مجھے یہی دھمکی دی تھی' پرنتو انجام کیا ہوا؟ کیا تمہارے بیروں نے تمہیں میری شکتی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ــــــــــ؟"

"پاپی تو اس طرح نہیں مانے گا۔" گوپال داس نے کڑک کر کہا۔ پھر قدم بڑھاتا ہوا منڈل سے باہر آ کر بولا۔ "کمینے' لے میں نے تیرا کہا مان لیا۔"

لاجونتی مجھے بتا چکی تھی کہ گوپال داس کس پائے کا پجاری ہے اس لئے اس کے باہر آتے ہی میں نے ایک منتر کا جاپ شروع کر دیا' دشمن کو موقع دینا دانشمندی کے منافی تھا' میں نے تیزی سے منتر پڑھ کر گوپال داس کی طرف پھونکا۔ میرے منتر کے بیروں نے زہریلے ناگوں کے روپ میں نمودار ہو کر گوپال داس پر یلغار کر دی۔ لیکن گوپال داس غالباً منڈل سے باہر آتے وقت محتاط ہو چکا تھا۔ اس نے جھلا کر اپنا سیدھا پیر زمین پر مارا تو دہکتی آگ کے خطرناک شعلے نمودار ہوئے۔ اور میرے بیروں کو بھسم کر کے غائب ہو گئے' میں دوسرا وار کیا۔ گوپال داس نے اسکا توڑ بھی کر دیا۔ میں نے تیسری بار ایک انتہائی خطرناک اور آزمودہ منتر کا جاپ کر کے حملہ کیا۔ اس بار گوپال داس جہاں کھڑا تھا وہاں کی زمین شق ہو گئی۔ مجھے یقین تھا کہ گوپال داس زندہ درگور ہو جائے' لیکن ایسا نہیں ہوا' زمین پھٹنے سے پہلے وہ ایک پل کو لڑکھڑایا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے نہ جانے کیا منتر پڑھا کہ ہوا میں معلق نظر آنے لگا۔ مجھے اس کی توقع نہیں تھی۔ گوپال داس نے مجھے سنجیدہ پایا تو ہنس کر بولا۔

"میں تمہارے گرو کا بھی گرو ہوں بالک' تم نے مجھ سے ٹکرانے کی بھول کر کے اچھا نہیں کیا' ابھی میں کیول تمہارے منتروں کا توڑ کر رہا ہوں۔ تمہیں جتنے جنتر منتر آتے ہیں سب آزما ڈالو۔ اس کے بعد میں تمہیں گورو اور چیلے کا فرق سمجھانے کی کوشش کروں گا۔"

میں نے تلملا کر تابڑ توڑ حملے شروع کر دئے۔ لیکن میرا ایک وار بھی کارگر ثابت نہ ہوا' گوپال داس مسکرا مسکرا کر میرے حملوں کا توڑ کرتا رہا' مجھے پہلی بار اپنی حماقت کا

احساس ہوا' میں نے گوپال داس سے ٹکرانے میں جلد بازی کا ثبوت دے کر اچھا نہیں کیا تھا' اسکی شکتی مہان اور اپرم پار تھی۔ مایوسیوں کی وجہ سے میری حالت آبتر ہو رہی تھی میں سرتاپا پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔ گوپال داس نے میری کیفیت دیکھی تو میرا مضحکہ اڑاتے ہوئے بولا۔

"کیا بات ہے منوہر مہاراج! تم مجھے کچھ بیاکل نظر آ رہے ہو ————؟ کیا تمہارے تمام جنتر منتر ختم ہو گئے؟"

میں غصے سے تلملا کر رہ گیا۔ قبل اس کے کوئی جواب دیتا گوپال داس نے پھر کہا
"اگر آ گیا ہو مہاراج تو دو چار چمتکار میں دکھاؤں۔"

معاً مجھے یاد آ گیا کہ پورن لال کو زیر کرنے کے لئے ادیتی دیوی نے ایک منتر بتایا تھا اندھیرے میں امید کی کرن نظر آئی' تو میرے حوصلے دوبارہ بلندہ ہو گئے۔ میں نے جلدی سے وہ منتر پڑھ کر گوپال داس کی جانب دیکھا' وہ کسی آہنی چٹان کی طرح اٹل نظر آ رہا تھا۔ میں نے زور سے اس کی سمت پھونکا۔ مجھے قوی امید تھی کہ اب گوپال داس کا بھی وہی انجام ہو گا جو میں یوگی پورن لال کے سلسلے میں دیکھ چکا تھا لیکن اس وقت میرا دل سینے میں ڈوبنے لگا۔ جب یہ وار بھی خالی گی میری نظروں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا۔

"کس وچار میں گم ہو مہاراج؟" گوپال داس نے سپاٹ آواز میں کہا' پھر کرخت لہجے میں بولا۔ "پاپی! میں نے کہا تھا کہ تو نے میرے استھان میں قدم رکھ کر اچھا نہیں کیا۔ ادیتی دیوی تجھ سے ناراض ہو چکی ہے۔ تیرا سمے اب پورا ہو چکا ہے۔ تو نے مجھے کشٹ دینے کے جو سپنے دیکھے تھے وہ مٹی کے گھروندے کی مانند ٹوٹ چکے ہیں۔ اب میری باری ہے مورکھ ———— میں تجھے بتاؤں گا کہ مہان شکتی کسے کہتے ہیں' لے سنبھل۔"

مجھے اپنی شکست کا احساس خون کے آنسو رلا رہا تھا۔ میں نے موقع کی نزاکت محسوس کر کے وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کسی پر اسرار اور نادیدہ قوت نے میرے قدم جکڑ لئے تھے گوپال داس سینہ تانے کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا اسکی خون آلود آنکھیں مجھے اپنے وجود میں چبھتی محسوس ہو رہی تھیں' اس کے ہونٹ تیزی سے ہل رہے تھے۔ وہ کسی خطرناک منتر کا جاپ شروع کر چکا تھا۔ میرے پاس مفر کا کوئی راستہ نہ تھا موت کا بھیانک تصور میرے وجود کو پگھلا رہا تھا' اچانک گوپال داس نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور تیزی سے میری جانب جھٹک دیا۔ دوسرے لمحے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں آہنی شکنجوں میں جکڑ گیا ہوں۔ میں آہستہ آہستہ زمین سے اوپر کی

جانب اٹھ رہا تھا میں نے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی لیکن مجھے گوپال داس کے پیروں نے پوری قوت سے جکڑ رکھا تھا۔ میں برابر اوپر کی جانب اٹھ رہا تھا پھر میں فضا میں لہراتا ہوا باہر کی جانب جانے لگا۔ یہ سب خواب کی باتیں نہیں تھیں۔ مجھے گھٹن کا شدید احساس مضطرب کر رہا تھا۔ میں نے ادیتی دیوی کا درشن جاپ کرنے کی ٹھانی لیکن مایوسی میرا مقدر بن چکی تھی۔ اس سے پیشتر کہ میں جاپ شروع کرتا میرے ذہن پر غنودگی کی دھند طاری ہونے لگی میرا ذہن گھپ اندھیروں میں ڈوبنے لگا۔ میں نے خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور پھر ———— پھر دھند کی دبیز چادر نے مجھے پوری طرح اپنے اندر ضم کر لیا۔ مجھ پر بیہوشی کا اتنا شدید حملہ ہوا کہ میں خود کو سنبھال نہ سکا۔ اس کے بعد مجھ پر کیا گزری مجھے کچھ یاد نہیں————!!

اندھیروں کی تنہائیاں کب تک میرے گرد احاطہ کئے رہیں۔ مجھے کچھ یاد نہیں مگر جب تاریکی کا غلاف چاک ہوا تو ہر طرف ویرانی تھی' میں ایک سنسان جگہ پتھریلی زمین پر پڑا تھا۔ میں نے پلکیں جھپکائیں۔ مجھے شبہ تھا کہ کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ میں نے اٹھنا چاہا لیکن کراہ کر رہ گیا۔ میرا جوڑ جوڑ پھوڑے کی طرح درد کر رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں برسوں سے اسی ویرانے میں بے یار و مددگار پڑا ہوں۔ میں نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔ آخری بار میں گوپال داس سے مخاطب تھا۔ مجھے ایک ایک بات یاد آ رہی تھی۔

آہستہ آہستہ ذہن پر طاری بوجھل غنودگی چھٹی میں ہونٹ چبانے لگا۔ میں منوہر تھا۔ منوہر جس نے کالی اور شیو شنکر مہاراج کو خوش کرنے کے لئے بیٹھک کی تھی۔ میں ادیتی دیوی کے کٹھن جاپ میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ میں نے مہان شکتی حاصل کی تھی۔ اجیت کمار نے مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی میں نے اسے پیروں تلے مسل دیا۔ اس کی حیثیت میرے سامنے زمین پر رینگنے والے حقیر کیڑے سے زیادہ نہیں تھی۔ مجھے اجیت کے بعد پورن لال کا دھیان آیا۔ پورن لال جو میرا گرو تھا جس نے ایک داؤ چھپا رکھا تھا لیکن میں نے ادیتی کے آشیرواد سے اسے بھی اپنے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا تھا' وہ لمحات کس قدر مسرت انگیز تھے لیکن آج ان کا تصور میرے لئے بڑا اذیت ناک تھا گوپال داس نے مجھے ایک ہی جاپ کے ذریعہ زیر کر دیا تھا مجھے حیرت تھی کہ یہ سب کچھ کیونکر ممکن ہوا۔ حالات کے تانے بانے درمیان سے الجھ گئے تھے۔ میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ مجھے ان دیوی دیوتاؤں پر شدید غصہ آ

تھا جنہوں نے مجھے آسمان پر چڑھایا پھر اٹھا کر زمین پر لا ڈالا تھا۔ میں تلملا کر کراہتا ہوا اٹھا۔ دور دور تک کسی انسان کا سراغ نظر نہیں آتا تھا۔ میں لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھنے لگا۔ میرا ذہن جوڑ جوڑ میں ہونے والی تکلیف سے چکرا رہا تھا۔ ابھی میں کچھ ہی دور گیا تھا کہ پشت سے کسی نے میرا نام لے کر آواز دی۔ میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے گھوم کر دیکھا تو لاجونتی میرے سامنے کھڑی تھی۔

"تم ——————" میں ہونٹ چباتے ہوئے بولا۔

"ہاں مہاراج' میں' تمہاری داسی۔" لاجونتی نے بڑے پیار سے جواب دیا' میرا پارہ چڑھ گیا۔

"کمینی' تو اس وقت کہاں مرگئی تھی جب گوپال داس مجھے کشٹ دے رہا تھا۔" میں نے غصے سے چلا کر کہا۔

"میں مجبور تھی مہاراج' مجھے حالات کا علم بعد میں ہوا۔" لاجونتی نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا۔

"بکواس نہ کر۔" میں کڑک کر بولا۔ "میرا **اپمان** تیرے کارن ہوا ہے تو نے ہی مجھے گوپال داس سے ٹکرانے کا مشورہ دیا تھا۔ تو نے کہا تھا کہ میں مہان شکتی کا مالک ہوں' تو نے مجھے وشواس دلایا تھا کہ ادیتی دیوی کی مہان شکتی اپرم پار ہے۔ وہ میری سہائتا کرے گی۔ پرنتو ایسا نہیں ہوا۔ کیوں؟"

لاجونتی خاموش کھڑی رہی۔ میں دیوانگی کے عالم میں اسے جی بھر کر گالیاں دیتا رہا' جب میں اپنے دل کی بھڑاس نکال چکا تو لاجونتی نے بدستور ہاتھ باندھے ہوئے کہا۔

"منوہر' میں نے جو کچھ کہا تھا' وہ سچ تھا پرنتو تم سے بھول ہو گئی۔"

"بھول ہو گئی مجھ سے؟" میں نے جھلا کر کہا —————— "بتا مجھ سے کیا بھول ہوئی تھی؟"

"دھیرج سے کام لو منوہر' تم اب بھی مہان شکتی کے مالک ہو۔" لاجونتی بولی۔ "جس سمے تم غار میں گئے۔ اس سمے گوپال داس شیوشنکر مہاراج کے جاپ میں مگن تھا۔ تمہارے چرنوں کی چاپ نے گوپال داس کے گیان دھیان میں خلل ڈالا تو دیوتاؤں کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔ تمہیں شیوشنکر کی ناراضگی نے شکست دی ہے منوہر' اس میں گوپال داس کی شکتی کو کوئی دخل نہیں۔"

"...یتی دیوی نے میری سہائتا کیوں نہیں کی؟" میں نے کسی قدر نرم پڑتے ہوئے

...ہا۔

"ادیتی مہان ہے منوہر' وہ اپنے سیوکوں کو کبھی فراموش نہیں کرتی' وہ تمہاری سہائتا
...ن کرے گی پرنتو اب تمہیں اس کے لئے سمے کا انتظار کرنا پڑے گا۔"

لاجونتی کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی لیکن اتنا میں بہرحال جانتا تھا کہ منڈل
...ں بیٹھے ہوئے کسی پجاری کو اس وقت چھیڑنا جب وہ کسی جاپ میں مگن ہو ہمیشہ خطرناک
...ائج پیدا کرتا ہے' مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا لیکن اس کے باوجود میری جھلاہٹ کم نہیں
...وئی۔ میں لاجونتی کو گھورتے ہوئے بولا۔

"گوپال داس نے میرے ساتھ جو کچھ کیا' کیا اس کی خبر دیوی کو نہیں تھی؟"

"دیوی من کا بھید بھی جانتی ہے منوہر' پرنتو تمہاری بھول نے اسے بھی ناراض کر دیا
تھا۔" لاجونتی نے کہا پھر جلدی سے بولی۔ "تمہیں اتنی جلدی نراش نہیں ہونا چاہئے۔ دیوی
...کی کرپا تمہیں تمہاری آشاؤں میں اوش سپھل کرے گی۔"

لاجونتی کا جواب میری تسلی کے لئے ناکافی تھا۔ میرے دل میں گوپال سے انتقام لینے کی
آگ بھڑک رہی تھی۔ سکون کا ایک ایک لمحہ مجھ پر بوجھ تھا۔ میں نے لاجونتی سے کچھ اور
کہنا چاہا لیکن لاجونتی نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا۔ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ
بولی۔

"دیوی دیوتاؤں کے بھید' دیوی دیوتاؤں کو ہی معلوم ہوتے ہیں منوہر' منش کو ہمت
سے کام لینا چاہئے' کون جانے کل کیا ہونے والا ہے ہو سکتا ہے کہ گوپال داس کو تم سے
معافی مانگنی پڑے۔"

"معافی ——————" میں نے چڑ کر کہا۔ "اس خیال کو دل سے نکال دو لاجونتی کہ
میں اسے معاف کر دوں گا' جب تک میں اس کے خون سے اپنی انتقام کی آگ کو سرد نہ کر
لوں گا مجھے چین نہیں ملے گا۔"

"کیا تم لاجونتی کی پرارتھنا بھی نہیں سنو گے منوہر۔" لاجونتی مجسم التجا بن گئی۔ حسن
نے عشق کے سامنے جھولی پھیلائی تو میں موم پڑ گیا۔ قدرے نرم آواز میں بولا۔

"تمہارا کہا میں نے کبھی نہیں ٹالا لاجو! پرنتو میں اپنے **اپمان** کو نہیں بھلا سکتا۔"
لاجونتی نے مجھے نرم پڑتے دیکھا تو میرے اور قریب آ گئی۔ اس نے مجھے یقین دلاتے
ہوئے کہا۔

"منوہر' میرا من کہتا ہے کہ گوپال داس کے جیون کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔

شیو شنکر مہاراج کے کارن ادیتی دیوی نے تمہاری سہائتا نہیں کی لیکن وہ اپنے سیوک کا اپمان کبھی نہیں برداشت کرے گی' وجے اوش تمہاری ہو گی۔"

حالات سے سمجھوتہ کرنے کے سوا میرے پاس کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ ہرچند کہ گوپال داس کے مقابلے میں اپنی شکست کا احساس میرے لئے ناقابل برداشت تھا لیکن میں نے مصلحتِ وقت کے تقاضوں سے مفاہمت کر لی۔ لاجونتی مجھے سمجھاتی رہی' اسے میری جسمانی تکلیف کا خیال آیا تو اس نے میرے اوپر نہ جانے کیا منتر پڑھ کر پھونکا کہ میں یکلخت بھلا چنگا ہو گیا۔ میری تمام تکلیفیں پلک جھپکتے میں دور ہو گئیں۔ میں جانتا تھا کہ لاجونتی کے پاس بھی کچھ طاقتیں تھیں وہ اندر دیوتا کی سبھا کی اپسرا تھی۔ پورن لال نے بھی اس کی سیوا سے خوش ہو کر کچھ شکتیاں اسے دان کر دی تھیں ———— میں نے اس حسین سہارے کو چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ یوں بھی لاجونتی کے مجھ پر بڑے احسان تھے۔ میں نے احسانوں کا بدلہ چکانے کی خاطر آگے بڑھ کر اسے اپنی کشادہ آغوش میں بھینچ لیا۔ اس کی خودسپردگی کا انداز قیامت تھا۔ میں نے پیش قدمی کی۔ لاجونتی کی نشیلی آنکھوں نے مجھے اکسایا تو مجھ پر درندگی طاری ہو گئی۔ اس درندگی میں نشے کی شدت بھی شامل تھی میں حسن کے نشیب و فراز میں ڈوب کر سب کچھ بھول گیا۔

لاجونتی میری آغوش میں پڑی سسکیاں لے رہی تھی۔ میں اس کے کومل شریر کو روند رہا تھا کہ یکلخت ایسے لگا جیسے کوئی قریب میں موجود ہو۔ میں نے تیزی سے نظریں گھما کر قرب و جوار کا جائزہ لیا لیکن اس ویرانے میں میرے اور لاجونتی کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔ میں دوبارہ اپنی درندگی میں مصروف ہو گیا لیکن نہ جانے کیوں مجھے رہ رہ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی میرے بہت قریب کھڑا ہے' دو خون آلود آنکھیں جیسے میری ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی ہیں۔ میں اس احساس کو کوئی نام نہیں دے سکتا۔ ممکن ہے گوپال داس کا تصور ابھی تک میرے لاشعور میں موجود رہا ہو۔ میں اس احساس کو بار بار اپنے ذہن سے جھٹک رہا تھا لیکن جتنا میں نے اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی اتنا ہی الجھتا گیا۔ لاجونتی نے میری الجھن کو بھانپا تو سنجیدگی سے بولی۔

"منوہر' کس وچار میں گم ہو؟"

"مجھے اس ویرانے میں کسی تیسری شخصیت کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے۔" میں نے صاف گوئی سے جواب دیا تو لاجونتی یکلخت کسمسا کر مجھ سے علیحدہ ہو گئی۔ چند لمحے وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی رہی پھر میں نے اس کی آنکھوں میں بھی خوف کے احساس کو

ابھرتے دیکھا اس کے چہرے کی شگفتگی ماند پڑ رہی تھی۔ میں نے متحیرانہ انداز میں اس کی بدلتی ہوئی کیفیتوں کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

"لاجونتی' تم مجھے کچھ بیاکل نظر آ رہی ہو؟"

"منوہر ————" لاجونتی نے میری کلائی تھامتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "اپنی آنکھیں بند کر لو' ہمیں یہاں سے فوراً جانا پڑے گا۔"

"کیوں ————؟" میں نے تعجب سے پوچھا۔

"یہ دیوی کی آگیا ہے منوہر۔" لاجونتی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن ————" میں نے وضاحت طلب کرنی چاہی مگر لاجونتی نے میرا جملہ درمیان سے اچکتے ہوئے کہا۔

"سمے برباد نہ کرو منوہر' اس علاقے میں ہم دونوں محفوظ نہیں رہ سکتے۔ یہاں پلید آتماؤں کا بسیرا ہے جو ہمیں گھیر رہی ہیں۔ جلدی کرو منوہر اپنی آنکھیں بند کر لو۔"

لاجونتی نے اس قدر سہمے ہوئے لہجے میں یہ بات کہی کہ میں نے بھی وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا اور جلدی سے آنکھیں بند کر لیں دوسرے ہی لمحے ایسا لگا جیسے میں تیزی سے فضا میں بلند ہو رہا ہوں۔ یہ تجربہ مجھے پہلے بھی ہو چکا تھا اس لئے میں خوفزدہ نہیں ہوا اور سختی سے آنکھیں بند کئے رہا کچھ دیر بعد لاجونتی کے کہنے پر دوبارہ آنکھیں کھولیں تو خود کو کسی مندر کے اندر کھلے صحن میں پایا۔ لاجونتی نے جلدی سے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ میرا تجسّس بڑھ رہا تھا۔ میں لاجونتی سے دریافت کرنا چاہتا تھا کہ دیوی نے اسے کس خطرے سے آگاہ کیا تھا؟ کیا دیوی کی مہان شکتی پلید آتماؤں کو ختم نہیں کر سکتی تھی؟ لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس سے اپنے تجسّس کی وضاحت طلب کرتا میں نے اسے ہاتھ باندھ کر جھکتے دیکھا۔ وہ کسی پجاری کے سامنے ڈنڈوت کر رہی تھی۔ میں نے اس پجاری کو دیکھنے کی خاطر پشت پر نظر ڈالی تو وہاں پورن لال کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اس وقت کرختگی کے تاثرات موجود تھے۔ وہ خطرناک تیور اور قہر آلود نظروں سے لاجونتی کو دیکھ رہا تھا مجھے اپنی موجودگی میں پورن لال کی یہ حرکت ناگوار گزری۔ میں اسے سرزنش کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اس نے کرخت آواز میں لاجونتی کو مخاطب کیا۔

"کلنکنی' تو نے اپنے شریر کی پیاس بجھانے میں مہاراج کا دھیان بھی من سے نکال دیا۔ کیا دیوی نے اسی کارن تجھے وہاں بھیجا تھا۔"

"شما کر دو مہاراج' مجھ سے بھول ہو گئی ————" لاجونتی نے بنتی کرتے ہوئے

کہا۔

"پاپن!" پورن لال سرد لہجے میں بولا۔ "اگر منوہر کو کچھ ہو جاتا تو دیوی ---------- تجھے کبھی شما نہ کرتی۔"

لاجونتی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ پورن لال نے چونکہ میری طرفداری میں لاجونتی کو ڈانٹا تھا اس لئے میں نے اسے سرزنش کرنیکا ارادہ ترک کر دیا اور سپاٹ آواز میں کہا۔

"جانے دو پورن لال جو کچھ ہوا اس میں لاجونتی کے ساتھ میری بھی غلطی تھی۔"

پورن لال میری مرضی پا کر خاموش ہو گیا۔ پھر مجھے اپنے ہمراہ مندر کے اندر ایک کوٹھری میں لے گیا جو غالباً مدت سے خالی پڑی تھی ایک پلنگ اور دو کرسیوں کے علاوہ وہاں کوئی اور سازو سامان نہیں تھا کوٹھری میں داخل ہو کر پورن لال بولا۔

"پدھارو مہاراج' میں تمہارے لئے بھوجن کا بندوبست کرتا ہوں۔"

پورن لال کی آواز میں کسک محسوس کر کے میں تاڑ گیا کہ میرے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد وہ مجھے مہاراج کہنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس کے چہرے پر خفگی اور احساس کمتری کے ملے جلے تاثرات موجود تھے۔ اپنا جملہ مکمل کر کے وہ جانے کے لئے گھوما تو میں نے اسے روکتے ہوئے سنجیدگی سے مخاطب کیا۔

"پورن لال میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس وقت کچھ بیاکل اور بجھے بجھے لگ رہے ہو۔"

"تم آرام کرو مہاراج میں تمہارے بھوجن کا بندوبست کر کے ابھی آتا ہوں۔" پورن لال میری بات نظرانداز کر کے دوبارہ پنجوں کے بل گھوما تو مجھے اس پر ترس آ گیا۔ میں نے اسے ایک عرصے تک اپنا گرو کہا تھا۔ اسے مجھ پر برتری حاصل تھی لیکن ادیتی دیوی کے منتر نے اسے میرے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس وقت اس کی بجھی بجھی حالت دیکھ کر مجھے رحم آ گیا۔ میں نے اسے دوبارہ روکتے ہوئے قدرے نرم آواز میں کہا۔

"سنو پورن لال' حالات نے مجھے مجبور کر دیا تھا کہ میں تمہیں تمہاری غلطیوں کی سزا دوں لیکن اب میرے من میں تمہاری طرف سے کوئی کھوٹ نہیں' جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ' وہ دیوی کی مرضی تھی' تم بھی مجھے منوہر یا برہمچاری کے نام سے پکار سکتے ہو۔"

پورن لال نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنی جگہ خاموش اور نظریں جھکائے کھڑا ہونٹ چباتا رہا۔ میں نے اس کی خاطر خواہ دلجوئی کی تو اس کے دل کا غبار چھٹ گیا۔ بڑی عقیدت سے بولا۔

"منوہر' تم سچ مچ مہان شکتی کے مالک ہو' تم نے میری غلطیوں کو شما کر کے مجھے خرید

۔ میں وچن دیتا ہوں کہ اب کبھی تمہارے ساتھ دھوکہ نہیں کروں گا۔"

"مجھے وشواس ہے پورن لال کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اسے اوش پورا کرو گے۔" میں خلوص دل سے اسے معاف کرتے ہوئے کہا پھر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پورن لال مجھے نہ نظروں سے دیکھتا ہوا کوٹھری سے باہر چلا گیا۔

کھانا کھانے کے بعد میں تھکن دور کرنے کے خیال سے لیٹ رہا۔ پورن لال نے تے ہوئے کہا تھا کہ وہ مندر ہی کے اندر موجود رہے گا۔ اگر کوئی ضرورت ہو تو اسے بلا جائے۔ میں بری طرح تھکا ہوا تھا لیٹتے ہی کچھ دیر بعد میری آنکھ لگ گئی۔ میں کتنی دیر محو خواب رہا مجھے کچھ یاد نہیں البتہ جب میری کھلی تو شام ہو چکی تھی۔ میں اٹھ کر ٹھری سے باہر آیا۔ منہ ہاتھ دھونے سے طبیعت کچھ ہلکی ہوئی۔ دوبارہ کوٹھری کی سمت نے لگا تو پورن لال راستے میں مل گیا۔ لاجونتی بھی اس کے ساتھ کھڑی تھی۔ دونوں کے ے ستے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ میں نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"کیا بات ہے پورن لال جی' کس وچار میں گم ہو؟"

"منوہر!" پورن لال اپنا نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔ "گرو گوپال داس نے تمہارے جو برتاؤ کیا ہے اس کی خبر مجھے لاجونتی سے مل چکی ہے مجھے یہ خبر سن کر دکھ ہوا۔"

"سمے سمے کی بات ہے پورن لال۔" گوپال داس کا نام سن کر میں نے سنجیدگی سے دیا۔ "مجھ سے بھول ہو گئی تھی جو گوپال داس کو جاپ کرتے سمے للکار بیٹھا۔ پرنتو تک میں اس سے اپنے اپمان کا بدلہ نہ چکا لوں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔"

"تم نے مجھے شما کر کے بڑی کرپا کی ہے برہمچاری' اگر تمہاری آگیا ہو تو میں گوپال س سے تمہارے اپمان کا بدلہ لینے کو تیار ہوں۔"

"نہیں ----------" میں نے جلدی سے کہا۔ "گوپال داس نے میرا اپمان کیا ہے' میرا دشمن ہے' میں اس کے گھمنڈ کو توڑوں گا۔"

پورن لال نے بہتیرا چاہا کہ میں اسے گوپال داس سے ٹکرانے کی اجازت دے دوں ن میں نے اسے سختی سے منع کر دیا' گوپال داس کا ذکر چھڑ جانے سے میری طبیعت پھر در ہو گئی تھی۔ میں نے کچھ سوچکر لاجونتی سے پوچھا۔

"مجھے یہاں اس مندر میں کیوں لایا گیا ہے؟"

"دیوی کی یہی آگیا تھی مہاراج!" لاجونتی نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا۔ "مندر کا پوتر ستھان تمہیں گندی آتماؤں سے محفوظ رکھے گا۔ دیوی نے یہ بھی کہا تھا کہ جب تک اس

کی طرف سے کوئی اشارہ نہ ملے تم مندر سے باہر نہیں نکلو گے۔"

"وہ کس لئے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"دیوی نے مجھے اس کا کارن نہیں بتایا تھا۔"

لاجونتی کی بات نے مجھے سوچ میں ڈال دیا۔ پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ اس نے مجھے ویرانے میں بھٹکنے والی گندی ارواح سے محفوظ رکھنے کی خاطر مندر میں پہنچایا ہے۔ لیکن اب میں یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ میری حیثیت مندر میں ایک قیدی کی سی ہے جہاں پورن لال کو مجھ پر تعینات کیا گیا ہے۔ میں اپنے خیالات میں گم تھا کہ معاً ایک نیا خیال بڑی سرعت سے میرے ذہن میں ابھرا۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ پورن لال نے اپنی سابقہ شکست کا انتقام لینے کی خاطر مجھے اپنے کسی سنہری جال میں پھانسنے کی کوشش کی ہو اور لاجونتی اس کا ساتھ دے رہی ہو؟" اس خیال کے ابھرتے ہی میرا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا' میں نے پورن لال کو گھورتے ہوئے خشک لہجے میں پوچھا۔

"پورن لال تم اس مندر میں کب سے ہو؟"

"میں آج ہی آیا ہوں منوہر' دیوی کی آگیا تھی کہ میں تمہارا سواگت کروں۔"

"کیا دیوی نے تم کو یہ نہیں بتایا تھا کہ مجھے اس مندر میں کب تک رہنا پڑے گا؟" میں نے دوسرا سوال کیا۔

"دیوی کی شکتی اپرم پار ہے برہمچاری۔" پورن لال نے کہا۔ "سیوک کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ دیوی دیوتاؤں سے کسی آگیا کا کارن پوچھے۔"

پورن لال کا جواب معقول تھا میں پھر سوچ میں پڑ گیا حالات کے تانے بانے ایک بار پھر میرے گرد اپنا حلقہ تنگ کرنے لگے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ گوپال داس کے ہاتھوں اپنی شکست کو کیا سمجھوں؟ لاجونتی اور پورن لال کے بارے میں کیا سوچوں؟ میرا ذہن قلابازیاں کھاتا رہا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ ادیتی دیوی کے لئے درشن جاپ کروں اور براہ راست اس سے حقیقت معلوم کروں' یہ خیال زیادہ مناسب تھا چنانچہ میں نے اسی وقت اشنان کیا اور اپنی کوٹھری میں جا کر مرگ چھالے پر بیٹھ کر ادیتی دیوی کا درشن جاپ شروع کر دیا۔ جاپ کے بول دہراتے دہراتے مجھ پر غنودگی سی طاری ہونے لگی مجھے وقت کا احساس نہیں رہا۔ میں پوری توجہ سے اپنے جاپ میں منہمک تھا کہ صندل کی تیز خوشبو کا ایک جھونکا میری ناک سے ٹکرایا' یہ دیوی درشن کی علامت تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں کو سختی سے بھینچ لیا۔ چند لمحوں تک گھپ اندھیرا طاری رہا۔ پھر تاریکی کے بادل

میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں' میری آنکھیں بدستور بند تھیں لیکن میں ادیتی کو دیکھ رہا تھا' دیوی جو آکاش کی تمام سندرتا کو اپنے کومل مکھ پر سمیٹے میرے سامنے انداز میں کھڑی مسکراتی نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ میں نے دیوی کو مخاطب کرنا لیکن اس سے پیشتر ہی دیوی کے یاقوتی ہونٹوں کو جنبش ہوئی۔

"منوہر' تم نے میرا درشن جاپ کر کے مجھے بلایا ہے' کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"دیوی تیرا سیوک بیاکل ہے' میرے من کو شانت کر۔"

"دھیرج سے کام لو منوہر۔" ادیتی دیوی نے اپنا خوبصورت ہاتھ اٹھا کر مجھے اشارے چپ رہنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا۔ "میں جانتی ہوں کہ تمہاری بے چینی کا کارن کیا دیوی اپنے سیوک کے من کا حال سمجھ رہی ہے پرنتو بھول' تمہاری ہی تھی۔ تم نے لڑکے سیوک کو منڈل میں جاپ کرتے سے چھیڑ کر اچھا نہیں کیا تھا۔"

"وہ میری بھول تھی دیوی' مجھے شما کر دے۔" میں نے گڑگڑا کر کہا۔

"منش اگر بھول کرے تو اسے شما کیا جا سکتا ہے۔ پرنتو تم ایک پجاری ہو منوہر' تم مہان شکتی پراپت کی ہے اور جو پجاری مہان شکتی پراپت کر لیتا ہے اسے دیوی دیوتاؤں رضی کا دھیان رکھنا پڑتا ہے۔" اس بار دیوی نے گہری سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے خشک میں کہا۔ "تمہاری بھول نے گوپال داس کو تمہارے مقابلے میں سپھل کیا ہے' اب اس پر وجے پانا بڑا کٹھن ہو گیا ہے۔"

"ایسا نہ کہہ دیوی۔" میں نے تڑپ کر کہا۔ "اپنے سیوک کو ایک چھوٹی سی غلطی کی بڑی سزا نہ دے' میں ہاتھ باندھ کر شما کی بھکشا مانگتا ہوں مجھے نراش نہ کر دیوی نہیں تو سیوک کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے گا۔"

"کیا تم گوپال داس سے اپنا انتقام لینے کو بہت بیاکل ہو؟" دیوی کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"میرا مان اسی میں ہے دیوی۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "میں تیری اچھا (خواہش) انوسار اسے کشٹ دینے گیا تھا۔ لاجونتی نے مجھ سے یہی کہا تھا اگر میں اسے سراپ میں سپھل ہو گیا تو میں تیرا مہان سیوک بن جاؤں گا۔"

"لاجونتی نے غلط نہیں کہا تھا پرنتو تمہاری بھول نے بنا بتایا کھیل بگاڑ دیا۔"

"میں مر جاؤں گا دیوی۔ مجھ پر کرپا کر۔" میں روہانسی آواز میں بولا۔ "میں تیری آگیا پالن میں اپنا جیون بھی بلیدان کر سکتا ہوں مجھے شما کر دے دیوی' میری سہائتا کر۔"

"میں تمہیں شما کر سکتی ہوں۔ پرنتو تمہیں اس کے لئے بھینٹ دینی ہو گی۔" دیوی نے

کچھ توقف کے بعد کہا۔ مجھے تاریکی میں امید کی کرن نظر آئی تو جلدی سے بولا۔

"میں تیری آگیا پر اپنا جیون بھی بھینٹ کرنے کو تیار ہوں۔"

"تمہاری بھگتی مجھے پرسن ہے منوہر۔" دیوی نے سنجیدگی سے کہا۔ "اگر شیو شنکر کا نہ ہوتا تو میں تمہیں شما کر دیتی' پرنتو اب تمہیں کیول شیو شنکر ہی شما کر سکتا ہے اس لئے تمہیں بھینٹ دینی ہو گی۔"

"میں تیار ہوں اے مہان دیوی۔"

"تمہیں شیو شنکر کو خوش کرنے کے لئے کالی کے چرنوں میں کسی سندر ناری کی بھ دینی ہو گی ---------" ادیتی دیوی نے جواب دیا --------- "کیول یہی ایک طر ہے جو تمہیں گوپال داس کے مقابلے میں سپھل کر سکتا ہے۔"

"میں شیو شنکر مہاراج کے کارن دھرتی کی تمام سندر ناریوں کو بھینٹ چڑھا ہوں۔" میں نے تیزی سے کہا --------- "تیرے سیوک کے لئے یہ کام مشکل نہیر گا۔"

"جذباتی مت بنو منوہر' میری بات دھیان سے سنو" دیوی نے براہ راست م آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا --------- "شیو شنکر کے لئے ناریوں کی کمی نہ تمہاری بھینٹ تمہارا امتحان ہو گی۔ تمہیں کالی کے پوتر چرنوں پر کسی ایسی ناری کو بھ چڑھانا ہو گا جو تمہارے من مندر میں اپنا گھر بنا چکی ہو ---------"

"نعیمہ!" میرے ذہن میں فوری طور پر نعیمہ کا نام ابھرا۔ وہی ایک واحد لڑکی تھی سے میں نے صحیح معنوں میں پیار کیا تھا لیکن بعد کے حالات نے مجھے اس متنفر کر دیا میں اس سے آہستہ آہستہ دور ہوتا چلا گیا۔ طاقت کے نشے نے اس کی یاد کو میرے کے پردوں سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا تھا۔ لیکن میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اب اس کی یاد دبی ہوئی تھی۔

"کس وچار میں کھو گئے منوہر!" دیوی نے مجھے خاموش دیکھ کر چبھتے ہوئے لہجے کہا۔ "کیا تم شیو شنکر کیلئے بھینٹ دینے کو تیار نہیں ---------؟ تمہیں فیصلہ کرنے کوئی دشواری پیش آ رہی ہے۔"

"سیوک کی کیا مجال جو وہ دیوی دیوتاؤں کی آگیا کا پالن کرنے سے انکار کر د۔ میں نے جلدی سے کہا۔

"پھر کس وچار میں گم تھے؟"

"دیوی ---------" میں ڈرتے ڈرتے بولا --------- "میرے من میں کیول ہی ناری نے گھر بنایا تھا۔ پرنتو وہ لڑکی مسلمان ہے' کیا دیوتا اسے سویکار کر لیں گے؟"

"اگر تمہاری لگن سچی ہو گی تو تمہاری بھینٹ اوش سویکار کی جائے گی۔"

"میں یہ بھینٹ دینے کو تیار ہوں اے مہان دیوی!" میں بلا تامل بولا۔ "تیری بڑی کرپا و تو نے اپنے سیوک کو راستہ دکھایا۔"

"تمہیں ایک سچے سیوک کی حیثیت سے مجھے ایک وچن اور دینا ہو گا ---------" یوی نے سنجیدگی سے کہا۔ "بولو' کیا تم تیار ہو؟"

"میں تن من دھن سے تیار ہوں۔" میں نے تیزی سے جواب دیا۔

"اب جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اسے دھیان سے سنو۔" دیوی نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ "جب کوئی پجاری دیوتاؤں کو ناراض کرتا ہے تو دیوتا اسے شما کرنے سے پہلے اس کا امتحان بھی لیتے ہیں۔ تمہاری بھینٹ سویکار کرنے سے پہلے یا بعد میں ہو سکتا ہے کہ شیو شنکر تمہارا امتحان بھی لے۔"

"میں ہر امتحان کے لئے تیار ہوں دیوی۔"

"سنتے رہو منوہر ---------" دیوی نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "دیوتاؤں کا امتحان بڑا کٹھن ہوتا ہے۔ تم میرے مہان سیوک ہو اس لئے میں تمہیں پہلے سے بتا رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ دیوتاؤں کی طرف سے بھیجی ہوئی آتمائیں تمہارے راستے میں رکاوٹیں پیدا کریں ممکن ہے وہ بھانت بھانت کے روپ میں آئیں اور تمہارے من میں دیوی دیوتاؤں کی جانب سے کھوٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہی سے تمہارے امتحان کا ہو گا۔ اگر تم نے ان آتماؤں کو دھتکار دیا۔ تو سپھل ہو گے اگر ان کی باتوں میں آ گئے تو پھر دیوتا تم سے سدا کے لئے روٹھ جائیں گے۔"

"ایسا نہیں ہو گا دیوی۔" میں نے اسے جلدی سے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ "منوہر نے بڑی کٹھنائیاں اٹھانے کے بعد اور بڑی کٹھن پریکشا کے بعد دیوی دیوتاؤں کا آشیرواد پراپت کیا ہے۔ گندی آتماؤں کی پلید شکتیاں میری راہ میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتیں۔ میں دیر (بہادر) بنکر ان کا مقابلہ کروں گا۔"

"مجھے وشواس ہے منوہر کہ تم اوش اپنی آشاؤں میں سپھل ہو گے۔" دیوی نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔ پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے بڑی نرم آواز میں بولی۔ "ہرا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔"

ادیتی دیوی کا آشیرواد حاصل کر لینے کے بعد میری ہمت بڑھ گئی۔ مجھے امید ہو چلی تھی کہ اب میں بہت جلد روٹھے ہوئے شیو شنکر مہاراج کو رام کر لوں گا اور پھر مہان شکتیوں کا مالک بن جاؤں گا۔ دیوی کی نظر کرم نے مجھے نئی زندگی بخشی تھی۔ میں نے کچھ توقف کے بعد مندر سے باہر جانے کے لئے پوچھا تو دیوی مسکرا کر بولی۔

"اب تم جا سکتے ہو منوہر۔ پرنتو جو وچن تم نے مجھے دیا ہے اس کا دھیان رکھنا۔ اگر تمھارے پگ (قدم) ڈگمگا گئے تو پھر تمام جیون بھٹکتے پھرو گے۔"

میں نے ایکبار پھر دیوی کو یقین دلایا کہ میں ثابت قدم رہونگا میں ادیتی سے یہ بھی دریافت کرنا چاہتا تھا کہ کیا میں کالی کے چرنوں میں بھینٹ دینے کے بعد پھر گوپال داس سے ٹکرا سکتا ہوں یا نہیں -------؟ لیکن دیوی پلک جھپکتے میں میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو مجھے ایسا لگا جیسے بہت دیر تک سونے کے بعد جاگا ہوں۔ ادیتی کے درشن اور اس کی باتوں نے میرے حوصلوں کو بلند کر دیا تھا۔ میں اپنے دل و دماغ میں نئی توانائی محسوس کر رہا تھا۔ مرگ چھالے سے اٹھ کر کوٹھری کے باہر نکلا تو پورن لال اور لاجونتی دونوں ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ میں نے پورن لال کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پورن لال! کیا تم بتا سکتے ہوئے کہ نعیمہ آج کل کہاں ہے اور کس حال میں ہے؟"

"نعیمہ --------" پورن لال نے ایک لمحے کو کچھ سوچا پھر دبی زبان میں بولا۔ -------- "نعیمہ آج کل پٹنہ میں ایک پنڈت شرن لال کے پاس ہے --------"

"پنڈت کے پاس -------؟" میں نے تیزی سے کہا -------- "کیا وہ اپنی مرضی سے وہاں گئی ہے؟"

پورن لال جواب دیتے ہوئے ہچکچایا تو مجھے غصہ آ گیا۔ میں نعیمہ کو حالات کے تانے بانے میں الجھ کر بھول گیا تھا لیکن بہر حال وہ میری بیاہتا بیوی تھی۔ ایسی صورت میں بھلا میں یہ کیونکر برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی پنڈت اس کے کومل شریر کو میلا کرے۔ میں نے کڑک کر پوچھا -------- "تم چپ کیوں ہو پورن لال -------؟ میرے سوال کا جواب دو۔"

پورن لال ڈرتے ڈرتے بولا -------- منوہر مہاراج، تمھاری دھرم پتنی اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی۔ شرن لال زبردستی اسے اٹھا لے گیا تھا۔ تم اس سے روٹھ گئے تھے اس لئے میں نے شرن لال کے راستے میں آنے کی کوشش نہیں کی۔ پرنتو اب اگر تمھاری آ گیا ہو مہاراج تو میں تمھاری سندری کو واپس لا سکتا ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔ دور ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔" میں نے پورن لال کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا پھر لاجونتی سے مخاطب ہوا۔ "کیا تم جانتی ہو کہ وہ کمینہ شرن کہاں مل سکتا ہے؟"

"مجھے معلوم ہے مہاراج" لاجونتی نے ہاتھ جوڑ کر سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ پورن لال میری گھرکی سن کر بھیگی بلی کی طرح گردن جھکا کر میرے سامنے سے ہٹ گیا۔

"مجھے وہاں فوراً لے چلو لاجونتی۔" میں ٹھوس لہجے میں بولا "میں شرن لال کو نرکھ میں جھونکنے کے بعد نعیمہ کو حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

لاجونتی نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ تھام لیا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ میرا غصہ اپنے پورے شباب پر تھا۔ ادیتی دیوی کی باتوں نے میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں کو کرید کر نعیمہ کی یاد کو تازہ کیا تھا۔ نعیمہ جس کے باپ نے مجھے سہارا دیا تھا پھر نعیمہ کے قرب نے مجھے زندگی کی رنگینیوں سے روشناس کرایا تھا۔ اگر وہ نہ ہوتی تو میں آج نہ جانے کہاں کس حال میں ہوتا۔ میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ مجھے نعیمہ کیساتھ گزارے ہوئے رنگین لحات یاد آ رہے تھے۔ مجھے یہ تصور ہی خون کے آنسو رلانے کے لئے بہت کافی تھا کہ میری نعیمہ کسی پنڈت کے قبضے میں ہے۔ شرن لال کو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں اپنے دل میں اس کے لئے شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد لاجونتی کے کہنے پر میں نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک نیم پختہ مکان کے سامنے پایا۔ میرے دریافت کرنے پر لاجونتی نے بتایا کہ وہی شرن لال کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے لاجونتی کو باہر رکنے کو کہا اور خود ہونٹ چباتا مکان کے اندر داخل ہوا۔ سب سے پہلے میری نظر جس پر پڑی وہ نعیمہ تھی۔ خلاف توقع مجھے دیکھ کر نعیمہ ہکا بکا رہ گئی۔ اس کے چہرے پر خوشی اور صدمے کی ملی جلی کیفیت ابھری۔ پھر وہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی۔ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

"شبیر، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟ میں نے تمھاری تلاش میں دربدر کی خاک چھانی ہے۔ کتنے دکھ جھیلے ہیں تم کیا جانو؟"

"فکر مت کرو نعیمہ۔ اب میں آ گیا ہوں۔" میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا پھر خشک آواز میں پوچھا۔ "تمہیں یہاں کون لایا ہے؟ کیا تم یہاں خوش ہو؟"

"یہ تم کہہ رہے ہو شبیر تم؟" نعیمہ نے مجھے حسرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی خوبصورت آنکھوں سے کرب عیاں تھا۔ ویران نگاہوں سے سوالیہ انداز میں مجھے

دیکھ کر بولی۔ "کیا تم سوچ سکتے ہو شبیر کہ میں تمھارے سوا کسی اور کے ساتھ خوش رہ سکتی ہوں۔ کیا تمھارا دل گواہی دیتا ہے کہ میں کسی کافر کے ساتھ اپنی مرضی سے آئی ہوں گی ---------"

"مجھے شرمندہ نہ کرو نعیمہ، مجھے حالات کا علم ہو چکا ہے میں جانتا ہوں کہ شرن لال نے تمھارے سلسلے میں زبردستی سے کام لیا ہے۔" میں غرایا۔ "اس کمینے کو اپنے کئے کی سزا ضرور بھگتنی پڑے گی۔"

"مجھے یہاں سے نکال لے چلو شبیر!" نعیمہ نے التجا کی --------- "یہاں میری روح کو کچلا گیا ہے، مجھے اذیتیں دی گئیں ہیں شبیر۔ میری شرم و حیا کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں مگر میں بے بس تھی، مجبور تھی --------- سوائے اپنی بے بسی پر آنسو بہانے کے اور کچھ نہ کر سکی۔"

نعیمہ کی آہ و زاری میرے انتقام کی آگ کو ہوا دے رہی تھی۔ میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ شرن لال اس وقت مجھے کہاں مل سکے گا لیکن مجھے اس سوال کی زحمت نہیں اٹھانی پڑی --------- میری نظریں اس شخص پر جم کر رہ گئیں جو میرے سامنے دوسرے کمرے کے دروازے پر کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ میں اس کے حلئے اور تیور سے بھانپ گیا کہ شرن لال یہی ہے۔ میں نے نعیمہ کو ایک طرف کر دیا، میرے سینے میں شعلے بلند ہونے لگے۔ میں نے شرن لال کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تو ہی شرن لال ہے؟"

"تم نے ٹھیک پہچانا، میں ہی شرن لال ہوں --------- پرنتو تو کون ہے؟ میرے گھر میں تو کس کی اجازت سے داخل ہوا ہے؟" شرن لال نے آگے بڑھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"کمینے، میں ابھی تجھے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں ---------؟" میں نے چلا کر کہا پھر ایک منتر پڑھ کر پھونکا تو میرے بیروں نے شرن لال کو جکڑ کے بے بس کر دیا --------- شرن لال اس اچانک افتاد پر بوکھلا گیا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ کہتا میں نے گرج کر کہا۔

"پاپی، کیا تجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سندر ناری میری دھرم پتنی ہے؟"

"مہاراج" شرن لال میرے بیروں کے شکنجے میں پھڑپھڑاتا ہوا بے بسی سے بولا۔ "مجھے شما کر دو مہاراج۔ مجھ سے بھول ہو گئی تھی۔ میں اس ناری کے کومل شریر کو دیکھ کر دیوانہ

گیا تھا ---------"

"اپرادھی --------- بند کر اپنی پلید زبان ---------" میں کڑک کر بولا۔ "تو نے میرا اپمان کیا ہے۔ میں تجھے ایسا کشٹ دوں گا کہ تیری آتما بھی سدا بیاکل رہے گی۔"

"میں بنتی کرتا ہوں مہاراج، مجھے شما کر دو۔"

"تجھے شما کر دوں ---" میں نے شرن لال کے منہ پر تھوکتے ہوئے نفرت سے کہا۔ "کیا تجھے پہلے اس بات کا دھیان نہیں آیا تھا کہ تو کس شکتی سے ٹکر لینے کی کوشش کر رہا ہے؟"

"مجھ پر کرپا کرو مہاراج۔ تمھاری شکتی اپرم پار ہے ---" شرن لال نے رو دینے والی آواز میں جواب دیا۔ "میں دیوی دیوتاؤں کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے تمھارے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی۔ مجھ پر دیا کرو مہاراج ---"

"مہاراج کے بچے، تو منوہر مہاراج کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے۔" میں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا پھر اپنے بیروں کو اشارہ کیا تو انھوں نے شرن لال کو سر سے بلند کر کے اتنی زور سے پٹخنی دی کہ شرن لال کا سر پھٹ گیا۔ اس کی کربناک چیخیں میرے لئے بے معنی تھیں۔ وہ زمین پر پڑا کسی ذبح کی ہوئی بھینس کی مانند تڑپ رہا تھا۔ میں نے بیروں کو دوسرا اشارہ کیا تو انھوں نے شرن لال کی دونوں ٹانگوں کو ٹخنوں کے پاس سے توڑ ڈالا۔ اور اس کی منحوس آنکھوں کو حلقوں سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ شرن لال ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا۔ آنکھوں کے ڈھیلے حلقوں سے ابھرے تو وہ ایک بھیانک چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔ نعیمہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میں نے حقارت سے شرن لال کے خون آلود جسم کو ایک ٹھوکر ماری پھر نعیمہ کو ساتھ لے کر باہر نکل آیا۔ جہاں لاجونتی پہلے سے موجود تھی۔ لاجونتی نے نعیمہ کو دیکھا تو مسکرا دی۔ نعیمہ کبھی میری سمت حیرت بھری نظروں سے دیکھتی اور کبھی لاجونتی کی طرف۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ نعیمہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو گی۔ شرن لال کا انجام اس کی توقعات کے خلاف بڑا خوفناک اور حیرت انگیز تھا۔ میں نے دیدہ و دانستہ راستے میں نعیمہ سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ یوں بھی وہ لاجونتی کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ میں اس سے دو قدم آگے تھا۔

وہ رات میں نے ایک مقامی ہوٹل میں گزاری۔ اس خیال سے کہ کہیں نعیمہ مجھ سے شرن لال کی موت کے سلسلے میں پریشان کن سوالات نہ کرے۔ میں نے ہوٹل پہنچتے ہی

اسے اپنے ایک منتر کے ذریعے سلا دیا۔ لاجونتی میری ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی تھی۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ نعیمہ کی بازیابی سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہے۔ میں نے اسے بھی چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ دوسری صبح پو پھٹنے سے پیشتر میں نے لاجونتی کے ذریعے نعیمہ کو کلکتہ کے ایک ہوٹل میں منتقل کرا دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ کالی کا سب سے بڑا مندر کلکتے میں ہے۔ میں اپنی بھینٹ اسی مندر میں جا کر کالی کے چرنوں میں گزارنا چاہتا تھا۔

صبح کو نعیمہ جاگی تو اس کی آنکھوں میں گذشتہ روز کا تجسس بدستور باقی تھا۔ اس نے مجھے قریب دیکھا تو بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی۔ وہ مجھ سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن لاجونتی کے عین وقت پر آ جانے سے اسے موقع نہ مل سکا۔ میں نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ضروری کام کا بہانہ کیا اور ہوٹل سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ میری واپسی شام سے پہلے نہیں ہو گی۔ میں کالی کے مندر کے پجاری سے مل کر یہ بھی دریافت کرنا چاہتا تھا کہ بھینٹ کا کون سا وقت مناسب رہے گا۔ ہوٹل سے نکل کر میں سیدھا بڑے مندر گیا۔ مندر کے پجاری نے میری زبان سے بھینٹ کا سنا تو دنگ رہ گیا۔ پہلے اس نے مجھے ایسی نظروں سے گھورا جیسے مجھے کوئی دیوانہ یا مجرم سمجھ رہا ہو لیکن جب میں نے اپنی مہان شکتی کے زور سے اسے اپنی بابت تفصیل سے بتایا تو اس نے میرے پاؤں تھام لئے پھر کچھ دیر بعد بولا کہ سنیچر کا دن دیوی کے چرنوں میں بھینٹ گزارنے کے لئے سب سے زیادہ مناسب رہیگا۔ جس روز میں پجاری سے ملا تھا وہ جمعرات کا دن تھا۔ میں نے پجاری سے مزید کوئی بات نہیں کی اور خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا۔ شام کو جھٹپٹے کے وقت ہوٹل میں داخل ہوا تو نعیمہ اور لاجونتی دونوں کو سوچوں میں غرق پایا۔ میں نے اشارہ کیا تو لاجنتی اٹھ کر ملحقہ کمرے میں چلی گئی۔ نعیمہ کی اداس آنکھوں میں جھلکنے والی سہمی سہمی ویرانی دیکھ کر میرا پتھر دل بھی موم پڑ گیا۔ لاجونتی کو اسی غرض سے میں نے وہاں سے ہٹایا تھا کہ نعیمہ سے کچھ باتیں کر سکوں۔ ہر چند کہ میں ادیتی دیوی کے حکم پر نعیمہ کو کالی کے چرنوں میں بھینٹ دینے کا ٹھوس ارادہ کر چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود نہ جانے کیوں میرا دل اس کی جانب کھنچ رہا تھا۔ نعیمہ میری بیوی تھی۔ وہ مجھے ایک عرصے بعد ملی تھی۔ اور دو روز بعد پھر ہمیشہ کے لئے بچھڑنے والی تھی۔ میں ان دو دنوں میں اسے جی بھر کے پیار کرنا چاہتا تھا۔ نعیمہ بھی شاید اسی لمحے کی منتظر تھی۔ لاجونتی دوسرے کمرے میں چلی گئی تو اس نے جھپٹ کر درمیانی دروازہ بند کیا۔ پھر دوڑ کر مجھ سے دیوانوں کی طرح لپٹ گئی اور التجا آمیز لہجے میں بولی۔

"شبیر، کہاں چلے گئے تھے تم۔ میں دن بھر بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کرتی رہی۔ یک ایک لمحہ میرے لئے عذاب جاں تھا۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا شبیر کہ کہیں تم پھر مجھ سے منہ نہ موڑ لو۔"

"اب ایسا نہیں ہو گا نعیمہ، اب تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی۔ میرے قریب۔" میں نے نعیمہ کو جھوٹی تسلی دیتے ہوئے کہا پھر اسے لے کر مسہری پر آ گیا۔

"شبیر!" کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد نعیمہ نے دبی زبان میں کہا۔۔۔ "تم نے اس کمینے پنڈت کو کس طرح مارا تھا؟ میں ابھی تک ان خوفناک لمحوں کو نہیں بھلا سکی۔ مجھے یقین نہیں آتا شبیر، مجھے بتاؤ شبیر کہ وہ سب کیا تھا؟"

"وہ میری قوت تھی میری جان! جس نے شرن لال کو موت کی نیند سلا دیا۔" میں نے نعیمہ کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر تم نے اسے کس طرح مارا؟ تم تو اس سے دور کھڑے تھے۔" نعیمہ نے حیرت سے پوچھا۔ "کیا تمہارے پاس کوئی پراسرار قوت ہے؟"

"ہاں" میں نے نعیمہ کو ٹالنے کی خاطر مسکرا کر جواب دیا۔ "میرے قبضے میں ایک جن آ گیا ہے۔ اسی کے ذریعے میں نے تمہارا سراغ لگایا۔ پھر شرن لال کو کیفر کردار تک پہنچایا۔"

"اور۔۔۔۔ اور یہ لڑکی کون ہے جو تمہارے ساتھ رہتی ہے؟" نعیمہ نے ڈرتے ڈرتے دبی زبان میں پوچھا۔ وہ غالباً ماضی کی وہ تمام باتیں بھول چکی تھی جو سحر زدہ حالت میں اس کے ساتھ ہو چکی تھیں۔ میں نے اس سوال کے جواب سے کترانا چاہا۔ لیکن جب نعیمہ کا اصرار شدید ہو گیا تو میں نے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"لاجونتی بھی تمہاری ہی طرح ایک مجبوری کا شکار ہو گئی تھی۔ میں نے اسے سہارا دیا ہے لیکن تم اپنے دل میں کوئی میل نہ لانا۔ میری نیت اس کی طرف سے بالکل صاف ہے۔ اس کے ماں باپ بنارس میں رہتے ہیں۔ مجھے تمہاری بازیابی کی جلدی تھی اس لئے اسے ساتھ لے آیا تھا۔"

نعیمہ نے میری آنکھوں میں جھانکا۔ وہ میرے دل کی گہرائیوں میں چھپی حقیقت جاننا چاہتی تھی مجھے اس کی سادگی اور معصومیت پر ہنسی آ گئی۔ اس غریب کو بھلا کیا معلوم تھا کہ میں شبیر سے منوہر لال مہاراج بن گیا ہوں اور جس کے قبضے میں ہزاروں منتروں کے بیر موجود تھے جو دیوی دیوتاؤں کا مہان سیوک بن چکا تھا۔ وہ بھلا میرے بارے میں کیا جان

سکتی تھی۔ چند ساعت تک وہ مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے پوچھا کہ میں اسے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تھا۔ میں نے ایک فرضی داستان گھڑ کر سنا دی۔ اپنی کچھ فرضی مجبوریوں اور من گھڑت پریشانیوں کا احوال سنایا تو اسے یقین آ گیا۔

"شبیر۔۔۔۔۔۔" نعیمہ نے میرے کشادہ سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "حالات کی ستم ظریفیوں نے ہم دونوں کو جکڑ رکھا تھا۔ تم مل گئے تو میں سب کچھ بھول گئی۔ میرے تمام زخم مندمل ہو گئے۔"

"میں بھی اپنی پریشانیوں کو بھول چکا ہوں۔" میں نے ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔

"مجھ سے وعدہ کرو شبیر کہ اب تم کبھی ایک پل کے لئے بھی مجھ سے دور نہیں رہو گے۔" نعیمہ نے سسکتے ہوئے کہا۔ "ہم دونوں ایک دوسرے کے غم میں برابر کے شریک رہیں گے۔ مل جل کر دکھ درد کو بانٹ لیں گے۔"

نعیمہ ایک مشرقی عورت کی طرح باتیں کر رہی تھی۔

مجھے اس کی باتیں سن کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ لیکن یہ مسرت عارضی تھی۔ میں جانتا تھا کہ دو روز بعد کیا ہونے والا ہے؟ سنیچر کی رات میں محض ایک رات کا فاصلہ باقی تھا۔ میرے دل پر چوٹ لگی میں نے اپنے دل کو ٹٹولا۔ کیا میں خود اپنے ہاتھوں سے نعیمہ کو کالی کے چرنوں میں بھینٹ چڑھا سکوں گا؟ میرے ذہن میں یہ سوال ابھرا تو ایک لمحے کو میں تڑپ اٹھا لیکن پھر میں نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے دیوی میرے سامنے کھڑی مجھ سے کہہ رہی ہے۔

"منوہر' جو کچھ میں کہہ رہی ہوں' اسے دھیان سے سنو۔ تم نے مجھے وچن دیا ہے۔ اگر تم نے اپنے وچن سے پھرنے کی کوشش کی تو دیوی دیوتا تم سے روٹھ جائیں گے۔ تمہاری تمام شکتیاں جو تم نے کٹھن پریکشا کے بعد برسوں میں پراپت کی ہیں۔ تم سے چھن جائیں گی۔ تم ایک عام منش بن جاؤ گے۔ دیوتاؤں کا کشٹ تم کو سدا بیاکل رکھے گا۔"

میں نے دیوی کے جملے سنے اور اسے اپنے سامنے محسوس کیا۔ تو یک لخت جیسے سوتے سے جاگ گیا۔ میں نے نعیمہ کو دیکھا جو میرے سینے پر سر رکھے میرے دل کی دھڑکنوں کو گن رہی تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں وہ میرے دل کی دھڑکنوں سے میرا راز نہ پا لے۔ میں نے جلدی سے اسے ایک طرف لٹا دیا اور خود اس کی جانب کروٹ لیتے ہوئے بولا۔

"نعیمہ' تم اس وقت مجھے بے حد حسین لگ رہی ہو۔ آسمان سے اتری ہوئی کسی اپسرا کی مانند۔"

"شبیر" نعیمہ نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔۔ "تم نے میری باتوں کا جواب نہیں دیا۔ کیا مجھے ٹالنا چاہتے ہو؟"

"میں اور تمہیں ٹالنے کی کوشش کروں گا۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔ میری زندگی۔" میں شبیر حسن خان کا گلا گھونٹ کر پھر سے منوہر لال بن گیا۔ منوہر لال جس کے لئے دیوی کی آگیا کا پالن کرنا ضروری تھا۔

نعیمہ کی خوبصورت آنکھوں میں معصوم شکایت تھی۔ وہ مجھ سے کچھ اور کہنا چاہتی تھی لیکن میں نے اسے موقع ہی نہیں دیا۔ اور گھسیٹ کر اپنی آغوش میں چھپا لیا۔ نعیمہ نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس کی خود سپردگی میں شکایت کا انداز تھا۔ لیکن میں نے اسے نظر انداز کر دیا میں پوری طرح منوہر لال بن گیا۔ مہان شکتیوں کا ملک جس سے پورن لال نے کہا تھا کہ سندر ناریاں پنڈت پجاریوں کے من کو بہلانے کے لئے ہوتی ہیں۔ نعیمہ اس وقت میرے لئے ایک سندر ناری بن گئی۔ میں اس کے کومل شریر سے کھیلنے لگا۔ نعیمہ نے میری پیش قدمیوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ وہ خاموشی سے ایک مشرقی بیوی کا فرض ادا کرتی رہی۔ اور میں منوہر لال بن کر اس کے کومل شریر کی بھینی بھینی خوشبوؤں کو سونگھتا رہا۔ بھنورے اور پھول کا کھیل ختم ہوا تو میں نے دوسری طرف کروٹ لے کر آنکھ بند کر لی۔ نعیمہ نے بے ترتیب لباس کو درست کیا۔ پھر میرے سرہانے بیٹھ کر اپنی نازک انگلیوں سے میرے بالوں میں کنگی کرنے لگی پتہ نہیں وہ اس کے ہاتھوں کے لمس کا جادو تھا یا تھکن کا احساس کہ میں بہت جلد سو گیا۔۔۔۔!

دوسرا دن بھی میں نے نعیمہ کی رفاقت میں گزارا۔ لاجونتی کو میں نے حالات کی نوعیت سمجھا دی تھی۔ اس لئے وہ اپنا کردار خوبصورتی سے نبھا رہی تھی۔ دن بھر میں ایک پل کو بھی اپنے کمرے سے باہر نہیں گیا۔۔۔۔ رات آئی تو شیطان نے پھر مجھے اکسایا اور میں نعیمہ کے حسن کی رعنائیوں سے کھیلنے لگا۔ نعیمہ نے مجھ سے بہتیرے سوال پوچھے۔ میں اسے ٹالتا رہا۔ پھر جب تھک گیا تو دوسری طرف کروٹ لے کر سو گیا۔ نعیمہ کب تک میرا سر دباتی رہی مجھے اس کا مطلق کوئی خیال نہیں۔ البتہ اتنا اچھی طرح یاد ہے کہ دوسری بار میری آنکھ نعیمہ کی آواز سن کر کھلی تھی۔ میں نے کروٹ بدل کر دیکھا۔۔۔۔۔ نعیمہ کے چہرے پر اذیت ناک کرب کے آثار نظر آ رہے تھے۔ وہ سوتے میں نہ جانے کب سے بڑبڑا رہی تھی۔ پھر اچانک اس نے ایک بھیانک چیخ مار کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔ مجھے اپنے قریب دیکھا تو خوف زدہ انداز میں اچھل کر میرے سینے سے لپٹ گئی۔۔۔۔ اس کا دل بری

طرح دھڑک رہا تھا۔ مجھے دونوں ہاتھوں سے پوری قوت سے جکڑے ہوئے تھی۔ یوں جیسے اسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے مجھے چھوڑا تو میں پھر کہیں فرار ہو جاؤں گا۔ میں نے اس کی کیفیت کو معنی خیز نظروں سے دیکھا پھر آہستہ سے پوچھا۔

"کیا بات ہے نعیمہ۔ کیا تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے؟"

"ہاں شبیر! نعیمہ نے اپنا چہرہ میرے سامنے کرتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے کی رنگت ہلدی کی طرح زرد پڑ رہی تھی۔ آنکھوں سے خوف مترشح تھا۔ وہ بری طرح خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر بولی۔ "میں نے بڑا بھیانک اور ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔"

"گھبراؤ نہیں نعیمہ' میں تمہارے پاس موجود ہوں۔ سو جاؤ۔" میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ لیکن نعیمہ کا خوف بدستور قائم تھا۔ کچھ دیر تک وہ اپنا ہونٹ چباتی رہی اور مجھے گھورتی رہی پھر دبی آواز میں کہا۔

"شبیر' کیا میں اس وقت کلکتہ میں ہوں؟"

"ہاں۔ میں روانی میں کہہ گیا پھر اپنی غلطی کا احساس ہوا تو بات بنا کر بولا۔" پٹنہ سے روانگی کے وقت تم بے ہوش ہو گئی تھیں۔ ڈاکٹر نے تمہیں نیند کا ٹیکہ لگایا تھا اس لئے تمہیں شاید خبر نہ ہو سکی' سفر کے دوران تم پر مستقل غنودگی طاری تھی لیکن اس وقت تمہیں کلکتے کا دھیان کیسے آگیا؟"

"شبیر"۔۔۔۔ نعیمہ نے بدستور میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے میری باتوں کو نظر انداز کر کے پوچھا۔ "کیا کلتے میں کسی کالی مائی کا بڑا مندر موجود ہے؟"

نعیمہ کی زبان سے کالی کے مندر کا نام سن کر میں چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے نعیمہ سے کہا۔

"میں نہیں سمجھ سکا کہ تم اس وقت کس قسم کی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔ اور کالی کے بڑے مندر سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"شبیر' میں نے بڑا اذیت ناک خواب دیکھا ہے۔" نعیمہ نے ہانپتے ہوئے جواب دیا پھر دوبارہ مجھے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "شبیر' کیا تم نے کبھی اپنا نام بدلا تو نہیں تھا؟"

"کیا مطلب۔۔۔۔" میں نے چونکتے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھا تو نعیمہ نے کہا۔

"ہاں شبیر' مجھے یہی بتایا گیا ہے تم مسلمان سے ہندو بن چکے ہو۔ تم نے اپنا نام شبیر سے بدل کر منوہر لال رکھ لیا ہے۔ نہ جانے اس خواب کا کیا مقصد تھا' خدا کرے جو کچھ

ہ دیکھا ہے وہ غلط ہو۔"

"کیا دیکھا ہے تم نے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے سوال کیا۔ نعیمہ نے فوراً ہی جواب نہیں دیا۔ مجھے یوں گھورتی رہی جیسے میری آنکھوں سے میرے دل کا احوال ی کی کوشش کر رہی ہو' چند لمحے موت کا سکوت طاری رہا پھر اس نے اپنا نچلا ہونٹ ہ ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میں نے دیکھا تھا کہ تم مجھے زبردستی گھسیٹتے ہوئے کسی مندر کے اندر لے گئے ہو ں کسی دیوی کا قد آدم پتھر کا مجسمہ موجود ہے۔ تم نے مجھے اس مجسمے کے قدموں میں کر اس سے کہا تھا کہ تم منوہر لال ہو۔ اور مجھے اس کے قدموں میں بھینٹ چڑھانے لئے آئے ہو پھر۔۔۔ پھر تم نے اپنے لباس سے ایک چمکتا ہوا خنجر نکالا اور مجھے ذبح نے کی کوشش کی تو میں چیخ کر جاگ گئی۔ میں نے ایک حسین عورت کو مندر کے باہر رے دیکھا تھا شبیر' جب تم مجھے سیڑھیوں پر گھسیٹ رہے تھے تو وہ عورت لپک کر میرے ب آئی۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تم میرے دوست نہیں دشمن ہو' تم نے مجھے شرن ں کے چنگل سے محض اس لئے چھینا ہے کہ دیوی کے قدموں میں بھینٹ چڑھا دو' اسی رت نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اب شبیر نہیں رہے تم نے اپنا مذہب بدل لیا ہے اور منوہر ل بن گئے ہو۔ مجھے بتاؤ شبیر کہ یہ خواب کیسا تھا؟"

نعیمہ کا خواب سن کر میں ہکا بکا رہ گیا۔ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ حرف بحرف درست ما' اسے پراسرار طور پر ان باتوں کا علم ہو چکا تھا جن کو میں نے اس سے چھپانے کی وشش کی تھی۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہونے لگیں۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہوں۔ دوسری طرف مجھے اس بات پر تعجب ہو رہا تھا کہ نعیمہ کو ان باتوں کا علم کس طرح ہوا' کیا وہ محض خواب ہی ہو سکتا تھا؟ میں سوچتا رہا' میرا ذہن قلابازیاں کھا رہا تھا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک خیال تیزی سے ابھرا' نعیمہ نے خواب میں نظر آنے والی جس عورت کا ذکر کیا تھا کہیں وہ ساجدہ تو نہیں تھی؟ اس خیال نے میرے ذہن کو اور الجھا دیا۔ میں نے نعیمہ سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا تو میری پریشانی اور بڑھ گئی۔ نعیمہ نے اس عورت کا جو حلیہ بتایا وہ ساجدہ کے سوا کسی اور کا نہیں تھا۔ گویا پراسرار طاقتیں نعیمہ کو بچانا چاہتی تھیں۔ میں نے سوچا پھر مجھے ادیتی دیوی کو دیا ہوا وچن یاد آگیا۔ مجھے دیوی کی باتیں یاد آئیں۔ دیوی نے کہا تھا کہ کالی کی بھینٹ سے پہلے یا بعد میں دیوتا تیرا امتحان لیں گے۔ میرا ذہن بری طرح الجھ رہا تھا۔ میں کسی آخری نتیجے پر

پہنچنا چاہتا تھا کہ دیوی کی آواز میرے کانوں میں سرسراتی ہوئی ابھری۔

"منوہر، تم میرے مہان سیوک ہو۔ دیوی کا آشیرواد تمہارے ساتھ ہے۔ پلید آتماؤ کے جال سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر تم نے میری آگیا کا پالن نہ کیا تو دیوتاؤں کا کشٹ ت کو نشٹ کر دے گا۔ تمہاری مہان شکتیاں تم سے چھین لی جائیں گی۔ تم بھکاریوں کی طرح سڑکوں پر گھومتے پھرو گے۔"

دیوی کی آواز سن کر میں یکلخت سنبھلا۔ میں نے نعیمہ کی سمت دیکھا جو مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ لیکن مجھے اس کے پیار سے زیادہ مہان شکتی کا دھیان تھا۔ میں نے طے کر لیا کہ خواہ حالات کچھ ہوں میں دیوی کو دیئے ہوئے وچن پر قائم رہوں گا، نعیمہ کو ہر قیمت پر کالی کے چرنوں میں بھینٹ چڑھاؤں گا۔

"کیا بات ہے شبیر؟" نعیمہ نے مجھے چپ اور کھویا کھویا دیکھ کر پوچھا۔

"شرن لال کی سختیوں نے تمہارے ذہن کو ابھی تک پراگندہ کر رکھا ہے۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے بڑی خوبصورتی سے نعیمہ کو شیشے میں اتارتے ہوئے کہا۔ "کالی کا مندر، دیو قامت مجسمہ اور بھینٹ، یہ سب اسی ماحول کی پیداوار ہیں، تمہارے لاشعور نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے ان باتوں کو ذہن سے نکال دو۔"

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو شبیر۔" نعیمہ نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "لیکن پھر وہ عورت کون تھی جو مجھ سے خواب میں ملی تھی؟ خدا ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھے۔"

"فکر مت کرو نعیمہ۔" میں نے اسے پگھلتا دیکھ کر جلدی سے کہا۔ "میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی بات کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔"

"مجھے اپنے بازوؤں میں چھپا لو شبیر، نہ جانے کیوں میرا دل اندر ہی اندر بیٹھا جا رہا ہے۔" نعیمہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر مریم کا تقدس اور معصومیت موجود تھی۔ میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔



دوسری صبح میں سو کر اٹھا تو نعیمہ محو خواب تھی۔ رات کی باتوں نے مجھے فکر مند کر دیا آج کا دن میرے لئے بہت اہم تھا۔ کالی کے مندر کے پجاری نے سنیچر کی شام کو شبھ ں قرار دیا تھا۔ میں اس موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ شیو شنکر مہاراج کو خوش ۓ کے بعد میں پھر دیوتاؤں کا مہان سیوک بن سکتا تھا۔ ادیتی دیوی نے مجھے اس کا پورا یقین دلایا تھا۔ میں نے لاجونتی سے رات والی بات کا ذکر کیا تو وہ مسکرا کر بولی۔

"تم کوئی چنتا نہ کرو مہاراج، تمہاری داسی تمہارے پاس ہے۔"

"دیوی کی آگیا کا پالن کرنا میرا دھرم ہے لاجونتی۔" میں نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ "ایسا اوپائے کرو کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے، نعیمہ کو ہر قیمت پر کالی چرنوں پر بھینٹ چڑھنا ہے۔"

"تم جو چاہتے ہو، وہ اوش پورا ہو گا مہاراج!" لاجونتی نے ہاتھ باندھ کر کہا۔ "میں لو کالی کے مندر کی سیڑھیوں تک پہنچانے کا وچن دیتی ہوں۔ وہ ہوش میں رہنے کے کچھ نہیں سمجھ سکے گی۔"

"میں یہی چاہتا ہوں۔" میں نے تیزی سے کہا۔

لاجونتی کچھ دیر بعد دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ نعیمہ بیدار ہوئی تو اس وقت بھی اس معصوم نظروں میں رات کے بھیانک خواب کا خوف جھلک رہا تھا۔ میں نے اس سے میٹھی باتیں شروع کر دیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ رات والے خواب کی باتوں کو ۓ۔ دن بھر میں اس کے ساتھ لگا رہا۔ جوں جوں بھینٹ کی گھڑی قریب آتی جاتی تھی دل کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ مندر کے پجاری نے کہا تھا کہ سورج غروب سے پہلے اگر بھینٹ چڑھائی گئی تو کالی اس بھینٹ کو ضرور قبول کر لے گی۔ وقت کے ساتھ میری بے چینی بھی نہ جانے کیوں بڑھتی جا رہی تھی۔ مگر مجھے اس بات کا یقین تھا کہ لاجونتی نے جو کہا ہے وہ اسے کر گزرنے کی شکتی بھی رکھتی ہے۔

مجھے اپنے ارادوں میں مایوسی نہیں ہوئی۔ سورج غروب ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ نعیمہ کے پاس بیٹھا اس کی دلجوئی میں مصروف تھا کہ لاجونتی اندر داخل ہوئی۔ اس کا

اشارہ پا کر میں کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لاجونتی' نعیمہ کے ساتھ کمرے سے نکلی تو اس کے ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ تھی۔ نعیمہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے سے کہا۔

"مہاراج' ہم اس وقت کالی کے مندر چلیں گے۔"

میں ایک لمحے کو گڑبڑا گیا۔ مجھے لاجونتی کی حماقت پر غصہ آ رہا تھا۔ میں نے دز نظروں سے نعیمہ کی طرف دیکھا اور پھر اس وقت میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب نے بھی مجھ سے اسی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کالی کے مندر کے درشن کو بے چین ۔ میں سمجھ گیا کہ اس وقت وہ لاجونتی کے کسی منتر کے زیر اثر ہے۔ میں تیزی سے ان دا کو لے کر ہوٹل سے باہر آیا۔ ایک گزرتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور میں بیٹھ کر کالی کے مندر کی طرف چل پڑا۔ مجھے اپنی کامیابی کے روشن امکانات نظر آ تھے۔ ادیتی دیوی کو دیا ہوا وچن پورا ہونے میں اب زیادہ دیر نہیں تھی۔

کالی کے مندر کا فاصلہ ہوٹل سے کچھ زیادہ نہیں تھا۔ پندرہ منٹ کے اندر میں پہنچ گیا۔ کالی کا پرشکوہ مندر میرا منتظر تھا۔ میں ٹیکسی سے نیچے اترا۔ نعیمہ میرے ساتھ لاجونتی پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ مندر کے اندر نہیں ج گی۔ میں نعیمہ کا ہاتھ تھامے مندر کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا کہ معاً" مجھے ایسا مح ہوا جیسے کوئی پراسرار قوت میرے آڑے آنے والی ہے۔ میں نے اس خیال کو وہم قرا لیکن ابھی میں نے سیڑھیوں پر پہلا ہی قدم رکھا تھا کہ میری نظر ایک بوڑھے شخص پر جو اچانک میرے سامنے نمودار ہوا تھا۔ اس نے سر سے پاؤں تک سفید لباس پہن رکھا اس کی داڑھی اور سر کے بال بھی سفید تھے۔ میں اس کے ہاتھوں میں رعشے کی کیفیت صاف طور پر دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمک رہی تھیں۔ آنکھوں میں وقار تھا۔ جاہ وجلال تھا۔ میں ٹھٹھک کر رک گیا۔ بوڑھے کی تیز نظریں اپنے جسم میں کسی نشتر کی طرح چبھتی محسوس ہو رہی تھیں اس کے چہرے کا غیض وغض دیکھ کر مجھے اپنا دل سینے میں ڈوبتا محسوس ہوا۔ کسی انجانے خوف کا احساس مجھے پریشا رہا تھا۔

میں نے گھوم کر پشت کی جانب دیکھا۔ میں لاجونتی کو اشارہ کرنا چاہتا تھا کہ وہ پراسرار بوڑھے کو میرے راستے سے ہٹائے لیکن لاجونتی وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔!!

کالی کا پرشکوہ مندر میری نظروں کے سامنے تھے۔ لاجونتی نے نعیمہ کی بھینٹ چڑھ

بری مدد کی تھی۔ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والا تھا۔ کالی کے چرنوں میں ، دیتے ہی دیوی۔۔ دیوتاؤں کی ناراضگی مجھ سے دور ہو جاتی۔ یہی مجھ سے مندر کے) نے کہا تھا اور ادیتی دیوی نے بھی مجھے اسی بات کا یقین دلایا تھا لیکن عین وقت پر راز ریش بوڑھے کے آ جانے سے حالات بدل گئے تھے۔ نہ جانے کیوں مجھے ایسا ں ہوا جیسے یہ شگون میرا بنا بنایا کام بگاڑ دے گا۔ میں نے پلٹ کر لاجونتی کو دیکھنا چاہا۔ چاہتا تھا کہ لاجونتی سے کہوں کہ وہ اس بوڑھے کو سنبھالے اور میں نعیمہ کو لے کر مندر اندر جاؤں لیکن لاجونتی مجھے دور دور تک کہیں نظر نہیں آئی۔ میرا ماتھا ٹھنکا۔ لاجونتی کی دگی یقیناً کچھ معنی رکھتی تھی۔ میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے گھوم کر دوبارہ اس ھے پر نظر ڈالی جو بدستور مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور تھا۔ نعیمہ ابھی تک کسی سحر میں مبتلا تھی۔

میں' منوہر لال مہاراج جس نے کٹھن تپسیا کے بعد دیوی دیوتاؤں کو راضی کیا تھا اور ن شکتی پراپت کر چکا تھا اس وقت نہ جانے کیوں خود کو مجبور سمجھ رہا تھا۔ لیکن یہ کیفیت دہ دیر تک برقرار نہ رہی ادیتی کی آواز میرے کانوں میں سرسراتی ہوئی ابھری۔

"منوہر! بھینٹ کی شبھ گھڑی بیتی جا رہی ہے۔ اگر تم نے آج میری آگیا کا پالن نہ کیا سارا جیون ہاتھ ملو گے۔"

دیوی کی سرگوشی میرے کانوں میں گونجی تو میں جیسے' سوتے سے جاگ اٹھا۔ میں نے ڑھے کو سر تا پا غور سے دیکھا۔ بظاہر وہ میرے مقابلے میں کسی حقیر کیڑے سے زیادہ یت نہیں رکھتا تھا۔ مجھے اپنے آپ پر غصہ آ گیا۔ میں خواہ مخواہ ایک ایسے شخص سے رفزدہ ہو رہا تھا جس کا میرا کوئی جوڑ نہیں تھا۔ میں اپنی بزدلی پر دل ہی دل میں شرمندہ ونے لگا۔ پھر میں نے تیور بدل کر خوفناک نظروں سے اسے گھورا۔ نعیمہ کا ہاتھ تھام کر اس سے کترا کر گزر جانا چاہا۔ دیوی نے کہا تھا کہ شبھ گھڑی بیتی جا رہی ہے۔ میں اس وقت وڑھے سے الجھنے کے بجائے جلد از جلد مندر کے اندر جا کر کالی کے چرنوں میں نعیمہ کی بھینٹ دینا چاہتا تھا مگر ابھی میں نے دو قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ بوڑھا دوبارہ تیزی سے میرے سامنے آیا اور مجھے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔ "مردود' اس لڑکی کو کہاں لے جا رہا ہے۔۔؟"

"یہ میری دھرم پتنی ہے بڑے میاں۔" میں نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "ہم دیوی درشن کو جا رہے ہیں' پرنتو تم کون ہو۔۔۔۔؟ کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟"

"بدبخت' تو نے اپنی زندگی برباد کر لی' لیکن اس غریب کو کیوں غلط راہ پر ڈال ر ہے۔" بوڑھے نے چبھتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ "اس کی عاقبت کیوں خراب کر ر ہے؟"

"بڈھے۔۔۔!" یکلخت میں کڑک کر بولا۔ "تجھے ان باتوں سے کیا سمبندھ' یہ لڑ میری دھرم پتنی ہے' مجھے اس پر پورا پورا ادھیکار ہے۔ تو کون ہے ہمارے راستے میں ٹانگ پھنسانے والا۔"

"کیا نام ہے تیرا؟" بوڑھے نے میری باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

"میرا نام منوہر ہے پر تجھے کیا۔۔۔" میں جھلا گیا۔

"کم بخت۔۔۔" بوڑھے نے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔ "اب بھی وقت سنبھل جا' اگر ڈوب گیا تو پھر تیرا ابھرنا مشکل ہے' خود کو پہچاننے کی کوشش کر۔"

"میں کہتا ہوں سیدھی طرح میرا راستہ چھوڑ دے۔ تو نہیں جانتا کہ اس سے تو کر سے باتیں کر رہا ہے۔" میں نے وقت کی کمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے درشت آواز میں کہا۔ "جا اپنی راہ لے۔"

میرا خیال تھا کہ بوڑھا میری گھرکی سن کر خاموشی سے چلا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میری بات سن کر اس کے چہرے کا جلال اور شدت اختیار کر گیا۔ وہ بدستور میرے سامنے کھڑا مجھے خونخوار نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ نعیمہ میرے برابر کھڑی اسے ٹکٹکی باندھے دیکھے جا رہی تھی اس خیال سے کہ ممکن ہے بوڑھے کا ذہنی توازن خراب ہو او خواہ مخواہ میرے گلے پڑ رہا ہو' میں نے نعیمہ کا ہاتھ تھاما اور ایک بار پھر کترا کر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس بار بوڑھے نے جو کچھ کہا اسے سن کر میں چونکے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

"مردود' تو نعیمہ کو مندر کے اندر نہیں لے جا سکتا۔" بوڑھے کے لہجے میں تحکم تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ اسے کیونکر نعیمہ کا نام معلوم ہوا۔ ابھی میں بوڑھے کو وضاحت طلب نظروں سے گھور ہی رہا تھا کہ اس نے دوبارہ ٹھوس آواز میں کہا۔۔۔۔ "کیا گھو رہا ہے مجھے بدنصیب' کہہ جو دیا کہ نعیمہ مندر میں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔"

"تم۔۔۔۔" میں نے اپنا نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے سرد آواز میں پوچھا۔۔۔ "تم نعیمہ کو کیسے جانتے ہو۔؟"

"میں یہ بھی جانتا ہوں مردود کہ تو کون ہے۔" بوڑھا سر تاپا کانپتے ہوئے بولا۔۔۔۔ "تو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھا ہو گیا ہے۔ طاقت کے نشے نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔

ں کو پوجتے پوجتے تیرا دل بھی پتھر کا ہو گیا ہے۔ تو اپنے خدا اور رسول کو بھول چکا ہے۔ شبیر حسن خان سے منوہر لال بن گیا ہے۔" بوڑھا روانی میں بولتا رہا۔ بھینٹ کی شبھ ڑی بیتی جا رہی تھی۔ مجھے غصہ آ گیا' میں نے بوڑھے کو سفاکانہ نظروں سے گھورتے ئے کہا۔۔۔۔ "بڈھے بند کر اپنی زبان۔ اور دفع ہو جا یہاں سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اکشٹ تجھے جلا کر راکھ کر دے۔"

"بدنصیب' بدبخت!" بوڑھا ساری جان سے لرزتے ہوئے بولا۔۔۔ "اب بھی وقت ے سنبھل جا۔ توبہ کے دروازے ابھی تجھ پر بند نہیں ہوئے ہیں۔ مردود اپنے پروردگار کو پاننے کی کوشش کر۔"

میرے لئے اب برداشت کرنا ناممکن تھا۔ دیوی کی آگیا کا پالن کرنا میرے لئے ضروری ما۔ میں نے ایک منتر پڑھ کر بوڑھے کی جانب پھونکا۔ مجھے یقین تھا کہ میرے منتر کے بیر ئ کے روپ میں بھڑک کر اس کی ہڈیوں تک کو جلا کر خاکستر کر دیں گے۔ لیکن ایسا نہیں وا۔۔۔ میں نے اپنا وار خالی جاتے دیکھا تو اور بھڑک اٹھا۔ مجھے یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے فصے کی شدت کے باعث میں نے منتر پڑھنے میں غلطی کی ہو۔ چنانچہ میں نے پھر اسی منتر کو نا جما کر پڑھنا شروع کیا۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اپنا منتر پورا کرتا بوڑھے نے مجھے جلالی حالت میں گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔ "میں کہتا ہوں بدنصیب کہ اب بھی ہوش میں آ جا۔ کیوں اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔"

میں نے بوڑھے کی بات کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ بدستور منتر کے بول پڑھتا رہا۔ منتر پڑھ کر میں نے بوڑھے کی جانب پھونک ماری۔ آگ کے شعلے مندر کی سیڑھیوں سے لپکتے ہوئے ابھرے اور بوڑھے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ میرا دل خوشی سے دھڑکنے لگا۔ مگر یہ خوشی عارضی تھی۔ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے غائب ہوئے تو میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ بوڑھے کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ وہ بدستور اسی جگہ کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا۔ قبل اس کے کہ میں دوسرا منتر پڑھتا بوڑھے نے نعیمہ کی سمت دیکھ کر نرم آواز میں کہا۔۔۔ "لڑکی میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ سحر کے اس خول کو توڑ کر باہر نکل آ جس نے تیرے ذہن کو ماؤف کر دیا ہے اور تیری آنکھوں پر گندی طاقتوں کا پردہ ڈال رکھا ہے۔"

بوڑھے کے الفاظ میں نہ جانے کیا جادو تھا کہ اس کا جملہ مکمل ہوتے ہی نعیمہ یوں چونکی جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے اچانک بیدار ہو گئی ہو۔ ایک نظر مندر پر ڈالی پھر مجھے گھ [illegible] بولی۔۔۔ "شبیر! یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔؟"

"نعیمہ۔۔۔۔۔!" میں دانت پیس کر نعیمہ سے مخاطب ہوا۔ "میں تمہارا شوہر ہوں' تمہیں میرا ہر حکم ماننا پڑے گا۔"

نعیمہ نے متحیرانہ نظروں سے مجھے دیکھا۔ جیسے میری بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ قبل اس کے کہ میں اس کو کوئی دوسرا حکم دیتا۔ بوڑھے نے پھر نعیمہ سے کہا۔۔۔ "لڑکی' میرے پیچھے پیچھے چلی آ۔ تیرا شوہر تجھے کفر کی راہ پر لے جا رہا ہے۔ میں تجھے ایمان کی راہ دکھاؤں گا۔

اپنا جملہ مکمل کر کے بوڑھا مجھے نفرت بھری نظروں سے گھورتا ہوا پلٹا اور آگے بڑھنے لگا۔ میرا غصہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ میں نے نعیمہ کو بوڑھے کے پیچھے قدم اٹھاتے دیکھا تو لپک کر اس کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ میں اس سنہری موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کالی کی ناراضگی میرا مستقبل تباہ کر سکتی تھی۔ میری برسوں کی کٹھن پریکشا پل بھر میں برباد ہو سکتی تھی۔ میں نعیمہ کو ہر قیمت پر کالی کے چرنوں پر بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن اس بار بھی مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ نعیمہ نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑا لی اور آگے بڑھ گئی۔ وہ قوت کسی عورت کی نہیں ہو سکتی تھی۔ میں دنگ رہ گیا۔ میری حالت مضحکہ خیز ہو رہی تھی۔ میں نے دوڑ کر دوبارہ نعیمہ کو روکنا چاہا۔ لیکن کسی نادیدہ قوت نے اتنی زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا کہ میں تیورا کر زمین پر الٹ گیا۔ پھر ایسا لگا جیسے بہت سارے نادیدہ ہاتھوں نے میرے سر پر جوتوں کی بارش کر دی ہو۔ مجھے اپنا بھیجہ پلپلا ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے تاریکی کے بادل پھیل رہے تھے۔ میں درد و کرب کی کیفیتوں سے دوچار تھا۔ مجھے کسی بات کا مطلق کوئی ہوش نہ تھا۔ میرا ذہن ڈوب رہا تھا۔ نادیدہ قوتیں مجھے بڑی اذیت ناک حالت سے دوچار کر رہی تھیں۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میرے گرد پنڈت پجاریوں اور ننگ دھڑنگ سادھوؤں کا ہجوم جمع ہو رہا تھا۔ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ یاد نہیں۔

دوبارہ ہوش آیا تو میں نے خود کو مندر سے دور کوڑا کرکٹ پھینکنے والے میدان میں پڑا پایا۔ میرے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ مجھ میں اتنی طاقت بھی نہیں تھی کہ اٹھ کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا۔۔۔ چاروں طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ دور مندر کے روشن دیئے میری مہان شکتی کا مذاق اڑاتے نظر آ رہے تھے۔ میں نے کراہ کر کروٹ بدلی اور بمشکل ہمت کر کے پیروں پر کھڑا ہوا۔ میری حالت ابتر ہو رہی تھی' ذہن چکرا رہا تھا' کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ میں لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ دو چار قدم آگے بڑھا تھا کہ ٹھوکر کھائی اور دوبارہ

منہ کے بل زمین پر آ گرا۔ میرے ذہن پر دوبارہ غنودگی طاری ہونے لگی۔ میں نے اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن کو جگانا چاہا لیکن مایوسی کا شکار ہو کر میں پھر بیہوش ہو گیا۔

دوسری بار میری بیہوشی کتنی طویل رہی مجھے اس کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں۔ البتہ جب ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک آراستہ کمرے میں پایا۔ میں ایک مسہری پر دراز تھا۔ لاجونتی قریب بیٹھی مجھے نشیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ مجھے اپنی تکلیف کا احساس ہوا۔ میں نے آہستہ سے کروٹ لی۔ اپنے جسم پر نظر ڈالی تو یوں لگا جیسے اب تک میں کوئی بھیانک خواب دیکھتا رہا ہوں۔۔۔ میں پوری طرح چاق وچوبند تھا۔ جوڑوں کی اذیت ناک تکلیف رفع ہو چکی تھی۔ ذہن پوری طرح کام کر رہا تھا۔ مجھے اپنی بدلی ہوئی حالت پر تعجب ہوا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان باتوں کو کیا سمجھوں؟ گزری ہوئی باتوں کا ایک ایک لمحہ میرے ذہن میں محفوظ تھا۔ میں نے لاجونتی کی جانب وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔ وہ بدستور مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھے جا رہی تھی۔ مجھے الجھن سے دوچار پایا تو مسکرا کر ایک ادا سے بولی۔۔۔ "کیا بات ہے مہاراج' کس وچار میں گم ہو؟"

"لاجونتی۔۔۔۔" میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔ "کیا تمہیں یاد ہے کہ میں کالی کے مندر پر بھینٹ دینے گیا تھا۔"

"میں تمہارے ساتھ ہی تھی مہاراج۔" لاجونتی نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا۔

"پھر۔۔۔۔" میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "اس کے بعد کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

"میں دیوی کی آگیا پر وہاں سے ہٹ گئی تھی مہاراج۔" لاجونتی نے سنجیدگی سے کہا۔ پھر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پیار سے بولی۔۔۔ "تم قسمت کے دھنی ہو مہاراج۔ دیوی نے تمہاری بھینٹ سویکار کر لی ہے۔"

"مگر وہ بوڑھا۔۔۔۔"

"تم بھول رہے ہو منوہر مہاراج۔" لاجونتی نے میرا جملہ درمیان سے کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "دیوی نے تم سے کہا تھا کہ بھینٹ سویکار کرتے ہوئے دیوتا تمہارا امتحان بھی لیں گے۔ تم اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو مہاراج!"

لاجونتی کا جواب سن کر مجھے ادیتی دیوی کی باتیں یاد آئیں تو ساری الجھن یکسر ختم ہو گئی۔ البتہ وہ پراسرار بوڑھا کون تھا یہ بات میرے لئے قابل غور تھی' نعیمہ کے رویئے نے بھی مجھے پریشان کر رکھا تھا۔ میں نے حالات پر نئے سرے سے غور کیا۔ پھر دبی زبان سے لاجونتی سے دریافت کیا۔۔۔" کالی کے مندر کی سیڑھیوں پر جو بوڑھا نظر آیا تھا۔۔۔۔"

کون تھا۔۔۔؟"

"وہ دیوتاؤں کا روپ تھا مہاراج۔۔۔" لاجونتی نے بلا تامل جواب دیا۔

"نعیمہ کہاں ہے۔۔۔؟" میں نے اپنے ذہن کی گرہ کو بھی کھول ڈالنا چاہا۔۔۔

"دیوتاؤں کو تمہارے من کا اجلا پن بہت پسند آگیا تھا مہاراج۔" لاجونتی نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔ "تمہاری۔ دھرم پتنی کی بھینٹ دیوتا کو منظور نہیں تھی۔ اسی کارن دیوتا اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ گوپال داس مہاراج کے سلسلہ میں تم سے جو بھول ہو گئی تھی دیوتاؤں نے اسے بھی شما کر دیا ہے۔"

اب میری تمام الجھن رفع ہو گئی تھی۔ مجھے خوشی تھی کہ نعیمہ بھی بچ گئی اور دیوی سے کیا ہوا میرا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ میری محنت رائیگاں نہیں گئی تھی۔ میرا مستقبل اب تابناک تھا۔ میں بدستور مہان شکتی کا مالک تھا۔ میں نے لاجونتی کو غور سے دیکھا۔ وہ ہاتھ باندھے پجاریوں جیسے انداز میں میرے سامنے کھڑی تھی۔ گزری ہوئی باتوں کا تکلیف دہ تصور مٹا اور خوشیوں کا احساس جاگا تو لاجونتی کا حسن میری نظروں میں اور نکھر آیا۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "لاجو۔"

"مہاراج۔۔۔" لاجونتی نے نظریں جھکا کر شرماتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے یاقوتی ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

"تم نے مجھے کامیابی کی خبر سنائی ہے۔" میں نے اس کے قیامت خیز سراپا کا جائزہ لیتے ہوئے دبی آواز میں کہا۔

"مہاراج کی سیوا کرنا پجارن کا دھرم ہے مہاراج۔"

"ہم تم سے بہت خوش ہیں لاجو۔"

"کرپا ہے مہاراج کی۔" لاجونتی نے لجا کر جواب دیا۔

خوشیوں کے اچانک احساس نے میرے جذبات کو بھڑکایا۔ لاجونتی کے قیامت خیز حسن نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ میں نے بے قابو ہو کر لاجونتی کو کھینچ لیا۔ وہ لہرا کر میری کشادہ آغوش میں گری تو میرے بازوؤں کا حلقہ تنگ ہو گیا۔ لاجونتی کسمسائی۔ اس نے جذباتی نظروں سے مجھے دیکھا اور ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ اس کی خود سپردگی کا انداز بلا خیز تھا۔ میں سنبھل نہ سکا' اس کے حسن کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔۔۔!

دس روز تک میں کلکتے میں رہا۔ میں جس مکان میں ٹھہرا۔ وہ ایک مقامی ہندو کا تھا۔ لاجونتی نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ مجھے اس مکان میں پورن لال نے پہنچایا ہے۔ مجھے ان

وں سے کوئی سروکار بھی نہیں تھا۔ صرف اس بات کی خوشی تھی کہ دیوی دیوتاؤں نے یری بھینٹ سے خوش ہو کر مجھے معاف کر دیا ہے۔ لاجونتی کی حسین قربت نے مجھے وقت ا احساس بھی نہیں ہونے دیا۔ گیارہویں روز میں دوپہر کا کھانا کھا کر لیٹا تھا۔ لاجونتی میرے ائنتانے بیٹھی میرے پاؤں دبا رہی تھی۔ مجھ پر ہلکی ہلکی غنودگی طاری ہوئی تھی کہ اچانک جونتی کی چیخ کی آواز سن کر میری آنکھ کھل گئی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا لیکن اس وقت یری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے لاجونتی کو مطمئن پایا۔ البتہ میرے اچانک باگنے سے وہ کچھ گڑبڑا ضرور گئی تھی۔

"ابھی یہاں کون چیخا تھا۔۔۔؟" میں نے لاجونتی کو دیکھ کر پوچھا تو اس کا تجسس بڑھ گیا۔ ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں الجھن کے اثرات ابھرے پھر وہ سنجیدگی سے بولی۔

"تم نے کوئی سپنا دیکھا ہو گا مہاراج۔ یہاں میرے سوا کوئی اور نہیں۔ پھر میں نے کسی چیخ کی آواز نہیں سنی۔"

میں ہونٹ چبا کر رہ گیا۔ وہ آواز میرا وہم نہیں ہو سکتی تھی۔ پھر وہ کس کی چیخ کی آواز تھی۔ میرا ذہن الجھنے لگا۔ لاجونتی نے مجھے فکر مند پایا تو بولی۔۔۔ "کس وچار میں گم ہو مہاراج؟"

"لاجو۔۔۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "ہو سکتا ہے تم نے کوئی آواز نہ سنی ہو' لیکن وہ آواز میرے خواب میں نہیں گونجی تھی۔ میں نے پورے ہوش وحواس میں وہ چیخ سنی تھی اور۔۔۔ اور وہ آواز تمہاری تھی۔"

لاجونتی میری بات سن کر چونکی پھر مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ "میں دیوتاؤں کی سوگند کھا کر کہتی ہوں مہاراج کہ میں نے کوئی آواز نہیں نکالی تھی۔۔۔"

"پھر وہ کس کی آواز تھی۔۔۔؟" میں نے بدستور الجھتے ہوئے سوال کیا۔ نہ جانے کیوں میں اس آواز کو اپنا وہم سمجھنے کو تیار نہ ہو سکا۔۔۔۔!

"ہو سکتا ہے مہاراج کہ وہ آواز کہیں پڑوس سے آئی ہو' پرنتو میں نے نہیں سنی۔" لاجونتی نے مجھے بڑی سنجیدگی سے یقین دلاتے ہوئے جواب دیا۔

مجھے لاجونتی کی بات کا یقین آگیا۔ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے اس قسم کی کوئی دل لگی کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی۔ کچھ دیر تک میں اس آواز کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر دوبار لیٹ گیا۔ لاجونتی میرے سرہانے آ کر میرا سر دبانے لگی۔ میں نے سونے کے ارادے سے آنکھیں بند کر لیں لیکن اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ چیخ کی آواز بدستور میرے تصور

میں گونج رہی تھی۔ میرا ذہن اس آواز کی گونج سے چھٹکارا نہ پا سکا۔ ابھی میں اس معمہ ک
حل کرنے کی کوشش میں منہمک تھا کہ لاجونتی کی چیخ دوبارہ ابھری۔ اس کے ساتھ ہی اي
محسوس ہوا جیسے کوئی وزنی چیز زمین پر گری ہو۔ میں دوبارہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ لیکن اس با
جو کچھ میں نے دیکھا وہ حقیقت تھی۔ لاجونتی فرش پر پڑی آہستہ آہستہ ہاتھ پیر مار رہی
تھی۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے اس پر اچانک مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ میں لپک کر مسہری سے نیچے
اترا۔ قریب جا کر نبض دیکھی تو وہ بدستور اپنی رفتار سے چل رہی تھی۔ مجھے لاجونتی کی اس
اچانک حالت پر تعجب ہوا۔ محض پندرہ بیس منٹ پہلے وہ بالکل ٹھیک تھی۔ لیکن اب اس
کے چہرے کی رنگت ہلدی کی طرح زرد پڑ گئی تھی۔ حسن کی تمام رعنائیوں کو جیسے اچانک
گہن لگ گیا تھا۔

"لاجونتی---" میں نے اسے دو چار آوازیں دیں۔ لیکن اس کی کیفیت میں کوئی
فرق نہیں آیا۔ اس کے ہاتھ پیر بدستور اس انداز میں آہستہ آہستہ ہل رہے تھے جیسے و
اندرونی طور پر کسی شدید کرب میں مبتلا ہو۔ میں نے فوری طور پر ایک آزمودہ منتر پڑھ ک
پھونکا تو لاجونتی کے پپوٹوں کو جنبش ہوئی۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن اس کی
آنکھوں سے ویرانی جھلک رہی تھی۔ وہ برسوں کی مریض نظر آ رہی تھی۔ میں نے اسے
سہارا دے کر اٹھایا اور مسہری پر لٹا دیا۔ لاجونتی کی نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ میں
نے کچھ توقف کے بعد اس سے دریافت کیا--- "تمہیں اچانک کیا ہو گیا تھا؟"

"منوہر---" لاجونتی نے نقاہت بھری آواز میں میرا نام لیا۔ وہ مجھ سے کچھ کہ
چاہتی تھی۔ لیکن اس کی آواز حلق میں پھنس کر رہ گئی۔ پلکوں کے گوشے اچانک نمناک ہ
گئے۔

"لاجونتی---" میں نے بے چینی سے پوچھا--- "یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی
ہے۔ مجھے بتاؤ کہ تمہارے اوپر کیا گزری تھی۔ اس سے پہلے تو تمہارے اوپر اس قسم کا دو
کبھی نہیں پڑا تھا۔"

"یہ دورہ نہیں تھا مہاراج۔ مجھے اپنے کئے کی سزا مل رہی ہے---"

"سزا ملی ہے۔" میں چونکا--- "لاجونتی مجھے بتاؤ وہ کون سورما تھا جس نے تمہیں س
دی ہے۔ دیوتاؤں کی سوگند میں اس اپرادھی کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سارا جیون تڑپ
تڑپ کر گزارے گا۔"

"نہیں مہاراج نہیں---" لاجونتی نے بسورتے ہوئے التجا کی--- "تم میرے

ن ویاکل نہ ہو--- میں نہیں چاہتی کہ مجھ ابھاگن کے کارن شکتیوں کا ٹکراؤ ہو۔ مجھ
و بیتی ہے وہ میں جھیل لوں گی۔"

لاجونتی کی باتیں سن کر میری تشویش اور بڑھ گئی---- شکتیوں کے ٹکراؤ سے اس
کیا مراد تھی۔ یہ بات میری سمجھ میں نہ آ سکی' میں ایک ثانیئے الجھتا رہا۔ پھر غصہ بھری
از میں بولا۔

"لاجونتی! میں تمہیں آگیا دیتا ہوں کہ مجھے اس راکھشش کا نام بتاؤ جس نے تمہیں
شٹ دیا ہے۔"

"مہاراج مجھے مجبور نہ کرو' میرے حال پر چھوڑ دو---" لاجونتی نے آنسو بہاتے
وئے جواب دیا تو میرا غصہ اور بھڑک اٹھا۔

"تم بھول رہی ہو لاجونتی کہ اس سمے تم منوہر لال سے بات کر رہی ہو----" میں
نے بدلے ہوئے تیور سے کہا---- "تمہیں میری آگیا کا پالن کرنا ہو گا---- تمہیں
تانا ہو گا کہ تمہیں کس نے سزا دی ہے۔"

"پورن لال مہاراج نے۔" لاجونتی نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"پورن لال نے---؟" میں نے حیرت سے کہا۔ "کارن کیا تھا---؟"

"منوہر! پورن لال مہاراج اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں کیول تمہاری داسی بن کر
رہ جاؤں۔" لاجونتی نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جواب دیا۔ "اس نے مجھے اپنے
بیروں کے ذریعہ اپنے پاس بلایا تھا۔ وہ میرے شریر سے کھیلنا چاہتا تھا۔ ایک اپسرا ہونے کے
اطے میرا دھرم تھا کہ میں اس کی بات مان لوں پرنتو میں نے ایسا نہیں کیا--- میں نے
اس کے بیروں کو مار بھگایا تھا۔ یہ بات پورن لال--- مہاراج کو بری لگی اور-----"

"اور اس پاپی نے تم کو کشٹ دیا-----" میں نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے تیز
لہجے میں کہا۔

"ہاں منوہر!" لاجونتی بولی--- "میں نے پورن لال کی بات سے انکار کر کے اس کی
مہان شکتی کا اپمان کیا تھا۔ اسے ادھیکار تھا کہ مجھے سراپ دے۔"

"اور پہلے بھی جو چیخ میں نے سنی تھی وہ بھی تمہاری تھی' کیوں---" میں نے غصے
سے اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں منوہر---" لاجونتی نے اقرار کر لیا۔ "میں نہیں چاہتی تھی کہ میرے کارن
مہان شکتیوں کا ٹکراؤ ہو۔"

"یہ ٹکراؤ اب اوش ہو گا۔۔" میں کڑک کر بولا۔۔۔۔ "پورن لال میرے بازوؤں کی قوت آزما چکا ہے۔ اس بار میں نے اس پر کرپا کر کے شما کر دیا تھا۔ پرنتو اس بار وہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکے گا۔ میں اسے ایسا سراپ دوں گا کہ دھرتی بھی لرز اٹھے گی۔"

"میں بنتی کرتی ہوں منوہر کہ اس دھیان کو من سے نکال دو۔ پورن لال سے ٹکرانے کے لئے تمہیں سمے کا انتظار کرنا چاہئے۔" لاجونتی نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ "وہ منش کے روپ میں۔۔۔۔ راکھشش ہے۔"

"بکواس مت کرو لاجونتی۔۔" میں گرج کر بولا۔ "مجھے بتاؤ کہ اس سمے پورن لال کہاں ملے گا۔"

"وہ۔۔۔ وہ یہیں کلکتے میں ہے مہاراج۔۔" لاجونتی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "کالی کے مندر کے بڑے پجاری کے ساتھ اس کی کٹی میں رہتا ہے۔"

"میرے ساتھ آؤ۔۔۔" میں نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ لاجونتی نے ہچکچاہٹ کا مظاہر کیا تو میں نے اسے گھسیٹ کر اٹھا لیا۔ وہ سہم کر میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئی۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا مکان سے باہر نکلا اور کالی کے مندر کی طرف چل پڑا۔

لاجونتی کے بیان نے میرے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ پورن لال کی طرف سے میرے سینے میں نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اس نے لاجونتی کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کر کے میرا اپمان کیا تھا۔ میری مہان شکتی کو للکارا تھا۔ اگر اس نے یہ حرکت نعیمہ کی بھینٹ سے پہلے کی ہوتی تو ممکن تھا میں حالات سے مجبور ہو کر خاموش ہو جاتا لیکن اب جبکہ میں ادیتی دیوی کی آگیا کا پالن کر چکا تھا۔ دیوتا میری بھینٹ سویکار کر چکے تھے۔ میں پورن لال کو کسی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔ میں نے ٹھوس ارادہ کر لیا تھا کہ پورن لال کو اس کی بدنیتی کی ایسی کڑی سزا دوں گا کہ وہ تا عمر اسے یاد رکھے گا۔

کالی کے مندر پہنچ کر بڑے پجاری کی کٹی تلاش کرنے میں مجھے کوئی دشواری نہیں پیش آئی۔ حالات میرے حق میں ثابت ہو رہے تھے۔ کم از کم میں نے یہی اندازہ لگایا تھا۔ اس لئے کہ جب میں لاجونتی کو ساتھ لئے بڑے پجاری کی کٹی میں داخل ہوا' تو پورن لال وہاں تنہا موجود تھا۔ بروئے پجاری موجودگی میں مجھے احتیاط سے کام لینا پڑتا۔ بہرحال پورن لال نے مجھے اپنے سامنے دیکھا تو جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور انتہائی نرم آواز میں بولا۔

"پدھارو مہاراج۔۔۔ میرے بڑے بھاگ جو تم نے مجھے یاد رکھا۔۔۔۔"

"پورن لال۔۔۔" میں نے سرد آواز میں کہا۔ "کیا تم جانتے ہو کہ اس سمے میرے یہاں آنے کا کارن کیا ہے؟"

"تمہیں میری کوئی ضرورت آن پڑی ہو گی۔۔" پورن لال نے بدستور نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔ "کیا آ گیا ہے؟"

"تم شاید بھول رہے ہو پورن لال کہ اس سمے تم کس شکتی سے بات کر رہے ہو۔" میں نے پورن لال کی مکاری پر جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ "شاید تم یہ بھی بھول چکے ہو کہ ایک بار میں تم کو شما کر چکا ہوں۔۔۔"

"مجھے یاد ہے مہاراج۔ پرنتو اس سمے میں ان باتوں کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔۔۔"

پورن لال نے میرے سرد لہجے کی چبھن کو محسوس کیا تو حیرت سے پوچھا۔ وہ یقیناً مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس خیال نے میرے انتقام کی آگ کو ہوا دی۔ میں نے پورن لال کو حقارت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ "اتنے بھولے نہ بنو پورن لال۔ تم خوب جانتے ہو کہ اس سمے میرے یہاں آنے کا کارن کیا ہے۔۔۔؟"

"میں سمجھا نہیں مہاراج۔۔۔" پورن لال نے بدستور وضاحت طلب نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

لاجونتی سر جھکائے میرے قریب کھڑی تھی۔ میرا خیال تھا کہ پورن لال مجھے دیکھتے ہی سمجھ جائے گا کہ میں وہاں کیوں آیا ہوں۔ لیکن وہ بدستور خود کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میری آنکھوں میں دھول جھونک رہا تھا۔ مجھے اس کی مکاری پر طیش آ گیا۔ میں نے یکلخت گرج کر کہا۔۔۔۔ "پورن لال! تمہاری مکاری اس سمے تمہارے کسی کام نہیں آئے گی۔ میں تمہیں ایسا سبق دوں گا کہ پھر کبھی تم مجھ سے آنکھ ملانے کی ہمت بھی نہ کر سکو گے۔ تم نے میری مہان شکتی کا اپمان کر کے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔"

"کیا کہہ رہے ہو منوہر مہاراج۔۔!" پورن لال نے پھر متحیرانہ لہجے میں کہا۔ پھر لاجونتی کو مخاطب کر کے بولا۔۔۔۔ "لاجونتی۔۔۔ تو مجھے بتا کہ مہاراج پر کیا بیتی ہے۔"

"کمینے۔ خبردار جو اب تیری پلید زبان پر لاجونتی کا نام آیا۔" میں نے کڑک کر کہا تو پورن لال ایک لمحے کو بوکھلا گیا۔ پھر میں نے اسے اپنے آنے کا مقصد بتایا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ نفرت سے لاجونتی کو گھورتے ہوئے مجھ سے بولا۔۔۔۔ "منوہر! تم ایک کلنکنی کے کارن میرا اپمان کر رہے ہو۔ اس پاپن نے تم سے جو کچھ کہا ہے وہ جھوٹ ہے' بکواس ہے۔"

پورن لال نے میری موجودگی میں لاجونتی کو کلنکنی اور پاپن کہا تو میرا دماغ الٹ کر رہ گیا۔ میں نے غیظ وغضب کی حالت میں ایک زور دار تھپڑ پورن لال کے گال پر رسید کرتے ہوئے کڑک کر کہا۔ ”حرام کے تخم۔ تیری اتنی مجال کہ تو میرے سامنے میری پجارن کا اپمان کر رہا ہے۔ کمینے میں تیرا خون پی جاؤں گا۔ میرا کشٹ تجھے جلا کر بھسم کر دے گا۔ پرنتو اس سے پہلے تجھے لاجونتی کے چرن چھو کر اس سے شما کی بھکشا مانگنی ہو گی۔“

پورن لال میرا جواب سن کر اور تھپڑ کھا کر غصے سے سرخ ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے حقارت بھری نظروں سے گھور رہا ہے۔ لاجونتی کے پیر تھام کر معافی مانگنے کی بات سن کر اس کی آنکھیں شعلہ بار ہو رہی تھیں۔ اس کے تیور بدل رہے تھے۔ جس انداز میں وہ اپنا نچلا ہونٹ چبا رہا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کسی فیصلے پر پہنچنا چاہتا ہے۔ مجھے اس کی خاموشی گراں گزری تو میں نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔۔۔ ”کمینے‘ کیا تو نے سنا نہیں کہ میں نے تجھے کیا آگیا دی ہے۔ اگر مکتی چاہتا ہے تو میری آگیا کا پالن کر۔“

پورن لال نے فوراً ہی میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر تک خطرناک نظروں سے مجھے گھورتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوبارہ آنکھیں کھولیں تو اس کی نگاہوں سے نفرت کے شعلے ابل رہے تھے۔ ایک نظر اس نے لاجونتی پر ڈالی پھر میری جانب گھور کر نفرت سے بولا۔۔۔ ”منوہر! تم اپنی اوقات بھول رہے ہو۔۔۔ تم نے اپنے گرو کا اپمان کیا ہے۔ تمہیں اس کی سزا اوش بھگتنی پڑے گی۔“

”تو‘ اور مجھے سزا دے گا۔۔۔ لے سنبھل۔“

میں نے ایک خطرناک منتر کا جاپ کر کے پورن لال کی سمت پھونکا۔ لیکن پورن لال اپنی جگہ کھڑا مسکراتا رہا۔ اس کی مسکراہٹ میں طنز تھا۔ میں نے دوسرا اور پھر تیسرا حملہ کیا مگر میرے جنتر بیکار گئے۔ پورن لال کی حقارت آمیز مسکراہٹ نے مجھے آپے سے باہر کر دیا۔ میں نے تابڑ توڑ کئی اور منتر آزمائے مگر سب بیکار گئے۔ لاجونتی بدستور میرے قریب گردن جھکائے کھڑی تھی۔ میں بری طرح تلملا رہا تھا۔ کسی انجانے خوف کے تصور سے میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔

”کیوں منوہر؟ خاموش کیوں ہو‘ کیا مجھے کشٹ نہیں دو گے مہاراج۔۔۔؟“ پورن لال نے میری بے بسی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ ”تم کو تو اپنی مہان شکتی پر بڑا گھمنڈ تھا۔۔۔ اپنے بیروں کو بلاؤ۔۔۔“

اچانک میں نے لاجونتی کو چونک کر سر اٹھاتے دیکھا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ سوتے

ے اچانک جاگ پڑی ہو۔ پہلے اس نے پورن لال کی طرف دیکھا۔ پھر میری طرف دیکھ یوں پلکیں جھپکانے لگی جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں اس کی طرف ہ توجہ نہ دے سکا۔ دیتا بھی کیسے جبکہ پورن لال کو حاوی آتا دیکھ کر اور اپنے تمام وار جاتے دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو چکے تھے۔ میں ابھی ان بدلے ہوئے حالات پر غور رہا تھا کہ پورن لال نے لاجونتی کی طرف سرخ سرخ نظروں سے گھورا پھر نہ جانے کون منتر پڑھ کر پھونکا کہ لاجونتی ایک چیخ مار کر بل کھاتی ہوئی فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ میرے لئے لمحات بڑے کربناک تھے۔ لاجونتی میرے سامنے پورن لال کے منتر کا شکار ہوئی تھی اور رن لال مجھے یوں گھور رہا تھا جیسے کچھ چبا ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ چند ثانیے ہم دونوں یک دوسرے کو گھورتے رہے پھر پورن لال بولا۔۔۔ ”مورکھ‘ اپرادھی‘ تو بھول گیا تھا کہ رو ہمیشہ گرو ہوتا ہے۔ دیوی کی کرپا نے تیرا دماغ خراب کر دیا تھا۔ تو نے یہ بھی بھلا دیا تھا کہ میں کون ہوں میں نے تجھ پر جو مہربانیاں کی تھیں تو نے ان کا مجھے جو بدلا دیا وہ میرا ل جانتا ہے۔ پرنتو سمے سمے کی بات ہے بچہ۔ کل تک تیری پو بارہ تھی۔ آج میں تجھے تاؤں گا کہ آٹے دال کا بھاؤ کیا ہے۔“

پورن لال کے تیور ہر لحہ خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے تھے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر اچانک حالات نے پلٹا کس طرح کھا لیا۔ کچھ دیر پہلے تک پورن لال بھیگی بلی بنا میرے سامنے کھڑا تھا اور میں اسے من مانی سنا رہا تھا۔ لیکن اب حالات اس کے برعکس تھے۔ اپنے منتروں کا انجام دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا تھا کہ بازی پورن لال کے حق میں پلٹ چکی ہے۔ مجھے اپنی بھینٹ کا دھیان آیا جو دیوی کے کہنے کے مطابق دیوتاؤں نے قبول کر لی تھی۔ لاجونتی نے مجھے یہی بتایا تھا۔ میں حالات کے تانے بانوں کو سلجھانے کی کوشش میں محو تھا کہ پورن لال دوبارہ گرج کر بولا۔۔۔ ”مسلے۔ تیرے من میں جو کچھ ہے مجھے اس کی خبر ہے‘ تو نے ادیتی کے ساتھ بھی دھوکہ کیا ہے۔ کالی کی بھینٹ پوری نہیں ہوئی۔ دیوتاؤں کا کشٹ اب تیرا جنم نشٹ کر دے گا۔“

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو پورن لال! میں چپ نہ رہ سکا۔ ”میں نے دیوی کو دیا ہوا وچن پورا کرنے میں کوئی کھوٹ نہیں کیا۔ میں اپنی پسند کی سندر ناری نعیمہ کو لے کر کالی کے چرنوں تک گیا تھا۔ پرنتو دیوتاؤں نے نعیمہ کو راستے سے ہٹا دیا۔ لاجونتی نے مجھے بتایا تھا کہ میری بھینٹ سوئیکار ہو چکی ہے۔ دیوتا مجھ سے راضی ہو چکے ہیں۔“

”دیوتا اب کبھی تجھ سے راضی نہیں ہوں گے مورکھ۔۔۔“ پورن لال دونوں ہاتھوں

کی مٹھیاں بھینچ کر غصے سے بولا۔۔۔۔ "تو میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتا۔ نے بھینٹ کے سلسلے میں کالی سے دھوکا کیا ہے۔ دیوی نے مجھ کو یہی بتایا ہے' دیوی بھی جھوٹ نہیں بول سکتی۔ اس کی شکتی اپرم پار ہے۔"

پورن لال کی باتیں سن کر میرا ذہن پلٹنے لگا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان باتوں کا کیا مطلب نکالوں۔ لاجونتی نے مجھے میری بھینٹ قبول ہونے کی مبارکباد دی تھی لیکن پورن لال کچھ اور کہہ رہا تھا۔ کیا لاجونتی نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟ کیا وہ مجھے دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتی تھی؟ پورن لال کو اصل حالات کا علم کس طرح ہوا تھا؟ اگر وہ دروغ گوئی کر رہا تھا تو میرے منتر اس پر کیوں نہیں اثر کر رہے تھے؟ وہ لاجونتی کو بے ہوش کرنے میں کس طرح کامیاب ہو گیا۔۔۔۔؟ میرا ذہن قلابازیاں کھا رہا تھا کہ پورن لال نے حقارت بھری نظریں میرے اوپر ڈالتے ہوئے انتہائی نفرت سے کہا۔ "اپرادھی! میں نے چاہا تھا کہ تجھے منش سے پجاری بنا دوں۔ میں تجھے اپنا مہان سیوک بنانے کے سپنے دیکھ رہا تھا۔ مجھے وشواش تھا کہ میں نے تجھ پر جو محنت کی ہے وہ برباد نہیں ہو گی۔ پرنتو تیرے من میں' کھوٹ تھا۔ تو نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ تو نے ایک اپسرا کے سندر جال میں پھنس کر میرا اپمان کیا۔ تیرے کارن دیوی دیوتا مجھ سے روٹھ گئے' پرنتو آج تو نے منہ کی کھائی ہے۔ اگر تو نے کالی کے چرنوں میں بھینٹ دی ہوتی۔ تو دیوی دیوتا تجھے مہان شکتی دان کر دیتے۔ کالی کی کرپا تجھے بلوان کر دیتی۔ لیکن تیرے من میں کھوٹ تھا تو نے کالی کے ساتھ بھی دھوکا کیا۔ تو نے اپنی سندر ناری کو کالی کے چرنوں سے دور کر دیا۔ تو نے دیوی دیوتاؤں کے ساتھ بھی چھل کپٹ سے کام لیا ہے۔ تو نے مہان شکتیوں کا اپمان کیا ہے کمینے۔ میں آج تجھے ایسا کشٹ دوں گا کہ تو سدا بیاکل رہے گا۔ سارا جیون تجھے چین نہیں پراپت ہو گا۔"

"تم بکواس کرتے ہو پورن لال۔" میں ہذیانی انداز میں چیخ اٹھا۔۔۔۔ "میں نے نعیمہ کی بھینٹ کے سلسلے میں کالی کے ساتھ کوئی دھوکا نہیں کیا۔ میرے من میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔ لاجونتی نے کہا تھا کہ میری بھینٹ سوئیکار کر لی گئی ہے۔ تم کہتے ہو کہ دیوی دیوتا مجھ سے ناراض ہیں۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ میرے ساتھ تم نے اور لاجونتی نے مل کر دھوکا کیا ہے۔ تم دونوں کمینے ہو۔ میں تم پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تمہارے منہ پر تھوکتا ہوں۔ تم مہان نہیں بے ایمان ہو۔ مکار فریبی' دغا باز۔ تم دیوی دیوتاؤں کے سچے سیوک نہیں' تم اپنے دھرم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ دیوی میرے ساتھ ہے۔

ں مجھ سے منہ نہیں پھیر سکتی۔ دیوتا جانتے ہیں کہ میرا من پوتر ہے۔ حرام کے تخم' تو رے راستے کا پتھر ہے آج میں تجھے ہمیشہ کے لئے اپنے راستے سے ٹھوکر مار کر علیحدہ کر نگا۔ تیرا گندہ وجود خاک میں ملا دوں گا۔"

میری حالت دیوانوں جیسی ہو رہی تھی۔ پورن لال یقینی طور پر مجھے دیوی دیوتاؤں کے راستے سے بھٹکانے کے لئے الٹی سیدھی بکواس کر رہا تھا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا وہ سراسر غلط تھا۔ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے میں نے پورن لال پر حملہ کر دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس کو قتل کر کے اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا لیکن مجھے اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پورن لال نے فوری طور پر نہ جانے کیا منتر پڑھ کر میری جانب پھونکا کہ میرے بڑھتے ہوئے قدم جکڑ گئے۔ میں اپنی جھونک میں منہ کے بل فرش پر گرا۔ چوٹ شدید تھی۔ میری نظروں کے آگے اندھیرا پھیل گیا۔ کوئی رقیق شے بڑی تیزی سے میرے سر سے پھیل کر چہرے کو آلودہ کر رہی تھی۔ غالباً میرا سر پھٹ گیا تھا۔ میں نے جھلا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے ایک شدید ٹھوکر میری پسلیوں پر پوری قوت سے لگی۔ میں تڑپ اٹھا۔ پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے چاروں طرف آگ بھڑک اٹھی ہو۔ میں نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن سر سے بہتا ہوا خون دونوں آنکھوں میں بھر رہا تھا۔ مجھے کچھ نظر نہ آ سکا۔ البتہ آگ کے شعلے مجھے ہر لحہ قریب آتے محسوس ہو رہے تھے۔ میں نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن پورن لال کے منتر کے بیروں نے مجھے پوری طرح جکڑ رکھا تھا۔ مجھے اپنا پورا وجود جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ میں پاگلوں کی طرح کربناک آواز میں چلانے لگا۔ مجھ پر بے ہوشی کے اثرات بڑی تیزی سے حاوی ہو رہے تھے۔ میرا ذہن ڈوب رہا تھا۔۔۔۔ میں اذیت ناک حالتوں سے دوچار تھا۔ اچانک مجھے ان کربناک لمحات میں ایک نسوانی قہقہے کی بھرپور آواز سنائی دی۔ میں نے ذہن پر زور دے کر اس آواز کو پہچاننا چاہا۔ لیکن ذہن نے میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ میں نے ایک آخری چیخ ماری۔ پھر میرے سارے بدن کی طاقت گھپ اندھیروں کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتی چلی گئی۔ یعنی میں بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔!!

میں پورن لال کے کشٹ سے کب تک دوچار رہا۔ مجھے اس کا مطلق احساس نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ دوسری بار جب غنودگی کی کیفیتوں کا بوجھ ہلکا ہوا اور میں ہوش میں آیا تو میرا سارا جسم پھوڑے کی طرح درد کر رہا تھا۔ ایک ایک جوڑ رستے ہوئے ناسور کی صورت اذیت پہنچا رہا تھا۔ پہلی بار جب میں نے پلکوں کو وا کیا تو دھند کی دبیز چادر میرے اور ماحول کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو گئی۔ سب سے پہلے میری نظر جس پر پڑی وہ

پورن لال تھا۔ میرے سامنے سینہ تانے کھڑا وہ مجھے حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ میں نے ماحول کا جائزہ لیا۔ اس وقت میں کسی مالدار آسامی کی خوابگاہ میں تھا۔ جہاں کی ہر شے اپنی امارت کا اعلان زبان حال سے کر رہی تھی۔ میں نے ذہن پر زور ڈال کر سوچنے کی کوشش کی۔ میں کالی کے بڑے پجاری کی کٹی میں بے ہوش ہوا تھا۔ یہاں اس خوابگاہ تک کیسے آگیا؟ ابھی میں ماحول کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہی نسوانی قہقہے کی مترنم مگر مدھم آواز میرے کانوں میں گونجی جو میں نے بیہوش ہوتے وقت سنی تھی۔ میں نے چونک کر آواز کی سمت نظر اٹھائی۔ پورن لال اور لاجونتی میرے سامنے کھڑے ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے تھے۔ پورن لال نے لاجونتی کی کمر کے گرد ہاتھ کا حلقہ مضبوط کر رکھا تھا۔ اور لاجونتی اس حلقے کو توڑنے کی کوشش میں مستانہ وار بل کھا رہی تھی۔ سسک رہی تھی، مچل رہی تھی۔ زندگی سے بھرپور قہقہے لگا رہی تھی۔ مجھے شدید گھٹن کا احساس ہوا۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لینی چاہیں۔ میں اپنی آنکھوں سے لاجونتی کو اپنے دشمن کی بانہوں میں ہمکتا نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن کوشش کے باجود میں نہ اپنی آنکھ بند کر سکا اور نہ ادھر سے اپنی توجہ ہٹا سکا۔ پورن لال نے ایک جھٹکے سے لاجونتی کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور والہانہ انداز میں اسے پیار کرنے لگا۔ لاجونتی نے بڑی بے حیائی سے خود کو پورن لال کے حوالے کر رکھا تھا۔ میرے دل پر چھریاں چل رہی تھیں۔ میں نہ چاہنے کے باوجود سب کچھ دیکھنے پر مجبور تھا۔ کچھ دیر تک پورن لال، لاجونتی کے سندر اور کومل شریر سے کھیلتا رہا پھر اس نے اچانک میری طرف اشارہ کر کے لاجونتی سے پوچھا۔ "لاجونتی کیا تو نے کبھی اس منش کو دیکھا ہے؟"

لاجونتی نے میری طرف تعجب خیز نظروں سے گھورا، کچھ دیر ٹکٹکی باندھے گھورتی رہی، اس کی نظروں میں میرے لئے اجنبیت کا احساس چھلک رہا تھا، کچھ توقف کے بعد اس نے پورن لال کی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔ "یہ کون پکھیرو ہے مہاراج؟ اس کی صورت اس قدر بھیانک کیوں ہے؟"

لاجونتی سے یہ جواب سن کر میرے دل پر ایک گھونسہ لگا۔ وہ میرے بارے میں کبھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرے گی۔ میں نے خواب میں ایسا نہیں سوچا تھا۔ گھٹن کا احساس میرے لئے اور شدید ہو گیا۔ پورن لال نے لاجونتی کی بات سن کر فاتحانہ نظروں سے میرے چہرے پر ایک حقارت بھری نظر ڈالی۔ پھر لاجونتی سے مخاطب ہو کر بولا۔ "اس پکھیرو کا نام منوہر لال ہے، کبھی یہ بڑا سندر ہوا کرتا تھا۔ پرنتو اب یہ اگر خود بھی اپنا چہرہ

دیکھے تو نہیں پہچان سکتا۔"

"منوہر لال۔" لاجونتی نے میری طرف نظریں اٹھا کر کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ مہاراج جیسے یہ نام میں نے پہلے بھی کبھی سن رکھا ہے۔ کہاں؟ یہ یاد نہیں آ رہا۔"

"تم نے اس کا نام اوش سنا ہو گا لاجو۔" پورن لال نے طنز بھری مسکراہٹ سے جواب دیا۔ پھر لاجونتی کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر بولا۔ "یہ مہاشے کبھی مہان شکتی کے مالک تھے، ان کا شبھ نام منوہر لال مہاراج تھا، ان کے ایک اشارے پر دھرتی کا سینہ کانپ اٹھتا تھا، یہ دیوی دیوتاؤں کے مہان سیوک تھے، ایک بار اس نے مجھے بھی کشٹ دیا تھا۔ اس سمے اس کی شکتی اپرم پار تھی، پرنتو اب یہ میرے چرنوں پر بھکاریوں کی طرح پڑا ہے، اس کی ساری شکتی ختم ہو چکی ہے، اب یہ ایک حقیر کیڑے کی طرح ہے، میں جب چاہوں اسے چرنوں تلے مسل کر خاک میں ملا سکتا ہوں۔"

"میں سمجھی نہیں مہاراج۔" لاجونتی نے تعجب سے پوچھا۔ "اگر یہ مہان شکتی کا مالک تھا تو بھکاری کیسے بن گیا۔"

"دیوی دیوتاؤں کا کشٹ۔" پورن لال سختی سے بولا۔ "اس مورکھ نے دیوتاؤں کو وچن دے کر اسے بھلا دیا تھا۔ اس نے کالی کے چرنوں کی بھینٹ واپس لے لی تھی، اس اپرادھی نے گرو کو پہچاننے سے انکار کر دیا تھا۔"

"مہاراج۔ لاجونتی نے بدستور متحیرانہ لہجے میں پوچھا۔" اگر اس پاپی نے دیوی دیوتاؤں کا **اپمان** کیا ہے تو یہ اب تک زندہ کیوں ہے؟ تم اسے جلا کر بھسم کیوں نہیں کر دیتے مہاراج؟ اس اپرادھی کو ایسا سراپ دو مہاراج کہ اس کی آتما بھی بیاکل رہے۔ دھرتی اس کے بوجھ سے پلید ہو رہی ہے۔ مہاراج اسے نرکھ میں جھونک دو۔"

"میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا لاجونتی، پرنتو بعد میں، میں نے اپنا خیال بدل دیا، اس لئے کہ یہ ہندو نہیں بلکہ مسلمان ہے، اس کا دھرم ہم سے الگ ہے۔ اس کی گندی آتما نرکھ کو بھی پلید کر دے گی۔" پورن لال نے حقارت سے جواب دیا۔ "دیوی دیوتاؤں نے اس مسلے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسے ہاتھ پاؤں توڑ کر کسی گندی موری (نالی) کے کنارے ڈال دیا جائے، اس کے بھاگ میں بربادیوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔"

"اگر یہ پلید منش ہے تو تم اسے یہاں کیوں اٹھا لائے ہو۔" لاجونتی نے نفرت سے بھنویں سکیڑتے ہوئے کہا۔ "اسے اٹھا کر باہر پھینک آؤ مہاراج۔"

کوئی یار و مددگار نہیں تھا۔ مجھے خود اپنی حالت پر رونا آ رہا تھا۔ میں منوہر لال مہاراج ایک بار پھر شبیر حسن خاں بن گیا تھا' دیوی دیوتاؤں نے مجھے دھوکا دیا تھا۔ میں نے طاقت کے حصول کی خاطر بڑے پاپڑ بیلے تھے' بڑی تکالیف جھیلی تھیں' بیحد تگ و دو کی تھی' اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا' دیوی دیوتاؤں کا مہان سیوک بن گیا تھا' میرے قبضہ بیروں کی شکتی تھی' میں نے اجیت کمار کو اپنے منتروں سے کشٹ دیا تھا' پورن لال جو گرو تھا اسے نیچا دکھایا تھا۔ ادیتی دیوی کو رام کر لیا تھا لیکن یہ تمام باتیں خواب بن کر گئی تھیں۔ میں غالباً" اب تک سراب کے پیچھے بھاگتا رہا تھا' مجھے پر اسرار قوتوں کو حاصل کرنے میں ایک طویل عرصے تک بھٹکنا پڑا تھا تب کہیں جا کر میں نے کچھ حاصل کیا تھا مجھے پتھروں کے آگے سر جھکانا پڑا تھا' مجسموں کی پرستش کرنی پڑی تھی' دیوتاؤں کے آشیرواد کی خاطر جنگل جنگل صحرا صحرا گھومنا پڑا تھا۔ لیکن یہ تمام باتیں ایک سنہری فریب تھیں ایک خوبصورت دھوکا تھیں' ایک بھیانک خواب تھیں جس کی تعبیر پلک جھپکتے میں میرے سامنے آشکار ہو گئی' چند گھنٹوں میں میری برسوں کی محنت اکارت ہو گئی' لمحوں میں دنیا بدل گئی' منٹوں میں سب کچھ برباد ہو کر رہ گیا مکر و فریب کے طویل دن کس قدر جلد بیت گئے تھے اور اب حقیقت کا ایک ایک لمحہ کس قدر طویل اور ناقابل برداشت ہو کر رہ گیا تھا۔

میں فٹ پاتھ پر لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھتا رہا' بازار ختم ہوا تو بستی شروع ہو گئی۔ میں نے ایک بجلی کے کھمبے کا سہارا لیکر اپنے گرتے ہوئے وجود کو عارضی طور پر سنبھالا۔ میرا سانس بری طرح پھول رہا تھا' میں نے پھر اپنے ماضی پر نظر ڈالی جہاں ہر سمت گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ میں نے جھلا کر آنکھیں بند کر لیں میرے ذہن میں نعیمہ کا تصور ابھرا' مسکراتا ہوا معصوم اور دلکش چہرہ' اس کی آنکھوں میں میرے لئے پیار چھلک رہا تھا' اس کی نظروں میں میری محبت کا خمار موجود تھا' وہ چاہت بھری نظروں سے مجھے گھور رہی تھی' میں نے حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تو میرے تصور میں ابھرا ہوا نعیمہ کا چہرہ پل بھر میں بگڑ گیا' اس کے ہونٹ کپکپائے' وہ تڑپ کر بولی۔ "شبیر' تم نے مجھے پاکر کھو دیا' تم نے میری محبت کا جواب نفرت سے دیا' تم نے مجھے بیجان پتھروں پر قربان کر دینا چاہا' تم نے ایسا کیوں کیا شبیر؟ تم انسان تھے پتھر کیسے بن گئے؟"

میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں' زندگی کی گہما گہمی میرے سامنے جاری تھی۔ میں نے اپنی نعیمہ کے بارے میں سوچا' نعیمہ جس نے مجھے سہارا دیا تھا' زندگی کی رنگینیاں بخشی تھیں' محبت کی حلاوتوں سے میری زندگی کو جلا بخشی تھی لیکن میں نے اس کی وفاؤں کو

طاقت کے نشے میں ٹھکرا دیا۔ میں لاجونتی کے حسن کے فریب میں مبتلا ہو کر سب کچھ بھول گیا' نعیمہ کو بھی۔ پھر وہ مجھے دوبارہ اس وقت نظر آئی جب ادیتی دیوی نے کالی کے چرنوں کے لئے مجھ سے بھینٹ طلب کی۔ میں نے نعیمہ کو کالی کے قدموں پر بھینٹ چڑھانے کے لئے دوبارہ تلاش کیا۔ میں اسے کالی کے مندر تک لے گیا لیکن ایک سفید ریش بوڑھے نے نمودار ہو کر میرا راستہ روک لیا' نعیمہ کو مجھ سے چھین لے گیا۔ لاجونتی نے مجھ سے کہا تھا کہ دیوی نے میری بھینٹ سویکار کر لی ہے لیکن وہ سراسر جھوٹ تھا' پورن لال کی باتوں نے میری آنکھیں کھول دی تھیں' وہ بوڑھا کوئی اور ہی تھا۔ جو نعیمہ کو بھینٹ چڑھنے سے بچا لے گیا تھا۔

"کون تھا وہ بوڑھا ———؟ کون تھا وہ پر اسرار شخص؟ کون تھا وہ سفید دراز ریش جس نے ایک پل میں میرا سارا سکون چھین کر مجھے بربادیوں اور پستیوں سے ہمکنار کر دیا تھا؟ کون تھا وہ؟؟؟"

میرا ذہن الجھنے لگا' میں نے اپنی زندگی کی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کی لیکن اور الجھتا گیا' میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا' مجھے اب بھی شبہ تھا کہ جو کچھ میں اب دیکھ رہا ہوں کہیں وہ بھی کوئی بھیانک خواب تو نہیں؟ میں ابھی اپنے ہست و بود پر غور کر رہا تھا کہ ایک سپاہی میرے سامنے آ کر رکا۔ اس نے جن نظروں سے مجھے گھورا ان میں میرے لئے نفرت اور حقارت کا ملا جلا احساس موجود تھا' مجھے اس کی سخت نظریں اپنے جسم میں چبھتی محسوس ہوئیں۔ میں نے سپاہی کے چہرے سے نظریں ہٹا کر اس کے ساتھی کو دیکھا جو شکل و صورت سے کوئی مہاجن نظر آتا تھا' اس کے تیور بھی میرے لئے خطرناک تھے' نہ جانے کیوں وہ دونوں مجھے مشکوک نظروں سے گھور رہے تھے' میرے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہونے لگیں' مجھے اپنا دم سینے کی گہرائیوں میں گھٹتا محسوس ہوا۔ پریشان کن خیالات نے مجھے چاروں طرف سے جکڑ لیا۔ میں ابھی اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا کہ سپاہی نے کرخت آواز میں پوچھا۔

"کون ہے تو؟ کیا نام ہے تیرا؟"

"مم ——— میں ———" میں ہکلا کر رہ گیا' میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں سپاہی کو اپنا کیا نام بتاؤں' حالات نے مجھے اس قدر دل شکستہ کر دیا تھا کہ میری زبان پر تالے پڑ گئے تھے۔

"ہکلا کیوں رہا ہے کمینے۔" سپاہی نے میری بوکھلاہٹ کو مشکوک نظروں سے دیکھتے

ہوئے گرج کر کہا۔ "سیدھی طرح میری بات کا جواب دے' نہیں تو چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔"

"میرا نام ------- شبیر حسن خاں ہے۔" میں نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اس علاقے میں کب سے بھیک کا دھندا کر رہا ہے۔" سپاہی نے دوسرا سوال کیا۔ میں ایکبار پھر گڑ بڑا گیا' سپاہی نے مجھے بوکھلاتے دیکھا تو تیسرا سوال کر ڈالا "کل رات تو کہاں تھا؟"

"میں ------- کالی کے بڑے مندر -------" میں کچھ کہتے کہتے یکلخت خاموش ہو گیا مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا لیکن اب کچھ حاصل نہیں ہو سکتا تھا' تیر کمان سے نکل چکا تھا' سپاہی نے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے ہی شبہ تھا مہاشے کہ تم وہ نہیں جو نظر آ رہے ہو' شبیر حسن خاں کا کالی کے پوتر مندر سے کیا سمبندھ۔"

"مم ------- میں ------- بھکاری نہیں ہوں سپاہی جی" میں نے جلدی سے اپنا بچاؤ کرنے کی خاطر کہا تو سپاہی زہر خند سے بولا۔ "صورت ہی سے کسی مہاراج کے پتر نظر آ رہے ہو۔"

"مجھے تو شکل ہی سے یہ کوئی اٹھائی گیرا جان پڑتا ہے۔" مہاجن نما اجنبی نے حقارت سے کہا۔ "ایسے ہی منش بھیس بدل کر چوری اور ڈاکے مارتے ہیں' ہو سکتا ہے کہ ہمارے سیٹھ جی کے ہاں ڈاکہ مارنے والوں میں اس کا بھی ہاتھ ہو۔"

"میں بھی آج پہلی بار اس رنگے سیار کو اس علاقے میں دیکھ رہا ہوں۔" سپاہی نے تائید کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا پھر مجھے کھا جانے والی نظروں سے گھور کر بولا۔ "رہتے کہاں ہو؟"

میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا پھیل گیا' جب مجھے خود نہیں معلوم تھا کہ اچانک میں اس حالت کو کس طرح پہنچ گیا تو دوسروں کو بھلا کیا بتا سکتا تھا' میری ہچکچاہٹ نے سپاہی کو اور طرح دی' کڑک کر بولا۔ "سیٹھ گوبند داس موتی والے کا نام کبھی سنا ہے۔"

"نن ------- نہیں۔" میں نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ "میں کسی سیٹھ گوبند داس موتی والے سے واقف نہیں ہوں۔"

"سنو مہاشے' سیدھی طرح کھل جاؤ۔" سپاہی نے میرے قریب آتے ہوئے راز دار لہجے میں کہا۔ "اگر تم نے اپنے دوسرے ساتھیوں کا نام مجھے بتا دیا تو ہم تمہیں سرکاری گواہ بنا کر بچا لیں گے پرنتو اگر تم نے ہٹ دھرمی سے کام لیا تو پھر ہمیں ٹیڑھی انگلیوں سے گھی نکالنا بھی آتا ہے۔"

"مجھے کچھ نہیں معلوم سپاہی جی۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "میں قسم کھاتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں' میرا کسی چوری یا ڈکیتی سے کوئی تعلق نہیں' میں بے قصور ہوں۔"

"بکواس بند کر' بے قصور کا بچہ۔" سپاہی نے ایک بھرپور ہاتھ میری گدی پر رسید کرتے ہوئے کہا "تیرے تو پتا بھی تھانے چل کر اپنی سچی کتھا سنانے پر مجبور ہو جائیں گے۔"

سپاہی کا ہاتھ اس قدر بھرپور اور اچانک تھا کہ میں تیورا کر منہ کے بل زمین پر گرا۔ اس اچانک افتاد نے میرے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے تھے' میں نے اپنے ڈوبتے ذہن کو سنبھال کر اپنے بچاؤ میں کچھ کہنا چاہا لیکن میری ایک نہ چلی۔ سپاہی نے دوسرے لوگوں کے ذریعے مجھے پکڑ کر ایک ٹیکسی میں ڈالا اور تھانے لے گیا' راستے بھر وہ لات اور گھونسوں سے میری خاطر مدارات کرتا رہا' تھانے پہنچ کر ایکبار پھر مجھے اپنی صفائی کا موقع ملا۔ لیکن حالات نے مجھے بے بس کر دیا۔ میں نے جو کہانی سنائی اس پر خود مجھے بھی شبہ تھا' تھانے دار نے مجھے حوالات میں بند کرا دیا جہاں رات بھر سیٹھ گوبند داس موتی والے کے ہاں پڑنے والے ڈاکے کے سلسلے میں میری زبان کھلوانے کی خاطر مجھ پر سختیاں توڑی گئیں' میں کتنی بار بیہوش ہوا اور کتنی بار ظالموں نے مجھے سرد پانی کے چھینٹے دے کر ہوش میں لانے کی کوشش کی مجھے مطلق یاد نہیں' میری داد فریاد سب رائیگاں گئی۔ دو روز بعد مجھے ڈرا دھمکا کر چند دوسرے مجرموں کے ہمراہ عدالت میں پیش کیا گیا' میرے پاس اپنی صفائی پیش کرنے کا کوئی ثبوت نہ تھا اس لئے مجھے بھی سزا ہو گئی مجسٹریٹ نے مجھے ڈکیتی کے جرم سے بری الذمہ قرار دیا تھا لیکن بھیک مانگنے کے جرم میں دو ماہ قید سخت کا حکم سنا دیا!!

دو ماہ کی یہ قید میری زندگی کو برقرار رکھنے کا ایک ذریعہ بن گئی۔ ممکن ہے آپ میری اس بات کو سنکر مسکرائیں اور میری صحیح الدماغی پر شبہ کریں لیکن جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کا ایک ایک لفظ میرے دل کی آواز ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جیل جانے سے موت بہتر ہے لیکن میں نہیں مانتا' میں اپنے بارے میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں جیل نہ گیا ہوتا اور فاقہ کشی سے تنگ آ کر گمنامی کی موت مر گیا ہوتا تو آج میری یہ داستان دوسروں کے لئے داستان عبرت کس طرح بن سکتی تھی؟ میں

نے جیل میں جن مشکلات کا سامنا کیا وہ خدا میرے دشمنوں کو بھی نصیب نہ کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان مشکلات نے میری اصلاح کی' میں نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا اور سمجھا' مجھے جیل کے ایک ایک ذرے سے محبت ہو گئی' اسی جیل نے مجھے جینے کا سہارا دیا تھا' اسی نے مجھے پھر سے انسان بنا دیا جس کا ذکر میں آئندہ کروں گا۔

جیل جانے کے بعد مجھے شروع میں دو ہفتے تک علاج کے لئے ہسپتال میں رکھا گیا پھر جب میری حالت سدھر گئی تو مجھے ہسپتال سے جیل میں منتقل کر دیا گیا جہاں مجھ سے سخت محنت لی گئی' سپاہیوں نے مجھ پر ظلم توڑے' اٹھتے بیٹھتے جوتے لات اور گندی گندی گالیوں سے نوازا جاتا لیکن میں یہ سب کچھ سننے اور برداشت کرنے کے لئے مجبور تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک بار میں نے ایک سنتری کو ماں کی گالی دینے پر محض بدلی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔ اس گھورنے کے جرم میں مجھے اس بری طرح مارا گیا کہ توبہ بھلی' دو روز تک مجھے ایک وقت کی روٹی ملی پھر جب میں گالیاں سننے اور مار کھانے کا عادی ہو گیا تو میری خوراک بحال کر دی گئی۔

غرضیکہ جیل کی زندگی نے مجھے مشقتوں کا عادی بنا دیا۔ شبیر حسن خاں جو ایک باعزت گھر کا چشم و چراغ تھا کیسی کیسی صبر آزما گھڑیوں سے گزرا تھا' کیسی کیسی مصیبتوں سے دو چار ہوا تھا' پہلے وہ مسلمان تھا پھر حالات نے اسے ہندو بننے اور پتھروں کو پوجنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بھی ایک سراب تھا جس کے پیچھے میں ایک عرصے تک بھاگتا رہا' آنکھیں بند کئے دوڑتا رہا اور جب سراب کا طلسم ٹوٹا تو جیل کی زندگی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی' اب ایسا شخص بن کر رہ گیا تھا جس کا کوئی مذہب نہیں تھا' کوئی دھرم نہیں تھا' کوئی منزل نہیں تھی' جس کا ماضی ایک ہولناک مگر حسین خواب تھا۔ جس کا حال ایک اذیتناک اور عبرتناک حقیقت تھی اور جس کے مستقبل کا کوئی پتہ کوئی نشان نہیں تھا۔ آج بھی وہ دن یاد آتے ہیں تو میں سر تا پا لرز اٹھتا ہوں میری آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں' میں پہروں اپنی کتاب زندگی کے گرد آلود ورقوں کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں اور جب تھک ہار کر نڈھال ہو جاتا ہوں تو ذہن سے ان باتوں کو جھٹک دیتا ہوں' بہر حال اب میں پھر اصل واقعات کی سمت آتا ہوں تاکہ پڑھنے والوں کی دلچسپی برقرار رہ سکے!

جیل کی دو ماہ کی صعوبتیں جھیلنے کے بعد جب میں کھلی فضا میں باہر آیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں کسی نئی دنیا میں آ گیا ہوں۔ ہر چیز میری دیکھی بھالی' جانی پہچانی تھی لیکن نہ جانے کیوں اجنبی اجنبی لگ رہی تھی۔ میں نے ایک الوداعی نظر جیل کے بڑے پھاٹک پر

لی اور تن بتقدیر وہاں سے چل پڑا' میری کوئی منزل نہ تھی' کوئی ٹھکانہ نہ تھا' کوئی ایسا اسا نہ تھا جہاں بیٹھ کر دو گھڑی سکون کا سانس لے سکتا' نعیمہ کی یاد بہر حال ابھی تک بری زندگی سے وابستہ تھی۔ دو تین روز تک میں نے جن مشکلات کا سامنا کیا وہ میرا دل بہتر جانتا ہے' دن بھر میں سڑکوں اور گلیوں کی خاک چھانتا پھرتا' لوگوں کے آگے دست وال دراز کرتا تو لوگ مجھے جھڑک دیتے' مجھے تندرست و توانا دیکھ کر کوئی بھیک دینا بھی گوارا یں کرتا تھا۔ اگر میں محنت و مزدوری کے ارادے سے آگے بڑھتا تو لوگ مجھے چور اٹھائی گیرا سمجھ کر کترا کر نکل جاتے تھے۔ غرضیکہ دو تین روز تک میں دن بھر فاقے کرتا رہا اور انی پی کر گزارا کرتا رہا' رات آتی تو کسی ویران گوشے میں پڑا رہتا اور صبح ہوتی تو پھر سمت آزمائی کے لئے اپنے ہی جیسے مانوس چہروں کے درمیان آ کر بھٹکنے لگتا۔ ایک دو بار تو میرے جی میں آیا کہ ایک بار دیدہ و دانستہ کسی جرم کا ارتکاب کروں اور پھر جیل چلا جاؤں جہاں گالیوں اور جوتوں کی یلغار کے بعد روکھی سوکھی تو میسر آ جاتی تھی' لیکن شاید میرا ضمیر ابھی زندہ تھا یا پھر قدرت کو کچھ اور منظور تھا جو میں چاہنے کے باوجود کسی جرم کا ارتکاب کرتے گھبراتا تھا۔

چوتھے دن میں پھر لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا رہا لیکن کسی کو میری حالت پر رحم نہ آیا۔ میرے خیالات باغی ہونے لگے میں نے طے کر لیا کہ آج بھی مجھے ایک وقت کی روٹی نصیب نہ ہوئی تو کل یقینی طور پر کوئی جرم کر کے جیل جانے کی کوشش کروں گا۔ میں ان ہی خیالات میں غرق ہونٹ چباتا ایک فٹ پاتھ سے گزر رہا تھا کہ اچانک کسی سے ٹکرا کر رکا۔

"کمینے' کیا تیری آنکھیں پھوٹ گئی ہیں' مجھے بھی پلید کر دیا۔" ایک حقارت بھرا جملہ میرے کانوں میں گونجا' میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو میرے زخم' جو وقت کی کھرنڈ جم جانے سے دب گئے تھے ایک ہی ٹھیس میں پھر سے ہرے ہو گئے۔ میری مٹھیاں آپ ہی آپ بند ہو گئیں میرے خون کی حدت بڑھ گئی' میری آنکھوں سے نفرت کے شعلے بلند ہونے لگے' انتقام کی آگ بھڑکنے لگی' میں جس شخص سے ٹکرایا وہ پورن لال تھا۔ وہی پورن لال جس نے میری زندگی میں زہر کا بیج بویا تھا مجھے سراب کا راستہ دکھایا تھا اور پھر اچانک بلندیوں سے اٹھا کر پستیوں کی جانب پھینک دیا تھا۔ نظریں چار ہوئیں تو پورن لال ایک ثانیے کو چونکا پھر حقارت سے منہ بنا کر بولا۔ "تم ——————؟ میرا خیال ہے کہ میں تم کو پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں۔"

"ہاں پورن لال، تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔" میں نے ٹھوس آواز میں کہا۔

"اچھا ———" پورن لال نے زہر خند سے بولا۔ "تو یہ تم ہو، منوہر لال مہاراج، میں تو تمہیں کوئی بھکاری سمجھا تھا۔"

"ہاں، میں بھکاری ہوں، لیکن مجھے اس حالت تک پہنچانے والے تم ہی ہو، آج میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" میں نے جھپٹ کر پورن لال کو پکڑتے ہوئے کہا۔ "آج میں تجھے جان سے مار کر ہی دم لوں گا۔"

پورن لال سے الجھتے وقت میں بھول گیا تھا کہ وہ کتنی مہان شکتی کا مالک ہے، میری یاد داشت اس وقت بحال ہوئی جب اس نے ایک جھٹکا دیا اور میں تیورا کر چاروں شانے چت فٹ پاتھ پر گرا، ابھی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ پورن لال گرج کر بولا۔ "اب جو تو نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو جلا کر بھسم کر دوں گا، پلید منش، کیا تو بھول گیا کہ میں کون ہوں؟"

"آج ہم دونوں میں سے ایک ہی زندہ رہے گا پورن لال!" میں نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ انتقام کی آگ نے مجھے اندھا کر دیا تھا بس ایک ہی خیال میرے سامنے تھا، پورن لال کو جان سے مار ڈالوں اسی خیال کے تحت میں سب کچھ نظر انداز کر کے دوبارہ پورن لال کی جانب لپکا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے پورن لال نے نہ جانے کیا منتر پڑھ کر پھونکا کہ میرے قدم زمین سے جکڑ کر رہ گئے۔ میں اپنی جگہ جنبش کرنے سے بھی قاصر تھا، نادیدہ شیطانی قوتوں نے مجھے گرفتار کر لیا تھا۔

"تم میرے چرنوں کی دھول سے بھی زیادہ پلید اور حقیر ہو شبیر حسن خاں، اپنی اوقات کو مت بھولو۔" پورن لال نے مجھے گھورتے ہوئے سرد آواز سے کہا۔ "میں جب چاہوں تمہیں اپنے قدموں تلے کیڑوں کی طرح مسل .... سکتا ہوں۔"

میری حالت اس وقت عجیب ہو رہی تھی، بے بسی کا احساس مجھے خون کے آنسو رلا رہا تھا، مجھے اپنی مجبوریوں پر رونا آ رہا تھا۔ میرا دشمن میرے سامنے موجود تھا لیکن میں اس کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے سے قاصر تھا۔ زندگی میں پہلی بار ندامت سے میری آنکھیں بھر آئیں میں نے پہلی بار ایک عرصے کے بعد اپنے خدا کو یاد کیا، اس خدا کو جسے بھول کر میں پتھر کے بیجان اور حقیر مجسموں کو پوجنے لگا تھا۔ میری حسرت بھری نظریں پورن لال کے چہرے پر مرکوز تھیں جو مجھے حقارت سے گھور رہا تھا، اس بدبخت ظالم نے میری آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے تو ہنس کر بولا۔ "چھی، چھی، چھی، تم منش ہو کر آنسو بہا رہے ہو شبیر

حسن خاں، میں نے تو سنا تھا کہ مسلے ہر حال میں اپنے پرماتما کا شکر ادا کرتے ہیں اور ہر کٹھنائی کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں، تم تو عورتوں سے بھی بدتر ثابت ہوئے۔"

میں نے پورن لال کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا، تلملا کر اپنے ہونٹ چلانے لگا تو پورن لال نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"دیوی دیوتاؤں نے تو تمہیں دھتکار دیا ہے بھکاری مہاراج، اب ذرا اپنے دھرماتماؤں کو بھی آواز دے کر دیکھ لو۔"

پورن لال کے الفاظ میرے ذہن پر پگھلتے ہوئے سیسے کی مانند گرے، میں تڑپ اٹھا۔ میں نے اپنی بے بسی کے احساس کو مٹانے کی خاطر اپنا نچلا ہونٹ اتنی قوت سے دانتوں تلے دبایا کہ خون کی ایک پتلی سی لکیر پھوٹ نکلی، میں اس وقت اپنے آپ پر لعنت بھیج رہا تھا مجھے اس بات پر شدید صدمہ ہوا تھا کہ میری وجہ سے میرے مذہبی بزرگوں کی توہین ہو رہی ہے۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور میرا وجود اس میں دفن ہو کر رہ جائے۔

"کس وچار میں گم ہو بھکاری خاں۔" پورن لال نے حقارت سے کہا۔ "کیا تمہارے دھرماتماؤں نے بھی تمہیں دھتکار دیا، چھی، چھی۔"

پورن لال نے میری غیرت کو لکارا تو میں تڑپ اٹھا قبل اس کے کہ پورن لال ...دیتا ایک مدھم سی آواز میرے کانوں میں سرسراتی ہوئی گونجی۔ "شبیر... دھواں نظر آ رہے کفر اور اسلام کی جنگ میں فتح ہمیشہ اسلام کی ہوتی ہے، ہاں پورن لال موجود تھا، کافر پجاری سے خائف نہ ہو، سچے دل سے خدا کا نام لو، نڈر اور بے خوف افراد تمہارے ساتھ ہوں۔"

میں نے تیزی سے نظریں گھما کر ...وں سے نکل گیا تھا۔ ...سے زیادہ غصہ اس سنتری پر آ رہا تھا ...لال کے سوا کوئی تیسرا شخص موجود نہ تھا ...کر رہا تھا۔" سنتری نے اٹھ کر مجھے خونخوار ...میرا دل دھڑکنے لگا، میں نے یوں کیا تو مجھے غصے کے باوجود اس کی بوکھلاہٹ پر ہنسی ... ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو ... چراغ پا ہو کر بولا۔ "میں سب سمجھتا ہوں سالے، تم ... سکتا، میری شکتی اپرم پار لوگوں کی جیب کاٹتے ہو۔"

"شبیر ... لہ میں کچھ کہتا سپاہی نے مجھے جکڑ لیا۔ میں نے کوئی مزاحمت نہیں ... نام لے کر اس کے ساتھ چل پڑا، مجھے یقین تھا کہ پورن لال کے غائب ہو جانے کے ...رد جرم عائد نہیں کی جا سکتی البتہ اس بات کا خدشہ ضرور تھا کہ تھانے پہنچ میں ... خاصی درگت بنے گی مگر اس کا غم نہیں تھا۔ پورن لال کی مرمت کرنے کی

"پورن لال' تم بہت کہہ چکے ہو' اب میری باری ہے' میں تمہیں دس منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو اپنی منحوس صورت لے کر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ اچھا نہ ہو گا۔"

"اچھا ---------" پورن لال مسکرا کر بولا پھر میرا مذاق اڑانے کی خاطر عاجزی سے کہا۔ "مجھ پر دیا کرنا مہاراج' کوئی ایسا سراپ نہ دینا کہ میرا دھرم نشٹ ہو جائے' بڑی کرپا ہو گی مہاراج' مجھ اپرادھی کو شما کر دو۔"

"کمینے۔" میں نے گرج کر کہا۔ "تو شاید یہ بھول گیا ہے کہ تو ایک مسلمان سے بات کر رہا ہے۔"

"تم اور مسلمان' کب سے منوہر لال جی۔" پورن لال نے زہر خند سے کہا تو میں آپے سے باہر ہو کر بولا۔

"ذلیل کافر' اب تک میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی میں تیرے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر اپنے خدا اور رسول کو بھول گیا تھا مگر اب میں پھر شبیر حسن خاں بن گیا میرے گناہ کا حساب تو خدا کرے گا لیکن تو نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے اس کا پورن لال۔ دھرتی پر چکا دینا چاہتا ہوں۔"

پورن لال کی جا [illegible] لو شبیر جی' کہیں تم پر مرگی کا دورہ نہ پڑ جائے۔"

کہ میرے قدم زمین سے [illegible] مانے گا۔" میں پورن لال کا جواب سن کر غصے سے آگے شیطانی قوتوں نے مجھے گرفتار قدم جکڑ رکھے تھے وہ اپنا اثر کھو چکی تھیں۔

"تم میرے چرنوں کی دھول [illegible] کا منتظر تھا اس لئے اس نے فوری طور پر کسی منتر کو مت بھولو۔" پورن لال نے مجھے گھور [illegible] لیتے محسوس کئے' اس کے ساتھ فضا میں تمہیں اپنے قدموں تلے کیڑوں کی طرح مسل ...... تھا کیوں کر ہوا تھا مجھے اس کی مطلق میری حالت اس وقت عجیب ہو رہی تھی' بے [illegible] رانی حیرت کی جھلک میرے لئے تھا' مجھے اپنی مجبوریوں پر رونا آ رہا تھا۔ میرا دشمن میرے منتر آزماتا میں نے ایک بھر ساتھ دو دو ہاتھ کرنے سے قاصر تھا۔ زندگی میں پہلی بار ندا [illegible] بڑی تو وہ بلبلا اٹھا' مجھ آئیں میں نے پہلی بار ایک عرصے کے بعد اپنے خدا کو یاد کیا' اس خدا [illegible] پشت پناہی کر پتھر کے بیجان اور حقیر مجسموں کو پوجنے لگا تھا۔ میری حسرت بھری نظریں تھا کہ اگر چہرے پر مرکوز تھیں جو مجھے حقارت سے گھور رہا تھا' اس بدبخت ظالم نے [illegible] میری [illegible] سے آنسو بہتے دیکھے تو ہنس کر بولا۔ "چھی' چھی' چھی' تم ملنش ہو کر آنسو بہا رہے میں

اپنے حملوں میں تیزی کر دی۔ میرے ہاتھ اور پاؤں مشینی انداز میں چل رہے تھے۔ رن لال فٹ پاتھ پر پڑا کسی دم توڑتے ہوئے جانور کی مانند دھاڑیں مار رہا تھا' راہگیروں اچھی خاصی تعداد ہمارے گرد جمع ہو چکی تھی' کچھ دیر تک لوگ تماشائی بنے کھڑے رہے ر کسی نے زور سے کہا۔ "ارے پکڑو اسے اس کے سر پر خون سوار ہے۔"

"انیائے ہے انیائے۔" دوسرا بولا۔ "اگر ان بھکاریوں کو بھکشا نہ دو تو جان لینے دینے و تیار ہو جاتے ہیں' رام رام' رام' رام۔"

"دیکھ کیا رہے ہو بھائیو' آگے بڑھ کر پکڑ لو اس خونی کو۔" تیسری آواز ابھری پھر کوئی لایا۔ "پولیس کو بلاؤ پولیس کو۔"

مجمع سے مختلف آوازیں ابھر رہی تھیں مگر مجھے ان آوازوں سے کوئی سروکار نہیں تھا' ں پورن لال کے وجود کو موت کے حوالے کر دینے میں منہمک تھا کہ اچانک کسی نے پیچھے سے میرے سر پر کوئی وزنی چیز ماری' حملہ اچٹتا ہوا تھا' چوٹ بھی کچھ زیادہ شدید نہیں تھی یکن اس خیال سے کہ کہیں دوسرا وار بھرپور ثابت نہ ہو' میں پورن لال کو چھوڑ کر تیزی سے گھوما تاکہ حملہ آور کو ٹھکانے لگا سکوں' میری پشت پر ایک سپاہی ڈنڈا ہاتھ میں لئے کھڑا تھا' بس ایک منٹ کو میری توجہ پورن لال کی جانب سے ہٹی تھی پھر جو میں پلٹا تو پورن لال فٹ پاتھ پر موجود نہیں تھا۔ میرے علاوہ سب ہی کے چہرے دھواں دھواں نظر آ رہے تھے۔ پولیس والا بھی آگے بڑھ کر اس جگہ کو جھک کر دیکھنے لگا جہاں پورن لال موجود تھا' مجمع میں کھلبلی مچ گئی کچھ لوگ جدھر سینگ سمائے بھاگنے لگے' کچھ نڈر اور بے خوف افراد کھڑے بدستور قیاس آرائی کر رہے تھے۔ مجھے سب سے زیادہ غصہ اس سنتری پر آ رہا تھا جس کی مداخلت کی وجہ سے پورن لال میرے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

"کہاں گیا وہ آدمی جس کے ساتھ تو جھگڑا کر رہا تھا۔" سنتری نے اٹھ کر مجھے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے ڈپٹ کر سوال کیا تو مجھے غصے کے باوجود اس کی بوکھلاہٹ پر ہنسی آ گئی۔ مجھے ہنستا دیکھ کر سنتری اور چراغ پا ہو کر بولا۔ "میں سب سمجھتا ہوں سالے' تم لوگ جیب کترے ہو' مجمع لگا کر لوگوں کی جیب کاٹتے ہو۔"

پھر قبل اس کے کہ میں کچھ کہتا سپاہی نے مجھے جکڑ لیا۔ میں نے کوئی مزاحمت نہیں کی' خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا' مجھے یقین تھا کہ پورن لال کے غائب ہو جانے کے بعد مجھ پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کی جا سکتی البتہ اس بات کا خدشہ ضرور تھا کہ تھانے پہنچ کر میری اچھی خاصی درگت بنے گی مگر اس کا غم نہیں تھا۔ پورن لال کی مرمت کرنے کی

خوشی مجھے اپنی پریشانی سے کہیں زیادہ تھی۔ تھوڑی دیر تک کچھ راہ گیر ہمارے ساتھ ساتھ لگے رہے پھر وہ اپنی اپنی راہ چل دیئے پولیس والا الٹے ہاتھ سے میرے ہاتھ پر گرفت مضبوط کئے ہوئے تھا سیدھے ہاتھ میں اسنے اپنے ڈنڈے کو اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ اگر میر ذرا بھی چالاکی سے کام لیتا تو وہ ڈنڈا گھما دیتا۔ یوں بھی وہ مجھ سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے اسے میری طرف سے کسی حماقت کی امید نہیں تھی۔ خود میں نے بھی طے کر لیا تھا کہ خوا مخواہ کسی الجھن میں پھنسنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

سیدھی سڑک طے کرنے کے بعد ہم بائیں جانب مڑے' تھانہ یہاں سے بمشکل ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا۔ لیکن جیسے ہی ہم موڑ پر پہنچ کر گھومے میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ میرے دل کی دھڑکنیں یکلخت کئی گنا بڑھ گئیں' میری نظریں اس سفید ریش بزرگ کے چہرے پر جم کر رہ گئیں جو مجھ سے دس قدم کے فاصلے پر کھڑا ہماری طرف دیکھ رہا تھا میر نے اس بزرگ کو پہچاننے میں غلطی نہیں کی' یہ وہی بوڑھا تھا جسے میں کالی کے مندر کی سیڑھیوں پر دیکھ چکا تھا۔ نعیمہ کو یہی پراسرار بوڑھا اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اس کے چہرے اس وقت بھی وہی جلال تھا جیسا میں پہلے دیکھا چکا تھا' مجھ پر کچھ عجیب سی کیفیتیں طار ہو رہی تھیں۔

اسی لمحے میں نے پولیس والے کو بھی بزرگ کی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔ دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں۔ میں نے محسوس کیا کہ سنتری کی گرفت میری کلائی پر کمزور رہی ہے ------!!

سنتری اور پراسرار بوڑھے کی نگاہیں چار تھیں۔ میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج تیز رہی تھیں' بوڑھے کو اپنے سامنے دیکھ کر مجھے اس بات کا احساس ضرور ہوا تھا کہ اسی نعیمہ کو مجھ سے چھینا تھا لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ غصہ آنے کے بجائے میں بوڑھے بڑی عقید تمندانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ میں عجیب کیفیتوں سے دو چار تھا۔ نا معلو جذبوں سے سرشار ہر رہا تھا۔ چند ثانیوں تک سنتری بوڑھے کو گھورتا رہا پھر اس کی گرفت میر کلائی سے ہٹ گئی۔ اس نے مجھے سپاٹ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"شبیر حسن خاں ------" میں نے مختصراً جواب دیا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ شخص اچانک کہاں غائب ہو گیا جس سے تم نبرد آ تھے؟" سنتری نے دوسرا سوال کیا۔

"جس وقت وہ غائب ہوا میں تمہارے ڈنڈے کی ضرب سے تلملا رہا تھا۔" میں نے ا سامنہ بنا کر کہا۔ "تمہیں یہ سوال وہاں موجود افراد سے کرنا چاہیئے تھا سنتری جی۔"

"مجھے حیرت ہے۔" سنتری نے سنجیدگی سے کہا۔ "مجمع کو بھی اس بات پر حیرت تھی کہ وہ اچانک کہاں گم ہو گیا؟ کیا وہ تم سے پہلی بار ملا تھا؟ تمہارا جھگڑا کس بات پر شروع ہوا تھا؟"

"وہ خود ہی مجھ سے ٹکرا گیا تھا پھر مار پیٹ شروع ہو گئی۔" میں نے دیدہ و دانستہ پورن لال کے سلسلہ میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیا۔ "وہ کون تھا؟ کہاں سے نمودار ہوا اور کہاں غائب ہو گیا مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔"

"میں تمہیں جان بوجھ کر وہاں سے ہٹا لیا تھا۔" سنتری نے اچانک بڑی نرم زبان میں کہا۔ "اگر تم وہاں رہتے تو فرقہ وارانہ فساد ہونے کا اندیشہ تھا' مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم کو قابو کرنے کے لئے ڈنڈے کا استعمال کیا' بہر حال تم اب جہاں چاہو جا سکتے ہو مگر فی الحال اس علاقے سے دور ہی رہنا جہاں تمہارا جھگڑا ہوا تھا۔"

مجھے سنتری سے اتنی رحمدلی کی امید نہیں تھی۔ میں نے اسے حیرت بھری نظروں سے گھورا پھر پلٹ کر اس سمت دیکھا جہاں پراسرار بوڑھا موجود تھا لیکن اب وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ میں نے سنتری کی موجودگی کو نظر انداز کر کے قدم بڑھا دیئے۔ قرب و جوار کی تمام گلیاں چھان ماریں مگر بوڑھا کہیں نظر نہ آیا۔ نہ جانے کیوں میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ سنتری کے ہاتھوں میری گلو خلاصی اسی بوڑھے کی آمد کی وجہ سے ہوئی تھی' وہ یقیناً پر اسرار طاقتوں کا مالک ہو گا۔ میرا ذہن بوڑھے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے نعیمہ کو کالی کے مندر میں جانے سے کیوں روکا تھا؟ نعیمہ سے اس کی ذات کا کیا تعلق تھا؟ اگر وہ میرا دشمن تھا تو اسے دیکھ کر مجھے غصہ نہ آنے کیا وجہ تھی؟ وہ میرے سامنے آکر اچانک غائب کیوں ہو گیا؟ میں بوڑھے کے بارے میں سوچتا رہا' معاً میرے ذہن میں ایک خیال بڑی سرعت سے ابھرا' وہ آواز جو میرے کانوں میں پورن لال سے لڑتے وقت گونجی تھی یقیناً اسی بوڑھے کی تھی۔ میں اس آواز کو کالی کے مندر کے باہر سیڑھیوں پر بھی سن چکا تھا' اسی آواز نے نعیمہ کو لاجونتی کے سحر سے آزاد کرا کے اپنے ساتھ جانے پر مجبور کیا تھا۔ اسی آواز نے مجھے پورن لال کے گندے بیروں کے کالے جادو سے نجات دلائی تھی' اسی پراسرار آواز نے مجھے نہ صرف پورن لال سے لڑنے کا مشورہ دیا تھا بلکہ میرے ہاتھوں پورن لال کی مٹی بھی پلید کرائی تھی۔ لیکن پھر پورن لال اچانک کہاں غائب ہو گیا تھا؟ کیا

اسے فرار کا موقع بھی اسی پراسرار بوڑھے نے فراہم کیا تھا؟

میرا ذہن قلابازیاں کھانے لگا۔ میں جس قدر بوڑھے کے مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کرتا میرا ذہن اتنا ہی الجھتا جاتا۔ بھوک و پیاس سے میری حالت ابتر ہو رہی تھی' مجھے سنتری سے گلو خلاصی کا افسوس ہوا' اگر وہ پراسرار بوڑھا درمیان میں نہ آ جاتا تو عین ممکن تھا کہ مجھے دوبارہ جیل نصیب ہو جاتی' اور میری بھوک پیاس کا مسئلہ ضرور حل ہو جاتا۔ بے بسی کے احساس نے مجھے تڑپا دیا۔ حالات کے نشیب و فراز نے مجھے کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔ کبھی میرا نام سن کر بڑے بڑے پنڈت پجاری کانپ اٹھتے تھے' مجھے ہر بات پر قدرت حاصل تھی۔ میرا ایک معمولی اشارہ انہونی کو ہونی بنا دیا کرتا تھا لیکن آج میں بھوک و پیاس سے نڈھال ہو رہا تھا۔ میرے پاس تن ڈھانپنے کو پوری طرح کوئی لباس بھی نہ تھا' میں دانے دانے کو محتاج ہو رہا تھا۔ میرا ذہن ابھی متضاد خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا کہ قریب سے اذان کی آواز ابھری' اور میں تیزی سے قدم اٹھاتا آواز کی جانب لپکا' سامنے والی گلی عبور کر کے کشادہ سڑک پر آیا تو مسجد میرے سامنے تھی مسلمانوں کی عبادت گاہ' میرے قدم یکلخت رک گئے۔ میں نے حسرت بھری نظروں سے مسجد کی جانب دیکھا' میرا دل خوف سے کانپ اٹھا۔ اذان کی آواز کب ختم ہوئی مجھے اس کا مطلق احساس نہ ہوا' مسجد نمازیوں سے کب خالی ہوئی مجھے یہ بھی یاد نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ میں اپنی جگہ کھڑا آنسو بہا رہا تھا کہ کسی نے مجھے بازو سے پکڑا اور میں ہوش میں آ گیا۔ ایک ادھیڑ عمر کا شخص میرے قریب کھڑا مجھے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ بظاہر وہ بھی آسودہ حال نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کی نگاہوں میں میرے لئے ہمدردی کا جذبہ ضرور موجود تھا' قبل اس کے کہ میں اس سے کچھ کہتا وہ از خود مجھ سے مخاطب ہوا۔

"تم مجھے بہت دکھی معلوم ہوتے ہو میرے بھائی! کیا میں تمہارے کسی کام آ سکتا ہوں؟"

نووارد کی زبان سے ہمدردی کے دو بول اور بھائی کا لفظ سن کر میرا دل بھر آیا۔ آنسوؤں کا تھما ہوا سیلاب اڈ پڑا' نووارد نے مجھے تسلیاں دیں اور اپنے ساتھ مسجد کی پشت پر بنے ہوئے ایک نیم پختہ مکان میں لے گیا جہاں وہ تنہا رہتا تھا۔ اس نے میرے سامنے کھانا لا کر رکھا تو میں دیوانوں کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ وہ خاموش بیٹھا میری ایک ایک حرکت اک جائزہ لیتا رہا۔ جب میں سیر ہو کر کھا چکا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ مسجد کا موذن ہے اور اس مکان میں تنہا رہتا ہے۔ اس کے اصرار پر میں نے بھی اسے اپنے مختصر حالات

سے آگاہ کیا۔ موذن جس کا نام باقر علی تھا حیرت سے میری داستان سنتا رہا۔ جب میں خاموش ہوا تو اس نے کہا۔

"شبیر حسن خاں' تم نے اچھا کیا جو اپنی داستان مجھے سنا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا۔ جو کچھ ہوا اب اسے بھول جاؤ۔ تم ایک مسلمان ہو اب بھی اگر سچے دل سے خدا کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگو تو کیا عجب ہے کہ وہ قادر مطلق تمہاری توبہ قبول کر لے اور تم کو سکون قلب میسر آ جائے۔"

باقر علی کے سمجھانے بجھانے پر میں اسی کے ساتھ رہنے پر آمادہ ہو گیا۔ دوسری صبح میں نے نہا دھو کر باقر علی کے پرانے کپڑے پہنے اور مسجد میں جا کر نماز فجر ادا کی۔ اس وقت میری جو کیفیت تھی وہ میرا دل ہی بہتر جانتا ہے۔ نماز کے دوران مستقل میری آنکھوں سے آنسو بہتے رہے' خوف اور دہشت سے میرا برا حال تھا۔ ندامت کے احساس نے مجھے جھنجوڑ کر بے حال کر دیا تھا۔ میں شرم سے زمین میں گڑا جاتا تھا۔ جب نماز ختم ہوئی اور نمازی مسجد سے چلے گئے تو میں خدا کے حضور سربسجود ہوا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ مجھ پر رقت طاری تھی لیکن اس دیوانگی میں ایک سکون تھا' وہ سکون جو اس سے پہلے مجھے کبھی میسر نہیں آیا تھا۔ میں نہ جانے کب تک ان کیفیتوں سے دوچار رہا پھر جب باقر علی کی آواز میرے کانوں میں گونجی تو میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"شبیر حسن!" باقر علی نے میری آنکھیں میں ندامت کے آنسو دیکھ کر بڑی نرمی سے کہا۔ "مجھے بڑی خوشی ہے کہ تمہیں بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ تمہارے یہ آنسو رائیگاں نہیں جائیں گے' خدا نے چاہا تو تمہاری خوشیاں تمہیں ضرور واپس مل جائیں گی۔"

"میں تمہارا احسان مند ہوں باقر علی جو تم نے مجھے سہارا دیا ورنہ ......"

"مجھے گناہ گار مت کرو شبیر حسن!" باقر علی نے میرا جملہ درمیان سے اچکتے ہوئے کہا۔

"بندے کی کیا مجال کہ وہ کسی کو سہارا دے سکے جو کچھ ہوا وہ خدا کی مرضی سے ہوا' مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ تم نے میرا کہا مان لیا اور میرے ساتھ رہنا قبول کر لیا۔"

غرضیکہ باقر علی کی رفاقت نے مجھے زندہ رہنے پر مجبور کر دیا۔ میں شبیر حسن خاں جو طاقت کے نشے میں اندھا ہو کر اپنے مذہب کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کے چکر میں الجھ گیا تھا' منوہر لال مہاراج بن گیا تھا' ایک مدت تک سراب کے پیچھے اندھوں کی طرح بھاگتا رہا تھا' آخرش پھر اپنے مرکز کی طرف لوٹ آیا تھا۔ میرے گناہوں کی فہرست طویل تھی' اس لئے

میں یاد الٰہی میں ہمہ وقت ڈوبا رہتا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہتا' رات رات بھر سجدے میں پڑا گڑگڑاتا رہتا' اپنے سیاہ اعمالنامے کو دھونے کے لئے آنسوؤں کو بروئے کار لاتا رہتا' مجھے اس رونے اور گڑگڑانے میں جو لطف ملا اس کے آگے دنیا کی تمام آسائشیں ہیچ ہیں۔ قاروں کا خزانہ بھی ان آنسوؤں کا مول ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن کبھی کبھی جب مجھے نعیمہ کی یاد آتی تو میں تڑپ تڑپ کر رہ جاتا۔ نعیمہ' جس نے مجھے زندگی کا سہارا دیا تھا نہ جانے کہاں تھی؟ ایک دو بار میں نے باتوں باتوں میں باقر علی سے اس پراسرار بوڑھے کے بارے میں بھی دریافت کیا تھا جو میری گناہ آلودہ زندگی میں ایک نیا موڑ بن کر سامنے آیا تھا لیکن باقر علی نے ہر بار مجھ سے یہی کہا کہ محض جلنے کی بنا پر وہ اس بوڑھے کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔

مجھے باقر علی کے ساتھ رہتے ہوئے تین ماہ بیت گئے۔ اس عرصے میں میرے اندر نمایاں تبدیلی ہوئی۔ سوائے عبادت کے مجھے کسی بات سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ خالی وقتوں میں باقر علی مجھے قرآن پڑھاتا اور اس کی تفسیر سے آگاہ کرتا۔ غرضیکہ ان تین مہینوں میں میری زندگی کا رخ پوری طرح بدل چکا تھا۔ میں نے اپنے مذہب کے بارے میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔ اپنے ماضی کی باتوں کو میں یکسر فراموش کر چکا تھا مگر ایک دن ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے مجھے پھر الجھا دیا۔ اس روز میں عصر کی نماز سے فارغ ہو کر تلاوت کے ارادے سے حجرے کی طرف جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ ایک سترہ اٹھارہ سال کا لڑکا مسجد میں داخل ہوا۔ مسجد میں اس وقت میرے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے وہ لڑکا پیش امام کے پاس کسی غرض سے آیا ہو گا میں رک گیا' لڑکا سیدھا میری طرف آیا اور کچھ توقف کے بعد جھجکتے ہوئے بولا۔

"مجھے شبیر حسن خاں سے ملنا ہے کیا آپ مجھے ان کا پتہ بتا سکتے ہیں؟"

لڑکے کی زبان سے اپنا نام سن کر مجھے حیرت ہوئی' میں نے اس لڑکے کو زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا' ایک لمحے کو میں نے اسے غور سے سرتاپا دیکھا پھر سنجیدگی سے پوچھا۔ "تمہیں شبیر حسن سے کیا کام ہے؟"

"کام چونکہ نجی نوعیت کا ہے اس لئے میں آپ سے اس کا تذکرہ نہیں کر سکتا۔" لڑکے نے مجھے اور الجھا دیا۔ میں سوچنے لگا آخر وہ لڑکا کون ہے؟ اور مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ نہ جانے کیوں میرے دل کی رفتار تیز ہونے لگی میں نے کچھ تامل کے بعد کہا۔

"میرا ہی نام شبیر حسن خاں ہے مگر مجھے یقین ہے کہ تم میرے لئے اجنبی ہو' اس کے

علاوہ یہاں کوئی میرا ایسا واقف کار بھی نہیں جس نے تمہیں میرے پاس کسی ضرورت سے بھیجا ہو۔ بہرحال تم کہنا چاہتے ہو تو کہہ سکتے ہو۔"

لڑکا میرے جواب سے مطمئن نہ ہو سکا' میری تصدیق کی خاطر وہ حجرے میں جا کر پیش امام سے ملا پھر واپس آ کر مجھ سے بولا۔ "مجھے شرمندگی ہے کہ میں نے آپ کے بیان کو تسلیم نہیں کیا۔ معاملے کی نوعیت کچھ ایسی ہی تھی کہ میں اسے کسی غلط آدمی کو نہیں بتا سکتا تھا۔"

"بہرحال اب تم نے میرے بارے میں تصدیق کر لی ہے۔" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا۔ "کہو کیا بات ہے؟"

"کیا آپ نعیمہ نامی کسی خاتون سے واقف ہیں؟" لڑکے نے بڑی راز داری سے دریافت کیا۔ نعیمہ کا نام سن کر میں چونک پڑا' روٹھی ہوئی خوشیوں کی واپسی کے تصور نے مجھے خوشی سے بے حال کر دیا۔ میں نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ نعیمہ کہاں ہے؟"

"جی ہاں۔" لڑکا سنجیدگی سے بولا۔ "میں نعیمہ خاتون کے پڑوس میں رہتا ہوں اور اس وقت ان ہی کی درخواست پر آپ کے پاس آیا ہوں۔"

"جلدی بتاؤ کہ نعیمہ کہاں رہتی ہے۔" میں نے خوشی سے بے قابو ہو کر کہا۔ "مجھے اس کے پاس لے چلو' میں تمہارا یہ احسان تمام عمر یاد رکھوں گا۔"

"اس وقت آپ کا وہاں جانا مناسب نہ ہو گا۔" لڑکے نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔ "اگر آپ وہاں گئے تو حالات نعیمہ خاتون کے حق میں خطرناک ثابت ہوں گے' انھوں نے آپکو رات کے ساڑھے گیارہ اور بارہ کے درمیان بلایا ہے اور کہا ہے کہ اس کی خبر آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ہونی چاہئے۔"

لڑکے کے جواب نے میری بے چینیوں میں یکلخت کئی گنا اضافہ کر دیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میرے پر لگ جائیں اور ایک لمحہ انتظار کئے بغیر اڑ کر اپنی نعیمہ سے جا ملوں لیکن مجھے اپنی بے چینیوں پر قابو پانا پڑا۔ نہ جانے نعیمہ غریب کن حالات سے دو چار تھی جو اس نے مجھے رات کی تنہائی میں بلایا تھا۔ میں نے لڑکے سے نعیمہ کے بارے میں تفصیل دریافت کرنی چاہی لیکن وہ اس سے زیادہ کچھ اور نہ بتا سکا کہ وہ بہت زیادہ پریشان ہے۔ میں نے مزید کریدا تو لڑکے نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"نعیمہ خاتون جس شخص کے ساتھ رہتی ہے وہ بہت ظالم اور خطرناک آدمی ہے' اگر

اسے معلوم ہو گیا کہ میں آپ سے ملا ہوں اور پیغام سلام کا سلسلہ جاری کیا ہے تو وہ مجھے جان سے مار ڈالے گا۔ خدا را آپ کسی سے میرے بارے میں نہ بتایئے گا۔"

"تم مطمئن رہو میاں لڑکے، تم میرے محسن ہو، میں تمہارے اوپر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا۔" میں نے لڑکے کو تسلی دی پھر پوچھا۔ "کیا تم نعیمہ کے بارے میں کچھ اور بھی بتا سکتے ہو؟"

"مجھے کل رات سے پیشتر ان کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں تھی۔" لڑکے نے سہمے سہمے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ "کل رات میں اپنے دوست کے گھر سے پڑھ کر واپس لوٹا تو برابر والے مکان سے کسی خاتون نے مجھے آواز دی۔ میں چونکہ پڑوس میں رہتا ہوں اس لئے بلا خوف اس آواز کو سن کر برابر والے مکان کے دروازے پر چلا گیا جہاں میں نے پہلی بار نعیمہ خاتون کو دیکھا اور پھر جو پیغام انھوں نے دیا وہ آپ تک پہنچا دیا۔" لڑکے نے اپنا جملہ مکمل کر کے گھبرائے ہوئے انداز میں مسجد سے باہر کی جانب دیکھا پھر دبی آواز میں بولا۔ "میں ایکبار پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا ذکر کسی اور سے نہ کیجئے گا، میں ڈرتے ڈرتے آپ تک پہنچا ہوں۔ دل میں کئی بار میں نے سوچا کہ اس خطرناک کام کو نہ کروں لیکن مجھے دس روپے کے اس نوٹ کا خیال آگیا جو نعیمہ خاتون نے مجھے دیا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر امی یا ابا کو معلوم ہو گیا کہ میں نے پڑوس والی خاتون کے معاملے میں ٹانگ الجھائی ہے تو وہ میری پٹائی کریں گے، اسی ڈر سے میں نے وہ نوٹ بھی اپنے دوست کے پاس رکھ دیا ہے۔"

"تم میری طرف سے مطمئن رہو، میں تمہارا ذکر کسی سے نہ کروں گا۔" میں نے پر زور الفاظ میں لڑکے کو یقین دلاتے ہوئے کہا پھر بولا۔ "کیا تم اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے جو تمہارے برابر والے مکان میں رہتا ہے۔"

"اس کا نام دلدار ہے، صورت ہی سے کوئی بدمعاش نظر آتا ہے۔ ابا نے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ اس گھر والوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔" "لڑکے نے تیزی سے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا۔ "میں ایک بات آپ کو بتانا بھول گیا، نعیمہ خاتون نے کہا تھا کہ آج رات ضرور بالضرور ان سے مل لیں۔ اسلئے کہ دلدار آج رات گھر سے باہر رہے گا، اچھا اب میں چلتا ہوں۔"

پھر قبل اس کے کہ میں لڑکے سے کچھ اور دریافت کرتا وہ تیزی سے پلٹا اور دوڑتا ہوا مسجد سے باہر چلا گیا۔ اس وقت میرے دل کی جو حالت تھی اس کا اندازہ نہ آپ لگا سکتے

یں نہ میں اسے الفاظ کے قالب میں ڈھال سکتا ہوں البتہ اتنا ضرور عرض کروں گا کہ نعیمہ کو دوبارہ پالینے کی اس اچانک خوشخبری نے مجھ پر شادی مرگ کی کیفیت طاری کر دی تھی۔ میں ہر چیز کو بھول کر نعیمہ کو پالینے کی خوشی میں سرشار تھا، آنے والے لمحات کے خوش کن تصور نے مجھے مست کر دیا تھا۔ میں بھولی بسری لذتوں کو یاد کر رہا تھا۔ وہ حسین لمحات جو میں نے نعیمہ کی رفاقت میں گزارے تھے ایک ایک کر کے میری پلکوں کے نیچے سے گزرنے لگے، میں حسین خوابوں کی وادی میں گم ہو رہا تھا۔ میرے ذہن کے پردوں پر نعیمہ کا معصوم چہرہ مسکرا رہا تھا، مجھے اپنے پاس بلا رہا تھا، میں ان خوابیدہ کیفیتوں میں نہ جانے کب تک ڈوبا رہا۔ دوبارہ ہوش آیا تو باقر علی میرے پاس کھڑا مجھے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں بہت دیر غائب رہا ہوں، مسجد میں نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ میں نے باقر علی کو اپنی محویت کا سبب ایک وظیفے کی آڑ لیکر سمجھایا اور پھر جلدی جلدی وضو کیا اور مغرب کی نماز کے لئے تیار ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر میں گھر جانے کے بجائے مسجد میں پیش امام کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔ مجھے خدشہ تھا کہ اگر باقر علی نے میری بے چینی کو تاڑ کر اصل سبب دریافت کرنے کی ضد کی تو میں اسے دوبارہ نہ ٹال سکوں گا مغرب سے عشاء تک میں پیش امام کے پاس رہا۔ بظاہر میں پیش امام سے باتوں میں مصروف تھا لیکن دماغ نعیمہ میں الجھا ہوا تھا۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر میں گھر گیا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ جب تک نعیمہ کو نہ پالوں گا کھانا پانی نہیں کھاؤں گا، باقر علی چونکہ جلدی سو جانے کا عادی تھا اس لئے سرسری طور پر کچھ رسمی باتیں کرنے کے بعد سونے کے ارادے سے لیٹ گیا۔

میری بے چینی ہر لمحہ بڑھتی جاتی تھی۔ میری نظریں ٹائم پیس پر جمے جمے درد کرنے لگی تھیں۔ میرے اضطراب نے وقت کی رفتار کو سست کر دیا تھا۔ لیکن خدا خدا کر کے یہ پریشان لمحات بیتے۔ ٹائم پیس میں گیارہ بجے تو میں دھڑکتے ہوئے دل سے اٹھا۔ پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے تک گیا۔ نہایت آہستہ سے کنڈی کھولی اور دبے قدموں مکان سے باہر آ گیا۔ جہاں تاریکی اور خاموشی کا راج تھا۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا ان راہوں پر بڑھنے لگا جس کا اختتام میری نعیمہ کے گھر پر ہوتا تھا۔ میسر آنے والی خوشیوں کے تصور نے مجھے تھکن کا احساس نہیں ہونے دیا، میں لڑکے کے بتائے ہوئے محلے میں گیا تو میرے تنفس کی رفتار تیز سے تیز تر ہو گئی۔ تھوڑی سی دشواری کے بعد میں نے وہ مکان بھی تلاش کر لیا جس کا نشان مجھے لڑکے نے دیا تھا۔ میں نے قرب و جوار کا جائزہ لیا، میں جس گلی میں کھڑا

تھا وہ تاریک اور سنسان تھی۔ اس بات کا اطمینان کر لینے کے بعد کہ کوئی آس پاس موجود نہیں ہے میں نے آگے بڑھ کر دھڑکتے ہوئے دل سے بند دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ پہلی دستک کا کوئی جواب نہ پا کر میں نے دوبارہ دستک دی۔ اس خیال سے میرا دل ڈوبنے لگا کہ اگر نعیمہ سو چکی ہے تو اسے جگانے کے لئے مجھے کونسا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا لیکن یہ خیال دیر پا ثابت نہیں ہوا۔ دوسری دستک کے کچھ دیر بعد بند دروازے کے دوسری جانب قدموں کی آہٹ سنائی دی کوئی دروازے کے قریب آ رہا تھا۔

"نعیمہ" میرے دل کی دھڑکنیں دو چند ہو گئیں، پھر اس وقت میری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ باقی نہ رہا جب نعیمہ کی جانی پہچانی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "کون؟"

"دروازہ کھولو نعیمہ، میں شبیر ہوں۔" میں نے مدھم آواز میں جواب دیا۔ میرا نام سن کر دروازہ کھول دیا گیا، میں جلدی سے اندر داخل ہوا جہاں گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ نعیمہ نے دروازہ بند کیا پھر بے اختیار میرے سینے سے لگ کر سسکنے لگی۔ اس کے دل کی لطیف دھڑکنیں میرے دل کی گہرائی میں جذب ہو رہی تھیں۔ خوشی کی انتہا نے اس کی آنکھوں کے پیمانے چھلکا دیئے تھے۔ میں نے اسے اپنے سینے کی گہرائیوں میں چھپاتے ہوئے جذباتی لہجے میں کہا۔ "نعیمہ! میری زندگی، اب ان آنسوؤں کو پونچھ لو، اب دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی۔"

جواب میں نعیمہ کے بازوؤں کا حلقہ اور تنگ ہو گیا اور پھر وہ اندھیرے میں میرا ہاتھ تھام کر مجھے اندر ایک کمرے میں لے گئی، یہاں بھی تاریکی کا راج تھا۔ نعیمہ نے پلنگ تک میری رہنمائی کی پھر خود بھی میرے قریب بیٹھ گئی۔ مجھے اس کی خاموشی سے الجھن ہو رہی تھی۔ میں نے اضطرابی لہجے میں کہا "نعیمہ! مجھے بتاؤ کہ یہ دلدار کون ہے اور اس نے تم پر کیا ظلم توڑے ہیں، میں ان ہاتھوں کو توڑ ڈالوں گا جو تمہارے ساتھ گستاخی سے پیش آئے ہیں۔ ان آنکھوں کو حلقے سے باہر نکال کر پیروں تلے مسل دوں گا جنھوں نے تمہاری معصومیت کو بری نظروں سے دیکھا ہے، میں اس شخص کو اذیتناک موت ماروں گا جو ہمارے درمیان دیوار بن گیا تھا۔"

"شبیر!" نعیمہ کی رندھی ہوئی آواز ابھری۔ "مجھے اس جہنم سے نکال لے چلو، یہاں میرا دم گھٹنے لگا ہے، میں اب یہاں ایک پل بھی زندہ نہ رہ سکوں گی۔"

"میں بزدلوں کی طرح خوفزدہ ہو کر فرار نہیں ہوں گا نعیمہ۔" میں نے نعیمہ کو اپنی آغوش کی گہرائیوں میں سمیٹتے ہوئے کہا۔ "تمہاری معصومیت کی قسم میں تمہارے دشمنوں کو

نیست و نابود کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گا۔"

"نہیں شبیر نہیں۔ میں تمہیں خطرات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دوں گی، مجھے یہاں سے کہیں دور لے چلو، کسی ایسی جگہ جہاں گردشیں ہمارا تعاقب نہ کر سکیں۔" نعیمہ نے لرزتی ہوئی آواز میں جواب دیا پھر خوفزدہ انداز میں مجھ سے اور قریب ہو گئی۔

"نعیمہ ________" معاً میں نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ "وہ بوڑھا کون تھا جس نے تمہیں کالی کے مندر کی سیڑھیوں پر مجھ سے علیحدہ کیا تھا۔"

"پہلے میں اسے شریف انسان سمجھی تھی لیکن ________" نعیمہ اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکی، کسی ناخوشگوار واقعے کی یاد نے اسے تڑپا دیا، وہ ہچکیوں سے رونے لگی، غصے کی شدت نے خود میرا بھی برا حال کر دیا تھا لیکن اس وقت میرے لئے ضروری تھا کہ میں نعیمہ کی دلجوئی کروں چنانچہ میں اپنا غم و غصہ بھول کر نعیمہ کو سمجھانے لگا۔ نعیمہ کی ہچکیاں بڑھتی جا رہی تھیں، وہ بری طرح مجھ سے لپٹی ہوئی تھی یوں جیسے اسے اس بات کا خطرہ تھا کہ اگر ایک پل کو بھی مجھ سے جدا ہوئی تو شاید پھر نہ مل سکے گی۔ نعیمہ کے آنسو اور سسکیاں میرے ذہن پر ضرب لگا رہے تھے۔ اس کا جوان لمس مجھے بے چین کر رہا تھا۔ میں نے نعیمہ کو چپ کرانے کے لئے اپنے ہونٹ اس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں پر رکھ دیئے۔ اس کے جسم کا مانوس لمس و گداز پا کر میری حالت غیر ہونے لگی، دوسری طرف نعیمہ بڑے جذباتی انداز میں میرے اندر جذب ہو جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ نعیمہ کو ایک عرصے کے بعد خود سے اس قدر قریب پا کر میری اشتہا بھڑک اٹھی، مجھے اس پر جائز اختیار بھی تھا، میں نے بڑی شدت سے بھینچ لیا نعیمہ کا انداز خود سپردگی مجھ پر جنون طاری کر رہا تھا، میں ڈوبنے لگا، نعیمہ پہلے ہی بہکی ہوئی تھی، طوفان ابھی شروع ہی ہوا تھا کہ میرے کانوں میں ایک آواز گونجی۔

"سنبھلو شبیر حسن خاں، آنکھیں کھولو۔"

لیکن میں جس طوفان بلا خیز کے تھپیڑوں میں پھنس چکا تھا اس سے بچ نکلنا میرے بس کی بات کہاں تھی، نعیمہ کے قرب نے مجھے آنکھیں کھولنے کا موقع نہیں دیا، میں اس آواز کو وہم سمجھا اور خود کو حالات کی رنگینیوں کے حوالے کر دیا۔ نعیمہ کی ہچکیوں اور سسکیوں کا انداز بدل رہا تھا جذبات کی شدت نے مجھے بھی اندھا کر دیا۔ کمرے کا گھپ اندھیرا ہم دونوں کو آہستہ آہستہ نگل رہا تھا، تقدیر کے لکھے کو بھلا کون مٹا سکتا ہے؟

جب طوفان کی شدت ختم ہوئی اور جذبات سرد ہوئے تو میں نے نعیمہ سے کہا۔

"نعیمہ اٹھو' میں اسی وقت تم کو یہاں سے لیجانا چاہتا ہوں۔"

"اتنی جلدی کیا ہے شبیر' ابھی تو ساری رات پڑی ہے" نعیمہ نے بہکی بہکی سانسوں کو سمیٹتے ہوئے جواب دیا تو مجھے سخت تعجب ہوا' میں نے سوچا کیا نعیمہ اب حالات سے خوفزدہ نہیں؟ کیا جذبات کی آسودگی حاصل کر لینے کے بعد وہ تمام متوقع خطرات سے بے نیاز ہو چکی ہے؟ کیا اس نے مجھے محض اسی کھیل کے لئے بلوایا تھا؟ میرے ذہن میں آندھیاں چلنے لگیں میں نے نعیمہ سے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

"حالات کے پیش نظر اب ہمارا یہاں رکنا نا مناسب ہو گا' تمہاری بد نامی کے خوف سے میں نے دلدار سے الجھنے کا ارادہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے' میں تمہیں اس شہر سے دور لیجانا چاہتا ہوں نعیمہ' رات کی تاریکیاں ہماری معاونت کریں گی۔"

جواب میں نعیمہ نے کوئی خاطر خواہ بات کہنے کے بجائے اپنے عریاں بوجھ کو میرے اوپر ڈالا تو نفرت کے احساس نے مجھے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ نعیمہ جو کچھ دیر قبل خود اس بات کی متمنی تھی کہ میں اسے کہیں دور لے جاؤں' دلدار سے ٹکرانے کا خیال ترک کر دوں' اچانک کس قدر بدل گئی تھی' جذبات سرد ہو جانے کے باجود اس کی وہ حرکت میرے لئے حیرت انگیز تھی۔ میں جھنجلا گیا' میں نے حقارت سے اس کے خوبصورت بوجھ کو اپنے اوپر سے ہٹایا پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا مگر پیشتر اس کے کہ میں نعیمہ کو کوئی سخت بات کہتا تاریک کمرہ یکلخت روشن ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے میں یوں چونکا جیسے بجلی کا کرنٹ بلب کے تاروں کے بجائے میرے بدن سے مس ہو گیا ہو۔ میں پھٹی پھٹی نظروں سے پلنگ کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں نعیمہ کے بجائے لاجونتی عریاں حالت میں لیٹی مجھے معنی خیز نظروں سے گھور رہی تھی۔ میرے ذہن کو جھٹکا لگا' میں جس لمس کو مانوس سمجھ رہا تھا وہ حالات کا حسین فریب تھا' میں اندھیرے میں شکار ہوا تھا' جسے میں وفا شعار اور معصوم نعیمہ سمجھ رہا تھا' وہ دراصل لاجونتی تھی جو ایک عرصے تک خوبصورت ناگن کے روپ میں مجھے ڈستی رہی تھی۔ میں لاجونتی کی پراسرار قوتوں سے واقف تھا' اس کے لئے نعیمہ کی آواز کی نقل کوئی مشکل بات نہ تھی۔ غصے سے میری کنپٹیاں بجنے لگیں' میں نے دل میں ایک خطرناک ارادہ کر لیا مگر قبل اس کے کہ میں اس پر عمل پیرا ہوتا لاجونتی بڑی بے غیرتی سے مسکراتی ہوئی معنی خیز انداز میں بولی۔

"منوہر مہاراج' تم پوتر ہو کر ہماری شکتیوں کے جال سے نکل بھاگے تھے پرنتو مجھے وشواس تھا کہ شریر کی آگ تمہیں بیاکل کر دے گی۔ پورن لال مہاراج کا خیال غلط نہیں

تھا۔"

"کمینی' ناگن!" میں کڑک کر بولا "تو نے مجھے دھوکہ دیا ہے' میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"دھیرج سے کام لو شبیر!" لاجونتی نے اس بار بگڑے ہوئے تیور سے کہا۔ "تم شاید بھول رہے ہو کہ اس سمے تم کس شکتی کے سامنے کھڑے ہو' میں اگر چاہوں تو ایک اشارے پر تم کو جلا کر بھسم کر سکتی ہوں پرنتو پورن لال کی آگیا کا پالن کرنا بھی میرا دھرم ہے' تمہیں اب دیوی دیوتاؤں کے سراپ سے دھرتی کی کوئی شکتی نہیں بچا سکتی۔"

لاجونتی کا جواب سن کر میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ میں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن میں اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ لاجونتی میرے سامنے کھڑی بے ترتیب لباس کو درست کر رہی تھی۔ میں نے حقارت سے نظریں پھیر لیں' مجھے اپنے گناہ کا احساس ضرور ہوا تھا' لیکن اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہیں تھا' میں اپنی شریک زندگی نعیمہ کے دھوکے میں لوٹا گیا تھا۔ مجھے وہ آواز یاد آئی جس نے مجھے سنبھلنے اور آنکھیں کھولنے کا مشورہ دیا تھا' میری آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے' مجھے اب بڑی شدت سے اپنی حماقت کا احساس ہو رہا تھا' نعیمہ کا پیغام ملنے کی خوشی نے میرے سوچنے سمجھنے کی قوتوں کو سلب کر دیا تھا۔ میں یہ بھول گیا تھا کہ جس نیک بزرگ نے نعیمہ کو کالی کے مندر میں جانے سے روکا تھا' جس نے پورن لال کے مقابلے میں میری امداد کی تھی اور کفر کو نیچا دکھایا تھا' وہ نعیمہ کی طرف سے بھی غافل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس بزرگ کی آواز نے مجھے گناہ سے بچنے کا مشورہ بھی دیا تھا لیکن میں بہرہ ہو گیا تھا' اندھا ہو گیا تھا۔ ابھی میں لاجونتی کی طرف سے منہ پھیرے کھڑا اپنی حماقت پر کف افسوس مل رہا تھا کہ میرے ذہن پر اچانک غنودگی طاری ہونے لگی' مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کہر اور دھند میں گھر گیا ہوں۔ صندلی خوشبو کا تیز جھونکا میرے وجود کو بڑی تیزی سے اپنی لپیٹ میں الجھا رہا تھا' مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔ میں نے خود کو ان کیفیتوں سے نجات دلانا چاہی' اپنے ذہن کو بیدار رکھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا' میری آنکھوں کے پپوٹے بوجھل ہونے لگے' میرا سر چکرانے لگا' غنودگی کا احساس دبیز ہوتا گیا پھر مجھے صرف اتنا یاد رہا کہ میرے پیروں تلے سے زمین کھسک رہی ہے میں فضا میں معلق ہو رہا ہوں اس کے بعد جب غنودگی کے بادل چھٹے تو میں نے خود کو ایک پر شکوہ مندر کے اندر پایا جہاں چاروں طرف دیوی دیوتاؤں کے قد آدم مجسمے موجود تھے۔ فضا نقرئی گھنٹیوں کی آواز سے گونج رہی تھی اور چکنے اور کشادہ فرش پر بیشمار حسین

اور خوبصورت پجارنیں عریاں لباس پہنے گھنٹیوں کی آواز پر رقص کر رہی تھیں۔ ان کے بدن کا ایک ایک لوچ قیامت انگیز تھا۔ وہ رقص کرتی ہوئی میری جانب بڑھ رہی تھیں' انھوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے کر بھجن گانا شروع کر دیا۔ انکی نشیلی آنکھیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں اور عریاں جسم تھرک تھرک کر مجھ پر بے ہوشی کی سی کیفیتیں طاری کر رہے تھے۔ میں آنکھیں پھاڑے ایک ایک چیز کو دیکھ رہا تھا' وہ جگہ میرے لئے نئی تھی۔ اس سے پہلے میں نے کبھی اتنے پر شکوہ مندر اور اتنے رنگین ماحول کو نہیں دیکھا تھا' میں ششدر ہو رہا تھا کہ پجارنوں کا ہیجان تھم گیا' وہ قطار کی صورت میں میرے سامنے سے گزرتی ہوئی بڑی تیزی سے کالی کی اس مورتی کی جانب الٹے قدموں جا رہی تھیں جو وہاں موجود تمام مورتیوں اور مجسموں سے زیادہ بلند اور پر شکوہ تھی۔ پجارنیں اسی مورتی کے پیچھے جا کر میری نظروں سے اوجھل ہو رہی تھیں' میں گنگ کھڑا اس طلسمی اور سحر آلود نظارے کو دیکھتا رہا۔ جب آخری پجارن بھی میری نظروں سے اوجھل ہو گئی تو میں تیزی سے کالی کی اس بلند مورتی کی جانب لپکا۔ میں اس طلسمی راز کو سمجھنے کے لئے بے چین تھا۔ مگر مورتی کی پشت پر جا کر مجھے اور حیرت ہوئی' وہاں نہ اتنی جگہ تھی کہ دس پندرہ پجارنیں چھپ سکیں نہ کوئی نکاس کا ایسا راستہ موجود تھا جو میرے تجسس کی تسکین کا سبب بن سکتا۔ میں ابھی اس معمے کو حل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ نقرئی گھنٹیوں کی آواز اچانک تیز تر ہو گئی۔ پشت سے ایک نسوانی آواز کا مترنم قہقہہ سنائی دیا تو میں پلٹ پڑا' میں نے اپنی نظروں کے سامنے ادیتی دیوی کو کھڑا پایا۔ جو اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑی مجھے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ میں ادیتی دیوی کو دیکھ کر ششدر رہ گیا' میری حیرتوں میں اضافہ ہو رہا تھا کہ ادیتی دیوی کے یاقوتی ہونٹوں میں ارتعاش پیدا ہوا۔ "منوہر کس وچار میں گم ہو؟

"ہم۔ میں کہاں ہوں؟" میں نے پریشان لہجے میں سوال کیا تو ادیتی کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہو گئی۔

"تم دھرتی کے پہلے منش ہو منوہر جسے ادیتی نے اپنے استھان پر بلایا ہے' جانتے ہو کیوں؟ تم میرے مہان سیوک ہو۔"

"میرا نام منوہر نہیں' شبیر حسن خاں ہے۔ میں نے اپنے ہوش و حواس پر قابو رکھتے ہوئے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ "میں کسی دیوی دیوتا کو نہیں مانتا۔"

"مورکھ میں جانتی ہوں کہ تیری ناراضگی کا کارن کیا ہے۔ ادیتی بھولپن سے بولی پھر قہر

لود لہجے میں کہا۔ "پورن لال نے تمہارے ساتھ انیائے کیا ہے' اس پاپی نے تمہیں کشٹ دیئے ہیں پرنتو ادیتی کا غصہ اسے نشٹ کر دے گا' تمہیں تمہاری کھوئی ہوئی شکتیاں اپس ملیں گی' تم دھرتی پر سب سے مہان شکتی کے مالک ہو گے' ادیتی کا آشیرواد تمہارے ساتھ رہے گا۔"

"مجھے کسی دیوی یا دیوتا کے آشیرواد کی چنداں ضرورت نہیں۔" میں بدستور سنجیدگی سے بولا۔ "مجھے اپنے خدا کی خوشنودی کے سوا اور کسی طاقت سے کوئی واسطہ نہیں' یوں بھی ایک مسلمان پتھروں کے پوجنے کو گناہ سمجھتا ہے' ایمان کے آگے بھلا کفر کی کیا حیثیت ہے۔"

"اپرادھی!" ادیتی کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ کڑک کر بولی۔ "تو نہیں جانتا کہ اس سے تو نے کس شکتی کا اپمان کیا ہے' تو میرے استھان میں کھڑا پاپ کی باتیں کر رہا ہے پاپی' اگر مکتی چاہتا ہے تو میرے چرن چھو کر شما کی بھکشا مانگ لے نہیں تو تجھے سارا جیون پچھتانا پڑے گا۔ میں تجھے ایسا سراپ دوں گی کہ تیری آتما بھی سدا بیاکل رہے گی۔"

"موت اور زندگی خدا کے ہاتھ ہے ادیتی۔" میں نے تیز ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "میں نے ایک مدت گمراہی میں گزاری ہے' میں پتھروں کی حقیقت جان چکا ہوں۔ اب تم لوگوں کا کوئی جادو مجھ پر کارگر نہیں ہو گا' یوں بھی سراب کو سراب کہنا گناہ نہیں۔"

ادیتی میرا جواب سن کر سرتاپا غصہ سے لرز اٹھی' اس کی سحر آلود آنکھوں میں شیطانی قوتوں کا ہولناک رقص جاری ہو گیا۔ اس کے چہرے کی معصومیت اور خوبصورتی' حقارت اور نفرت کا لبادہ اوڑھ کر مکروہ ہو گئی۔ میں بخوبی واقف تھا کہ ادیتی کس مقام کی حامل ہے؟ اس کی لامحدود قوتیں مجھے پلک جھپکتے میں برباد کر سکتی تھیں' اس کے بیر میری ہڈیوں کا سرمہ بنا سکتے تھے' لیکن اس وقت ان باتوں کا احساس ہونے کے باوجود مجھے قطعاً" خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا' باقر علی کی رفاقت اور تین ماہ کی سجدہ ریزی کے بعد میں نے سیاہ و سفید کا فرق سمجھ لیا تھا' حق و باطل کی تمیز سیکھ لی تھی مجھے اپنی موت کا کوئی خطرہ نہیں تھا البتہ اس خیال سے میرا دل ضرور دھڑک رہا تھا کہ اگر ادیتی نے مجھے اپنی شکتی کے زور سے مار ڈالا تو میں نعیمہ سے اپنے گناہوں' اپنی زیادتیوں کی معافی تلافی نہ کر سکوں گا۔ دوسری طرف ادیتی کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور دوسرا جا رہا تھا۔ چند ثانیوں تک ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر ادیتی نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"منوہر لال ابھی سے باقی ہے' اگر تم میرے چرن چھو لو تو میں تمہیں شما کر سکتی ہوں'

پرنتو اگر تم اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو تمہارا انجام بھیانک ہو گا' تم اس خیال کو اپنے من سے نکال دو کہ ادیتی کے مقابلے میں تمہارے دھرماتما تمہاری کوئی سہائتا کریں گے' میری شکتی مہان ہے' وشنو اور کالی بھی میری اپرم پار شکتی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

میری حالت اس بدنصیب مسافر سے مختلف نہیں تھی جو اندھیرے میں راستہ بھول کر کسی ایسے دوراہے پر پہنچ گیا ہو جس کے ایک طرف گہری کھائی ہو اور دوسری طرف موت کا فرشتہ اپنا دامن پھیلائے منتظر ہو۔ مجھے زندگی اور موت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ زندگی بقول ادیتی کے اسی صورت میں ممکن تھی کہ اس کے قدم چھو کر معافی مانگوں' موت کا امکان انکار کی صورت میں تھا' میں عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا تھا لیکن یہ الجھن زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی' میں نے طے کر لیا کہ انجام خواہ کچھ ہی ہو میں حق کے راستے پر ثابت قدم رہوں گا' اس فیصلے سے مجھے سکون سا محسوس ہوا' میں نے ادیتی کے قہر و غضب کی پرواہ کئے بغیر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تیری شکتی اپرم پار ہے' تیرے نام لیوا تیر بھگتی کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر سکتے ہیں لیکن میں مسلمان ہوں' میرا سینہ اب ایمان کی روشنی سے منور ہو چکا ہے۔ میں جھوٹی خوشیوں کی خاطر زندگی کی بھیک مانگنے پر موت کو ترجیح دینا زیادہ پسند کروں گا۔ تم اگر چاہو تو اپنی شکتی مجھ پر آزما سکتی ہو۔ حق کی راہ میں نصیب ہونیوالی موت میرے لئے باعث فخر ہو گی۔"

"اپرادھی' پاپی' تو نے ادیتی کی شکتی کو للکار کر اچھا نہیں کیا۔ میرے بیر تجھے سسکا سسکا کر اور تڑپا تڑپا کر نرکھ رسید کریں گے۔ یہ ادیتی کا فیصلہ ہے۔" ادیتی نے سرتاپا غصہ کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا پھر اپنا پیر اٹھا کر زور سے زمین پر مارا اور میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ اس کے غائب ہوتے ہی مجھے ایکبار پھر ان کیفیتوں سے دوچار ہونا پڑا جن سے دوچار ہو کر میں ادیتی کے استھان تک پہنچا تھا۔ ہوش آنے پر میں نے خود کو پھر اسی کمرے میں پایا جہاں لاجونتی نے اندھیروں سے فائدہ اٹھا کر مجھے گناہ گار کیا تھا' لاجونتی بدستور میرے سامنے کھڑی مجھے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔ ہماری نگاہیں چار ہوئیں تو لاجونتی نے گرج کر کہا۔

"مورکھ' تو نے دیوی کی آگیا کا پالن نہ کر کے تمام دیوی دیوتاؤں کی شکتی کو للکارا ہے۔ یہ دھرتی بھی اب تیری دشمن بن جائے گی' تجھے اپنے فیصلے پر سارا جیون پچھتانا ہو گا۔"

میں لاجونتی کی بات سن کر مسکرا دیا' وہ عورت جس کا خوبصورت اور گداز بدن ایک عرصے تک میری آغوش کی زینت بنا رہا تھا مجھے موت کے تصور سے ڈرانے کی کوشش کر رہی تھی' کس قدر مضحکہ خیز بات تھی۔ میں ابھی پلٹ کر لاجونتی کو کوئی سخت جواب دینے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ کسی کے ہاتھ کو اپنے شانے پر محسوس کر کے اچھل پڑا' تیزی سے پلٹ کر دیکھا' پورن لال اپنی تمام ترخباثتوں کے ساتھ میری پشت پر کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے ڈھیلے روشن انگاروں کی طرح دہکتے نظر آ رہے تھے نہ جانے پورن لال کی خوفناک آنکھوں میں کیا سحر تھا کہ خوف کے اچانک ابھرنے والے تصور نے مجھے دہلا دیا' مجھے اپنا دل سینے کی گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس ہوا۔ میں نے پورن لال کی نظروں سے نظریں بچانی چاہیں لیکن اس کوشش میں بھی میں بری طرح ناکام رہا' موت کا بھیانک اور ہولناک احساس میرے وجود کا احاطہ کر رہا تھا' میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج تیز سے تیز تر ہونے لگی تھیں ---------!!



موت کا بھیانک اور ہولناک تصور آہستہ آہستہ میرے وجود کا احاطہ کر رہا تھا' پورن لال کی انگاروں کی مانند دہکتی ہوئی نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں' میں ان نظروں سے نظریں بچانے میں بری طرح ناکام ہو چکا تھا۔ میں نے پورن لال کو بارہا غصے کی حالت میں دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ حد سے زیادہ خطرناک نظر آ رہا تھا' میں نے ایکبار پورن لال کو اپنی مہان شکتی کے زور سے نیچا بھی دکھایا تھا لیکن آج وہی شکست خوردہ پورن لال میرے اوپر پوری طرح حاوی ہو رہا تھا۔ کچھ دیر تک وہ مجھے خاموش کھڑا خونی نظروں سے گھورتا رہا پھر سرد لہجے میں بولا۔ "شبیر حسن خاں' مجھے غور سے دیکھ' پہچانو' میں وہی پورن لال ہوں جس نے تمہیں دھرتی سے اٹھا کر آکاش پر کھڑا کر دیا تھا' تم نے ایکبار مجھ پر وار بھی کیا تھا' دیوی کی اچھا (خواہش) اس سمے یہی تھی کہ میں چپ رہوں' تم مجھ پر وجے (فتح) پا کر گھمنڈی ہو گئے تھے پرنتو آج میں تمہیں بتاؤں گا پورن لال کیا ہے؟؟"

میں ابھی تک پوری طرح ہوش میں نہیں تھا ادیتی کے قہر کے بعد پورن لال نے مجھے عقابی نظروں سے گھورا تو میرے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے' اس کا لہجہ خطرناک تھا' حالات نے مجھے گنگ کر دیا تھا۔ لاجونتی' پورن لال کے قریب کھڑی مجھے بدلی ہوئی نظروں سے گھور رہی تھی۔ پورن لال مجھے گم سم دیکھ کر زہر خند سے بولا۔ "چپ کیوں ہو شبیر جی' کیا اب تمہارے پاس اتنی شکتی بھی باقی نہیں کہ میری باتوں کا جواب دے سکو' پہلے تو تم ہمیشہ چھاتی ٹھونک کر اپنے بلوان ہونے کا اعلان کرتے تھے۔"

"وقت وقت کی بات ہے پورن لال!" میں نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ "حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔"

"سمے کی بات مت کر مورکھ!" پورن لال ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔ "تو نے دیوی کا کہا نہ مان کر خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے' تو نے ہمارے دھرم کا مذاق اڑایا ہے' ہمارے دیوتاؤں کو تو نے پتھر کہا' پاپی! اب تجھے دیوتاؤں کے کشٹ سے دھرتی کی کوئی شکتی نہیں بچا سکتی۔"

"میں نے جو قدم اٹھایا ہے بہت سوچ سمجھ کر اٹھایا ہے' مجھے اپنے فیصلے پر کوئی افسوس

نہیں ہے۔" میں نے سنجیدگی سے کہا' تو پورن لال کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا' کڑک بولا۔ "کمینے' تو نے ہماری شکتیوں کا اپمان کیا ہے' تجھے اس کی سزا اوش ملے گی۔"

"تم اپنی کالی طاقتوں کو آزماؤ پورن لال' میں تم سے رحم کی درخواست نہیں کروں گا۔" میں نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔

"میں' میں تجھے کتوں کی طرح گندی موریوں میں سسک سسک کر مرنے پر مجبور کر دوں گا۔" پورن لال اور غضبناک ہو گیا۔

"اگر خدا کو یہی منظور ہے تو تم بھی مجھے نجات نہیں دلا سکو گے۔" میں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

"پاپی' تیرا انجام بھیانک ہو گا۔" پورن لال حلق کے بل چلایا۔

"تمہیں مجھ سے زیادہ اپنے دیوتاؤں کا خیال ہونا چاہئے پورن لال!" میں سنجیدگی سے بولا۔ "اگر تمہیں اپنی پتھر کی مورتیوں اور دیوی دیوتاؤں پر گھمنڈ ہے تو مجھے بھی اپنے خدا پر بھروسہ ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔"

"میں تجھے جلا کر بھسم کر ڈالوں گا۔" پورن لال سرتاپا لرز کر بولا۔

"مہاراج ——————" لاجونتی نے ناگن کی طرح بل کھاتے ہوئے کہا۔ "مجھے آگیا دو مہاراج کہ میں اس کم ذات کی زبان نکال کر اپنے چرنوں تلے مسل دوں۔" پورن لال نے لاجونتی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا —————— غصہ کی شدت نے اسے انتہائی خوفناک بنا دیا تھا۔ اس کی قہر آلود نظریں مجھے گھور رہی تھیں' اس کے چہرے کے تاثرات اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ وہ مجھے کوئی سخت ترین سزا دینے کے بارے میں سوچ رہا ہے' میں اپنی جگہ مطمئن تھا' کسی اندرونی جذبے نے مجھے پوری طرح پر سکون کر رکھا تھا۔ لاجونتی نے میرے بارے میں پورن لال سے اجازت چاہی تو میں چپ نہ رہ سکا۔ حقارت بھری نظروں سے اسے گھور کر بولا۔ "تم درمیان میں نہ آؤ' تمہاری زبان اور تمہاری قوت میری آزمائی ہوئی ہے۔"

"اپرادھی!" پورن لال نے مٹھیاں بھینچ کر خوفناک آواز میں کہا۔ "اپنی گندی زبان بند رکھ' تیرے جیون کے دن پورے ہونے والے ہیں' مجھے دیوی کے اشارے کا انتظار ہے اس کے بعد میرا سراپ تیرا کریا کرم پورا کر دے گا۔" پورن لال نے اپنا جملہ مکمل کر کے آنکھیں بند کر لیں' اس کے ہونٹ متحرک ہو گئے غالباً" وہ دیوی درشن کے منتروں کے بول پڑھ رہا تھا۔ لاجونتی غصہ میں بھری خاموش کھڑی اپنے ہونٹ چبا رہی تھی۔ میں چپ چاپ

ایک تماشائی کی حیثیت سے کھڑا کبھی پورن لال کو دیکھتا اور کبھی لاجونتی کو دیکھنے لگتا۔ مجھے اپنے پر سکون ہونے پر حیرت بھی تھی' حالات نے جو صورت اختیار کی تھی اس کے پیش نظر میرا مطمئن رہنا تعجب خیز تھا' مجھے پورن لال یا لاجونتی سے مطلق کسی خوف یا خطرے کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ پورن لال کچھ دیر تک آنکھیں بند کئے کھڑا بدبداتا رہا پھر اس نے اچانک آنکھیں کھولیں اور مجھے گھور کر بولا۔ "شبیر حسن خاں' میں تمہیں سوچ بچار کیلئے ایک آخری موقع اور دیتا ہوں' مکتی چاہتے ہو تو اب بھی میرا کہا مان لو۔"

"مجھے بتاؤ مہاراج' زندہ رہنے کے لئے مجھے کیا کچھ کرنا ہو گا۔" میں نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"تمہیں ادیتی دیوی کو راضی کرنے کے لئے نئے سرے سے جاپ کرنا ہو گا۔" پورن لال گرج کر بولا۔ "تمہیں میرے چرنوں کو چھو کر وچن دینا ہو گا کہ اب تمہارے من میں کبھی کوئی کھوٹ نہیں آنے پائے گا۔"

"کیا دیوی مجھے میری کھوئی ہوئی شکتی واپس کر دے گی مہاراج!"

"اگر تم نے اجلے من سے جاپ کیا تو ایسا اوش ہو گا۔" اس بار پورن لال نرم آواز میں بولا۔

"لاجونتی کو میرے ساتھ رہنا ہو گا۔" میں نے دبی زبان میں کہا۔

"اگر یہ تمہاری اچھا ہے تو لاجونتی تمہاری سیوا کرتی رہے گی۔" پورن لال سنجیدہ تھا۔

"میں تمہاری ہر آگیا کا پالن کرنے کو تیار ہوں پورن لال۔۔ لیکن تمہیں میری ایک بات اور ماننی پڑے گی۔" میں نے گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔ پھر پورن لال نے مجھ سے وہ بات پوچھی تو میں نے حقارت سے کہا۔ "اگر تم اپنا دھرم چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ اور سچے دل سے خدا کی عبادت کا وعدہ کر لو تو میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔" میرا جواب سن کر پورن لال آگ بگولا ہو گیا' لاجونتی کو مخاطب کر کے کرخت آواز میں بولا۔ "لاجونتی' میں تجھے دیوتاؤں کے شبھ نام پر آگیا دیتا ہوں کہ اس پاپی کی پلید زبان گدی سے کھینچ کر اپنے پیروں تلے رگڑ دے۔"

"یہ میری آشا تھی مہاراج۔" لاجونتی نے پورن کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہوئے کہا۔ پھر جب وہ میری طرف گھومی تو اس کے تیور خطرناک تھے' اس وقت وہ انتہائی غضبناک نظر آ رہی تھی' کسی زہریلی ناگن سے بھی زیادہ خوفناک اور بھیانک۔ ایک لمحہ کو لاجونتی کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر میرا دل دھڑک اٹھا' لیکن دوسرے ہی لمحہ میں نے اپنے ہونٹ

سختی سے بھینچ لئے۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے خدا کو یاد کیا۔ "اگر موت میرا مقدر تھی تو مجھے مردانہ وار اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔" میرے ذہن میں یہ خیال تیزی سے ابھرا اور میری بوکھلاہٹ کو یکسر ختم کر گیا۔ میں لاجونتی کو سپاٹ نظروں سے گھورنے لگا' وہ آہستہ آہستہ میرے قریب آ رہی تھی' میری موت کا پیغام بن کر میری جانب بڑھ رہی تھی لیکن میں قطعا" ہراساں نہ تھا جب فاصلہ گھٹ کر بمشکل ایک گز رہ گیا تو لاجونتی رک گئی۔ اپنی سرخ سرخ سحر انگیز نظروں سے مجھے گھورتے ہوئے بولی "شبیر حسن خاں' پورن لال مہاراج نے مجھے پوتر دیوی دیوتاؤں کے نام پر تمہیں نشٹ کرنے کی آگیا دی ہے۔"

"میں تمہارے مہاراج کی بات سن چکا ہوں۔" میں نے نفرت سے جواب دیا "تم آگیا کا پالن کرو' میں اف نہیں کروں گا۔"

....

"تم نے ابھی تک کیول جیون کا سکھ دیکھا ہے شبیر جی' موت کا سواد (مزا) چکھو گے تو بن جل کی مچھلی کی طرح بیاکل ہو کر تڑپو گے' موت کی آشا کرو گے پرنتو موت بھی تم سے روٹھ جائیگی۔" لاجونتی کا لہجہ سرد تھا' پورن لال کے بعد اب وہ مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ابھی تک اس نے مجھ پر کوئی وار نہیں کیا تھا۔ ادیتی نے بھی مجھے محض لال پیلی نظروں سے ڈرانے کی کوشش کی تھی۔

میں ابھی اپنے ذہن میں ابھرنے والے خیالات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ معا" مجھے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرے قریب کھڑا ہے' میں نے چونک کر اپنی پشت پر دیکھا لیکن کمرہ میں میرے' پورن لال اور لاجونتی کے سوا کوئی چوتھا شخص موجود نہیں تھا۔ لاجونتی نے مجھے اضطراری انداز میں چونکتے ہوئے دیکھا تو زہر خند سے بولی۔ "کس وچار میں گم ہو شبیر جی؟ کیا بھاگنے کے لئے راستہ تلاش کر رہے ہو؟ اس دھیان کو من سے نکال دو' لاجونتی کی شکتی کا تماشہ تم پہلے بھی دیکھ چکے ہو' مکتی چاہتے ہو تو آگے بڑھو اور مہاراج کے چرنوں پر سر رکھ کر دیا کی بھکشا مانگو۔"

"کس مہاراج کی بات کر رہی ہو لاجونتی دیوی؟" میں نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ "وہی جو خود میرے مقابلے پر آنے سے کترا رہا ہے۔ اور تمہاری سندر شکتی کا سہارا ڈھونڈ رہا ہے۔"

"پاپی' کمینے!" پورن لال میری بات سن کر گرجا پھر دوسرے ہی لمحہ اس نے کسی منتر کا جاپ کر کے میری طرف پھونک ماری۔ اس کا پھونک مارنا تھا کہ جس جگہ میں کھڑا تھا وہاں چھت سے دہکتے ہوئے انگاروں کی بارش شروع ہو گئی' میں بوکھلا کر ایک طرف ہٹ گیا'

مجھے تعجب تھا کہ انگاروں نے میرا بال بھی بیکا نہیں کیا' البتہ لاجونتی کی کربناک چیخ سن کر میں نے اس کی جانب نظر اٹھائی تو اس کا چہرہ بری طرح جھلس چکا تھا' ننگے بازوؤں پر بڑے بڑے آبلے ابھر آئے تھے اور سر کے بال آدھے سے زیادہ جل چکے تھے' مجھے لاجونتی کا یہ حلیہ دیکھ کر جھرجھری آ گئی۔ پورن لال کو غالباً" اس بات کی توقع نہیں تھی کہ اس کے بیر مجھے نقصان پہنچانے کے بجائے لاجونتی کو بھسم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس نے موقع کی نزاکت کو بھانپا تو اور زیادہ خطرناک بن گیا' دوسرا منتر پڑھ کر پاؤں زمین پر مارا تو تین کوڑیالے ناگ نمودار ہو کر میری جانب لپکے' ناگوں کو لہراتا اور بل کھاتا اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر میں خوفزدہ ہو گیا۔ اسی لمحے بزرگ کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "شبیر حسن خاں' جو لوگ حق کے راستے پر ہوں انھیں ان شعبدے بازوں سے خائف نہیں ہونا چاہئے' تم مطمئن رہو' کالی طاقتوں کے حربے تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔"

"اے نیک بزرگ' کیا یہ ممکن نہیں کہ میں ہمیشہ کے لئے ان شعبدہ بازوں سے نجات پا سکوں؟" میں نے دل ہی دل میں اس پراسرار آواز سے کہا' میری نظریں بدستور ان ناگوں پر مرکوز تھیں جو ہر لمحہ مجھ سے قریب تر ہو رہے تھے۔

"خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے میرے بچے' یوں بھی تم سچائی کے راستے پر ہو۔" بزرگ آواز نے میرے کانوں میں سرگوشی کی۔ "فرشتے تمہارے ساتھ ہیں' تم جس آزمائش سے گزر رہے ہو اس میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔"

لاجونتی کی مستقل کربناک چیخوں کی آواز اور زہریلے ناگوں کی موجودگی نے ماحول کو بڑا بھیانک رنگ دیا تھا' پورن لال سینہ تانے کھڑا اپنے بیروں کو دیکھ رہا تھا جو ناگوں کے روپ میں میری جانب بڑھ رہے تھے' میں اپنی جگہ پوری طرح محتاط تھا۔ نیک بزرگ کی تلقین نے میری رہنمائی کی تھی۔ خوف میرے دل سے کوسوں دور تھا' میں اپنی جگہ کسی آہنی چٹان کی طرح ڈٹا کھڑا رہا' کوڑیالے ناگ میرے بہت قریب آ کر رک گئے پھر ان کے لہراتے جسم بلند ہونے لگے' اتنے بلند ہوئے کہ میرے قد کے برابر آ گئے' وہ تینوں پھن پھاڑے میرے چہرے کے سامنے لہرا رہے تھے۔ ان کی مکروہ اور زہر آلود زبانیں بار بار منہ سے باہر لپک رہی تھیں' عام حالات میں اگر میں کسی ایسے موقع سے دوچار ہوتا تو خوف کے احساس سے میرے دل کی حرکت کا بند ہو جانا یقینی بات ہوتی لیکن اس وقت میں مطلق خوفزدہ نہیں تھا۔ تینوں ناگ باری باری لہرا رہے تھے اور باری باری ان کے پھن میری طرف لپکنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ ہر بار مایوسی کا شکار ہو کر اور زیادہ غضبناک نظر آنے لگتے' میں ابھی

اس ہولناک تماشے کو دیکھ رہا تھا کہ ایک سانپ پلٹ کر زمین پر گرا اور پلک جھپکتے میں لوٹ پوٹ ہو کر ٹھنڈا ہو گیا' دوسرا بھی اسی حادثے سے دوچار ہوا' تیسرے ناگ نے میری طرف سے اپنا رخ پھیر کر لاجونتی کی جانب بڑھنا شروع کیا تو پورن لال کڑک کر چیخا۔ "پلید رک جا' تیرا شکار لاجونتی نہیں بلکہ وہ ہے جس نے دیوتاؤں کا اپمان کیا ہے۔"

پورن لال کی گرج سن کر ناگ ایک ثانئے کو رکا پھر دوبارہ لاجونتی کی جانب بڑھنے لگا' لاجونتی نے چیخنا بند کر دیا تھا' وہ سحر زدہ انداز میں بپھرے ہوئے ناگ کو دیکھ رہی تھی' اچانک پورن لال نے کوئی اور منتر پڑھ کر ناگ پر پھونکا' اس منتر کے بیروں نے دہکتے شعلوں کے روپ میں نمودار ہو کر ناگ کو بھسم کر دیا' باقی دونوں ناگ بھی پراسرار طور پر غائب ہو چکے تھے۔ پورن لال نے ناگوں کو گستاخی اور حکم عدولی کی سزا دینے کے بعد میری جانب دیکھا تو میں نے بڑے اطمینان سے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مہاراج' نراش مت ہو' تم کو دیوی دیوتاؤں کا آشیرواد حاصل ہے' تم نے مہان شکتی پراپت کرنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلے ہیں' کالی طاقتیں اوش تمہاری سہائتا کریں گی' کوئی اور چمتکار دکھاؤ۔" میں پورن لال کی نگاہوں میں بے چینی اور الجھن کے ملے جلے تاثرات دیکھ رہا تھا' اپنے واروں کو خالی جاتا دیکھ کر وہ تلملا رہا تھا میری باتوں نے جلتی پر تیل کا اثر کیا تو وہ بھڑک اٹھا' کرخت آواز میں بولا۔ "پاپی' تیرا انجام اوش خطرناک ہو گا' کالی کی مہان شکتی تجھے برباد کر دے گی۔"

"میں اپنی بربادی کا منتظر ہوں پورن لال جی' آپ کوئی اور جنتر منتر آزمایئے۔" میں نے دوسری بار پورن لال کی بے بسی کا مضحکہ اڑایا تو وہ اور زیادہ خطرناک بن گیا' اس کے ہونٹ اور زیادہ ہلنے لگے' وہ کسی اور منتر کا جاپ شروع کر چکا تھا۔ میں اپنی جگہ ڈٹا کھڑا رہا۔ لاجونتی پتھر کے کسی بیجان مجسمے کی طرح اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑی پورن لال کو مستقل گھور رہی تھی۔ کمرے میں چند لمحے موت کا بھیانک سناٹا طاری رہا پھر پورن لال نے جاپ ختم کر کے زور سے تالی بجائی تو پورا کمرہ لرز اٹھا' یوں لگ رہا تھا جیسے زلزلہ آ گیا ہو' اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لئے حیران کن تھا' پورن لال کے خطرناک بیروں نے خوفناک بھیڑیوں کی شکل میں نمودار ہو کر میرے اوپر یلغار کر دی تھی مگر ان کا بھی وہی حال ہوا جو اس سے قبل کوڑیالے ناگوں کا ہو چکا تھا۔

خونخوار درندے جست لگا کر میری جانب آتے لیکن کسی نادیدہ قوت سے ٹکرا کر واپس لوٹ جاتے' پورن لال ابھی اپنے بیروں کی ناکامی پر غور کر ہی رہا تھا کہ لاجونتی جیسے اچانک ہوش میں آ گئی' اس نے پورن لال کو گھورتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا۔ "پاپی' تو نے میری

سندرتا کو ناس کر کے اندر دیوتا کو دیئے ہوئے وچن کو توڑا ہے، تجھے اس کا سراپ او ملے گا۔"

"کلنکنی!" پورن لال جو اپنے بیروں کے انجام سے پہلے ہی دل برداشتہ تھا لاجونتی گفتگو سن کر تلملا اٹھا۔ "تو اپنی زبان بند رکھ نہیں تو تیرا انجام بھی اس مسلے کی طر بھیانک ہو گا۔"

"مورکھ، تجھے میری شکتی کا اندازہ نہیں جو ایسی بات کر رہا ہے۔" لاجونتی نے ترکی بترکی جواب دیا۔ "اندر دیوتا کو دیئے ہوئے وچن کو بھلا کر تو نے مجھے اپنے ادھیکار سے آزا کر دیا ہے، اب تیری آگیا کا پالن کرنا یا نہ کرنا میری مرضی پر ہے، میں آج تجھے بتاؤں گی کہ آکاش کی اپسرا دھرتی کے پنڈت پجاریوں سے زیادہ مہان ہوتی ہے۔"

پورن لال، لاجونتی کے سخت الفاظ سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ کوئی اقدام کرتا لاجونتی نے سر کے بل قلا بازی کھائی اور پلک جھپکتے میں بھیڑیے کا روپ دھار لیا، اس کے روپ بدلتے ہی باقی بھیڑیے "آنا فانا" میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پورن لال نے جوابی حملہ کیا اور لوٹ لگا کر سانپ کا روپ اختیار کر لیا، قریب تھا کہ وہ لاجونتی کو ڈس لیتا لیکن لاجونتی نے پل بھر میں دوسری جست لگائی اور نیولے کی صورت اختیار کر کے پورن لال کی جانب لپکی۔ پورن لال نے جو اس وقت سانپ کے روپ میں تھا اپنے بدن کو پوری تیزی سے سمیٹا، وہ غالباً کوئی صورت اختیار کرنا چاہتا تھا مگر اسے مایوسی ہوئی۔ لاجونتی نے نیولے کے روپ میں اچھل کر پورن لال کا گلا اپنے نوکیلے دانتوں تلے جکڑ لیا، اسی لمحے پوران لال کی خرخراتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی "پاپن چھوڑ دے مجھے، دیوتا تیری بھول کو کبھی شما نہیں کریں گے۔"

"بھول تیری تھی پورن لال جو تو نے ایک اپسرا کی سندرتا کو بھسم کرنے کی حماقت کی۔" لاجونتی کی خوفناک آواز گونجی۔ "پہلے مجھے وچن دے کہ تو میری کھوئی ہوئی سندرتا کو واپس لائے گا تیری مکتی اسی میں ہے۔"

"ہوش میں آ لاجونتی، تو نہیں جانتی کہ تو اس سمے کس شکتی سے بات کر رہی ہے۔" پورن لال نے گرجدار آواز میں جواب دیا۔

"تیری شکتی اس سمے میرے رحم و کرم پر ہے پورن لال!" لاجونتی نے نیولے کی شکل میں پورن لال کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ "اگر میں چاہوں تو ایک پل میں تیرا نرخرا کاٹ کر تجھے نرک میں جھونک سکتی ہوں۔"

میں حیران و پریشان کھڑا نیولے اور سانپ کی جنگ دیکھ رہا تھا، لاجونتی اور پورن لال آوازیں میرے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں، لاجونتی کا جواب سن کر سانپ نے اپنا جسم لہرا نیولے پر زور سے مارا جواب میں نیولا قلا بازی کھا کر پلٹا تو سانپ بلبلا اٹھا۔ کچھ دیر تک خوفناک جنگ جاری رہی پھر پورن لال کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز ابھری۔ "میں وچن دیتا ہوں تیری کھوئی ہوئی سندرتا تجھے واپس کر دوں گا۔" اس کی آواز میں کرب تھا۔ لاجونتی کا لہجہ بناک تھا۔ "تجھے کالی کی سوگندھ کھا کر مجھے وچن دینا ہو گا، تیری جان کیول اسی صورت بچ سکتی ہے۔"

"مم ــــــــ میں کالی کی مہان شکتی کی سوگند کھاتا ہوں کہ اپنی شکتی کے زور سے تیری سندرتا واپس لوٹا دوں گا۔" پورن لال نے کالی کی قسم کھا کر وعدہ کیا تو لاجونتی نے لا بازی کھائی پھر اپنے اصلی روپ میں آ گئی۔ پورن لال سانپ کی صورت میں چند ثانیے مین پر پڑا اپنے جسم کو اذیت ناک انداز میں بل دیتا رہا پھر جب اس نے روپ بدلا اور یرے سامنے اپنی اصلی شکل میں نمودار ہوا تو مجھے یہ دیکھ کر جھرجھری آ گئی کہ اس کی ردن کے پاس انسانی دانتوں کے واضح نشان تھے اور ایک دو جگہ سے خون بہہ رہا تھا، صلی صورتوں میں نمودار ہونے کے بعد دونوں ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھورتے رہے پھر لاجونتی نے گفتگو کی ابتدا کرتے ہوئے کہا۔ "پورن لال، تم نے مجھے کالی کی سوگند کھا کر وچن دیا ہے کہ میری سندرتا مجھے واپس کرو گے۔ اگر تم نے اپنے وچن کو پورا نہ کیا تو دیوی دیوتا تمیں نشٹ کر دینگے۔"

پورن لال جواب دینے کے بجائے خاموش کھڑا اپنا نچلا ہونٹ چباتا رہا۔ وہ مستقل طور پر لاجونتی کو گھور رہا تھا، میری موجودگی کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر پورن لال نے کوئی منتر پڑھ کر پھونکا تو سیاہ بادلوں کا ایک تودا نمودار ہو کر تیزی سے لاجونتی کی طرف بڑھا اور اس نے اپنا حجم بڑھا کر لاجونتی کو اپنے اندر چھپا لیا۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان ناقابل یقین واقعات کو دیکھ رہا تھا، معاً میرے دل میں ایک خیال تیزی سے ابھرا، کہیں پورن لال نے لاجونتی کو اپنے جال میں پھانسنے کی خاطر جھوٹا وعدہ تو نہیں کر لیا تھا، کیا وہ لاجونتی کو جس نے اسے مارنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا تھا، اس کا کھویا ہوا حسن لوٹا دے گا؟ کیا پورن لال حقیقتاً لاجونتی کے آگے بے بس ہو گیا تھا یا اس میں بھی اس کی کمینہ خصلت اور کسی گہری چال کو دخل تھا؟ کیا لاجونتی اپنی خوبصورتی واپس

ل جانے پر دوبارہ پورن لال کی پابند رہے گی؟ میرے ذہن میں اسی قسم کے بیشمار خیا آپس میں گڈمڈ ہو رہے تھے۔ سیاہ بادلوں کا وہ تودہ بدستور لاجونتی کے گرد بھنور کی صو میں تیزی سے چکرا رہا تھا' پورن لال بدستور مجھ سے بے نیاز کھڑا غصے کی حالت میں اپنا ہونٹ چبا رہا تھا' اس کے چہرے کے تاثرات اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ وہ اندرونی کرب سے دوچار ہے۔ مجھے جہاں ان پراسرار حالات پر حیرت ہو رہی تھی وہاں بات پر بھی تعجب تھا کہ لاجونتی اور پورن لال جو میرے خون کے پیاسے تھے اچانک آ میں کیوں ٹکرا گئے۔ میں ابھی محو حیرت تھا کہ سیاہ بادلوں کا حجم تیزی سے سمٹا اور نظر سے غائب ہو گیا' اس کے ساتھ ہی لاجونتی کو اس کی کھوئی ہوئی خوبصورتی واپس مل چ تھی۔ اس کے حسین چہرے پر اب کوئی داغ نظر نہیں آ رہا تھا' سیاہ بادلوں کے غائب ہو۔ کے بعد لاجونتی نے ایک نظر اپنے جسم پر ڈالی پھر پورن کو مخاطب کر کے سپاٹ آواز م کہا۔ "تمہاری کرپا ہے مہاراج جو تم نے اپنی شکتی کے زور سے میری سندرتا مجھے واپس دان کر دی۔"

"چلی جا پاپن' میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جا۔" پورن لال حقارت سے بولا۔ "میں نے اپنا وچن پورا کر دیا پرنتو اب تو اس دھرتی پر نہیں رہ سکتی' تجھے آکاش پر واپس جانا ہو گا۔"

"مہاراج ---------" اچانک لاجونتی کا لہجہ خوشامدانہ ہو گیا۔ اس نے بڑی لجاجت سے کہا "مجھے ابھی آکاش پر واپس جانے کا حکم نہ دینا' میں نے تن من دھن سے تمہاری سیوا کی ہے' تمہاری ہر آگیا کا پالن کیا ہے مہاراج' مجھے اپنے چرنوں میں رہنے دو۔"

"مورکھ' اب یہ ناممکن ہے' تو نے پورن لال کا **اپمان** کیا ہے اب تو دھرتی پر نہیں رہ سکتی' تجھے میری آگیا کے انوسار آکاش پر واپس جانا ہو گا۔ اگر تو نے میرا کہا نہ مانا تو میں اندر دیوتا سے شکایت کروں گا۔"

"ایسا کیوں کرتے ہوئے پورن لال!" میں نے پورن لال کو چھیڑنے کی خاطر کہا "اگر تم نے لاجونتی کو اندر جی کے اکھاڑے میں واپس بھیج دیا تو پھر سیدھے سادھے مسلمانوں کو بہکانے اور پتھروں کی پوجا پر کون آمادہ کرے گا؟ لاجونتی تو تمہارے لئے ایک حسین حربہ ہے پورن لال جی! اس چارے کے ذریعہ ابھی تم بہت سارے شکار پھانس سکتے ہو۔"

میری آواز سن کر پورن لال اور لاجونتی دونوں اس طرح حیرت سے اچھلے جیسے انھیں کمرے میں میری موجودگی کی مطلق کوئی خبر نہیں تھی' پورن لال کی آنکھوں میں شیطانی

قوتوں کا خوفناک رقص دوبارہ نظر آنے لگا۔ اس نے مجھے قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ "مسلے تجھے تو میں بھول ہی گیا تھا' پرنتو اب تو میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکے گا۔" اپنے جملے کے اختتام کے ساتھ ہی پوری شدومد سے پورن لال نے مجھ پر دوبارہ خطرناک حملہ کیا' اس کے منتر کے بیروں نے خطرناک صورتوں میں نمودار ہو کر مجھ پر بھرپور حملے کیے' لیکن کوئی کارگر ثابت نہ ہوا۔ پورن لال تلملا تلملا کر مجھ پر حملے کر رہا تھا' کبھی مجھ پر آگ کی بارش شروع ہو جاتی اور کبھی خون آشام درندے مجھ پر اچھل کود کرتے' کبھی میں چھت کو ٹوٹ کر اپنے اوپر گرتا ہوا محسوس کرتا اور کبھی مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے زمین میرے قدموں تلے سے کھسک رہی ہے' لیکن میں اپنی جگہ ثابت قدم رہا۔ پورن لال اپنی پے در پے ناکامیوں سے جھلا گیا' اس کی خوفناک آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے' میں نے اسے چڑانے کی خاطر کہا۔ "کیا بات ہے مہاراج' آج تمہاری مہان شکتی کو کیا ہو گیا؟ تمہارے بیر آج تمہاری آگیا کا پالن کیوں نہیں کر رہے؟ کیا تمہاری دیوی اور تمہارے دیوتاؤں نے بھی تمہارا ساتھ چھوڑ دیا' انھیں آواز دو پورن لال' اپنے دھرماتماؤں اور پنڈت پجاریوں کو اپنی سہائتا کے لئے پکار! پتھروں کو جھنجھوڑو' شاید وہ تمہاری آواز سن کر متحرک ہو سکیں۔" پورن لال میرا جواب سن کر مارے غصے کے ساری جان سے لرز اٹھا' مجھے اس کی حالت دیکھ کر خوشی ہوئی۔ ایک بار پورن لال نے بھی مجھ سے اسی قسم کی باتیں کی تھیں میں ابھی اس کی مکروہ صورت پر چھائی ہوئی کراہت آمیز جھلاہٹوں کو دیکھ کر مسرور ہو رہا تھا کہ کمرے میں صندلی خوشبو کا تیز جھونکا آیا پھر لوبان کی خوشبو میرے ذہن کو معطر کر گئی' اسی لمحے میں نے پورن لال کو خوفناک انداز میں چونکتے دیکھا' انداز ایسا تھا جیسے وہ اچانک کسی خطرے کی شدت کو محسوس کر کے خوفزدہ ہو گیا ہو۔ اس نے گھبرائی ہوئی نظروں سے میری جانب دیکھا پھر دوسرے ہی لمحے میری نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا' میں نے لاجونتی کو دیکھنا چاہا لیکن وہ بھی غائب ہو چکی تھی۔ لوبان کی تیز خوشبو میرے اوپر غنودگی کی سی کیفیتیں طاری کر رہی تھی۔ میں نے کمرے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن میرے قدم لڑکھڑا گئے۔ میری آنکھوں کے نیچے گھپ اندھیرے منڈلانے لگے میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا' لوبان کی خوشبو میرے وجود پر کچھ اس طرح اثر انداز ہوئی کہ میں پوری طرح اس کے اندر مدغم ہو کر رہ گیا۔

دوسری بار میں ہوش میں آیا تو نہ وہ مکان تھا جہاں میں بیہوش ہوا تھا نہ آبادی کا قرب و جوار میں کوئی نشان تھا۔ میں ایک پرانے قبرستان میں منہدم قبروں کے درمیان بے

یار و مددگار پڑا تھا' میں ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ذہن کو کریدا تو گزری ہوئی باتیں یکے بعد دیگرے تسلسل سے یاد آنے لگیں مگر میں بیہوشی کے بعد قبرستان تک کس طرح پہنچا یہ راز میری سمجھ میں نہ آ سکا۔ چار و نا چار اپنی قسمت پر شاکر میں ایک سمت چل پڑا۔ اس وقت دھوپ کی تپش سے میرا برا حال ہو رہا تھا' بھوک پیاس کی شدت نے مجھے نڈھال کر رکھا تھا' قبرستان خاصا وسیع اور پرانا تھا۔ میں قبروں کے درمیان سے گزرتا ہوا یوں ہی اندازے سے ایک سمت قدم اٹھانے لگا۔ ہرچند کہ اس وقت میں ذہنی طور پر بری طرح ٹوٹا ہوا تھا پھر بھی رہ رہ کر مجھے وہ واقعات یاد آ رہے تھے جو بیہوشی سے قبل میرے ساتھ پیش آئے تھے۔ لوبان اور صندل کی تیز خوشبوؤں کے بعد پورن لال اور لاجونتی دونوں غائب ہو گئے تھے اور پھر...... پھر بعد میں کیا ہوا تھا مجھے کچھ یاد نہ آ سکا۔ خود رو جھاڑیوں اور خاردار درختوں نے قبرستان کو بڑا ہولناک بنا رکھا تھا' ہر طرف ویرانی برس رہی تھی' میں اپنے خیالات میں محو لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ معاً مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میری پشت پر موجود ہو۔ میں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا مگر وہاں ٹوٹی شکستہ قبروں کے سوا دور دور تک کوئی آدم زاد موجود نہ تھا' میں تن بہ تقدیر دوبارہ چل پڑا۔ کچھ ہی دور گیا تھا کہ ایکبار پھر مجھے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ معلوم ہوئی اس بار میں نے قدموں کی آہٹ کو خاص طور پر محسوس کیا تھا۔ میرے جسم کے رونگٹے آپ ہی آپ کھڑے ہو گئے۔ خوف کے احساس سے میرا دل دھڑکنے لگا' میں اس وقت قبرستان میں تھا' کیا عجب کہ کوئی روح میرا تعاقب کر رہی ہو' اس خیال نے مجھے دہلا دیا' میں نے چلتے چلتے پلٹ کر دیکھا لیکن اس بار بھی کوئی نظر نہیں آیا پیاس کی شدت سے میرے حلق میں کانٹے پڑ رہے تھے' خوف کے احساس نے اس شدت کو اذیتناک بنا دیا۔ چند ثانئے تک میں خاموش کھڑا اپنی اکھڑی اکھڑی سانسوں پر قابو پاتا رہا پھر بمشکل دس بارہ قدم آگے گیا ہوں گا کہ ...... ہوا کا ایک گرم جھونکا میرے چہرے کو چھو کر گزرا اس کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز میرے کانوں میں گونجی' "پانی۔"

پانی کا نام سن کر میری پیاس کی اشتہا اور بھڑک اٹھی' میں اس آواز کو اپنا وہم نہیں سمجھ سکتا تھا۔ پانی کا لفظ الفاظ بہت واضح طور پر میرے کانوں میں گونجا تھا' میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے' مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی روح میری بے بسی کا مذاق اڑا رہی ہے' میں نے تیسری بات پلٹ کر دیکھا لیکن اس بار خوف کے بجائے میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بائیں جانب نیم پختہ قبر کے قریب مجھے ایک گھڑا رکھا نظر آیا' میں تیزی سے

لپک کر گھڑے کے قریب گیا' میری قسمت میرا ساتھ دے رہی تھی' گھڑے میں ٹھنڈا پانی موجود تھا۔ میں نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گھڑے سے منہ لگا دیا اور دونوں ہاتھوں سے گھڑے کو ذرا ترچھا کر کے پانی پینے لگا۔ اس وقت پانی پی کر مجھے جس فرحت اور تازگی کا احساس ہوا وہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ پیٹ بھر کر پانی پینے کے بعد میں نے چلو میں پانی لے کر منہ دھویا اور دوبارہ اپنی نا معلوم منزل کی جانب بڑھنے کے ارادے سے اٹھ کھڑا ہوا' قبرستان میں گھڑے کی موجودگی میرے لئے احیرت انگیز بات تھی۔ مجھے ٹھیک طور پر یاد نہیں کہ پہلی بار جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو گھڑا وہاں موجود تھا یا نہیں البتہ قدموں کی آہٹ اور پانی کا مژدہ سنانے والی آواز میرا وہم نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر اب میں ان باتوں سے خائف نہیں تھا' اگر کوئی روح میرا تعاقب بھی کر رہی تھی تو وہ یقیناً کوئی اچھی روح تھی' بدروح ہونے کی صورت میں وہ مجھے یقینی طور پر پریشان کن حالات سے دوچار کر سکتی تھی۔

آدھے گھنٹے تک متواتر چلتے رہنے کے بعد میں قبرستان کو عبور کر کے ایک ٹیلے کے قریب آ گیا۔ مجھے یقین تھا کہ آبادی یہاں سے زیادہ دور نہیں ہو گی' ٹیلے پر چڑھ کر میں نے دوسری جانب دیکھا تو کچے پکے مکانات موجود تھے' میں اس وقت کسی نواحی بستی کے قریب تھا۔ ٹیلا اتر کر میں نے اپنی رفتار تیز کر دی' ٹیلے کے بائیں جانب ایک شکستہ جھونپڑی نظر آ رہی تھی' ممکن ہے وہاں قبرستان کا گورکن رہتا ہو' میں نے اس جھونپڑی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی لیکن جب میں اس کے قریب سے گزرا تو نہ جانے کیوں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی ماورائی قوت مجھے اس جھونپڑی کی جانب لیجانا چاہتی ہے' میں نے ایک دو بار اس احساس کو ٹالنا چاہا لیکن پھر کسی نا معلوم جذبے کے تحت از خود اس جھونپڑی کی جانب ہو لیا۔ جھونپڑی ویران ویران اور اجاڑ نظر آ رہی تھی۔ میں اس کے قریب جا کر رک گیا نہ جانے کیوں میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں' میں نے جھونپڑی میں کسی کی موجودگی کی تصدیق کی خاطر آواز دی مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔ ڈرتے ڈرتے میں نے جھونپڑی کے بند دروازے کو آہستہ سے کھولا اور اندر داخل ہوا تو میری آنکھیں حیرت اور دہشت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ جھونپڑی کے کچے فرش پر لاجونتی مردہ حالت میں چت پڑی تھی۔ وہاں کوئی اور ساز و سامان موجود نہیں تھا۔ لاجونتی کو خلاف توقع اس جھونپڑی میں دیکھ کر مجھے خطرے کا احساس ہوا۔ میں شاید کالی طاقتوں کے چنگل میں پھنسنے والا تھا۔ میری نظریں لاجونتی کے حسین جسم پر مرکوز تھیں جو قطعی طور پر غیر متحرک تھا۔

تنفس کا شبہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ میرے خدا' میں نہ جانے کس مصیبت میں آن پھنسا تھا اگر میں منوہر لال ہوتا تو تم کامیاب ہو سکتی تھیں لیکن اب میں شبیر حسن خاں بن چکا
میرا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا' میں نے تیزی سے پلٹ کر جھونپڑی سے باہر بھاگ جاں۔"
چاہا لیکن میرے قدم زمین میں گڑ کر رہ گئے تھے' میں اپنے ارادے کو تکمیل کا جامہ پہنانے لاجونتی میرا جواب سن کر معنی خیز انداز میں مسکرائی' اس کی مسکراہٹ پر اثر تھی' میں
سے قاصر تھا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہو رہی تھیں' لاجونتی کی لاش دیکھ کرنے سنبھلتے ہوئے کہا۔ "تم اب خواہ کوئی حربہ آزمالو' میں تمہارے لئے ناقابل تسخیر بن چکا
خطرے کی سرد لہر میرے رگ و پے میں سرایت کر رہی تھی۔ میں نے اس خوبصورت بلاں' تمہارے خوبصورت جسمانی نشیب و فراز' تمہاری دل لبھانے والی باتیں اور تمہارے
کے چہرے سے نظریں ہٹانی چاہیں لیکن مجھے مایوسی ہوئی پھر اس وقت تو میں سرتاپا کانپ ہداز و غمزے میرے ایمان کو اب کسی صورت متزلزل نہیں کر سکتے۔"
کانپ گیا جب میں نے لاجونتی کے بے جان پپوٹوں کو آہستہ آہستہ جنبش کرتے دیکھا۔ اس "مجھے خوشی ہے شبیر حسن خاں کہ تم انسان بن گئے۔" لاجونتی نے درد بھری آواز میں
کے مردہ جسم میں زندگی کے آثار پیدا ہو رہے تھے' میں گنگ سا کھڑا اس خوفناک منظر کو جواب دیا لیکن وہ آواز لاجونتی کی نہیں تھی میں اس آواز کو سن کر ششدر رہ گیا' مجھے ایسا
دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد لاجونتی نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور چھت کو گھورنے لگی' لگا جیسے وہ آواز میرے لاشعور میں کہیں دبی ہوئی ہے' میں نے الجھی ہوئی گرہوں کو کھولنے
میں ساری جان سے لرز اٹھا۔ وہ آنکھیں لاجونتی کی ضرور تھیں لیکن ان میں زندگی کے کی سعی کی' معاً میرے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا' ہو سکتا ہے کہ لاجونتی نئے انداز سے
تاثرات برائے نام بھی نہیں تھے' کس قدر ویرانی تھی ان آنکھوں میں۔ شوخی اور چمک کے میرا شکار کرنا چاہتی ہو' اس خیال نے میری الجھن کو تقویت بخشی' میں نے اسے گھورتے
علاوہ آنکھیں ان علامتوں سے بھی یکسر عاری تھیں جو کسی ذی روح کی آنکھوں میں نظر آتی ہوئے سخت آواز میں مخاطب کیا۔ "خدا کی لازوال طاقت سے ٹکرانے کی حماقت چھوڑ دو
ہیں۔ میں دہشت زدہ کھڑا لاجونتی کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے آہستہ سے اپنے سر کو جنبش لاجونتی' اس طرح فنا ہو جاؤ گی کہ تمہاری روح بھی مسخ ہو کر رہ جائے گی۔"

دی۔ پھر جب میری اور اس کی آنکھیں چار ہوئیں تو مجھے جھرجھری آ گئی۔ ان نظروں کی سرد ویرانی مجھے اپنے جسم میں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی' ابھی میں ان ویران آنکھوں کے سحر سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ لاجونتی آہستہ سے اٹھی اور کھڑی ہو گئی' اس کے جسم کے اعضا جنبش ضرور کر رہے تھے لیکن یوں لگتا تھا جیسے اس حرکت میں اس کے اپنے ارادوں کو کوئی دخل نہ ہو۔ میں نے سوچا' کہیں ایسا تو نہیں کہ پورن لال نے لاجونتی کو کسی اذیتناک سزا سے دو چار کر دیا ہو' یا پھر مجھے کسی سنہری جال میں پھانسنے کے لئے لاجونتی نے یہ نیا انداز اختیار کیا ہو۔ وہ ایک اپسرا ہونے کے سبب ہر بات پر قادر تھی۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے معبود حقیقی کو یاد کیا اور اپنے دل کی حرکتوں پر قابو پانے لگا' لاجونتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی میری جانب بڑھ رہی تھی۔ اس کی پلکوں کو ایک معمولی جنبش بھی نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے جلدی سے آیت الکرسی تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا پھر جب لاجونتی میرے قریب آ کر رکی تو میں نے بڑے پر سکون اور ٹھوس لہجے میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "خوبصورت ناگن' تم خواہ کوئی روپ دھارو' کوئی سوانگ بھرو' تمہارا سحر اب میرے اوپر کارگر نہیں ہو سکے گا میں نے اب جس عظیم طاقت پر بھروسہ کیا ہے اس کے آگے ماورائی طاقتوں کی بھی ایک نہیں چل سکتی' میری مانو تو اب تم میرا تعاقب چھوڑ

"خدا کا نام تمہاری زبان سے سن کر مجھے اور خوشی ہو رہی ہے شبیر حسن۔" لاجونتی کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی' اس بار بھی اس نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔ "میرے جسم کی غلاظت پر مت جاؤ' میری روح کی پاکیزگی کو پہچاننے کی کوشش کرو۔"

میں لاجونتی کی پراسرار قوتوں سے ناواقف نہیں تھا' وہ روپ بدلنے اور آواز بدلنے پر قادر تھی لیکن جب اس نے خدا کا نام لیا تو مجھے سوچنا پڑا' کیا وہ محض مجھے الجھانے کی خاطر اپنا مذہب بھی داؤ پر لگا رہی تھی؟ کیا وہ مجھ پر حاوی ہونے کی غرض سے مجھے باتوں میں الجھا رہی تھی؟ وہ کیا چاہ رہی تھی؟ میرا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا' ہماری نگاہیں ایک دوسرے سے چار تھیں' کچھ دیر تک گہرا سکوت طاری رہا' پھر لاجونتی کے ہونٹوں کو دوبارہ جنبش ہوئی' اس نے بدلی ہوئی آواز میں رندھے ہوئے لہجے سے کہا۔ "شبیر خاں مجھ سے خائف مت ہو' میں گر تمہیں نقصان پہنچانا چاہتی تو آج سے بہت پہلے تم کو مار سکتی تھی' یا تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ کر سکون کی تلاش میں اس دنیا سے دور جا چکی ہوتی لیکن میں چاہتی تھی کہ تم سچائی کا راستہ اپنا لو' تم نے میری روح کو جو اذیتناک کرب عنایت کیا ہے اس کی کسک آج بھی باقی ہے لیکن اس کا حساب روز محشر خدا کے سامنے ہو گا بہرحال مجھے اس بات کی خوشی ضرور ہے کہ میری قربانی رائیگاں نہیں گئی۔"

"تم ------------ تم کون ہو؟" میں نے خوفزدہ آواز میں دریافت کیا مجھے اپنے سکون پر قابو پانا دوبھر ہو رہا تھا' میرے لاشعور میں ہلچل مچ رہی تھی' کوئی الجھی ہوئی گتھی مجھے بے چین کر رہی تھی۔"

"تم مجھے بھول گئے شبیر حسن' مجھے خوشی ہے کہ تم نے سب کچھ بھلا دیا' شاید اس لئے کہ اب تم منوہر لال مہاراج کے بجائے شبیر حسن خاں بن چکے ہو لیکن میں ابھی تک وہی ہوں جو پہلے تھی' تمہاری دنیا میں میری موجودگی کا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں تمہیں تمہاری منزل تک پہنچانا چاہتی ہوں اس کے بعد تمہاری اس مادی دنیا اور اس کی ہر شے سے میرا تعلق ختم ہو جائے گا۔" لاجونتی کی بدلی ہوئی آواز اور اس کا انداز گفتگو مجھے پریشان کر رہا تھا۔ پھر یکلخت میرے ذہن میں ایک نام تیزی سے ابھرا۔ "ساجدہ" مجھے اپنا وجود متزلزل محسوس ہوا' دل کی دھڑکنیں معدوم ہونے لگیں گزرے ہوئے واقعات جو اس نام سے منسوب تھے۔ میرے ذہن کے پردے پر اجاگر ہونے لگے۔ میرے لاشعور کی گرہیں کھل چکی تھیں۔ میں نے لاجونتی کے حسین جسم کو دزیدہ نظروں سے دیکھا جس کے قالب میں ساجدہ کی روح موجود تھی' ساجدہ جسے میں نے ایکبار پھر پامال کرنے کی کوشش کی تھی' شرمندگی اور ندامت کا احساس میرے دل و دماغ پر نشتر بن کر چبھ رہا تھا' میرا دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں' میرا ضمیر جو بیدار ہو چکا تھا مجھے کچوکے لگا رہا تھا' میں شرمسار کھڑا تھا کہ ساجدہ کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "ایکبار کالی قوتوں نے لاجونتی کے خوبصورت جسم کو تمہیں غلط راستے پر ڈالنے کی خاطر اپنا آلہ کار بنایا تھا' یہی موقعہ اب تمہیں حاصل ہے' تم اگر چاہو۔تو ان شیطانوں سے اپنے ظلم کا حساب چکا سکتے ہو۔"

"یہ میری دیرینہ آرزو ہے لیکن اس سے پیشتر میں ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے جواب دیا تو ساجدہ نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ "میں حالات کا شکار ہوئی تھی شبیر حسن' مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں' میری دعا ہے کہ خدا بھی تمہیں معاف کرے۔" ساجدہ کی روح کا جواب سن کر میرا دل بھر آیا' عقیدت کے آنسو جو میرے دل کی گہرائیوں میں مچل رہے تھے ابھر کر پلکوں تک آ گئے' میں نے تشکرانہ نظروں سے لاجونتی کے جسم کے اندر جھانک کر ساجدہ کی مقدس روح کو سلام کیا۔ میرے دل کی حالت اس وقت غیر ہو رہی تھی' میں نے طاقت کے نشے میں مست ہو کر ساجدہ کو روندنے کی کوشش کی تھی' اس کی روح کو اپنا ہدف بنانے کی خاطر میں نے دیوی دیوتاؤں سے مدد مانگی تھی لیکن آج وہی مقدس روح

میری رہبری کر رہی تھی' میرا سر ندامت سے جھک گیا اور اسی وقت لاجونتی نے میرا ہاتھ تھاما تو سردی کی لہر نے مجھے چونکا دیا' میں نے ڈرتے ڈرتے نظریں اوپر اٹھائیں' لاجونتی کے ہونٹوں سے ساجدہ کی آواز ابھری۔ "میرے ساتھ آؤ شبیر حسن' میں تم کو اپنی قبر پر لئے چلتی ہوں' تمہیں وہاں بیٹھ کر آیت کریمہ کا جلالی وظیفہ کرنا پڑیگا میں چاہتی ہوں کہ تم نے طاقت کے بے انتہا حصول کا جو خواب دیکھا تھا اس کی صحیح تعبیر بھی دیکھ سکو' میں اس وظیفے کے دوران تمہیں بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کروں گی اس کے بعد میرا کام ختم ہو جائے گا' لاجونتی کا ناپاک جسم مجھے چھوڑنا پڑیگا۔"

میں نے خاموشی سے ساجدہ کی روح کا پیغام سنا اور چپ چاپ اس کے ساتھ ہو لیا' وہ مجھے اسی پختہ قبر پر واپس لائی جہاں پانی کا گھڑا رکھا ہوا تھا' میں نے حیرت سے اس مقدس روح کی سمت دیکھا۔ جو لاجونتی کے قالب میں موجود تھی' مجھے یہ سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ میری پیاس کو دور کرنے کا بندوبست کس نے کیا تھا؟ لاجونتی نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر اسے حسرت بھری نظروں سے دیکھا پھر وہ مجھے آیت کریمہ کے جلالی عمل کے بارے میں ضروری ہدایتیں دینے لگی۔ میں خاموش کھڑا پوری توجہ سے ان ہدایتوں کو ذہن نشین کرتا رہا' تفصیلات سے آگاہ کرنے کے بعد روح نے کہا۔ "شبیر حسن' طاقت کا حصول جتنا مشکل ہوتا ہے اس سے زیادہ دشوار اس طاقت کا استعمال ہوتا ہے' میں نے تمہیں جو عمل بتایا ہے اس کی تکمیل کے بعد تم ایک ایسے موکل کو اپنے قبضہ میں کر لوگے جو تمہارے اشارے پر ہمالیہ کے سلسلوں کو بھی روئی کے گالوں کی شکل میں اڑا سکتا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ تم اس موکل کو محض ان شیطانی قوتوں کو برباد کرنے کے لئے استعمال کرنا جنھوں نے تمہاری روح کی پاکیزگی کو مجروح کیا تھا' تمہیں انسان سے پتھر بنا دیا تھا' گمراہ کیا تھا' مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد موکل کو آزاد کر دو گے اور کوئی غلط کام نہیں کرو گے۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں اے نیک اور مقدس روح کہ طاقت کے حصول کے بعد میں صرف اپنے ان ناپاک دشمنوں کو نیست و نابود کروں گا جنھوں نے مجھے وحدانیت کی راہ سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر ڈال دیا تھا۔" میں نے سچے دل سے وعدہ کیا پھر ساجدہ کی روح کی ہدایتوں کی تکمیل کے بعد اس قبر کے سرہانے بیٹھ کر آیت کریمہ کا وظیفہ شروع کر دیا۔

میں نے اپنے بزرگوں کی زبانی سن رکھا تھا کہ آیت کریمہ کا جلالی وظیفہ کرنے والے شاذ و نادر ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں' یا تو اس عمل کو کرنے والے پاگل ہو

اتے ہیں یا اپنی یاد داشت کھو بیٹھتے ہیں' لیکن میری نیت صاف تھی' میں نے عہد کر لیا کہ ورن لال اور گوپال داس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد وظیفے کے موکل کو آزاد کر دوں ا اور اس کے بعد ایک سچے مسلمان کی طرح اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن یاد الٰہی میں گزاروں گا' شروع میں مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آئی لیکن جیسے جیسے دن گزرتے جاتے یری وحشت میں اضافہ ہوتا جاتا۔ مجھے یہ وظیفہ چالیس روز تک پڑھنا تھا' اول چار پانچ دن ڑے سکون سے گزرے پھر وظیفہ پڑھتے پڑھتے میرا دل چاہتا کہ اٹھوں اور حصار سے باہر ل جاؤں۔ پندرہ روز تک میری حالت جنونی رہی لیکن اس کے بعد ہر احساس رفتہ رفتہ ٹ گیا' میں اپنے عمل میں اس طرح ڈوب گیا کہ بھوک پیاس اور قرب و جوار کی ویرانی ی دور ہو گئی' پینتیس روز تک کوئی ایسا قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا جسے میں رقم کروں کن اس کے بعد دو بار ایسے خطرناک موڑ آئے جب میں ڈگمگاتے ڈگمگاتے بچا' اگر ساجدہ ی مقدس روح نے ان موقعوں پر میری مدد نہ کی ہوتی تو آج میں اپنی پراسرار داستان یات کو قلمبند کرنے کے لئے یا تو زندہ نہ ہوتا اگر زندہ رہتا تو پاگلوں کی طرح سڑکوں پر مارا را گھوم رہا ہوتا' پہلا واقعہ چھتیسویں شب کو پیش آیا' میں آنکھیں بند کئے وظیفہ پڑھنے یں مگن تھا کہ یکلخت روشنی کا کوندا ہوا اور اتنی شدت سے ہوا کہ میں نے آنکھیں کھول یں۔ مجھے اپنی نظروں کے سامنے لکڑیوں کا الاؤ جلتا ہوا نظر آیا جس کے شعلے آسمان سے تیں کر رہے تھے۔ دس بارہ ننگ دھڑنگ اور خوفناک صورت وحشی افراد آگ کے گرد یطانی رقص کر رہے تھے اور بار بار میری جانب دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر تک یہ رقص اری رہا پھر خوفناک چہرے والے میری جانب بڑھنے لگے۔ ان کی انگاروں کی مانند دہکتی وئی روشن آنکھیں انتہائی خوفناک تھیں۔ قریب تھا کہ میں دہشت سے چیخ مارتا اور اپنی ویل ریاضت سے محروم ہو جاتا کہ ساجدہ کی آواز نے مجھے چونکا دیا' اس نے مجھے بتایا کہ یہ خوفناک صورتیں مجھے ڈرا کر وظیفے کے عمل سے باز رکھنا چاہتی ہیں۔ میں نے جلدی سے نکھیں بند کر لیں اور بلند آواز میں وظیفہ کا ورد شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک خوفناک وازیں آتی رہیں پھر سکوت چھا گیا۔

دوسرا واقعہ انتالیسویں دن پیش آیا۔ اس رات گرمی اس قدر شدید تھی کہ سانس لینا ی دشوار تھا' میں اپنے عمل میں محو تھا کہ اچانک کہیں قریب سے شیر کے دھاڑنے کی وفناک آواز سنائی دی اور میرا دل دہل کر رہ گیا۔ میں نے آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت جو ہشتناک منظر میری نظروں نے دیکھا وہ بذات خود کسی انسان کے ہوش و حواس گم کر دینے

کے لئے کافی تھا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کا سر غائب تھا' گردن سے خون کا فوارہ ابل رہا تھا اور وہ برق رفتاری سے بھاگتا ہوا میری جانب آ رہا تھا۔ ابھی میں اس ہولناک منظر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ شیر کے دہاڑنے کی آواز دوسری بار میرے پیچھے سے اتنی زور سے سنائی دی کہ میں اچھل پڑا' قریب تھا کہ میں وظیفہ چھوڑ کر بھاگنے کے لئے اٹھتا کہ ساجدہ کی آواز میرے کانوں میں بروقت گونجی

”سنبھلو شبیر حسن خاں' یہ تمہاری آزمائش کے آخری لمحات ہیں' یہ ہولناک مناظر تمہیں خوفزدہ کرنے کے لئے رونما ہو رہے ہیں' دل میں خدا کا نام لے کر اپنا عمل جاری رکھو' کامیابی تم سے زیادہ دور نہیں۔“

میں نے ساجدہ کی آواز سن کر آنکھیں بند کر لیں اور وظیفے کا ورد جاری رکھا' اس روز تمام رات درندوں کی ہولناک آوازیں مجھے دہشت زدہ کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ خوفناک اور کربناک چیخیں میری قوت ساعت سے ٹکراتی رہیں' بھیانک قہقہے اور پرشور دھاکے میرے وظیفے کی راہ میں حائل ہونے کی سعی کرتے رہے لیکن میں نے ان آوازوں پر کوئی دھیان نہیں دیا اور آیت کریمہ کا ورد جاری رکھا' رات کب گزری اور کب صبح کے نور نے ظلمت کو پچھاڑا مجھے اس کا مطلق کوئی احساس نہیں ہوا' دوبارہ میں نے اسی وقت آنکھیں کھولیں جب ساجدہ نے ہدایت کی' اس بار میں نے آنکھیں کھولیں تو قبرستان پر صبح کا اجالا پوری طرح پھیل چکا تھا' میں نے اپنے سامنے ایک نورانی چہرے والے شخص کو دیکھا جو سرتاپا سفید لباس میں ملبوس تھا' اس کے سر اور داڑھی کے بال بھی روئی کے گالوں کی طرح سفید تھے' مجھے اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس شخص نے اپنا سر قدرے جھکاتے ہوئے پوچھا۔ ”میں حاضر ہوں' تمہارا ہر حکم بجا لانا میرے اوپر فرض ہے' کہو' کیا چاہتے ہو؟“

”تم کون ہو؟“ میں نے ٹھوس آواز میں دریافت کیا۔

”میں آیت کریمہ کا موکل ہوں اور اب تمہارے تابع ہوں' کہو' میرے لئے کیا حکم ہے؟“ میں نے اس کا جواب سنا تو خوشی سے جھوم اٹھا میں اپنے عمل میں کامیاب ہو چکا تھا۔ میں نے موکل سے کہا کہ جب میں اسے بلاؤں وہ دوبارہ حاضر ہو۔ اس کے نظروں سے غائب ہو جانے کے بعد سب سے پہلے میں نے سجدہ شکر ادا کیا پھر حصار سے باہر آ گیا۔ اپنے حلیے پر نظر ڈالی تو خود کو بھی نہ پہچان سکا' میرے جسم پر میل کی تہیں جم رہی تھیں' میرا شیو بری طرح بڑھ چکا تھا اور سر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا' معاً مجھے ساجدہ کا خیال آیا' میں

نے پلٹ کر دیکھا تو لاجونتی کا پیکر قبر کی دوسری جانب موجود تھا' اس کے جسم کی حرکت بتا رہی تھی کہ ساجدہ کی روح ابھی تک اس کے قالب میں موجود ہے۔ قبل اس کے کہ میں اس سے مخاطب ہوتا اس نے پر وقار انداز میں کہا۔ "شبیر حسن خاں مجھے خوشی ہے کہ تم اپنے عمل میں سرفراز ہوئے' مجھے صرف اسی دن کا انتظار تھا' اب میں تمہاری اس مادی دنیا سے واپس جا رہی ہوں' جو کچھ وعدہ تم نے مجھ سے کیا ہے اسے فراموش نہ کر دینا۔"

"اے مقدس روح' میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے قول کو پورا کروں گا۔" میں نے تیزی سے کہا پھر تھوڑے توقف کے بعد بولا۔ "تو نے جو احسان مجھ پر کیا ہے وہ میں تا قیامت یاد رکھوں گا' میں اپنے ماضی کے برتاؤ پر پشیمان بھی ہوں اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے معافی عطا ہو' ورنہ میرا ضمیر مجھے ہمیشہ کچوکے لگاتا رہے گا۔"

"میری موت رائیگاں نہیں گئی شبیر حسن خاں۔" مقدس روح نے جواب دیا۔ "تم نے راہ راست پر آ کر میری روح کی اذیتناکیوں کو کم کر دیا ہے میں تمہیں خطا دار نہیں سمجھتی اور نہ ہی اب تم سے شاکی ہوں لیکن میری آخری خواہش ایک اور بھی ہے۔ تم نے نعیمہ کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں' اس کی وفا کو چرکے لگائے ہیں' میں چاہتی ہوں کہ تم اس ضمن میں بھی تلافی کر لو۔"

"میں اقرار کرتا ہوں کہ نعیمہ کے سلسلے میں مجھ سے بہت ساری ناانصافیاں سرزد ہوئی ہیں' وہ میری شریک حیات ہی نہیں بلکہ میری محسنہ بھی ہے' میں اس سے تلافی کا وعدہ کرتا ہوں مگر وہ ......"

"حالات کا تقاضہ یہی تھا کہ وہ تم سے دور رہے۔" ساجدہ کی روح نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "وقت ہر زخم کا مرہم بن جاتا ہے' تم مایوس نہ ہو' نعیمہ تمہیں بہت جلد مل جائے گی' اچھا' خدا حافظ۔"

میں چاہتا تھا کہ ساجدہ کی روح سے نعیمہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں' پورن لال اور گوپال داس کا پتہ دریافت کروں لیکن قبل اس کے کہ میں اپنی زبان کو جنبش دیتا لاجونتی کسی ٹوٹی ہوئی دیوار کی مانند زمین پر گر پڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا بے جان جسم دھواں بن کر میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ لمحات میرے لئے بڑے صبر آزما تھے۔ ساجدہ کی مقدس روح نے میری رہنمائی جس انداز میں کی تھی وہ میرے لئے ایک ناقابل فراموش حقیقت تھی۔ اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو خدا جانے آج میں کہاں ہوتا اور کس حال میں ہوتا۔ بہرحال لاجونتی کے جسم کے فنا ہو جانے کے بعد میں نے ساجدہ کی قبر پر فاتحہ پڑھی

پھر اسی راستے پر ہو لیا جو ٹیلے کی سمت جاتا تھا۔ اب مجھے نہ بھوک کی شدت پریشان کر رہی تھی' نہ پیاس کی اشتہا تھی نہ تھکن کا احساس تھا۔ میرے سر میں بس یہی سودا سمایا ہوا تھا کہ جلد از جلد ان ناپاک ہستیوں کو جہنم رسید کر سکوں جنھوں نے میری زندگی کو کھلونا سمجھ کر کھیلنے کی کوشش کی تھی۔ ایک طویل عرصے تک مجھے کفر کی راہوں پر بھٹکتے رہنے پر مجبور کر دیا تھا' مجھے انسان سے پتھر بنا دیا تھا۔ میری آنکھوں پر طاقت کی ہوسناک پٹی باندھ دی تھی' مجھے گمراہ کیا تھا' اس حد تک کہ میں مسلمان سے ہندو بن گیا تھا۔

میری رفتار ہر لحہ تیز ہوتی جا رہی تھی' گزرے ہوئے دنوں کی تلخ یادیں میرے جذبات کو بھڑکا رہی تھیں' میرے لئے سکون اس وقت تک حرام ہو گیا تھا جب تک میں اپنے دل کی بھڑاس نہ نکال لوں۔ مجھے اس بات کا بھی مطلق احساس نہیں تھا کہ میں کس راستے پر جا رہا ہوں۔ میرے قدم آپ ہی آپ مجھے میری منزل کی سمت لئے جا رہے تھے اس کا یقین مجھے اس وقت ہوا جب میں نے اچانک خود کو کالی کے مندر کے سامنے کھڑا پایا۔

ایک لمحے کو تو میں ششدر رہ گیا' مجھے یاد نہیں کہ میں یہاں تک کس طرح پہنچا' یقیناً وہ کوئی غیبی قوت تھی جس نے میری رہنمائی کی تھی۔ بہر حال جب میں نے کالی کے پر شکوہ مندر کو دیکھا تو غصہ سے میرے تن بدن میں آگ لگ گئی' یہی وہ مقام تھا جہاں میں نے نعیمہ کو قربان کرنا چاہا تھا اسی جگہ پورن لال نے میری قوتیں زائل ہونے کے بعد میری درگت بنائی تھی۔ میں اس مقام کو بھلا کیسے بھلا سکتا تھا' یہاں کے ایک ایک ذرے سے میری زندگی کی بہت ساری تلخ اور کربناک یادیں وابستہ تھیں۔ یہی مندر میری زندگی کا ایک اہم موڑ بھی ثابت ہوا تھا' میں چند ثانئے تک غصہ میں بھرا کھڑا مندر کو گھورتا رہا پھر میں نے سوچا۔ "میں یہاں کیوں آ گیا؟ کیا کالی قوتوں نے ایکبار پھر میرے گرد اپنا حلقہ تنگ کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا میرے ضمیر میں ابھی تک کوئی آلودگی باقی ہے؟ یا میں یہاں کسی مقصد سے آیا ہوں؟ میرا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا' میں ابھی تک کسی فیصلے پر رک نہیں سکا تھا کہ ایک جانی پہچانی آواز پشت سے ابھری اور میں اس طرح اچھل کر گھوما جیسے کسی زہریلے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو' پلٹ کر دیکھا تو خون کی حدت اور بڑھ گئی۔ میری نظروں کے سامنے' مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر میرا سب سے بڑا دشمن پورن لال کھڑا مجھے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا' اس کی مسکراہٹ میں طنز تھا' ایسا زہر تھا جس کے احساس نے مجھے ماہی بے آب کی مانند تڑپا دیا۔ میرا دل چاہا کہ اسی لمحے اس کے منحوس

وجود کو نیست و نابود کر دوں مگر پورن لال نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا' بڑے زہر آلود لہجے میں مجھے مخاطب کر کے بولا۔ "شیر حسن خاں' تم؟ یہاں! مجھے تمہارا حلیہ دیکھ کر دکھ ہو رہا ہے' کیا کوئی بپتا آن پڑی ہے؟"

"مجھے تمہاری ہی تلاش تھی پورن لال!" میں نے خود پر بمشکل قابو پاتے ہوئے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ میں اگر چاہتا تو اپنے موکل کے ذریعہ نہ صرف پورن لال کو تہس نہس کر سکتا تھا بلکہ ان سر منڈے اور لنگوٹی باندھے ہوئے پنڈت پجاریوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا جو آس پاس گھوم رہے تھے مگر میں نے ایسا نہیں کیا' مجھے دوسروں کے مذہب سے کوئی بیر نہیں تھا' میرا دشمن صرف پورن لال تھا' میں صرف اس سے اپنے انتقام کا بدلہ چکانا چاہتا تھا۔

"میری تلاش تھی؟" پورن لال میرا جواب سن کر زہر خند سے بولا۔ "کہو برہمچاری' تم کیا چاہتے ہو؟ کیا گرو کی سہائتا کی ضرورت تمہیں کالی کے پوتر چرنوں تک گھسیٹ لائی ہے؟ مجھ سے اپنی بپتا بیان کرو بالک میں تمہاری سہائتا اوش کروں گا پرنتو ایک بات کا دھیان رہے' تمہارے من کا اجلا ہونا ضروری ہے۔"

"پورن لال' میں تم سے تنہائی میں کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مورکھ ——————" اچانک پورن لال کرخت آواز میں بولا۔ "یہ کالی کا استھان ہے' یہاں صرف کالی کا راج ہے' مائی کی آگیا کے بغیر یہاں کا ایک کنکر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا' اگر تو یہاں بھی مجھ جیسے مہان پنڈت سے ٹکرانے کی آشا من میں لیکر آیا ہے تو یہ تیری بھول ہے' تو نے شیر کی کچھار میں پگ دھر کے اپنی موت کو آواز دی ہے' یہاں میری مہان شکتی تجھے چٹکی بجاتے میں جلا کر بھسم کر دے گی' دیوی کے استھان پر تیرے دھرماتماؤں کی نہیں چل سکے گی مورکھ!" پورن لال غصہ میں لال پیلا ہو رہا تھا' اس کی آنکھوں میں شیطانی قوتوں کا راج تھا' میں اس ناپاک پجاری کو پلٹ کر کوئی جواب دینا چاہتا تھا کہ وہ ایک لمبی سانس لیکر بپھرے ہوئے انداز میں اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا "اگر اس کلنکنی لاجونتی نے تیری سہائتا نہ کی ہوتی تو میں اب تک تیرا کریا کرم کر چکا ہوتا' اس پاپن نے تیرے کارن مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی تھی' میں نے اسے مار ڈالا' اس کی آتما اس سمے نرکھ میں جل رہی ہو گی' دیوی دیوتاؤں کا سراپ اسے نرکھ میں سدا بیاکل رکھے گا' وہ تیرے پلید شریر کی بھوکی تھی۔ میں اب تجھے بھی اس کے پاس نرکھ میں

پہنچا دوں گا۔"

"مجھے تم سے اسی بات کی امید تھی مہاراج لیکن تم مجھے زندہ چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے تھے؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجہ میں سوال کیا تو پورن لال مجھے قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔ "یہ دیوی دیوتاؤں اور مہان شکتیوں کا راز ہے مورکھ' میں تجھے کیول اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس سمے دیوی کے پوتر شریر کی مہک نے مجھے وہاں سے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا' پرنتو اب تو میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکتا' مجھے تیرا سمے پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔"

"جب تمہیں میرا انجام معلوم ہے پورن لال تو پھر تم کس وجہ سے جھلا رہے ہو؟" میں نے پر سکون آواز میں کہا۔ "جو کچھ ہونا تھا ہو چکا' اب جو کچھ میری قسمت اور تمہاری تقدیر میں لکھا ہے وہ بھی پورا ہو کر رہے گا' مجھے یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ تم کس پائے کے پجاری ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم سے اکیلے میں دو باتیں کر لوں اس کے بعد پھر کبھی ہمارے درمیان کوئی لڑائی یا کسی جھگڑے کے امکان پیدا نہیں ہوں گے' میں تم سے وعدہ کرتا ہوں پورن لال کہ آئندہ کبھی تم سے ٹکرانے کی کوشش نہیں کروں گا۔"

پورن لال نے میری باتوں کا کیا اثر لیا یہ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا' ہاں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میرا جواب سن کر وہ جس انداز میں مسکرا کر یکلخت سنجیدہ ہوا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اچانک کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا ہے۔ میں نے اپنی جگہ اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ آج کسی قیمت پر پورن لال کو ہاتھ سے نہ جانے دوں گا' کچھ لمحے پورن لال مجھے گھورتا رہا پھر خشک آواز میں اپنے ساتھ آنے کو کہا' میں خاموشی سے اس کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے خوشی تھی کہ اس نے میری درخواست قبول کر لی۔ بصورت دیگر مجھے اس سے دوسرے پنڈت پجاریوں کی موجودگی ہی میں دو دو ہاتھ کرنے پڑتے' جس سے نقص امن اور فرقہ وارانہ فساد پھیلنے کا اندیشہ بھی لاحق تھا۔ پورن لال مجھے اسی جھونپڑی میں لے گیا جہاں اس نے بحیثیت منوہر لال کے میری تضحیک کی تھی (اس وقت میں اسی قابل تھا) جھونپڑی میں پہنچ کر اس نے مجھے حقارت بھری نظروں سے گھورا پھر بولا۔ "کہو مہاشے' تم کس کارن میرے پاس آئے ہو اور مجھ سے کیا باتیں کرنا چاہتے ہو؟"

"پورن لال۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں چاہتا ہوں تم نے آج تک میرے اوپر جو احسانات کئے ہیں اس کا حساب بیباق کر دوں میں تم کو اکیلے میں بھی اسی غرض سے لایا ہوں کہ کھل کر حساب کر سکوں۔"

"تیری مکتی کا کیول ایک ہی راستہ ہے شبیر حسن۔" پورن لال سینہ تان کر درشت لہجے

میں بولا۔ "میرے چرنوں پر سر رکھ کر سچے من سے وچن دو کہ پھر کبھی تم دیوی دیوتاؤں کا اپمان کرنے کا گھور پاپ نہیں کرو گے، تمہیں کالی کی مورتی کے سامنے اپنی دھرم پتنی کا بلیدان بھی دینا ہو گا، پھر شکتی پراپت کرنے کیلئے نئے سرے سے میری آ گیا کے انو سار جاپ کرنا پڑے گا۔"

میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں نے پہلی بار بگڑے ہوئے تیور سے کہا۔ "پورن لال، میں یہاں تم سے لمبی چوڑی باتیں کرنے نہیں آیا ہوں، تمہارے بعد مجھے تمہارے گرو دیو گوپال داس سے بھی ملاقات کرنی ہے۔ تم نے مجھے نجات کا جو طریقہ بتایا ہے وہ میں سن چکا ہوں۔ اب تم میری بھی سن لو، میرے مذہب میں بیجا خون خرابہ جائز نہیں اس لئے میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں، ہماری دوستی کی بنیاد کیلئے ضروری ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ، وحدت پر یقین لاؤ اور کلمہ پڑھ کر مجھے اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلاؤ، دوسری صورت میں مجھے مجبوراً تمہارے گندے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں گے۔"

"کمینے، پاپی، ملیچھ!" پورن لال میرا جواب سن کر آگ بگولا ہو گیا اور کڑک کر بولا۔ "وشنو مہاراج کی سوگند، میں اب تجھے شما نہیں کروں گا۔ اپنے ہاتھوں سے تجھے دیوی کے چرنوں میں بھینٹ چڑھاؤں گا۔" پورن لال نے اپنے جملے کے اختتام کے ساتھ ہی مجھ پر اپنے جنتر منتر آزمانے شروع کر دئے۔ وہ تلملا تلملا کر مجھ پر خطرناک حملے کر رہا تھا لیکن میں پوری طرح محفوظ تھا، پے در پے مایوسیوں نے پورن لال کو اور غضبناک کر دیا۔ اس کی کیفیت دیوانوں جیسی تھی، اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی مانند دہک رہا تھا، پینترے بدل بدل کر جنونی انداز میں وہ مجھ پر تابڑ توڑ حملے کرتا رہا مگر بے سود۔ اس کے ہانپنے کا انداز مضحکہ خیز تھا، اس کے منہ سے جھاگ اڑ رہے تھے۔ میں اپنی جگہ آہنی چٹان بنا کھڑا رہا اور پورن لال کی بے بسی کا تماشہ دیکھتا رہا، جب وہ تھک کر نڈھال ہو گیا تو میں نے پرسکون آواز میں کہا۔ "اب بھی وقت ہے پورن لال میں تمہیں ایک آخری موقع اور دیتا ہوں، میرے کہنے پر مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"یہ انیائے ہو گا۔" پورن لال نے ہونٹ کاٹتے ہوئے خشک آواز میں کہا۔ "اگر تم بلوان ہو تو تمہیں یہ ادھیکار نہیں کہ دوسروں کے دھرم کا مذاق اڑاؤ۔ کسی منش کو شکتی کے زور سے دھرم بدلنے پر مجبور کرنا گھور پاپ ہے شبیر حسن خاں۔"

"شبیر حسن خاں۔" مجھے ہنسی آ گئی مگر فوراً ہی میں نے حقارت سے جواب دیا۔ "مجھے

کمینہ کہو پورن لال، پاپی، اپرادھی کہو، مجھے اپنے چرن چھونے پر مجبور کرو، مجھے آ گیا دو مہاراج کہ میں اپنی نعیمہ کو کالی کے پوتر چرنوں پر بھینٹ چڑھا کر مکتی کا راستہ اختیار کر سکوں، مجھے باور کراؤ پورن لال کہ تم مہان شکتی کے مالک ہو، مجھے میری بے بسی کا احساس دلاؤ، میری بے کسی کا مذاق اڑاؤ، دھرم کی باتیں تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتیں، تمہارے نزدیک پتھروں کی پوجا ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔"

پورن لال نے میرے بگڑتے ہوئے تیور دیکھے تو تلملا کر رہ گیا۔ قبل اس کے کچھ کہتا میں کڑک کر بولا۔ "سنو پورن لال، تمہیں میری جانب سے کسی نرم رویئے کی امید نہیں رکھنی چاہئے تم نے میرے ساتھ جو برتاؤ کئے ہیں وہ میرے دل و دماغ پر نقش ہیں، آج ان باتوں کا حساب ہو گا، میں پرانے حساب بیباق کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔"

پورن لال بدستور میری سمت دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات اور آنکھوں کی ویرانی اس بات کی ترجمانی کر رہی تھی کہ وہ اس وقت مجھ سے ٹکرانے سے گریز کر رہا ہے، اس کی پیشانی پر ابھرنے والی شکنیں چغلی کھا رہی تھیں کہ وہ اپنے اگلے اقدام کے بارے میں بڑی سنجیدگی سے غور کر رہا ہے، معاً اس نے قلابازی کھائی، وہ میرے سامنے سے بھاگنا چاہتا تھا لیکن جیسے ہی اس نے قلابازی کھائی میں نے اپنے موکل کو اشارہ کیا، پورن لال کا آدھا جسم ہی نظروں سے غائب ہو سکا تھا کہ میرے موکل نے اسے گردن سے دبوچ لیا، پورن لال اس گرفت سے بوکھلا کر اذیتناک آواز میں چلایا اس کا بدن مجسم صورت اختیار کر چکا تھا، اس کے چہرے پر کرب نمایاں تھا، پھٹی پھٹی نظروں سے وہ اطراف کا جائزہ لے رہا تھا، اس کے چہرے کی رنگت زرد پڑ رہی تھی۔ میں نے پورن لال کو پہلی بار اس قدر خوفزدہ دیکھا تھا۔ مجھے خوشی ہوئی، میں نے اسے حقارت سے مخاطب کیا۔ "پورن لال، میں اب بھی تمہارے جواب کا منتظر ہوں، کلمہ پڑھو اور مسلمان ہو جاؤ یا پھر مجھے اجازت دو کہ میں تمہیں یہ بتا سکوں کہ ہم دونوں میں کون حق کے راستے پر ہے۔"

"تم ــــــــ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، دیوی دیوتا میری سہائتا کریں گے۔"

پورن لال نے ہذیان بکنا شروع کر دی۔ "میں نے مہان شکتی پراپت کی ہے، میں کالی کا سیوک ہوں، ہنومان کا سراپ تجھے نشٹ کر دے گا، اپرادھی! شیو شنکر مہاراج کی شکتی اپرم پار ہے، تو پلید کتوں کی طرح گندی نالیوں میں اپنا جیون بتانے پر مجبور ہو جائے گا، پورن لال مہان ہے، سے تجھے بتائے گا کہ ہم دونوں میں کس کا دھرم زیادہ تر ہے۔ ہماری دیوی دیوتا تیرے دھرماتماؤں کو ...."

"کمینے۔" میں پوری قوت سے چلایا پھر میں نے اپنے موکل کو اشارہ کیا تو اس نے اپنی گرفت پورن لال کی گردن پر اور تنگ کر دی' پورن لال کی آواز اس کے حلق میں گھٹ کر رہ گئی' اس کے چہرے پر مردنی چھا رہی تھی' اچانک پورن لال کا جسم ہوا میں معلق ہو گیا۔ میرے موکل نے اسے گردن سے پکڑ رکھا تھا۔ پورن لال کی حالت مضحکہ خیز تھی' اس کی آنکھیں حلقوں میں دہشتناک طور پر پھٹی پھٹی نظر آ رہی تھیں۔ کٹی سے باہر نکل کر میں دوسری سمت بڑھ گیا لیکن میری آنکھیں بدستور پورن لال پر مرکوز تھیں جو فضا میں معلق ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ اس پراسرار کیفیت نے قرب و جوار میں گھومنے پھرنے والے پنڈت پجاریوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا' دیکھتے ہی دیکھتے پورن لال کے گرد اچھا خاصا ہجوم اکٹھا ہو گیا کچھ تماشائی دور رہے' لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔ چند پجاری مندر کے اندر بلند سیڑھیوں پر کھڑے حالات کا جائزہ لے رہے تھے' میں قدم بڑھاتا مجمع سے خاصا دور نکل آیا پھر ایک جگہ رک کر میں نے مندر کی جانب نظر ڈالی تو وہاں پنڈت پجاریوں اور دوسرے تماشائیوں کی تعداد میں خاصہ اضافہ ہو چکا تھا۔ میرے لئے اب پورن لال کا وجود ناقابل برداشت تھا چنانچہ میں نے موکل کو یاد کر کے اسے آخری ہدایت کر دی' دوسرے ہی لمحے پورن لال یکلخت فضا میں یوں اوپر کی جانب اچھلا جیسے کسی ماورائی قوت نے اسے اچھال دیا ہو' اوپر پہنچکر اس نے قلا بازی کھائی پھر بلندی سے سر کے بل نیچے آیا' پنڈت پجاری خوفناک انداز میں چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مجمع کائی کی طرح پھٹ گیا میں دور ہونے کے سبب پورن لال کا عبرتناک انجام نہ دیکھ سکا مگر جو منظر دور سے نظر آ رہا تھا وہ بھی بڑا روح فرسا تھا۔ مندر کی بیرونی سیڑھیوں پر خون' پانی کی طرح بہتا نظر آ رہا تھا۔ پورن لال کی لاش یقینی طور پر مسخ ہو چکی تھی۔ میں نے وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا' موکل کو رخصت کر کے میں شہر کی جانب چل پڑا' مجھے پورن لال کی موت پر خوشی تھی' میرا ایک دشمن کیفر کردار کو پہنچ چکا تھا۔ اب مجھے گوپال داس سے نمٹنا تھا لیکن اس سے پہلے نعیمہ کی تلاش بھی ضروری تھی۔ نہ جانے وہ کس حال میں تھی اور کہاں تھی؟ میرا ذہن نعیمہ میں الجھ گیا' شہر کی حدود میں داخل ہو کر میں نے سوچا کیوں نہ موکل سے نعیمہ کا پتہ دریافت کروں اور اس کی مدد سے گوہر مقصود تک پہنچوں۔ ابھی یہ خیال میرے ذہن میں ابھرا ہی تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا ذہن ڈوب رہا ہو۔ میرے اعصاب پر نشے کی سی کیفیت طاری ہو رہی تھی' مجھے اپنے چاروں طرف دھند پھیلتی نظر آ رہی تھی میں نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر بیہوشی کے اثرات اس قدر تیزی سے مجھ پر طاری ہوئے کہ

میں سنبھل نہ سکا۔ مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ ذہنی طور پر معطل ہونے سے قبل لوبان کی خوشبو کا ایک تیز جھونکا میری قوت شامہ سے ٹکرایا اس کے بعد ہر سمت تاریکی چھا گئی۔

میں کتنی دیر بیہوش رہا مجھے ٹھیک طور پر اس کا احساس نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ جب اندھیرا دور ہوا تو میں نے خود کو ایک سنگلاخ اور ناہموار زمین پر پڑا پایا۔ میرے ذہن پر اب بھی ہلکی ہلکی غنودگی طاری تھی۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو جسم میں جھرجھری آ گئی' میرے سامنے اس وقت وہی بزرگ موجود تھے جنھوں نے مجھے کفر کے راستوں سے دور کیا تھا۔ لوبان کی تیز مہک میرے وجود کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔ مجھ پر اس وقت جو کیفیتیں طاری تھیں وہ عجیب و غریب تھیں۔ میں عقیدت بھری نظروں سے بزرگ کو دیکھ رہا تھا کہ بزرگ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی۔ "شبیر حسن خاں' مجھے خوشی ہے کہ تم اب راہ راست پر گامزن ہو' خدا تمہارے اوپر اپنا رحم و کرم نازل کرے۔"

"یہ سب آپ کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے اے بزرگ!" میں نے آہستہ سے کہا۔ "آپ نے میری خضر منزلت کی ہے' میں گمراہ ہو چکا تھا' بھٹک گیا تھا' کفر کی ناپاک سازشوں نے مجھے گھیر رکھا تھا۔"

"گھبراؤ نہیں میرے بچے' توبہ کے دروازے ابھی تمہارے اوپر بند نہیں ہوئے۔" بزرگ نے نرم لہجہ میں جواب دیا۔ "قدرت کو جو منظور تھا وہ پورا ہوا اب تمہیں تدبر سے کام لینا ہو گا' ساجدہ کی مقدس روح نے تمہاری رہنمائی کی ہے' یہ اسی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ تم اپنے عمل میں کامیاب ہوئے' تم نے پورن لال کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ اسلام کے عین مطابق تھا۔ یہی طریق تمہیں گوپال داس کے ساتھ بھی اختیار کرنا ہو گا اس کے بعد تمہیں اپنا راستہ بنانا ہو گا۔"

"اے نیک اور مقدس بزرگ' آپکی عنایتیں بیشمار ہیں۔" میں نے بڑی عقیدت سے کہا۔ "کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کون ہیں اور کیونکر آپ نے مجھ گنہگار کو اس کرم نوازی کے لائق سمجھا۔"

"ان چکروں میں مت پڑو میرے بچے' یہاں کوئی کام رضائے الہیٰ کے بغیر ممکن نہیں' انسان کی نیت صاف ہو تو اسباب غیب سے رونما ہو جاتے ہیں۔" بزرگ نے اپنے ہاتھ میں دبی تسبیح کے دانوں پر انگلیاں گھماتے ہوئے جواب دیا۔ "ابھی تمہیں اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے ایک محاذ اور سر کرنا ہے۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ آنے والا وقت تمہیں بتائے گا۔"

میری نظریں اس بزرگ کے چہرے پر مرکوز تھیں جو مجسم نور نظر آ رہا تھا' میں اس نیک بزرگ کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا۔ ایک ایک نصیحت ذہن نشین کر رہا تھا' میں نے بزرگ سے گفتگو کے دوران کئی بار اس کی شخصیت کے راز سے آگاہ ہونا چاہا لیکن مجھے اپنے ارادے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میں نے اس سے نعیمہ کی بابت دبی زبان میں دریافت کیا' بزرگ نے بڑی شفقت سے مجھے محض اتنا بتایا کہ نعیمہ خیریت سے ہے اور میں بہت جلد اسے دوبارہ پالوں گا اتنا کہہ کر وہ نیک مرد میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میں ہڑبڑا کر تیزی سے اٹھا قرب و جوار پر نظر ڈالی تو محسوس ہوا کہ اس وقت پہاڑ کے کسی ویران گوشے میں موجود ہوں۔ کچھ دیر کے لئے میں گھبرا گیا مگر جب غور کیا تو میرے خون کی حدت تیز ہو گئی۔ میں اس وقت ہمالیہ کی ترائی میں اس مقام سے کچھ دور کھڑا تھا جہاں میں نے ایک غار میں داخل ہو کر گوپال داس سے ٹکرانے کی کوشش کی تھی اور ان تمام قوتوں کو کھو بیٹھا تھا جو مجھے دیوی دیوتاؤں نے عارضی طور پر دے رکھی تھیں۔ میرا دل دھڑکنے لگا' انتقام کی آگ روشن ہو کر بھڑکنے لگی' نیک بزرگ نے مجھے اس مقام تک پہنچا دیا تھا جو میرا آخری محاذ تھا۔ اسے سر کرنے کے بعد میری منزل آسان تھی' میرے قدم اس غار کے دہانے کی جانب اٹھنے لگے جو گوپال داس کا مسکن تھا!

میں غار میں داخل ہوا تو گوپال داس وہاں منڈل میں بیٹھا کسی جاپ میں محو تھا۔ مجھے اس بات کا بخوبی علم تھا کہ منڈل میں داخل ہونا میرے لئے خطرناک تھا لیکن اب مجھ میں صبر کی تاب کہاں تھی' میں جلد از جلد گوپال داس کو بھی ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ میں نے آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھانے شروع کئے ابھی میں منڈل سے دور ہی تھا کہ صندلی خوشبو کا ایک تیز جھونکا غار میں داخل ہوا اس کے ساتھ ہی گوپال داس نے یوں اچانک بوکھلا کر آنکھیں کھول دیں جیسے کسی نے اسے سوتے سے اچانک جھنجھوڑ کر جگا دیا ہو۔ اس کی آنکھیں انگاروں کی مانند سرخ ہو رہی تھیں۔ چہرے کے تاثرات یکلخت غضبناک ہو گئے تھے۔ اس نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے گھورا پھر بگڑتے ہوئے بولا۔ "پاپی تو پھر میرے جاپ میں روڑا اٹکانے آ گیا۔ جا چلا جا یہاں سے' بھاگ جا نہیں تو تیرا انجام بھیانک ہو گا۔"

"میں اس سے تمہاری سیوا کرنے آیا ہوں گوپال داس جی مہاراج!" میں نے زہر خند سے کہا۔ "دھرماتماؤں کی یہی مرضی ہے۔"

"مورکھ' تو آگ سے کھیلنے کی کوشش کر رہا ہے۔" گوپال داس کڑک بولا۔ "ایکبار میں

دیوی کی اچھا کے انو سار تجھے شما کر چکا ہوں' پرنتو تو شاید سیدھی طرح نہیں مانے گا۔"

"ناراض کیوں ہوتے ہو مہاراج' سیوا کرنا کوئی پاپ تو نہیں۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر بولا۔ "کیا یہ ممکن نہیں گوپال داس جی کہ تم منڈل سے باہر آ کر مجھ سے باتیں کرو۔"

"نادان مت بن مورکھ' میں پھر کہتا ہوں کہ یہاں سے بھاگ جا تیرے پلید قدم میرے استھان کو گندا کر رہے ہیں۔" گوپال داس نے حقارت سے کہا۔ "شیو شنکر مہاراج کی سوگند گر تو نے اب بھی میری آگیا کا پالن نہ کیا تو میں تجھے ایسا سراپ دوں گا کہ تیری آتما بھی سدا بیاکل رہے گی۔"

"اس دھیان کو من سے نکال دو گوپال داس جی۔" میں نے درشت لہجہ اختیار کیا۔ "اب تمہارے دیوی دیوتاؤں کا رعب مجھ پر نہیں چلے گا' میں اس وقت منوہر لال کی حیثیت سے نہیں بلکہ شبیر حسن خاں کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں۔ اگر مرد ہو تو منڈل سے باہر آ کر بات کرو' میں تمہارا کچھ پچھلا حساب بیباق کرنا چاہتا ہوں۔"

"اپرادھی' تیری یہ مجال کہ تو گوپال داس سے آنکھ ملا رہا ہے" گوپال داس غراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا' گرج کر بولا۔ "مسلے' میں آج تجھے بتاؤں گا کہ میں کس شکتی کا مالک ہوں' پورن لال نے شاید تجھے بہت ڈھیل دے رکھی ہے۔"

"بکواس بند کر پتھر کے پجاری۔" میں نے بھی آپے سے باہر ہو کر کہا۔ "اگر تجھے اپنی شکتی پر گھمنڈ ہے تو میرے مقابلے پر آ' میں بھی تجھے بتاؤں گا کہ کون کتنے پانی میں ہے' تیری حیثیت کیا ہے؟" گوپال داس میرا جواب سن کر میری جانب بڑھا' منڈل سے نکلتے ہی اس نے مجھ پر وار کیا' اس کے منتر کے بیروں نے میرے اوپر آگ کے شعلے برسانے شروع کر دئے لیکن وہ دہکتی ہوئی آگ میرے قریب نہ آ سکی' بپھرے ہوئے شعلے میری جانب لپکتے پھر از خود راستے سے واپس پلٹ جاتے۔ گوپال داس نے الٹا پاؤں زور سے زمین پر مارا تو آگ کے شعلے یکلخت غائب ہو گئے اور مجھ پر خطرناک درندوں نے نمودار ہو کر حملہ کیا لیکن ان کا بھی وہی انجام ہوا۔ گوپال داس نے اپنا دوسرا حملہ بھی ناکام دیکھا تو پھر دوسرا پاؤں زمین پر مارا۔ اس کے منتر کے خطرناک بیر آنا" فانا" میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے گوپال داس کو چڑانے کی خاطر کہا۔ "مہاراج' میری مانو تو اب اپنی لمبی چٹیا مونڈ ڈالو اور میری طرح مسلمان بن جاؤ' پتھروں پر بھروسہ کرنا تمہاری حماقت ہے۔" گوپال داس جو غصہ سے پاگل ہو رہا تھا میرا جواب سن کر اور بھڑک اٹھا' اس نے تیزی سے کوئی

منتر پڑھ کر زور سے تالی بجائی' اس کا تالی بجانا تھا کہ بھیانک آواز سے پورا غار دہل اٹھا بڑے بڑے پتھر روئی کے گالوں کی طرح اڑ اڑ کر میری جانب آئے۔ مگر میرے موکل نے اس بلا سے بھی مجھے محفوظ رکھا۔ گوپال داس بری طرح تلملا رہا تھا' میں نے سنجیدگی سے کہا "تمہارے یہ چمتکار اب بیکار ہیں گوپال داس' تم اگر چاہو تو اپنے دھرماتماؤں کو مقابلے پر بلا لو پھر بھی تمہیں مایوسی ہو گی۔ نجات چاہتے ہو تو مسلمان بننے کا اقرار کر لو' میں عہد کرتا ہوں کہ تمہیں معاف کر دوں گا' دوسری صورت میں تمہاری موت بڑی عبرتناک ہو گی' یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

گوپال داس جو پے در پے ناکامیوں کی وجہ سے بری طرح تلملا رہا تھا' میرا فیصلہ سن کر لال پیلا ہو گیا۔ فوری طور پر اس نے مجھ پر ایک آخری حملہ کر ڈالا' اس بار اس کے بیر جنگلی سور کے روپ میں نمودار ہو کر میری جانب لپکے۔ میرے لئے اب برداشت کرنا نا ممکن تھا' میں نے اپنے موکل کو دل ہی دل میں ہدایت دی کہ ایک سور کے علاوہ تمام سوروں کو فنا کر دیا جائے۔ میرا دل میں یہ سوچنا تھا کہ ایک سور کے سوا باقی تمام سور زمین پر منہ کے بل گرے اور آگ کے شعلوں نے نمودار ہو کر انھیں پلک جھپکتے میں کاغذ کی طرح جلا کر رکھ دیا' گوپال داس اپنے بیروں کا یہ انجام دیکھ کر چونکا لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ کرتا آخری سور نے اپنے کھر زمین پر مارے پھر دندناتا ہوا آگے بڑھا اور ایک ہی حملے میں گوپال داس کا پیٹ چاک کر ڈالا' وہ منظر انتہائی خوفناک تھا۔ گوپال داس کی انتڑیاں اس کے پیٹ سے باہر نکل آئی تھیں۔ وہ کربناک آواز میں چیختا ہوا بھاگا لیکن دوسرے ہی لمحے خونی درندے نے دوسرا حملہ کیا اور گوپال داس کو سر مار کر اتنی زور سے اچھالا کہ وہ اڑتا ہوا جا کر سنگلاخ چٹانوں سے ٹکرایا' ٹکر اتنی شدید تھی کہ اس کا سر درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور بھیجا باہر نکل کر تڑپنے لگا۔ گوپال داس کی آخری چیخ اتنی شدید تھی کہ میں نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں۔ دوسری بار کچھ توقف سے آنکھیں کھولیں تو وہ خونی درندہ غائب تھا اور گوپال داس کی ادھڑی ہوئی لاش غار میں بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔ میرا موکل ادب سے میرے سامنے کھڑا میرے دوسرے حکم کا منتظر تھا۔ معاً مجھے ساجدہ سے کئے ہوئے وعدہ کا خیال آیا' میں نے اس کی مقدس روح سے عہد کیا تھا کہ اپنے دشمنوں کو فنا کرنے کے بعد موکل کو آزاد کر دوں گا میں ایک لمحہ کو ہچکچایا' مجھے ابھی نعیمہ کی تلاش بھی کرنی تھی' فوری طور پر کوئی فیصلہ کرنا میرے لئے دشوار تھا' میں نے ذہن پر زور دیا پھر موکل کو مخاطب کر کے بولا "میری خواہش ہے کہ تم مجھے اس بزرگ تک

دو جس نے میری رہنمائی کی تھی اس کے بعد تم آزاد ہو گے۔"

ابھی میں نے اپنا جملہ ختم ہی کیا تھا کہ خوفناک ہواؤں نے غار میں داخل ہو کر مجھے اپنے بھنور میں لے لیا۔ گرد و غبار کی وجہ سے میں نے بوکھلا کر آنکھیں بند کر لیں۔ آندھی اتنی شدید تھی کہ میرے لئے سانس لینا بھی دشوار تھا۔ میں آنکھیں بند کئے ہاتھ سے ٹٹولتا ہوا آگے بڑھا تو مجھے احساس ہوا کہ میرے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے' پھر میں کہاں تھا؟ اس خیال نے مجھے خوفزدہ کر دیا' میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں' ہوا کی شدت میرے آنکھیں کھولتے ہی ختم ہو گئی لیکن میرے چاروں طرف اس قدر گھٹا ٹوپ اندھیرا طاری تھا کہ میں کچھ نہیں دیکھ سکا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں زمین پر کھڑا ہوں مگر وہ کونسی جگہ تھی؟ اچانک میں روشنی سے اندھیرے میں کس طرح آ گیا؟ وہ آندھی کیسی تھی جس نے مجھے تنکے کی طرح اڑا دیا تھا؟ میرا موکل کہاں گیا؟ کیا اسے میری خواہش منظور نہیں تھی؟ میرا ذہن بری طرح چکرا رہا تھا کہ اچانک تاریکی میں ایک مانوس آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"شبیر حسن خاں' میرے بچے' غور سے میری سمت دیکھو میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔"

اس آواز کو سن کر میرے بدن میں جھرجھری آ گئی میں نے پلٹ کر بائیں جانب دیکھا تو وہی نیک مرد میرے سامنے کھڑے تھے جنھوں نے مجھے کفر کے راستوں سے ہٹایا تھا۔ ان کے چہرے پر نور برس رہا تھا' اس وقت بھی وہ سرتاپا سفید لباس میں ملبوس تھے' تعجب خیز بات یہ تھی کہ صرف اس نیک بزرگ کا جسم روشنی میں تھا اور باقی تمام چیزیں گھپ اندھیرے میں تھیں' میں ابھی ششدر ہو رہا تھا کہ بزرگ نے کہا۔

"تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کی تھی' میں تمہارے سامنے موجود ہوں' کہو تم کیا چاہتے ہو؟"

"اے نیک بزرگ میں نے اپنا آخری محاذ سر کر لیا' اب مجھے نعیمہ کی تلاش ہے' اس ضمن میں بھی میری رہبری کیجئے۔" میں نے دبی زبان میں درخواست کی پھر جلدی سے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔ "میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔"

"میں کون ہوں یہ جاننے کی کوشش مت کرو' اس کیلئے تمہیں بڑی عبادت اور ریاضت کی ضرورت ہے' فی الحال تم صرف اتنا سمجھ لو کہ میں خداوند کریم کے حکم پر تم کو

سچائی کا راستہ دکھانے پر معمور کیا گیا تھا۔" بزرگ نے بڑی نرمی اور شفقت سے جواب دیا پھر کہا۔ "نعیمہ کے سلسلے میں میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اب اسے پورا کرنا میرا فرض ہے' تم چند لمحوں کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لو' خدا نے چاہا تو تم اپنے گوہر مقصود کو بھی پا لو گے لیکن میری ایک ہدایت کا خیال رکھنا' نعیمہ کو بھولی ہوئی باتیں یاد دلانے کی کوشش کبھی نہ کرنا۔"

بزرگ کی ہدایت پر میں نے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کر لیں' میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا' نعیمہ کی دید کے تصور نے میرا برا حال کر دیا تھا' مجھے یقین تھا کہ پھر کوئی معجزہ رونما ہو گا اور میں اپنی منزل پالوں گا۔ اس وقت میرے دل و دماغ کی جو کیفیت تھی اسے الفاظ میں بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ میں سختی سے آنکھیں بند کئے آنے والی خوشگوار گھڑیوں کا منتظر تھا کہ اچانک ایک مانوس سی آواز سن کر میرا دل دھڑکنے لگا' مجھے اپنی قوت سماعت پر شبہ ہو رہا تھا۔ ابھی مجھے بزرگ کی ہدایت پر آنکھیں بند کئے لمحوں کی دیر ہوئی تھی۔ اتنی جلدی نعیمہ کو پا لینا میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا' میں نے سوچا' کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ نعیمہ کو پالینے کے تصور نے کہیں اس کی آوازوں کو میرے ذہن میں صدائے باز گشت بن کر گونجنے پر مجبور تو نہیں کر دیا' میرے کان بج تو نہیں رہے۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہونے لگیں میں بدستور آنکھیں بند کئے تھا کہ پھر وہی مانوس آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"شبیر' آنکھیں کھولو' کب تک سونے کا ارادہ ہے۔"

میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے آنکھیں کھولیں تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں ششدر رہ گیا۔ اس وقت میں متھرا میں شبن مرزا والے مکان میں ایک پلنگ پر دراز تھا اور نعیمہ شب خوابی کے لباس میں ملبوس میرے سامنے موجود تھی' صبح کاذب کے پر نور اجالوں نے اس کے حسن کو جلا بخشی تھی۔ وہ مجسم قیامت بنی میرے قریب کھڑی مجھے پیار بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ میری کیفیت اس وقت ابتر ہو رہی تھی۔ ہوش میں ہونے کے باوجود مجھے اپنی نگاہوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ بزرگ کے معجزے نے مجھے سکتے کی حالت سے دو چار کر دیا تھا' کبھی میں نعیمہ کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتا اور کبھی شبن مرزا کے اس مکان کے در و دیوار کو تعجب خیز نظروں سے گھورنے لگتا جہاں سے میری زندگی میں ایک انقلاب آیا تھا' گزری ہوئی باتیں میرے ذہن کو الجھا رہی تھیں' میں چپ تھا' نعیمہ نے میری خاموشی سے اکتاتے ہوئے کہا۔

"کس سوچ میں گم ہو شبیر' ایسی نظروں سے مجھے کیوں گھور رہے ہو۔"

"نعیمہ ------" میں نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا۔ "کہیں میں کوئی خواب تو ں دیکھ رہا۔"

"خواب ------" نعیمہ نے متعجب لہجے میں کہا۔" کیسا خواب شبیر' تم آج یہ سی باتیں کر رہے ہو۔"

"مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا نعیمہ' تم آسانی سے دوبارہ ......" میں اپنا جملہ مل کرنے سے پیشتر ہی چونک پڑا۔ یکلخت مجھے بزرگ کی تاکید یاد آ گئی' اس نیک مرد نے جھے سختی سے ہدایت کی تھی کہ میں نعیمہ کو بھولی باتیں یاد دلانے کی کوشش کبھی نہ کروں۔ یں نے بزرگ کا خیال آتے ہی جلدی سے اپنے ہونٹ بند کر لئے پھر نعیمہ کا ہاتھ تھام کر سے محسوس کرتے ہوئے ایک سرد آہ بھری تو نعیمہ چڑ گئی' ہاتھ چھڑاتے ہوئے تنک کر بولی۔

"میں محسوس کر رہی ہوں کہ تم بدلتے جا رہے ہو' تمہیں اب مجھے پریشان کر کے خوشی محسوس ہوتی ہے۔"

نعیمہ کو ناراض ہوتا دیکھ کر میں تیزی سے اٹھا اور دیوانہ وار اسے اپنے بازوؤں میں لیتے ہوئے بولا۔ "ایسا مت کہو نعیمہ' تمہیں پا لینے کے بعد اب مجھے دنیا کی کسی اور شے کی خواہش نہیں رہی' تمہاری قدر و منزلت میری نظروں میں پہلے سے کہیں زیادہ ہے' اب میں ایک لمحہ بھی تمہارے قرب سے دور رہ کر نہیں گزار سکتا۔"

نعیمہ نے میرا جواب سن کر حیرت اور وضاحت طلب نظروں سے میری جانب دیکھا' لیکن میری آنکھوں میں جذبات کی شدت دیکھ کر چھوئی موئی کے معصوم پودے کی طرح اپنے وجود میں سمٹ جانے کی کوشش کرنے لگی۔ وہ ماضی کی تلخ یادوں اور گمراہی کے راستوں پر گزرے ہوئے دنوں کی تمام باتیں یکسر بھول چکی تھی' میں نے اسے کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔ اول تو اس لئے کہ اس سلسلے میں بزرگ نے مجھے منع کر دیا تھا اور اس لئے بھی کہ میں خود بھی اپنے ماضی کے اندھیروں میں نہیں جھانکنا چاہتا تھا۔ میں ماضی کے دریچوں کو بند کر کے نیک بزرگ کے بخشے ہوئے نور سے اپنی زندگی کو از سر نو سنوارنا چاہتا تھا۔

آج اس واقعہ کو تقریباً" پینتالیس سال بیت چکے ہیں' نعیمہ آج بھی میری شریک سفر ہے۔ لیکن وہ مطلق نہیں جانتی کہ میں شبیر حسن خاں کے بجائے کبھی منوہر لال بھی تھا۔

میں اس نیک مرد کا احسان مند ہوں جنھوں نے گمراہی کے راستوں پر میری خضر منزلت کی' مجھے سچائی کے راستوں پر گامزن کیا' میرے دل کے سیہ خانوں میں نور الٰہی کی وہ شمع روشن کر دی جس سے میرا دل آج بھی منور ہے۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اگر وہ بزرگ مجھے نہ ملتے تو کیا ہوتا؟ نعیمہ مجھے خیالات میں مستغرق دیکھ کر اس کا سبب دریافت کرتی ہے تو میں اسے بڑی خوبصورتی سے ٹال جاتا ہوں۔!!

